حدیقۃ الصالحین

احادیث حضرت خاتم النبیین ﷺ

مرتبہ

حضرت ملک سیف الرحمن مرحوم

نام کتاب	:	حَدِیْقَۃُ الصَّالِحِیْن
مرتبہ	:	حضرت ملک سیف الرحمن صاحب
ایڈیشن اول	:	1967ء زیر اہتمام حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ ناظم ارشاد وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ
سابقہ ایڈیشنز انڈیا	:	2003ء، 2008ء
حالیہ اشاعت	:	جنوری 2015ء
تعداد	:	1000
ناشر	:	نظارت نشر و اشاعت صدر انجمن احمدیہ قادیان، ضلع گورداسپور، پنجاب-143516۔انڈیا
مطبع	:	فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

ISBN: 81-7912-049-X

HADEEQAT-US-SALIHEEN

with Urdu Translation

The traditions & sayings of

The Holy Prophet Muhammad (Peace be upon him)

Compiled by:

MALIK SAIFUR RAHMAN

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

''حدیقۃ الصالحین ''یہ مجموعہ احادیث حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسند خلافت پر متمکن ہونے سے قبل بطور ناظم ارشاد وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ محترم ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ کے ذریعہ تیار کروایا۔

اس مختصر مگر جامع مجموعے میں مختلف عناوین کے تحت مستند احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے۔ معلمین وقف جدید کی نصابی تعلیم کی غرض سے مرتب کئے جانے کے ساتھ ساتھ'' حدیقۃ الصالحین '' کی تیاری میں اس امر کا بھی خصوصی اہتمام کیا گیا ہے کہ احادیث نبویؐ کا ایک ایسا سادہ اور عام فہم مجموعہ تیار کیا جائے جو ایک طرف تو اخلاقی اور معاشرتی اعتبار سے عوام کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں مفید ثابت ہو اور دوسری طرف روزمرہ کے فقہی مسائل اور عقائد سے متعلق اہم امور پر بھی مشتمل ہو۔ گویا ایک مختصر کتاب کی صورت میں اسلامی تعلیم کے مختلف پہلو یکجا ہو جائیں جسے معلمین آئندہ دیہاتی عوام کی تعلیم و تربیت میں بھی استعمال کر سکیں۔ یہی اس کتاب کی اہمیت و افادیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت و منظوری سے نظارت نشر و اشاعت قادیان اس مفید عام مجموعہ احادیث کو اس کی مقبولیت عامہ اور کمیابی کے پیش نظر ایک بار پھر ہدیہ قارئین کرنے کی سعادت پا رہی ہے۔

مربیان و معلمین کے علاوہ ہر احمدی کے گھر میں یہ کتاب ہونی چاہئے۔ باقاعدہ اس کتاب کو اپنے مطالعہ میں شامل کرنے کے نتیجہ میں اسلامی تعلیمات، آداب و اخلاق اور فقہی مسائل کے بارے میں احباب جماعت کے علم میں بے حد اضافہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی اشاعت کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور ہم سب کو اس سے کما حقہ استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی تیاری کے جملہ مراحل میں ممد و معاون ہر ایک مخلص کو اس کا اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

خاکسار

حافظ مخدوم شریف

ناظر نشر و اشاعت قادیان

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

پیش لفظ

طبع اوّل

وقف جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے احادیثِ نبویؐ کا ایک نہایت دلکش مجموعہ احباب کے استفادہ کیلئے پیش کیا جا رہا ہے۔ اگرچہ مختلف پہلوؤں کو مدّنظر رکھتے ہوئے احادیث کے بہت سے مجموعے اور انتخابات سینکڑوں مرتبہ مرتب کئے جا چکے ہیں لیکن یہ ایک ایسا بحرِ ذخّار ہے کہ کسی ایک پہلو سے بھی نہ کبھی اس کا پہلے مکمل احاطہ ہوسکا ہے اور نہ آئندہ کبھی ہوسکے گا۔ ہر مرتّب اپنے اپنے ذوق کے مطابق وقت کی مخصوص ضروریات کو مدّنظر رکھتے ہوئے یا پھر کسی خاص مضمون کے مختلف پہلوؤں کو احادیثِ نبویؐ کی روشنی میں اُجاگر کرنے کیلئے ایک نیا انتخاب تیار کرتا رہا ہے جس کی افادیت اس امر سے بے نیاز کہ اس سے قبل اس سلسلہ میں کیا کیا کوششیں ہوچکی ہیں، اپنی ذات میں ایک غیر مشکوک حیثیت رکھتی ہے۔ وقفِ جدید کی یہ کوشش بھی اس لامتناہی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اور ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بہت بابرکت فرمائے اور پڑھنے اور سننے والے اس سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں۔

اس نئے انتخاب کی ضرورت اوّلاً معلّمینِ وقفِ جدید کی سالانہ تعلیمی کلاس کا نصاب تجویز کرتے وقت محسوس کی گئی تھی چونکہ وقفِ جدید کا تربیتی حلقہ دیہاتی علاقوں تک محدود ہے اس لئے ضروری تھا کہ احادیثِ نبویؐ کا ایک ایسا سادہ اور عام فہم مجموعہ منتخب یا تیار کیا جاتا جو ایک طرف تو اخلاقی اور معاشرتی اعتبار سے عوامی تعلیم و تربیت

کے سلسلہ میں مفید ثابت ہوتا اور دوسری طرف روز مرّہ کے فقہی مسائل اور عقائد سے متعلق اہم امور پر بھی مشتمل ہوتا۔ گویا ایک مختصر کتاب کی صورت میں اسلامی تعلیم کے مختلف پہلو یکجا ہو جاتے۔ ایسا انتخاب صرف معلّمین کو تعلیم دینے کیلئے ہی درکار نہ تھا بلکہ ضرورت تھی کہ معلّمین آئندہ دیہاتی عوام کی تعلیم و تربیت کے دَوران اسی مجموعے کو استعمال کریں۔ ان امور کو مدّنظر رکھتے ہوئے جب کتب احادیث پر نظر دوڑائی گئی تو نظرِ انتخاب ''ریاض الصّالحین'' پر جا ٹھہری جو اپنی نوع کی تمام دوسری کتب میں ایک امتیازی شان رکھتی ہے۔ لیکن اس غرض سے اسے اختیار کرنے کی راہ میں یہ مشکل حائل تھی کہ یہ ایک ضخیم کتاب ہے جو ایک سال کی قلیل مدّت میں بطور تعلیمی نصاب ختم نہیں کروائی جاسکتی تھی نیز اس میں احادیث کی تکرار بھی پائی جاتی ہے۔ حجم اور قیمت کے اعتبار سے بھی دیہات میں اس کی کثیر اشاعت ممکن نظر نہیں آتی تھی۔ علاوہ ازیں علمِ کلام سے تعلق رکھنے والی بہت سی احادیث جن کی فی زمانہ ضرورت پیش آتی ہے، اس مجموعہ میں مفقود تھیں۔ چنانچہ ان دِقّتوں کے پیشِ نظر بعد مشورہ یہ طے پایا کہ ''ریاض الصّالحین'' کی نہج پر ایک نئی کتاب تالیف کی جائے جو کم و بیش پانچ چھ صد احادیث پر مشتمل ہو اور گو زیادہ تر انتخاب ریاض الصّالحین سے ہی ہو لیکن حسبِ ضرورت دیگر کتب احادیث سے بھی براہِ راست استفادہ کیا جائے۔

مجھے یہ بیان کرتے ہوئے دِلی مسرّت ہوتی ہے کہ استاذی المکرم جناب ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ نے اس نہایت اہم کام کی ذمّہ داری قبول کرنا منظور فرمالیا اور ایک لمبا عرصہ بڑی محنت اور کاوش سے مطلوبہ انتخاب تیار فرمایا۔ جہاں تک محترم ملک صاحب کی قابلیت اور وسعتِ علم کا تعلق ہے میرا یہ مقام نہیں اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے کہ اس بارہ میں کچھ بیان کروں۔ یہ انتخاب خود آپ کے اعلیٰ

مذاق اور علمی تبحّر پر گواہی دے گا۔ البتّہ نامناسب نہ ہوگا کہ تعارف کے رنگ میں انتخاب کے بعض قابلِ ذکر پہلوؤں کی نشان دہی کردی جائے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

۱۔ منتخب احادیث کی کل تعداد ۶۱۱ ہے جن میں سے تقریباً ۴۵۰ ریاض الصّالحین سے اخذ کی گئی ہیں اور بقیہ دیگر کتب احادیث مثلاً صحیح بخاری، صحیح مسلم، ترمذی، مسند احمد، دارقطنی، کنزل العمال وغیرہ سے براہِ راست لی گئی ہیں۔

۲۔ ریاض الصّالحین سے جو احادیث اخذ کی گئی ہیں ان کے حوالہ جات پوری چھان بین اور تتبع کے بعد ہر حدیث کے آخر پر درج کردیئے گئے ہیں۔ (ریاض الصّالحین میں کتب احادیث کے اسماء پر ہی اکتفا کی گئی ہے مکمّل حوالہ درج نہیں ہے)

۳۔ انتخاب میں بالخصوص ایسے مسائل سے متعلق مختلف احادیث جو مسلمانوں میں مابہ النزاع ہیں اکٹھی کردی گئی ہیں تاکہ ان کے مختلف پہلوؤں پر یکجائی نظر ڈالتے ہوئے قارئین کو صحیح نتیجہ پر پہنچنے میں آسانی ہو۔

۴۔ ترجمہ نہایت ہی سلیس اور بامحاورہ ہے۔ لیکن ایسا آزاد بھی نہیں کہ اصل مفہوم کے بدلنے کا خطرہ لاحق ہوجائے بلکہ اوّل سے آخر تک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے مفہوم کو حتی الامکان محفوظ صورت میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تاہم چونکہ ہر ترجمہ خواہ کیسا ہی اعلیٰ اور محتاط ہو بعینہٖ اصل کے مطابق ہونا ناممکن ہے۔ اس لئے اس بشری کمزوری کا اس ترجمہ میں بھی پایا جانا لائقِ درگزر ہے۔

۵۔ اخلاقی حالت کے اعتبار سے مسلمان معاشرے کی روز بروز گرتی ہوئی حالت کو سنبھالنے کی خاطر حتی الامکان ایسی اخلاقی تعلیم پر مشتمل احادیث کو منتخب کیا گیا ہے جو اپنی تاثیر اور روحانی لطافت کے اعتبار سے ایک نمایاں شان رکھتی ہیں اور بعید

نہیں کہ بہت سے پڑھنے والوں کے قلوب میں ایک روحانی انقلاب برپا کردیں۔
٦۔ اگرچہ مضامین کے لحاظ سے یہ مجموعہ بہت وسیع ہے لیکن حجم کے اعتبار سے اتنا بڑا نہیں کہ اس کا خریدنا اور پڑھنا عوام النّاس کیلئے مشکل امر ہو۔

اس کتاب کی تیاری کے دوران مکرم ومحترم ملک سیف الرّحمٰن صاحب کے علاوہ مکرم ومحترم سیّد شمس الحق صاحب شاہد کارکن دفتر افتاء کی محنت کا بھی بہت دخل ہے۔ انہوں نے دفتری اوقات کے بعد اپنے فارغ وقت کا ایک قابلِ ذکر حصّہ لمبے عرصہ تک اس کام کیلئے وقف کئے رکھا۔ کاپی اور پروف کی تصحیح کے سلسلہ میں بھی انہوں نے بہت محنت اُٹھائی ہے۔

اسی طرح مولوی گل محمد صاحب اور مولوی سیّد عبدالعزیز شاہ صاحب بھی خاص شکریہ کے مستحق ہیں کیونکہ انہوں نے بھی حسبِ توفیق مسوّدات کی نقل اور کاپیوں اور پروف کی تصحیح کے سلسلہ میں بہت کام کیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ ان احباب کیلئے جن کی محنت کا ثمرہ حدیث کی اس نہایت ہی پیاری کتاب کی صورت میں ان کے سامنے ہے، دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے خلوص اور جان و مال میں برکت دے اور خدمتِ دین کی بیش از بیش توفیق عنایت فرماتا رہے۔ اَللّٰھُمَّ آمین!

خاکسار

مرزا طاہر احمد
ناظم ارشاد، وقفِ جدید انجمن احمدیہ، ربوہ

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

حدیث، اس کی اہمیت اور ضرورت

سیّد ولد آدم فخر المرسلین خاتم النبیّین رسولِ مجتبیٰ محمّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا، آپؐ پر اپنا کلام نازل کیا جو قرآن کریم کی شکل میں مسلمانوں کی مقدّس ترین کتاب کی حیثیت میں دنیا میں موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو کام تھے۔ اوّل اللہ تعالیٰ کے پیغام کی تبلیغ جس کی طرف مندرجہ ذیل آیت کریمہ میں اشارہ کیا گیا ہے :

یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ (المآئدہ: ٦٨)

" اے رسول تیرے ربّ کی طرف سے جو (کلام بھی) تجھ پر اُتارا گیا ہے اُسے (لوگوں تک) پہنچا اور اگر تُو نے (ایسا) نہ کیا تو (گویا) تُو نے اس کا پیغام بالکل نہیں پہنچایا۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا کام کلامِ الٰہی یعنی قرآن کریم کی تبیین و تفسیر ہے جو سنّت و حدیث کی صورت میں مُدَوَّن اور امّتِ محمّدیہ میں مقبول و مشہور ہے۔ قرآن کریم کی آیت ذیل میں حضورؐ کی اسی حیثیت کو واضح کیا گیا ہے :

وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ۔ (النّحل : ۴۵)

”اور تجھ پر ہم نے یہ (کامل) ذکر نازل کیا ہے تاکہ تُو سب لوگوں کو وہ (فرمانِ الٰہی) جو (تیرے ذریعہ سے) ان کی طرف نازل کیا گیا ہے کھول کر بتائے اور تاکہ وہ اس پر تدبّر کریں۔“

پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے کلامِ الٰہی کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اپنے قول اور فعل سے اس کی جو تشریح وتفسیر فرمائی وہ امّت کیلئے اسی طرح واجب العمل ہے جس طرح قرآن کریم کی اِتّباع اور فرمانبرداری واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :

مَآ اٰتٰـكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰـكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (الحشر : ۸)

”رسول جو کچھ تم کو دے اس کو لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رُک جاؤ“

اس آیت کریمہ سے ظاہر ہے کہ قرآنِ کریم کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فعل اور ہر قول جس کا تعلق دین کی توضیح وتشریح سے ہے واجب التسلیم ہے اور اس کی اطاعت اور اس کے مطابق عمل کرنا اُمّتِ مسلمہ پر فرض ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ جو کاشانۂ نبوت کے تربیت یافتہ، دینِ اسلام کے امین اور تبلیغِ قرآن کے ذمّہ دار تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افعال وارشادات کی یہی حیثیت سمجھتے تھے۔ سنّت کی پیروی ان کا جزوِ ایمان تھا اور وہ آپؐ کے ارشادات کا علم حاصل کرنا باعثِ نجات جانتے تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب بھی کوئی اہم معاملہ ان کے سامنے آتا تو وہ قرآن کریم سے رہنمائی حاصل کرتے۔ اگر انہیں اس پاک کلام میں کوئی وضاحت نہ ملتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے متعلق استفسار کرتے جب انہیں معتبر اور مستند ذرائع سے علم ہو جاتا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی ارشاد اس بارہ میں موجود ہے تو وہ اسے بسر وچشم قبول کرتے اور اپنی رائے پر عمل کرنے کو گمراہی اور ضلالت سمجھتے، یہاں تک کہ

جب کوئی مقتدر صحابی کسی اہم معاملہ میں نص کا علم نہ ہو سکنے کی وجہ سے اپنی رائے اور اجتہاد سے کوئی فیصلہ کرتا اور بعد میں اسے معلوم ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی ارشاد فرمایا ہے تو اسے اتنی خوشی اور مسرّت حاصل ہوتی جیسے دنیا کے عظیم الشان خزانے اُسے مل گئے ہیں اور بہت بڑی نعمت سے اُسے نوازا گیا ہے۔ (دیکھیں حدیث نمبر ۶۶۴) خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کا والی بنا کر بھیجا تو آپؐ نے اُن سے پوچھا معاملات کس طرح طے کرو گے؟ اُنہوں نے عرض کیا قرآن وسنّت کی روشنی میں فیصلے دیا کروں گا اور اگر ہدایت کے ان دو۲ ذریعوں سے راہنمائی حاصل نہ کرسکا تو آپؐ کے فیضِ صُحبت میں جو دینی تربیت پائی ہے اس کی روشنی میں اپنی رائے اور اجتہاد سے مشکل کو حل کروں گا۔ آپؐ نے حضرت معاذؓ کی اس وضاحت پر اطمینان کا اظہار فرمایا اور خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے آپؐ کے مقرّر کردہ افسر کی صحیح راہنمائی فرمائی ہے۔ (مسند احمد صفحہ ۲۳۰، جلد ۵)

ہم اس اہم مسئلہ پر ایک اور نقطۂ نظر سے بھی غور کر سکتے ہیں جیسا کہ مَیں اوپر بیان کر آیا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو۲ کام تھے۔ ایک تو کلامِ الٰہی یعنی قرآنِ پاک کو پہنچانا پڑھانا اور سکھانا اور دوسرے اس کی تبیین وتفسیر۔ گویا آپؐ کا منصب رسول کا بھی تھا اور مُبَیِّن اور مُفَسِّر کا بھی۔ قرآن کریم چونکہ بنیادی ذریعہ تعلیمِ دین تھا اس لئے علاوہ زبانی تعلیم کے آپؐ نے اس کے لکھنے کا بھی مکمل اہتمام فرمایا۔ پھر صحابہؓ نے اس کلامِ پاک کی حفاظت کا حق ادا کیا اور اپنی اس اہم ذمّہ داری کو ایسے شاندار طریق سے نبھایا کہ دُنیا عش عش کر اُٹھی اور حیرت سے اس کی آنکھیں کھُلی کی کھُلی رہ گئیں تو کیا ایسی فرض شناس قوم سے توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے اہم کام یعنی آپؐ کے ارشادات واقوال کو ضائع اور فراموش کردے گی اس کی حفاظت اور آگے امّتِ مرحومہ تک اسے پہنچانے کا کوئی

اہتمام نہیں کریگی جس سے معمولی سی بھی محبت ہوتی ہے، انسان اُس کی ہر بات کو نہ صرف یاد رکھتا ہے بلکہ ہر ایک کو سناتا پھرتا ہے تو کیا وہ جاں نثار صحابہؓ جنہوں نے اپنے آقا اپنے ہادی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایسی محبت کی جس کی کوئی مثال نہیں ملتی، ان سے یہ توقع ہوسکتی ہے کہ وہ اپنے محبوب کی پیاری باتوں کو بے اعتنائی اور لاپرواہی کی نذر کردیں گے اور لوگوں کو سنانے کا کوئی اہتمام نہ کریں گے۔ پھر اگر صحابہؓ نے آپؐ کی باتیں ایمان لانے والوں کو سنائیں، آگے پہنچائیں اور کسی قسم کی غفلت اور لاپرواہی سے کام نہیں لیا تو آخر وہ باتیں کہاں گئیں؟ سوائے سنّت و حدیث کے کوئی کتابِ ملفوظات اس دنیا میں موجود نہیں جس میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپؐ کی پیاری باتیں درج ہوں۔ پس سنّت وحدیث کا انکار دراصل وہی لوگ کرسکتے ہیں جو یا تو آپؐ کے اس منصب کو نہیں مانتے کہ آپؐ مبلغِ قرآن ہونے کے علاوہ مُبَیِّنِ قرآن بھی ہیں۔ اور رسول کی حیثیت سے یہ دونوں منصب آپؐ کو حاصل ہیں اور یا پھر وہ سمجھتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپؐ نے تبیینِ قرآن کے فریضہ کو ادا ہی نہیں کیا۔ یا صحابہؓ نے العیاذ باللہ اپنے فرض کو نہیں پہچانا اور آپؐ کے اقوال وارشادات کو ضائع کردیا اور اُمّت تک ان کے پہنچانے کا کوئی اہتمام نہیں کیا ۔ جب یہ تینوں باتیں بالبداہت غلط ہیں تو پھر احادیثِ رسولؐ سے انکار کا سوائے اس کے کوئی مفہوم نہیں کہ یا تو ایسے لوگوں کی عقل میں فتور ہے یا پھر وہ دین سے آزادی کے خواہاں ہیں اور من مانی کرنا چاہتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ بعض مصالح کی وجہ سے شروع میں احادیث کے لکھنے اور کتاب کی شکل میں انہیں مدوّن کرنے کا اجتماعی اہتمام صحابہؓ نے اس طرح نہیں کیا جس طرح کا اہتمام قرآن کریم کے لکھنے اور مختلف علاقوں میں اس کی مستند نقول

بھجوانے کا کیا ہے اور اس کی ایک اہم وجہ یہ تھی کہ تا نئے مسلمان ہونے والے کے لئے کوئی غلط فہمی کی صورت پیدا نہ ہو اور وہ نا سمجھی سے کسی حدیث کو قرآن کریم کی آیت ہی نہ سمجھ لیں۔ لیکن اس کے باوجود انفرادی طور پر متعدّد صحابہ احادیث کو زبانی یاد رکھنے کے علاوہ لکھ بھی لیتے تھے اور یہ صحائف اپنے پاس محفوظ رکھتے اور بوقتِ ضرورت لوگوں کے سامنے انہیں بیان کرتے۔ یہی حال تابعین کا تھا۔ انتہائی شوق اور پوری توجّہ سے وہ ارشاداتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم حاصل کرتے اور پھر دوسروں تک انہیں پہنچاتے۔ تبع تابعین کے زمانہ تک تو علمِ حدیث کے حصول کا شوق ساری مملکتِ اسلامی میں عام ہو چکا تھا اور ہر گھر میں حدیثِ رسولؐ کا چرچا تھا۔ بڑے بڑے اَئمّہِ حدیث پیدا ہوئے۔ حضرت امام حسن بصریؒ، سعید بن المسیبؒ، سعید بن جبیرؒ، ابن شہاب زہریؒ، امام شعبیؒ، سفیان ثوریؒ، سفیان بن عُیینہؒ اور حضرت امام مالکؒ کی جلالتِ شان اور خدمتِ حدیث کے عظیم الشان کام سے کون انکار کرسکتا ہے۔ ان ائمہ حدیث کے بعد اُن کے شاگردوں نے اس علم میں اور اضافہ کیا۔ علمِ حدیث اور جمعِ احادیث کیلئے مختلف ممالک کے سفر اختیار کئے۔ ہر جگہ پھرے اور احادیث کے عظیم الشان مجموعے مرتب کر کے انہیں کتابی شکل دی۔ انہی مجموعوں میں سے حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی بے نظیر کتاب ''مُسند احمد'' ہے جو قریباً چالیس ہزار احادیث پر مشتمل ہے۔ اسکے بعد اور ائمہ آئے جنہوں نے صحت وضعف کے اعتبار سے احادیث کی چھان بین کی، اُن کا انتخاب کیا اور ایسے عُمدہ مفید مجموعے مرتب کئے جن میں مضامین کی ترتیب کو بھی مدّنظر رکھا گیا اور ساتھ ہی صحتِ احادیث کے معیار کو بھی پوری محنت اور دقّتِ نظر کے ساتھ ملحوظ رکھا گیا جیسے حضرت امام بخاریؒ کی کتاب ''صحیح بخاری'' اور امام مسلمؒ کی کتاب ''صحیح مسلم'' ہے۔ اسی زمانے میں صحتِ حدیث کے پرکھنے کے بھی اصول مرتب ہوئے اور طے پایا کہ کسی حدیث کو مستند اور

صحیح قرار دینے کیلئے درایت اور روایت کے اصولوں کو مدّنظر رکھنا ضروری ہے۔

درایت

درایت سے مراد یہ ہے کہ حدیث عقلِ سلیم اور واقعاتِ ثابتہ کے مطابق ہو، اُنکے خلاف نہ ہو۔ درایت کی جانچ پڑتال کیلئے مندرجہ ذیل اصول قائم کئے گئے ہیں۔

(۱) حدیث قرآن کریم کے کسی واضح ارشاد اور اس کی صریح نص کے خلاف نہ ہو۔

(۲) حدیث سنّتِ نبویؐ اور صحابہؓ کے اجتماعی تعامل کے خلاف نہ ہو۔

(۳) حدیث مشاہدہ اور ثابت شدہ واقعہ کے خلاف نہ ہو۔

(۴) حدیث بدیہات اور عقلِ صریح کے خلاف نہ ہو۔

روایت

روایت سے مراد یہ ہے کہ کتاب لکھنے والے کو جن راویوں کے ذریعہ حدیث پہنچی ہے وہ کون کون سے ہیں۔ کتنے ہیں اور امانت و دیانت، حفظ و ذہانت میں ان کا معیار کیا ہے۔ اس لحاظ سے احادیث کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

سَند

سَند سے مراد حدیث بیان کرنے والے راویوں کا وہ سلسلہ ہے جس کے ذریعہ حدیثیں جمع کرنے والے یا کتاب لکھنے والے امام تک یہ حدیث پہنچی ہے۔ مثلاً حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ کی سند جو امام بخاری نے اپنی کتاب میں بیان کی ہے، درج ذیل ہے۔

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ اس مثال میں حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ سے لیکر قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تک کی عبارت سند کہلاتی ہے اور حدیث إِنَّمَا کے لفظ سے شروع ہوتی ہے۔

سند کے اعتبار سے حدیث کی اقسام

۱۔ **مَرْفُوع:** وہ حدیث ہے جس کی سند میں حدیث کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہو مثلاً راوی کہے کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سُنا۔ یا آپؐ نے یہ فرمایا۔ یا آپؐ نے یہ کیا۔ جیسا کہ اُوپر کی مثال میں امام بخاری کی بیان کردہ حدیث مرفوع ہے۔

۲۔ **مُتَّصِل :** وہ حدیث جس کی سند میں تسلسل ہو، وہ ٹوٹی ہوئی نہ ہو، یعنی درمیان سے کوئی راوی نہ گیا ہو۔ اس کی مثال بھی اُوپر کی حدیث ہے جو امام بخاریؒ نے روایت کی ہے گویا اس حدیث کی سند مرفوع بھی ہے اور متصل بھی۔

۳۔ **مُرْسَل :** وہ حدیث جس کی سند میں صحابی کا ذکر نہ ہو مثلاً ایک تابعی کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا یا ایسا کیا۔

۴۔ **مُنْقَطِع :** وہ حدیث جس کی سند میں صحابی کی بجائے کوئی اور راوی رہ گیا ہو اور سند کا تسلسل ٹوٹ گیا ہو۔

راویوں کی تعداد کے اعتبار سے احادیث کی اقسام

۱۔ **متواتر :** وہ حدیث جو واضح المعنے ہو اور اسے بیان کرنیوالے اتنے زیادہ

لوگ ہوں کہ عقل ان سب کو جھوٹا سمجھنے کے لئے تیار نہ ہو۔

۲۔ **مشہور** : وہ حدیث جس کے راوی سند کے کسی حصہ میں بھی تین سے کم نہ ہوں۔

۳۔ **عزیز** : وہ حدیث جس کے راوی سند کے کسی حصہ میں دو۲ رہ گئے ہوں لیکن کہیں بھی دو۲ سے کم نہ ہوں۔

۴۔ **غریب**: وہ حدیث جس کی سند کے کسی حصّہ میں ایک راوی رہ گیا ہو۔

راویوں کی صفات کے لحاظ سے احادیث کی اقسام

۱۔ **صحیح** : وہ حدیث جسے ایسے راویوں نے بیان کیا ہو جو سچ بولنے اور سچ پر قائم رہنے میں شہرت رکھتے ہوں، نیک ہوں، بڑے دیانت دار، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور منہیاتِ شرعی سے پرہیز کرنے والے ہوں، ان کا حافظہ قوی اور سمجھ بہت عمدہ ہو اور اس حدیث کی سند متصل ہو یعنی درمیان سے کوئی رہا ہوا نہ ہو۔

۲۔ **حسن** : وہ حدیث ہے جس کے کسی راوی کے حافظہ میں کسی قدر کمی ہو لیکن باقی صفات مکمل طور پر صحیح والی موجود ہوں کوئی اور نقص ان میں موجود نہ ہو۔

۳۔ **ضعیف** : وہ حدیث ہے جس میں صحیح یا حسن والی شرطیں نہ پائی جاتی ہوں۔ مثلاً حدیث کے راوی کی دیانتداری میں کسی کو کلام ہو یا راوی کا حافظہ خاصہ کمزور ہو۔

۴۔ **موضوع** : جھوٹی حدیث یعنی ایک بات غلط طور پر یا جھوٹ موٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دی گئی ہو اور آپؐ نے ایسا نہ فرمایا ہو۔

۵۔ **مقبول** : وہ حدیث ہے جو صحیح ہو یا حسن۔

۶۔ **مردود:** وہ حدیث ہے جو ضعیف ہو یا موضوع۔ ایسی حدیث ردّ کرنے کے قابل ہے۔

کتبِ حدیث کی اقسام

کتبِ احادیث کو طرزِ تصنیف، مقصدِ تحریر اور مصنّف کی ذاتی محنت اور دقّتِ نظر کے اعتبار سے مختلف اقسام میں منقسم کیا گیا ہے۔ مثلاً :

۱۔ **مُسْنَد** : حدیث کی وہ کتاب جس میں ہر صحابی کی بیان کردہ احادیث کو الگ الگ بلا لحاظِ مضمون جمع کر دیا گیا ہو۔ مثلاً پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ احادیث، وعلیٰ ہذا القیاس دوسرے صحابہؓ کی احادیث۔ جیسے مسند احمد بن حنبلؒ جو مختلف صحابہؓ کی روایات سے قریباً چالیس ہزار احادیث پر مشتمل ہے۔ اس کے مصنّف حضرت امام احمد بن حنبلؒ ہیں جو ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۴۱ہجری میں وفات پائی۔

۲۔ **مُعجَم** : حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں ہر استاد یا ہر شہر کی احادیث کو بلا لحاظ مضمون الگ الگ اجزاء میں بیان کیا گیا ہو۔ جیسے معجم طبرانی۔

۳۔ **جامِع** : وہ کتاب ہے جس میں ہر قسم کے مضامین کی حدیثیں خاص ترتیب کے مطابق بیان ہوں مثلاً عقائد، احکام، آداب، معاشرہ، تصوّف، اخلاق، تاریخ وتفسیر وغیرہ جیسے جامع صحیح بخاری۔ جامع ترمذی۔

۴۔ **سُنَن** : وہ کتاب جس میں صرف احکام وآداب سے متعلقہ احادیث جمع کی گئی ہوں۔ یعنی وہ کتاب فقہی ابواب سے متعلق احادیث پر مشتمل ہو جیسے سنن ابوداؤد، سنن نسائی۔

۵۔ **صحیحَین**: صحت کے لحاظ سے حدیث کی دو بہت ہی مشہور کتابیں یعنی صحیح

بخاری اور صحیح مسلم۔

۶۔ **صحاح ستّہ** : صحت کے لحاظ سے حدیث کی چھ مشہور کتابیں یعنی بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی۔

(اس فہرست میں مؤطا امام مالک کا ذکر اس لئے الگ نہیں آیا کیونکہ اس کتاب کی سب احادیث صحیحین میں آچکی ہیں۔

مختصر حالات محدثین صحاح ستّہ

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ :: آپ کا نام محمّد بن اسماعیل بخاریؒ ہے۔ ۱۹۴ھ میں بخارا میں پیدا ہوئے اور ۲۵۶ھ میں وفات پائی۔آپ حافظِ حدیث، زاہد و متقی اور بلند پایہ امام المحدثین تھے۔آپ کی تصنیف کردہ کتاب کا نام ''جامع صحیح بخاری'' ہے۔صحت کے لحاظ سے اس کتاب کو ''اصح الکتب بعد کتاب اللہ'' کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہے۔

حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ :: آپ کا نام مسلم بن حجاجؒ ہے۔ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ۲۶۱ھ میں وفات پائی۔ نیشاپور کے رہنے والے تھے۔ حدیث کے مانے ہوئے امام، تقویٰ اور ورع میں بلند مقام اور حافظِ احادیثِ رسولؐ تھے۔آپ کی تصنیف کردہ کتاب کا نام ''صحیح مسلم'' ہے۔مضامین کے اعتبار سے اس کتاب کی احادیث کی ترتیب بہت عمدہ ہے لیکن امام صاحب نے اپنی طرف سے ابواب کا کوئی عنوان قائم نہیں کیا بلکہ ترتیب کو مدّنظر رکھ کر احادیث روایت کرتے چلے گئے۔صحیح بخاری کے بعد بلحاظ صحت ''صحیح مسلم'' کا درجہ تسلیم کیا گیا ہے۔

حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ :: آپ کا نام محمّد بن عیسیٰ ہے۔ ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے۔ ۲۷۹ھ میں وفات ہوئی۔ ترکستان کے شہر ترمذ کے رہنے والے تھے۔ علمِ حدیث کے مشہور امام اور تقویٰ شعاری کے بلند مقام کے مالک تھے۔ آپ کی کتاب کا نام ''جامع ترمذی'' ہے۔ صحاح میں اس کا درجہ تیسرا ہے۔ امام ترمذی اپنی کتاب میں روایت حدیث کے ساتھ ساتھ علماء میں اس کی مقبولیت اور صحت کے لحاظ سے اس کی قدر و قیمت کو بھی بیان کرتے گئے ہیں۔ کتاب کی یہ خصوصیت اسے دوسری کتابوں سے ممتاز کرتی ہے۔

حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ :: آپ کا نام سلیمان بن اشعث ہے۔ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ۲۷۵ھ میں وفات ہوئی۔ سجستان کے رہنے والے علمِ حدیث کے مسلّمہ امام اور ورع و تقویٰ میں مشہور و معروف تھے۔ بعد میں بصرہ ہجرت کر آئے اور وہیں وفات پائی۔ آپ کی تصنیف کردہ کتاب کا نام ''سنن ابی داؤد'' ہے اور صحاح میں اس کا چوتھا درجہ ہے۔

حضرت امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ :: آپ کا نام محمد بن ماجہؒ ہے ماجہ آپ کے والد ماجد کا نام یا ان کا لقب تھا۔ ۲۰۹ھ میں عراق کے مشہور شہر قزوین میں پیدا ہوئے۔ ۲۷۵ھ میں وفات پائی۔ مانے ہوئے امامِ حدیث اور اپنے زمانے کے مشہور و مقبول بزرگ تھے۔ آپ کی تصنیف کردہ کتاب کا نام ''سنن ابن ماجہ'' ہے اور صحاح میں اس کا پانچواں درجہ ہے۔

حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ :: آپ کا نام احمد بن شعیب ہے۔ ۲۱۵ھ میں پیدا ہوئے۔ ۳۰۳ھ میں وفات ہوئی۔ خراسان کے مشہور شہر نساء کے رہنے والے تھے۔ تقویٰ اور زُہد میں بلند مقام پایا۔ امامتِ حدیث کا مرتبہ نصب ہوا۔ آپ کی کتاب کا نام ''سنن نسائی'' ہے صحاح ستہ میں اس کا چھٹا مقام ہے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ :: مالک بن انس نام ہے۔ ۹۳ھ

میں پیدا ہوئے ۔ ۱۷۹ھ میں وفات پائی ۔ مدینہ منوّرہ کے رہنے والے تھے ۔ علمِ حدیث میں ان کا مرتبہ امام المحدثین کا ہے ۔ تمام عالی مقام محدثین کے شیخِ اعلیٰ تھے ۔ سب علماء آپ کی جلالتِ شان کے معترف تھے اور آپ کی عظمتِ علمی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے تھے ۔ ''عالمِ مدینۃُ الرّسول'' کا معزّز لقب پایا ۔ زہد و توکل میں اپنی مثال آپ تھے ۔ آپ کی مرتب کردہ تصنیف کا نام ''مؤطا امام مالکؒ'' ہے جسے کتبِ حدیث میں اوّلیّت کا شرف حاصل ہوا ۔ یہاں تک کہ امام بخاری اور امام مسلم نے اس کتاب کی حدیثوں کو اپنی صحیحین میں جگہ دی ۔

ایک ضروری تشریح

ا ۔ محدثین کی اصطلاح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو حدیث قولی آپ کے عمل کو حدیث فعلی اور آپ کے صحابی کے کسی ایسے فعل یا قول کو جسے آپؐ کی تائید حاصل ہو حدیث تقریری کہتے ہیں ۔

ب ۔ صحابی سے مراد وہ خوش قسمت مسلمان ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ۔ آپؐ پر ایمان لایا اور ملاقات کا شرف حاصل کیا ۔

کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت صحابہؓ کی کل تعداد ایک لاکھ چوبیس[1] ہزار تھی ۔ ان صحابہ کو درجہ، سبقت، قربانی اور ذمّہ داری کے لحاظ سے مختلف طبقات میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ مثلاً :

---

[1] الاکثر علی انّ الصحابیّ ھو کل من اسلم ورأی النبی صلی اللہ علیہ وسلّم وصحبہ ولو قل زمان وکان عددھم عند وفاتہ مائۃ الف واربعۃ وعشرین الفًا ۔ (حاشیہ الاسلام والحضارۃ العربیہ ۔ صفحہ ۱۵۹ جلد ۱ مصنفہ محمد کرد علی مطبعہ لجنۃ التالیف والترجمہ القاہرہ طبع ثالث ۱۹۶۸ء بحوالہ تاریخ ابو لفداء

۱۔ وہ صحابہؓ جو بالکل ابتداء میں اسلام لائے جیسے حضرت خدیجہؓ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت علیؓ و غیر ھُم۔

۲۔ وہ صحابہؓ جو دارالندوہ میں شامل ہوتے تھے۔

۳۔ وہ صحابہؓ جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

۴۔ وہ صحابہؓ جو بیعتِ عقبہ اُولیٰ میں شامل ہوئے۔

۵۔ وہ صحابہؓ جو بیعتِ عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔

۶۔ وہ صحابہؓ جو بیعتِ عقبہ ثالثہ میں شامل ہوئے۔

۷۔ وہ صحابہؓ جنہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور اس وقت مدینہ پہنچے جبکہ ابھی حضورؐ قباء میں قیام فرما تھے اور ابھی قباء میں مسجد کی تعمیر شروع نہیں ہوئی تھی۔

۸۔ وہ صحابہؓ جو غزوۂ بدر میں شامل ہوئے اور بدری صحابی کہلائے۔

۹۔ وہ صحابہؓ جنہوں نے غزوۂ بدر کے بعد اور صلح حدیبیہ سے پہلے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

۱۰۔ ''اہل بیعت رضوان'' یعنی وہ صحابہ جو حدیبیہ کے مقام پر بیعتِ رضوان میں شامل ہوئے۔

۱۱۔ وہ صحابہؓ جنہوں نے صلح حدیبیہ کے بعد اور فتح مکّہ سے پہلے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

۱۲۔ وہ صحابہؓ جنہوں نے فتح مکّہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔

۱۳۔ وہ صحابہؓ جو حضورؐ کی حیات میں ابھی نابالغ بچے تھے لیکن انہوں نے حضور کو دیکھا تھا۔ بعض نے ''اہل صُفہ'' کو صحابہ کا الگ طبقہ شمار کیا ہے۔[۱]

---

[۱] حاشیہ مالک بن انس صفحہ ۱۷۰، ۱۷۱ مصنفہ عبدالحلیم الجندی الناشر دارالمعارف، القاہرہ، مصر ۱۹۸۳ء

حفظ اور بات آگے پہنچانے کے ذوق نیز فراست اور مختلف الانواع ذمّہ داریوں کے لحاظ سے صحابہؓ کی روایات کی تعداد مختلف ہے۔ سب سے زیادہ روایتیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہیں جن کی تعداد ۵۳۷۴ بتائی گئی ہے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایات کی تعداد ۲۶۳۰، حضرت انس بن مالکؓ کی ۲۲۸۶۔

حضرت عائشہؓ ۲۲۱۰، حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی ۱۶۶۰، حضرت جابر بن عبداللہؓ کی ۱۵۴۰، حضرت ابوسعید الخدریؓ کی ۱۱۷۰، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ۸۴۸، حضرت عبداللہ بن عمرؓو کی ۷۰۰، حضرت علیؓ کی ۵۸۶، حضرت عمرؓ کی ۵۳۷، حضرت ابوذرؓ کی ۲۸۱، اور حضرت ابوبکرؓ کی روایات کی کل تعداد ۱۳۲ ہے۔

امام مالکؒ نے موطا میں کل ۱۷۲۰ روایات شامل کی ہیں۔

تابعی سے مراد وہ مسلمان ہے جس نے حالتِ اسلام میں کسی صحابی کو دیکھا اور اس سے ملا اور شرفِ تلمّذ حاصل کیا۔

تبع تابعی سے مراد وہ مسلمان ہے جس نے حالتِ اسلام میں کسی تابعی کو دیکھا اس سے ملا اور شرفِ تلمّذ سے سرفراز ہوا۔

دورِ صحابہ کے بعد احادیث کی روایت میں یہ اُلجھن پیدا ہوئی کہ اس دَور میں مختلف مذہبی اور سیاسی اختلاف اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ہر طبقہ اپنے اپنے مسلک کی تائید میں روایات بیان کرنے لگا جس کی وجہ سے روایات کا اعتبار مجروح ہونے لگا۔ اس وجہ سے علماء حدیث نے تابعین اور بعد کے راویوں کی چھان بین ضروری سمجھی اور ان کے حالات اور ان کی سیرت، خاص طور پر ان کے حفظ، ان

کے صدق اور دیانت کے بارہ میں بڑے جامع اور مانع نوٹ لکھے اور اس طرح ''اسماء الرجال'' کے فن کی بنیاد پڑی۔ اسی ضمن میں تابعین اور تبع تابعین وغیرہ کے طبقات کی بھی تعین ہوئی تاکہ معلوم کیا جاسکے کہ کسی روایت نے کب اور کس طبقہ میں زیادہ شہرت پائی۔ مثلاً اگر ایک روایت تابعین کے ہر طبقہ میں مشہور اور متداول رہی ہو تو اس کا اعتبار زیادہ ہوگا بہ نسبت اس روایت کے جس کو بہت بعد کے طبقہ میں شہرت ملی۔ گویا پہلے طبقات کے تابعی وغیرہ بظاہر اس روایت سے واقف نہ تھے۔ اس سے یہ شبہ قوی ہوسکتا ہے کہ اگر یہ روایت بالکل صحیح ہے تو پہلے طبقات کی اکثریت کو اس کا علم کیوں نہ ہوا۔ حالانکہ روایت کے الفاظ کا انداز ایسا ہے جس سے طبعًا یہ خیال تقویت پاتا ہے کہ اس کا علم عام ہونا چاہئے تھا۔ مثلاً ''بُسرہ'' کی روایت کہ شرم گاہ کو ہاتھ لگ جائے تو وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔ اب اس مسئلہ اور صورت کا تعلق عمومِ بلویٰ یعنی ہر ایک سے ہے۔ اگر یہ حضورؐ کا فرمان تھا تو اکثر صحابہؓ کو اس کا علم ہونا چاہئے تھا جبکہ صورتِ حال یہ ہے کہ صرف ایک عورت یہ روایت بیان کرتی ہے اور کوئی مرد صحابی اس روایت کا راوی نہیں ہے۔

تابعین اور تبع تابعین وغیرہ کے طبقات میں تو اس قسم کے نقص کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ عرصہ زیادہ ہوجانے کی وجہ سے بات بُھول بھی سکتی ہے۔ طبقاتی تعصّب کی وجہ سے یہ بات گھڑی بھی جاسکتی ہے۔ بہرحال اس قسم کے اسباب کی وجہ سے اسماءِ رجال کے فن میں تابعین اور تبع تابعین کے زمانی طبقاتی تفاوت کو بھی بڑی اہمیت حاصل ہوئی۔

تابعین اور تبع تابعین کے طبقات

طبقات کے تعین کے لئے قریبًا بیس سال کے عرصہ کو معیار بنایا گیا ہے۔

۱۔ طبقہ اُولیٰ :: کبار تابعین جیسے سعید بن المسیب، عروہ بن زبیر وغیرہ۔

۲۔ طبقہ ثانیہ :: اوساط تابعین جیسے حسن بصری، ابن سیرین وغیرہ۔

۳۔ طبقہ ثالثہ :: تابعین کا وہ طبقہ جس نے صحابہؓ کو دیکھا تو ہو لیکن اس کی اکثر روایات کبار تابعین سے مروی ہوں جیسے محمد بن شہاب زہری۔

۴۔ طبقہ رابعہ :: صغار تابعین جنہوں نے ایک دو سے زیادہ صحابہ کو نہ دیکھا ہو اور صحابہؓ سے ان کا سماع برائے نام ہو۔ جیسے ہشام بن عروہ، اَعمش وغیرہ۔

۵۔ طبقہ خامسہ :: تابعین کا وہ طبقہ جو طبقۂ رابعہ کا قریباً قریباً ہمعصر لیکن کسی صحابیؓ سے اس کی لقاء کی تصریح نہ ملتی ہو جیسے جُریج وغیرہ۔

۶۔ طبقہ سادسہ:: کبار تبع تابعین جیسے امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام ثوریؒ وغیرہ۔

۷۔ طبقہ سابعہ :: اوساط تبع تابعین جیسے ابن عُیینَہ، امام محمد وغیرہ۔

۸۔ طبقہ ثامنہ :: صغار تبع تابعین جیسے امام شافعی، ابوداؤد، طیالسی، عبدالرزاق وغیرہ۔

۹۔ طبقہ تاسعہ :: تبع تابعین سے روایت کرنے والا راویوں کا ایسا بڑا طبقہ جس کا کسی تابعی سے ملنا تاریخی طور پر ثابت نہ ہو جیسے امام احمد بن حنبل، یحیٰی بن یحیٰی، ابن المنذر۔

۱۰۔ طبقہ عاشرہ :: تبع تابعین سے روایت کرنے والا درمیانی طبقہ جیسے امام بخاری، امام مسلم، امام ذُہلی۔

۱۱۔ طبقہ حادیہ عشر :: تبع تابعین سے بہت کم روایت کرنے والا چھوٹا طبقہ جیسے امام ترمذی، امام ابوبکر بن ابی شَیبہ۔

اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ صحابہؓ کے بعد احادیث کی مشہور کتابوں کی تدوین تک راویوں کے کل گیارہ طبقات متعین ہوئے تھے جن میں سے تابعین کے پانچ طبقات، تبع تابعین کے تین طبقات اور تبع تبع تابعین کے تین طبقات ہیں۔ کتابوں کی تدوین کے دَور سے پہلے روایاتِ حدیث کا زیادہ تر دارومدار حفظ اور زبانی روایت پر تھا۔

۱۰۰ھ تک طبقہ اولیٰ کے تمام راوی وفات پا چکے تھے۔

۲۰۰ھ تک طبقہ ثانیہ سے ساتویں طبقہ تک کے تمام راوی وفات پا گئے تھے۔

۲۰۰ھ کے بعد آٹھویں طبقہ سے گیارہویں طبقہ کا دَور ہے جس میں مشہور کتب حدیث کی تدوین ہوئی جیسے مسند احمد بن حنبل، صحیح بخاری، صحیح مسلم وغیرہ۔

جماعت احمدیہ کے نزدیک سنّت اور حدیث کا مقام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :

’’ مسلمان کے ہاتھ میں اسلامی ہدایتوں پر قائم ہونے کیلئے تین چیزیں ہیں۔

(۱) قرآن شریف جو کتاب اللہ ہے جس سے بڑھ کر ہمارے ہاتھ میں کوئی کلام قطعی اور یقینی نہیں وہ خدا کا کلام ہے۔ وہ شک اور ظنّ کی آلائشوں سے پاک ہے۔

(۲) دوسری، سنّت ...... سنّت سے مراد ...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فعلی روش ہے جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے اور ابتداء سے قرآن

شریف کے ساتھ ہی ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ساتھ ہی رہے گی یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں قرآن شریف خدا کا قول ہے اور سنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ۔ اور قدیم سے عادت اللہ یہی ہے کہ جب انبیاء علیہم السلام خدا کا قول لوگوں کی ہدایت کیلئے لاتے ہیں تو اپنے فعل سے یعنی عملی طور پر اس قول کی تفسیر کر دیتے ہیں تا اس قول کا سمجھنا لوگوں پر مشتبہ نہ رہے اور اس قول پر آپ بھی عمل کرتے ہیں اور دوسروں سے بھی عمل کرواتے ہیں ......مثلاً جب نماز کیلئے حکم ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے اس قول کو اپنے فعل سے کھول کر دکھلا دیا اور عملی رنگ میں ظاہر کر دیا کہ فجر کی نماز کی یہ رکعات ہیں اور مغرب کی یہ اور باقی نمازوں کیلئے یہ رکعات ہیں ایسا ہی حج کر کے دکھلا دیا اور پھر اپنے ہاتھ سے ہزارہا صحابہؓ کو اس فعل کا پابند کر کے سلسلۂ تعامُل بڑے زور سے قائم کر دیا۔ پس عملی نمونہ جو اَب تک اُمّت میں تعامُل کے رنگ میں مشہود و محسوس ہے اسی کا نام سنّت ہے۔

(۳) تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے اور حدیث سے مراد ہماری وہ آثار ہیں جو قصّوں کے رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریباً ڈیڑھ سو برس بعد مختلف راویوں کے ذریعہ سے جمع کئے گئے...... جب......دورِ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کا گزر گیا تو بعض تبع تابعین

کی طبیعت کو خدا نے اس طرف پھیر دیا کہ حدیثوں کو بھی جمع کر لینا
چاہئے تب حدیثیں جمع ہوئیں۔ اس میں شک نہیں ہوسکتا کہ اکثر
حدیثوں کے جمع کرنے والے بڑے متقی اور پرہیزگار تھے۔
اُنہوں نے جہاں تک ان کی طاقت میں تھا حدیثوں کی تنقید کی اور
ایسی حدیثوں سے بچنا چاہا جو ان کی رائے میں موضوعات میں سے
تھیں اور ہر ایک مشتبہ الحال راوی کی حدیث نہیں لی۔ بہت محنت کی
مگر تاہم ساری کاروائی بعد از وقت تھی اس لئے وہ سب ظنّ کے
مرتبہ پر رہے۔ بایں ہمہ سخت ناانصافی ہوگی کہ یہ کہا جائے کہ وہ سب
حدیثیں لغو اور نکمّی اور بے فائدہ اور جھوٹی ہیں بلکہ ان حدیثوں کے
لکھنے میں اس قدر احتیاط سے کام لیا گیا اور اس قدر تحقیق اور تنقید کی
گئی جس کی نظیر دوسرے مذہب میں نہیں پائی جاتی تاہم یہ غلطی ہے
کہ ایسا خیال کیا جائے کہ جب تک حدیثیں جمع نہیں ہوئی تھیں اس
وقت تک لوگ نمازوں کی رکعات سے بے خبر تھے یا حج کرنے کے
طریق سے ناآشنا تھے کیونکہ سلسلۂ تعامل نے جو سنّت کے ذریعہ
سے ان میں پیدا ہو گیا تھا تمام حدود و فرائضِ اسلام اُن کو سکھا دیئے
تھے اس لئے یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ان حدیثوں کا دنیا میں اگر وجود
بھی نہ ہوتا جو مدّتِ دراز کے بعد جمع کی گئیں تو اسلام کی اصل تعلیم کا

کچھ بھی حرج نہ تھا۔ کیونکہ قرآن اور سلسلۂ تعامل نے ان ضرورتوں کو پورا کر دیا تھا تاہم حدیثوں نے اس نُور کو زیادہ کیا گویا اسلام نورٌ علیٰ نور ہوگیا اور یہ حدیثیں قرآن اور سنّت کے لئے گواہ کی طرح کھڑی ہوگئیں۔''

(ریویو بر مباحثہ چکڑالوی صفحہ ۲، ۳)

خاکسار

ملک سیف الرحمٰن

ربوہ ضلع جھنگ

۲۶ جون ۱۹۶۷ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خلوصِ نیت اور حُسنِ ارادہ

۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّیْثِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَی الْمِنْبَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ، وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰی فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوِامْرَأَةٍ یَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَاهَاجَرَ اِلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوْ اِلَی امْرَأَةٍ یَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَاهَاجَرَ اِلَیْهِ

(۱. بخاری باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ۔ ۲. بخاری کتاب الایمان والنذور باب النیّۃ فی الایمان۔ ۳. مسلم کتاب الامارۃ باب انما الاعمال بالنیۃ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ سب اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہوتا ہے اور ہر انسان کو اس کی

نیت کے مطابق ہی بدلہ ملتا ہے پس جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی خاطر ہجرت کی (اور ان کی خوشنودی کیلئے اپنے وطن اور خواہشات کو ترک کیا) اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کیلئے ہی ہوگی لیکن جس نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر ہجرت کی تو اس کی ہجرت کی غرض خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی یہی سمجھی جائے گی اور ثواب میں سے اس کو کچھ نہیں ملے گا۔

۲۔۔۔۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ۔

(ابن ماجه ابواب الزهد باب النية)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
لوگوں کا حشر ان کی نیتوں کے مطابق ہوگا (یعنی اپنی اپنی نیت کے مطابق وہ اجر پائیں گے)

۳۔۔۔۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَامِكُمْ وَلَا اِلٰی صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِكُمْ۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب تحريم ظلم المسلم وخدعه)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو (کہ خوبصورت ہیں یا بدصورت) بلکہ وہ تمہارے دِلوں کو دیکھتا ہے (کہ ان میں کتنا اِخلاص اور حُسنِ نیت ہے۔)

۴۔۔۔۔ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ كَالْوِعَاءِ اِذَا

طَابَ اَسْفَلُهُ طَابَ اَعْلَاهُ وَاِذَا فَسَدَ اَسْفَلُهُ فَسَدَ اَعْلَاهُ۔

(ابن ماجہ ابواب الزھد باب التوقی علی العمل)

حضرت معاویہ بن ابوسفیانؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال ایک برتن میں پڑی شئے کی طرح ہیں جب برتن میں پڑی شئے کا نچلا حصہ اچھا ہوتو اس کا اُوپر کا حصہ بھی اچھا ہوتا ہے اور جب اس کا نچلا حصہ گندہ اور خراب ہوتو اُوپر کا حصہ بھی گندہ اور خراب ہوتا ہے۔ (یہی حال اعمال کا ہے)

۵ـــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِیْ عَنْ رَبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّاٰتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ : فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ، وَاِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَاِنْ هَمَّ فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً۔

(مسلم کتاب الایمان باب اذا ھمّ العبد بحسنۃ)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کی یہ بات ہمیں بتائی کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور بدیاں دونوں لکھ لی ہیں اور ہر ایک کو واضح کر دیا ہے۔ پس جو شخص نیکی کا ارادہ کرے لیکن اسے نہ کر سکے تو اسے پوری ایک نیکی کا ثواب ملتا ہے اور اگر وہ نیت کے بعد اس نیکی کو کر لے تو اللہ تعالیٰ دس سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ نیکیاں اس کے حساب میں لکھ دیتا ہے۔ اور اگر

کوئی شخص برائی کا ارادہ کرے لیکن اس کے ارتکاب سے باز رہے تو اللہ تعالیٰ اپنے حضور میں اس کی ایک پوری نیکی لکھ دیتا ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص جان بُوجھ کر یہ بدی کرے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی ایک بدی شمار ہوتی ہے۔

۶—— عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ: کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاۃٍ فَقَالَ: اِنَّ بِالْمَدِیْنَۃِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِیْرًا، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِیًا اِلَّا کَانُوْا مَعَکُمْ حَبَسَہُمُ الْعُذْرُ۔

(بخاری کتاب المغازی)

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنگی مہم میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (سفر کے دوران ایک دفعہ) حضورؐ نے فرمایا: مدینہ میں کچھ لوگ رہ گئے ہیں جو تمہارے اس سفر میں برابر کے شریک ہیں۔ ان راستوں میں بھی جن پر تم چلتے ہو اور ان وادیوں میں بھی جو تم طے کرتے ہو (کیونکہ وہ جان بُوجھ کر پیچھے نہیں رہے بلکہ بیماری یا کوئی اور) حقیقی عذر ان کی راہ میں حائل ہو گیا ہے۔

۷—— عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَۃَ عَلٰی سَارِقٍ! فَقَالَ: اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ زَانِیَۃٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَۃَ عَلٰی زَانِیَۃٍ! فَقَالَ: اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَۃٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ غَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ

اللَّيْلَةَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ وَعَلٰى زَانِيَةٍ وَعَلٰى غَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ : اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَاَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ مِمَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ ـ

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اذا تصدق علی غنی وھو لا یعلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ ایک آدمی نے یہ نیت کی کہ آج مَیں خدا تعالیٰ کی راہ میں کچھ صدقہ دوں گا۔ رات کے وقت کچھ پیسے لے کر وہ باہر نکلا تو ایک چور کو غریب آدمی سمجھتے ہوئے اس کے ہاتھ پر وہ پیسے رکھ دیئے۔ جب صبح ہوئی تو لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگے کہ اب تو چور کو بھی صدقہ دیا جانے لگا ہے۔ اس شخص کو جب علم ہوا تو اس نے کہا اے میرے اللہ تو ہی حمد کا مالک ہے (صدقہ کا مستحق تلاش کرنے میں مجھ سے غلطی ہوئی) اب میں صحیح رنگ میں کسی مستحق کو صدقہ دوں گا۔ چنانچہ وہ اگلی رات صدقہ لے کر نکلا تو غلطی سے ایک زانیہ کو یہ صدقہ دے دیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگے کہ اب تو زانیہ بھی صدقہ کی مستحق سمجھی جانے لگی ہے۔ جب اس آدمی کو یہ بات پہنچی تو اس نے کہا اے اللہ! تُو ہی حمد کا مالک ہے۔ مجھ سے ایک زانیہ کو صدقہ دینے میں غلطی ہوئی اب میں صحیح کوشش کر کے کسی مستحق کو صدقہ دوں گا۔ چنانچہ وہ رات کو صدقہ لے کر نکلا لیکن غلطی سے ایک دولتمند کو یہ صدقہ دے دیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں میں چرچا ہوا (کہ ''مایہ کو مایہ ملے کر کر لمبے ہاتھ'' کا اصول چلتا ہے اب دولت والوں کا خیال رکھا جاتا ہے بھلا غریبوں کو کون پوچھتا ہے) اس پر اس نے کہا اے میرے اللہ! تُو ہی حمد کا مالک

ہے مَیں نے ایک دفعہ چور کو صدقہ دے دیا۔ ایک دفعہ زانیہ کو اور ایک دفعہ دولتمند کو۔ ہر دفعہ کی غلطی پر نادم ہوں۔ وہ اسی سوچ میں تھا کہ اُسے آواز آئی : تُو نے ایک چور کو جو صدقہ دیا ہے ہوسکتا ہے کہ وہ اپنی ضرورت پوری ہوتی دیکھ کر چوری سے باز آجائے۔ اسی طرح زانیہ پر جو تُو نے خرچ کیا ہے ہوسکتا ہے کہ وہ یہ رقم پا کر زنا کاری چھوڑ دے۔ رہا دولتمند تو اسکو صدقہ دینے کا یہ نتیجہ ہوسکتا ہے کہ اس دولتمند کو عبرت حاصل ہو اور وہ سوچے کہ دوسرے تو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں لیکن میں اس برکت سے محروم ہوں۔ اس طرح وہ نادم ہو کر اپنے اس مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق پائے جو اللہ تعالیٰ نے اس کو دیا ہے۔

كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ

وحی کی ابتداء کیسے ہوئی

۸ــــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّومِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَآءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى

خَدِیْجَۃَ فَیَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰی جَآءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِیْ غَارِ حِرَآءٍ فَجَآءَهُ
الْمَلَکُ فَقَالَ اِقْرَاْ فَقَالَ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ قَالَ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِیْ
حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجُهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اِقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ
قَالَ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِی الثَّانِیَۃَ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجُهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ
فَقَالَ اِقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ قَالَ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِی الثَّالِثَۃَ ثُمَّ
اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ
اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ. فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَدَخَلَ عَلٰی خَدِیْجَۃَ بِنْتِ خُوَیْلِدٍ فَقَالَ زَمِّلُوْنِیْ
زَمِّلُوْنِیْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰی ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِیْجَۃَ وَاَخْبَرَهَا
الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ فَقَالَتْ خَدِیْجَۃُ کَلَّا وَاللّٰهِ مَا یُخْزِیْکَ
اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْکَلَّ وَتَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ
وَتَقْرِی الضَّیْفَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِیْجَۃُ
حَتّٰی اَتَتْ بِهٖ وَرَقَۃَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰی ابْنَ عَمِّ
خَدِیْجَۃَ وَکَانَ امْرَاً تَنَصَّرَ فِی الْجَاهِلِیَّۃِ وَکَانَ یَکْتُبُ الْکِتَابَ
الْعِبْرَانِیَّ فَیَکْتُبُ مِنَ الْاِنْجِیْلِ بِالْعِبْرَانِیَّۃِ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ یَّکْتُبَ
وَکَانَ شَیْخًا کَبِیْرًا قَدْ عَمِیَ فَقَالَتْ لَهٗ خَدِیْجَۃُ یَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ
مِنَ ابْنِ اَخِیْکَ فَقَالَ لَهٗ وَرَقَۃُ یَا ابْنَ اَخِیْ مَاذَا تَرٰی فَاَخْبَرَهٗ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاٰی فَقَالَ لَهٗ وَرَقَۃُ
هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِیْ نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰی مُوْسٰی یَا لَیْتَنِیْ فِیْهَا جَذَعًا
لَیْتَنِیْ اَکُوْنُ حَیًّا اِذْ یُخْرِجُکَ قَوْمُکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِيَ وَاِنْ يُّدْرِكْنِيْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّيَ۔

(بخاری کتاب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سب سے پہلے حضورؐ کو سچی خوابیں آنے لگیں جو خواب بھی آتی وہ نمودِ صبح کی طرح روشن اور صحیح نکلتی۔ حضورؐ کو خلوت پسند تھی اور غارِ حرا میں جا کر عبادت کرتے تھے۔ آپ کچھ سامان اپنے ہمراہ لے جاتے جب ختم ہو جاتا تو دوبارہ گھر آ کر کھانے پینے کا سامان لے جاتے۔ اسی اثناء میں آپؐ کے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا پڑھو۔ آپؐ نے کہا مَیں نہیں پڑھ سکتا۔ فرشتے نے آپؐ کو سختی سے دبایا پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھو۔ حضورؐ نے کہا مَیں نہیں پڑھ سکتا۔ فرشتہ نے دوسری مرتبہ دبایا پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھو۔ حضورؐ نے کہا میں نہیں پڑھ سکتا۔ تیسری دفعہ فرشتے نے پھر دبایا اور چھوڑ دیا۔ اور کہا اپنے اس پروردگار کا نام لیکر پڑھو جس نے انسان کو پیدا کیا۔ پڑھو درآں حالیکہ تیرا ربّ عزت والا اور کرم والا ہے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر واپس آئے۔ آپؐ کا دل لرز رہا تھا۔ اپنی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہؓ کے پاس آ کر کہا مجھے کمبل اوڑھا دو۔ چنانچہ اُنہوں نے کمبل اوڑھا دیا۔ جب آپؐ کی یہ گھبراہٹ جاتی رہی تو حضرت خدیجہؓ کو سارا واقعہ بتایا اور اس خیال کا اظہار کیا کہ مَیں اپنے متعلق ڈرتا ہوں (کہ مَیں یہ اہم کام کر بھی سکوں گا یا نہیں) اس پر حضرت خدیجہؓ نے کہا کہ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رُسوا نہیں ہونے دے گا۔ آپؐ صلہ رحمی کرتے ہیں، کمزوروں کو اٹھاتے ہیں، جو خوبیاں معدوم ہو چکی ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مہمان نواز ہیں، ضروریاتِ حقّہ میں امداد کرتے ہیں۔ پھر

خدیجہؓ ان کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ یہ حضرت خدیجہؓ کے چچا زاد بھائی تھے۔ اور زمانۂ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے۔ عبرانی جانتے تھے اور عبرانی اناجیل لکھ پڑھ سکتے تھے جو بہت بوڑھے ہو چکے تھے بینائی بھی جاتی رہی تھی۔ حضرت خدیجہؓ نے ورقہ سے کہا اپنے بھتیجے کی بات سنو۔ چنانچہ ورقہ نے کہا میرے بھتیجے تم نے کیا دیکھا ہے۔ حضورؐ نے سارا واقعہ بیان فرمایا۔ اس پر ورقہ نے کہا یہ وہی رُوح القدس ہے جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوا۔ کاش، جس وقت تیری قوم تجھے نکالے گی اس وقت میں مضبوط جوان ہوتا یا زندہ رہتا تو میں پوری طاقت سے آپؐ کی مدد کرتا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حیران ہو کر پوچھا کیا یہ مجھے نکال دیں گے؟ اُنہوں نے کہا جس آدمی کو بھی یہ مقام ملا ہے جو آپؐ کو دیا گیا، اس سے ضرور دشمنی کی گئی۔ اگر مجھے وہ دن دیکھنا نصیب ہوا تو مَیں پوری مستعدی سے آپؐ کی مدد کروں گا، لیکن افسوس کہ ورقہ اس کے بعد جلد ہی فوت ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ اور اُسکے نام

۹۔۔۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَ تِسْعِيْنَ اسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ ، الرَّحِيْمُ، الْمَلِكُ ، الْقُدُّوْسُ ، السَّلَامُ ،الْمُؤْمِنُ، الْمُهَيْمِنُ، الْعَزِيْزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ،

اَلْخَالِقُ، الْبَارِئُ، الْمُصَوِّرُ، الْغَفَّارُ، الْقَهَّارُ، الْوَهَّابُ، الرَّزَّاقُ، الْفَتَّاحُ، الْعَلِيْمُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ، السَّمِيْعُ، الْبَصِيْرُ، الْحَكَمُ، الْعَدْلُ، اللَّطِيْفُ، الْخَبِيْرُ، الْحَلِيْمُ، الْعَظِيْمُ، الْغَفُوْرُ، الشَّكُوْرُ، الْعَلِيُّ، الْكَبِيْرُ، الْحَفِيْظُ، الْمُقِيْتُ، الْحَسِيْبُ، الْجَلِيْلُ، الْكَرِيْمُ، الرَّقِيْبُ، الْمُجِيْبُ، الْوَاسِعُ، الْحَكِيْمُ، الْوَدُوْدُ، الْمَجِيْدُ، الْبَاعِثُ، الشَّهِيْدُ، الْحَقُّ، الْوَكِيْلُ، الْقَوِيُّ، الْمَتِيْنُ، الْوَلِيُّ، الْحَمِيْدُ، الْمُحْصِيْ، الْمُبْدِئُ، الْمُعِيْدُ، الْمُحْيِ، الْمُمِيْتُ، الْحَيُّ، الْقَيُّوْمُ، الْوَاجِدُ، الْمَاجِدُ، الْوَاحِدُ، الْاَحَدُ، الصَّمَدُ، الْقَادِرُ، الْمُقْتَدِرُ، الْمُقَدِّمُ، الْمُؤَخِّرُ، الْاَوَّلُ، الْاٰخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، الْوَالِيْ، الْمُتَعَالِيْ، الْبَرُّ، التَّوَّابُ، الْمُنْتَقِمُ، الْعَفُوُّ، الرَّءُوْفُ، مَالِكُ الْمُلْكِ، ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، الْمُقْسِطُ، الْجَامِعُ، الْغَنِيُّ، الْمُغْنِيْ، الْمَانِعُ، الضَّآرُّ، النَّافِعُ، النُّوْرُ، الْهَادِيْ، الْبَدِيْعُ، الْبَاقِيْ، الْوَارِثُ، الرَّشِيْدُ، الصَّبُوْرُ۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب جامع الدعوات)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اسم ذات ''اللہ'' کے علاوہ) اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو زندگی میں ان کو مدّنظر رکھے گا اور ان کا مظہر بننے کی کوشش کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح گنے: اللہ تعالیٰ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بن مانگے دینے والا، بار بار رحم کرنے والا، بادشاہ، ہر قسم کے نقائص سے پاک اور منزّہ، تمام آفات سے بچانے والا، امن دینے والا، ہر قسم کے بگاڑ سے محفوظ رکھنے والا، غالب، نقصان کی تلافی کرنے والا، کبریائی والا، پیدا کرنے والا، نیست سے

ہست کرنے والا، صورت گری کرنے والا، ڈھانپنے اور پردہ پوشی کرنے والا، مکمل غلبہ رکھنے والا، بے دریغ عطا کرنے والا، روزی رساں، مشکل کُشا، سب کچھ جاننے والا، روک لینے والا، کشادگی پیدا کرنے والا، پست کرنے والا، بالا کرنے والا، عزّت دینے والا، ذلّت دینے والا، سُننے والا، دیکھنے والا، فیصلہ دینے والا، عدل کرنے والا، باریک بین، باخبر، حِلم والا، عظمت والا، خطاء پوش، قدردان، بلند مرتبہ، بڑی شان والا، سب کا حافظ و ناصر، حساب کتاب لینے والا، جلالتِ شان والا، صاحبِ کرم، نگہبان، قبول کرنے والا، وسعت والا، حکمت والا، بڑا محبّت کرنے والا، بزرگی والا، دوبارہ زندگی دینے والا، ہمہ بین، ہر کمال کا دائمی اہل، کفایت کرنے والا، صاحبِ قوّت، صاحبِ قدرت، مددگار، لائقِ حمد، شمارکنندہ، پہلی بار پیدا کرنے والا، دوبارہ پیدا کرنے والا، زندگی بخشنے والا، موت دینے والا، زندہ جاوید، قائم بالذّات، بے نیاز، صاحبِ بزرگی، یکتا، یگانہ، مستغنی، قدرت والا، صاحبِ اقتدار، آگے بڑھانے والا، پیچھے ہٹانے والا، پہلا، آخری، عیاں، نہاں، مالک، مُتصرّف، بلندوبالا، نیکوں کی قدر کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، انتقام لینے والا، معاف کرنے والا، نرم سلوک کرنے والا، بادشاہت کا مالک، عظمت و کرامت والا، انصاف کرنے والا، یکجا کرنے والا، بے نیاز، بے نیاز کرنے والا، روکنے والا، ضرر کا مالک، نفع دینے والا، نُور ہی نُور، ہدایت دینے والا، نئے سے نئی ایجاد کرنے والا، صاحبِ بقا، اصل مالک، راہنما، سزا دینے میں دھیما،

۱۰ــــ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ : وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ، سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ. قَالَ

يَقُوْلُ اللّٰهُ اَنَا الْجَبَّارُ، اَنَا الْمُتَكَبِّرُ، اَنَا الْمَلِكُ، اَنَا الْمُتَعَالُ يُمَجِّدُ نَفْسَهُ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَدِّدُهَا، حَتّٰى رَجِفَ بِهَا الْمِنْبَرُ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيَخِرُّ بِهٖ۔

(مسند احمد صفحہ ۸۸ جلد ۲)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ آیت پڑھی ''آسمان لپٹے ہوئے ہیں اس کے داہنے ہاتھ میں۔ وہ پاک ہے اور بہت بلند اُن شریکوں سے جو لوگ اس کے مقابل میں ٹھہراتے ہیں'' حضورؐ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''مَیں بڑی طاقتوں والا اور نقصان کی تلافی کرنے والا ہوں۔ میرے لئے ہی بڑائی ہے۔ مَیں بادشاہ ہوں۔ مَیں بلند شان والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس طرح اپنی ذات کی مجد اور بزرگی بیان کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو بار بار بڑے جوش سے دہرا رہے تھے یہاں تک کہ منبر لرزنے لگا اور ہمیں خیال ہوا کہ کہیں آپ منبر سے گر ہی نہ جائیں۔

۱۱۔۔۔ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهٖ اَبُوْ هُرَيْرَةَؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كَذَّبَنِيْ عَبْدِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ، وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ، تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ اَنْ يَّقُوْلَ فَلَنْ يُّعِيْدَنَا كَمَا بَدَأَنَا، وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ يَقُوْلُ اِتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا، وَأَنَا الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِّيْ كُفُوًا اَحَدٌ۔

(مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۱۷)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ میری تکذیب کرتا ہے حالانکہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ وہ

مجھے گالیاں دیتا ہے حالانکہ اسے ایسا کرنے کا حق نہیں تھا۔ مجھے جھٹلانے سے مُراد یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ دوبارہ ہمیں اس طرح پیدا نہیں کرسکتا جس طرح اس نے ہمیں پہلے پیدا کیا ہے اور مجھے گالی دینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے کسی کو اپنا بیٹا بنایا ہے حالانکہ میری ذات صمد یعنی بے نیاز ہے اور نہ میرا کوئی بیٹا ہے اور نہ میں جنا گیا ہوں یعنی نہ میں کسی کا بیٹا ہوں اور نہ ہی کوئی میرا ہمسر ہوسکتا ہے۔

۱۲ــــ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرْوِیْ عَنِ اللّٰہِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَّہٗ قَالَ یَا عِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُہٗ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا ، یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَآلٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُہٗ فَاسْتَھْدُوْنِیْ اَھْدِیْکُمْ ، یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُہٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ ، یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُہٗ فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ ، یَاعِبَادِیْ اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ ، یَاعِبَادِیْ اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضُرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ ، یَاعِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا ، یَاعِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْکِیْ شَیْئًا ، یَاعِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ قَامُوْا

فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ فَسَأَلُوْنِیْ فَأَعْطَیْتُ کُلَّ اِنْسَانٍ مَسْئَالَتَہٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ، یَا عِبَادِیْ اِنَّمَا ھِیَ اَعْمَالُکُمْ اُحْصِیْھَا لَکُمْ ثُمَّ اُوَفِّیْکُمْ اِیَّاھَا فَمَنْ وَجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ وَمَنْ وَجَدَ غَیْرَ ذٰلِكَ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَہٗ۔

(مسلم کتاب البرّ والصلۃ باب تحریم الظلم)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے میرے بندو! مَیں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کر رکھا ہے۔ تم سب گم گشتہ راہ ہو سوائے ان لوگوں کے جن کو مَیں صحیح راستہ کی ہدایت دوں۔ پس مجھ سے ہدایت طلب کرو۔ مَیں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھانا کھلاؤں۔ پس مجھ سے ہی رزق طلب کرو۔ مَیں تم کو رزق دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جس کو مَیں لباس پہناؤں۔ پس مجھ سے لباس مانگو مَیں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم دن رات غلطیاں کرو تو بھی مَیں تمہارے گناہ بخش سکتا ہوں۔ پس مجھ سے ہی بخشش مانگو۔ مَیں تمہیں بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے کہ نقصان پہنچانے کا ارادہ کرو۔ اور نہ ہی تم مجھے نفع پہنچا سکتے ہو کہ نفع پہنچانے کی کوشش کرو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے جنّ و اِنس سب کے سب اوّل درجہ کے متّقی اور پرہیزگار بن جائیں اور اس شخص کی طرح بن جائیں جو تم میں سے سب سے زیادہ تقویٰ رکھتا ہے۔ تو تمہارا ایسا ہو جانا بھی میری بادشاہت میں ایک ذرّہ بھر اضافہ نہیں کر سکتا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے

اور پچھلے جنّ و اِنس تم میں سے جو سب سے زیادہ بدکار ہے اس کے قلبِ بدنہاد کی طرح ہو جائیں تو بھی میری بادشاہت میں کسی چیز کی کمی نہیں کر سکتے ۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے جنّ و اِنس ایک میدان میں اکٹھے ہو جائیں اور مجھ سے حاجات مانگیں اور مَیں ہر ایک انسان کی حاجات پوری کر دوں تو بھی میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی سمندر میں سُوئی ڈال کر اس کو باہر نکالنے سے سمندر کے پانی میں کمی آتی ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جن کا مَیں نے حساب کیا ہے۔ مَیں تم کو اُن کا پورا پورا بدلہ دونگا۔ پس جس شخص کا اچھا نتیجہ نکلے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ اور جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور چیز پائے۔ یعنی ناکامی کا منہ دیکھے تو وہ اپنی ہی ذات کو ملامت کرے کہ اس کی اپنی ہی بدعملی کا نتیجہ ہے۔

۱۳۔۔۔۔عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَلَّا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوۃٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوۃٍ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَافْعَلُوْا ۔

(بخاری کتاب التوحید والرد علی الجھمیة وغیرھم باب قول اللہ وجوہ یومئذٍ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ)

حضرت جریر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، رات کا وقت تھا۔ آپؐ نے چودہویں کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا تم اپنے پروردگار کو اسی طرح بلا روک ٹوک دیکھو گے

جس طرح اس چودہویں کے چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اگر تم اس شرف کے حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہتے ہو تو فجر اور عصر کی نماز وقت پر پڑھنے میں کوتاہی نہ ہونے دو۔

۱۴ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ۔ (مسند احمد جلد دوم صفحہ ۳۲۳)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔ یعنی انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس میں یہ استعداد ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو ظلّی طور پر اپنا سکے۔

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اس کا شکر

۱۵ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَیْهِ شَیْئًا لَمْ یَفْتَحْهُ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلِیْ۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل باب قولہ ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنے محامد اور ثناء کے معارف اس طور پر کھولے ہیں کہ مجھ سے قبل کسی اور شخص پر اس طرح نہیں کھولے گئے۔

۱۶۔۔۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ، وَ كَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِیْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ : لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، غُفِرَتْ خَطَایَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

(مسلم کتاب الصلٰوۃ باب استحباب الذکر بعد الصلٰوۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار اللہ اکبر کہے اور پھر پورا سوؔ کرنے کیلئے یہ ذکر کرے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی بادشاہ ہے اور مستحق حمد و ثناء ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر (یعنی بہت زیادہ) ہی ہوں۔

۱۷۔۔۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً بَعْدَ اَنْ نَزَلَتْ عَلَیْهِ : اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ اِلَّا یَقُوْلُ فِیْهَا سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ۔

(بخاری کتاب التفسیر۔ سورۃ اذا جآء نصر اللہ والفتح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سورۃ اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَالۡفَتۡحُ ، نازل ہونے کے بعد جب بھی آپؐ نماز پڑھتے تو اس میں بکثرت یہ دُعا مانگتے : اے ہمارے پروردگار! تُو پاک ہے، ہم تیری حمد کرتے ہیں، اے میرے اللہ! تُو مجھے بخش دے۔

۱۸۔۔۔۔ عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مَنۡ لَّا یَشۡکُرُ النَّاسَ لَا یَشۡکُرُ اللّٰہَ۔

(ترمذی باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا۔ وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ یعنی کسی شخص کے احسان کے نتیجہ میں انسان کو اگر کوئی نعمت یا بھلائی حاصل ہو تو جہاں اللہ تعالیٰ کا شکر لازم ہے وہاں اس محسن شخص کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔

۱۹۔۔۔۔ عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیۡنَمَا رَجُلٌ یَمۡشِیۡ فِی الطَّرِیۡقِ اِذۡ وَجَدَ غُصۡنَ شَوۡكٍ فَاَخَّرَہٗ فَشَکَرَ اللّٰہُ لَہٗ فَغَفَرَ لَہٗ۔

(ترمذی باب ماجاء فی اماطة الاذی عن الطریق، بخاری کتاب المظالم باب اخذ الغصن ومایوذی الناس فی الطریق فرمی به)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص راستہ میں جا رہا تھا کہ اس نے کانٹے دار ٹہنی پڑی ہوئی

پائی۔اس نے اس کو ہٹا دیا۔اللہ تعالیٰ نے اس کی اس نیکی کو بصورت شکریہ قبول فرمایا اور اسے بخش دیا۔

۲۰۔۔۔عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ يُبْدَأُ فِيْهِ بِالْحَمْدِ اَقْطَعُ ۔ وَفِیْ رِوَايَةٍ كُلُّ كَلَامٍ لَا يُبْدَأُ فِيْهِ بِحَمْدِ اللهِ فَهُوَ اَجْزَمُ۔

(ابن ماجہ ابواب النکاح باب خطبۃ النکاح، ابوداؤد کتاب الادب باب الھدی فی الکلام)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قابلِ قدر اور سنجیدہ کام اگر خدا تعالیٰ کی حمد وثناء کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔ایک اور روایت میں ہے کہ ہر قابلِ قدر گفتگو (اور تقریر وغیرہ) اگر خدا تعالیٰ کی حمد وثناء کے بغیر شروع کی جائے تو وہ برکت سے خالی اور بے اثر ہوتی ہے۔

۲۱۔۔۔عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيْهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَهُوَ اَقْطَعُ۔

(الجامع الصغیر للسیوطی حرف کاف۔(۲) کشّاف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ کام جو بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔

سردارِ دو جہاں حضرت خاتم النبیّین

محمّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۲ـــــ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِیْ هِنْدَ بْنَ اَبِیْ هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَشْتَهِیْ اَنْ يَّصِفَ لِیْ شَيْئًا اَتَعَلَّقُ بِهٖ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَاْلَاُ وَجْهُهٗ تَلَاْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ اَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوْعِ وَاَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ عَظِيْمَ الْهَامَّةِ رَجَلَ الشَّعْرِ اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيْقَتُهٗ فَرِقَ وَاِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ شَعْرُهٗ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ اِذَا هُوَ وَفَرَهٗ اَزْهَرَ اللَّوْنِ وَاسِعَ الْجَبِيْنِ اَزَجَّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ مِنْ غَيْرِ قَرْنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ اَقْنَى الْعِرْنَيْنِ لَهٗ نُوْرٌ يَعْلُوْهُ يَحْسَبُهٗ مَنْ لَمْ يَتَاَمَّلْهُ اَشَمَّ كَثَّ اللِّحْيَةِ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ ضَلِيْعَ الْفَمِ مُفْلِجَ الْاَسْنَانِ دَقِيْقَ الْمَسْرُبَةِ كَاَنَّ عُنُقَهٗ جِيْدُ دُمْيَةٍ فِیْ صَفَاءِ الْفِضَّةِ مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ سَوَاءَ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ عَرِيْضَ الصَّدْرِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْنِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ اَنْوَرَ الْمُتَجَرِّدِ مَوْصُوْلَ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بِشَعْرٍ يَجْرِیْ كَالْخَطِّ عَارِیَ الثَّدْيَيْنِ

وَالْبَطْنِ مِمَّا سِوٰی ذٰلِكَ اَشْعَرَ الذِّرَاعَيْنِ وَالْمَنْكَبَيْنِ وَاَعَالِيَ الصَّدْرِ طَوِيْلَ الزَّنْدَيْنِ رَحْبَ الرَّاحَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ سَائِلَ الْاَطْرَافِ اَوْ قَالَ شَائِلَ الْاَطْرَافِ خُمْصَانَ الْاَخْمَصَيْنِ مَسِيْحَ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُوْ عَنْهُمَا الْمَآءُ اِذَا زَالَ زَالَ قَلْعًا يَخْطُوْ تَكَفِّيًا وَيَمْشِيْ هَوْنًا ذَرِيْعَ الْمِشْيَةِ اِذَا مَشٰی كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيْعًا خَافِضَ الطَّرْفِ نَظْرُهٗ اِلَی الْاَرْضِ اَكْثَرُ مِنْ نَظْرِهٖ اِلَی السَّمَآءِ جُلُّ نَظْرِهِ الْمُلَاحَظَةُ يَسُوْقُ اَصْحَابَهٗ يَبْدَءُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ۔

(شمائل ترمذی باب فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ پوچھا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرنے میں بڑے ماہر تھے اور مَیں چاہتا تھا کہ یہ میرے پاس ایسی باتیں بیان کریں جنہیں میں گرہ میں باندھ لوں۔ چنانچہ ہند نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارُعب اور وجیہہ شکل وصورت کے تھے۔ چہرہ مبارک یوں چمکتا تھا گویا چودہویں کا چاند۔ میانہ قد یعنی پستہ قامت سے دراز اور طویل القامت سے کسی قدر چھوٹا۔ سر بڑا۔ بال خم دار اور گھنے جو کانوں کی لَو تک پہنچتے تھے۔ مانگ نمایاں۔ رنگ کِھلتا ہوا سفید۔ پیشانی کشادہ۔ ابرو لمبے باریک اور بھرے ہوئے جو باہم ملے ہوئے نہیں تھے بلکہ درمیان میں سفید سی جگہ نظر آتی تھی جو غصّہ کے وقت نمایاں ہوجاتی تھی۔ ناک باریک جس پر نُور جھلکتا تھا جو سرسری دیکھنے والے کو اُٹھی ہوئی نظر آتی تھی۔ ریش مبارک گھنی۔ رخسار نرم اور ہموار۔ دہن کشادہ۔ دانت

ریخدار اور چمکیلے۔ آنکھوں کے کوئے باریک۔ گردن صراحی دار چاندی کی طرح شفاف جس پر سرخی جھلکتی تھی۔ معتدل الخلق۔ بدن کچھ فربہ لیکن بہت موزوں۔ شکم و سینہ ہموار۔ صدر چوڑا اور فراخ۔ جوڑ مضبوط اور بھرے ہوئے۔ جلد چمکتی ہوئی نازک اور ملائم۔ چھاتی اور پیٹ بالوں سے بالکل صاف سوائے ایک باریک سی دھاری کے جو سینے سے ناف تک چلی گئی تھی۔ کہنیوں تک دونوں ہاتھوں اور کندھوں پر کچھ کچھ بال۔ پہنچے لمبے۔ ہتھیلیاں چوڑی اور گوشت سے بھری ہوئی۔ انگلیاں لمبی اور سڈول۔ پاؤں کے تلوے قدرے بھرے ہوئے۔ قدم نرم اور چکنے کہ پانی بھی ان پر سے پھسل جائے۔ جب قدم اٹھاتے تو پوری طرح اُٹھاتے۔ رفتار باوقار لیکن کسی قدر تیز جیسے بلندی سے اتر رہے ہوں۔ جب کسی کی طرف رُخ پھیرتے تو پوارا رُخ پھیرتے۔ نظر ہمیشہ نیچی رہتی۔ یوں لگتا جیسے فضا کی نسبت زمین پر آپؐ کی نظر زیادہ پڑتی ہے۔ آپؐ اکثر نیم وا آنکھوں سے دیکھتے۔ اپنے صحابہؓ کے پیچھے پیچھے چلتے اور ان کا خیال رکھتے۔ ہر ملنے والے کو سلام میں پہل فرماتے۔

۲۳۔۔۔۔عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِيْ هِنْدَ بْنَ اَبِيْ هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا قُلْتُ صِفْ لِيْ مَنْطِقَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْاَحْزَانِ دَائِمَ الْفِكْرَةِ لَيْسَتْ لَهٗ رَاحَةٌ طَوِيْلَ السَّكْتِ لَا يَتَكَلَّمُ فِيْ غَيْرِ حَاجَةٍ يَفْتَحُ الْكَلَامَ وَيَخْتِمُهٗ بِاَشْدَاقِهٖ وَيَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ كَلَامُهٗ فَصْلٌ لَا فُضُوْلَ وَلَا تَقْصِيْرَ لَيْسَ بِالْجَافِيْ وَلَا الْمُهِيْنِ يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ وَاِنْ دَقَّتْ لَا

يَذُمُّ مِنْهَا شَيْئًا غَيْرَ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَذُمُّ ذَوَّاقًا وَلَا يَمْدَحُهٗ وَلَا تَغْضِبُهُ الدُّنْيَا وَلَا مَا كَانَ لَهَا فَاِذَا تُعُدِّيَ الْحَقُّ لَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهٖ شَيْئٌ حَتّٰى يَنْتَصِرَ لَهٗ لَا يَغْضَبُ لِنَفْسِهٖ وَلَا يَنْتَصِرُ لَهَا اِذَا اَشَارَ اَشَارَ بِكَفِّهٖ كُلِّهَا وَاِذَا تَعَجَّبَ قَلَّبَهَا وَاِذَا تَحَدَّثَ اِتَّصَلَ بِهَا وَضَرَبَ بِرَاحَةِ الْيُمْنٰى بَطْنَ اِبْهَامِهِ الْيُسْرٰى وَاِذَا غَضِبَ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ وَاِذَا فَرِحَ غَضَّ طَرْفَهٗ جُلُّ ضِحْكِهِ التَّبَسُّمُ يَفْتَرُّ عَنْ مِّثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ ۔

(شمائل ترمذی باب کیف کان کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی کا بیان ہے کہ مَیں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کے انداز کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یوں لگتے جیسے کسی مسلسل اور گہری سوچ میں ہیں اور کسی خیال کی وجہ سے کچھ بے آرامی سی ہے۔آپؐ اکثر چپ رہتے۔ بلاضرورت بات نہ کرتے۔ جب بات کرتے تو پوری وضاحت سے کرتے۔آپ کی گفتگو مختصر لیکن فصیح و بلیغ ، پُرحکمت اور جامع مضامین پر مشتمل اور زائد باتوں سے خالی ہوتی۔لیکن اس میں کوئی کمی یا اِبہام نہیں ہوتا تھا۔نہ کسی کی مذمّت وتحقیر کرتے نہ توہین وتنقیص۔ چھوٹی سے چھوٹی نعمت کو بھی بڑا ظاہر فرماتے۔شکرگزاری کا رنگ نمایاں تھا۔کسی چیز کی مذمّت نہ کرتے ۔نہ اتنی تعریف جیسے وہ آپؐ کو بے حد پسند ہو۔مزیدار یا بدمزہ ہونے کے لحاظ سے کھانے پینے کی چیزوں کی تعریف یا مذمّت میں زمین وآسمان کے قلابے ملانا آپ کی عادت نہ تھی۔ ہمیشہ میانہ روی شعار تھا۔کسی دُنیوی معاملے کی

وجہ سے نہ غصّے ہوتے نہ بُرا مناتے۔ لیکن اگر حق کی بے حرمتی ہوتی یا حق غصب کرلیا جاتا تو پھر آپ کے غصّے کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ جب تک اس کی تلافی نہ ہو جاتی آپؐ کو چین نہیں آتا تھا۔ اپنی ذات کیلئے کبھی غصّے نہ ہوتے اور نہ اس کے لئے بدلہ لیتے۔ جب اشارہ کرتے تو پورے ہاتھ سے کرتے صرف انگلی نہ ہلاتے۔ جب آپ تعجّب کا اظہار کرتے تو ہاتھ کو اُلٹا دیتے۔ جب کسی بات پر خاص طور پر زور دینا ہوتا تو ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے اس طرح ملاتے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو مارتے۔ جب کسی ناپسندیدہ بات کو دیکھتے تو منہ پھیر لیتے۔ اور جب خوش ہوتے تو آنکھ کسی قدر بند کر لیتے۔ آپؐ کی زیادہ سے زیادہ ہنسی کھِلے تبسّم کی حد تک ہوتی یعنی زور کا قہقہہ نہ لگاتے۔ ہنسی کے وقت آپؐ کے دندان مبارک ایسے نظر آتے تھے جیسے بادل سے گرنے والے سفید سفید اولے ہوتے ہیں۔

۲۴ــــ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَكَانَ اَزْهَرَ لَيْسَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ، وَكَانَ رَجِلَ الشَّعْرِ لَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ، بُعِثَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ سِتِّيْنَ، لَيْسَ فِي رَأْسِهٖ وَلَا فِيْ لِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔

(المعجم الصغير للطبرانی، باب الجيم من اسمه جعفر صفحه ۱۱۸ جلداوّل، دلائل النبوّة للبيهقي باب صفة لون رسول الله صلى الله عليه وسلم صفحه ۲۰۱ جلداوّل)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد کے تھے نہ تو بہت زیادہ لمبے اور نہ چھوٹے قد والے۔ آپؐ کا رنگ نکھرتا سفید تھا نہ بہت زیادہ چٹے اور نہ گہرے گندم گوں رنگ والے تھے۔ آپؐ کے بال ایک حد تک سیدھے تھے نہ بہت زیادہ گھنگرالے اور نہ بالکل سیدھے۔ آپؐ جب مبعوث ہوئے اس وقت آپ کی عمر چالیس سال تھی۔ بعثت کے بعد دس سال مکّہ رہے اور مدینہ میں دس سال قیام رہا اور جب آپ کی وفات ہوئی اس وقت آپ کی عمر ساٹھ سال تھی۔ آپ کے سر اور داڑھی میں بیس سے زیادہ سفید بال نہ تھے۔

۲۵ —— عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْبِرِيْنِيْ بِخُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ اَمَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔

(مسند احمد صفحہ ۹۰ جلد ۶، دلائل النبوۃ للبیہقی صفحہ ۳۰۹ جلد اوّل)

حضرت سعد بن ہشام بن عامر بیان کرتے ہیں کہ مَیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؓ سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ عالیہ کے بارہ میں ہمیں کچھ بتائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضوؐر کے اخلاق و اطوار قرآن کے عین مطابق تھے۔ پھر پوچھا کہ کیا تم نے قرآن کریم میں یہ نہیں پڑھا 'وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ' کہ اَے رسول تو یقیناً

اخلاق کے اعلیٰ ترین مقام پر ہے۔

۲۶ـــــ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنْطَلَقْنَا اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلٰى ۔ قَالَتْ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْاٰنَ ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب جامع صلاۃ اللیل، مجمع البحار جلد اوّل صفحہ ۳۷۲، دلائل النبوّۃ للبیہقی صفحہ ۳۰۸، جلد اوّل)

حضرت سعد بن ہشامؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مَیں نے عرض کی کہ اَے اُمّ المؤمنین مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارہ میں کچھ بتائیں۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا آپ قرآن نہیں پڑھتے؟ مَیں نے کہا کیوں نہیں، ضرور پڑھتا ہوں۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نبی کے اخلاق قرآن کریم کے عین مطابق تھے۔

۲۷ـــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ خُلُقُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔

(مستدرک للحاکم تفسیر سورۃ المؤمنون صفحہ ۳۹۲، جلد ۲، دلائل النبوۃ للبیہقی باب ذکر اخبار رویت فی شمائلہ و اخلاقہٖ صفحہ ۳۰۹، جلد اوّل)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور اَطوارِ زندگی قرآن کریم کے عین مطابق تھے۔

۲۸ـــــ مَالِكٌ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ۔

(مؤطا امام مالک، باب فی حسن الخلق صفحہ ۳۶۴، السنن الکبریٰ مع جواہر النقی کتاب الشہادۃ باب بیان مکارم الاخلاق صفحہ ۱۹۲، جلد ۱۰)

حضرت امام مالکؒ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔

۲۹ــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ۔

(مسند احمد صفحہ ۱۵۰، جلد ۶، ۶/۶۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ جس طرح تُو نے میری شکل وصورت اچھی اور خوبصورت بنائی ہے۔اسی طرح میرے اخلاق وعادات بھی اچھے بنادے۔

۳۰ــــ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اِسْتَشْرَفَهُ النَّاسُ فَقَالُوْا قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجْتُ فِيْمَنْ خَرَجَ فَلَمَّا رَأَيْتُ وَجْهَهٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ

فَكَانَ اَوَّلُ مَا سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔

(سنن دارمی کتاب الاستئذان باب فی افشاء السلام، ترمذی ابواب صفة القيمة صفحه ۲۷، جلد ۲)

حضرت عبداللہؓ بن سلام بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ استقبال کیلئے نکلے۔ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا۔ جب میں نے حضورؐ کا چہرۂ مبارک دیکھا تو میں جان گیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔ حضورؐ نے اس موقع پر فرمایا : اے لوگو! سلام کو عام کرو، ضرورت مندوں کو کھانا کھلاؤ، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھو۔ اگر تم ایسا کروگے تو تم امن اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔

۳۱ــــ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ مُحَمَّدَبْنَ جُبَيْرِبْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِيْ الَّذِيْ يُمْحٰى بِيَ الْكُفْرُ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى عَقِبِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فی اسمائِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَیں محمدؐ ہوں، مَیں احمد ہوں، مَیں مِٹانے والا ہوں میرے ذریعہ کفر کا قلع قمع ہوگا۔ مَیں حاشر ہوں میری پیروی میں لوگوں کا حشر ہوگا۔ اور

مَیں آخر میں آنے والا ہوں میرے بعد کوئی (مستقل) نبی نہیں ہوگا۔

۳۲ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّةً وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ۔[1]

(مسلم کتاب المساجد صفحہ ۱۹۴، جلد ۱)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوسرے انبیاء پر مجھے چھ۶ باتوں میں فضیلت حاصل ہے۔ حقائق و معارف کے جامع کلمات مجھے دیئے گئے ہیں۔ رعب سے میری مدد کی گئی۔ میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں۔ میرے لئے ساری زمین پاک و صاف مسجد اور جائے عبادت قرار دی گئی۔ اور مجھے ساری مخلوقات کی طرف بھیجا گیا اور مجھے نبیوں کا خاتم بنایا گیا۔

---

[1] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰهِ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنِهٖ

(مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۱۲۶)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔

۳۳ —— عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَاَيْنَمَا اَدْرَكَ الرَّجُلُ مِنْ اُمَّتِیْ الصَّلٰوةَ يُصَلِّیْ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَلَمْ يُعْطَ نَبِیٌّ قَبْلِیْ وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَآفَّةً وَكَانَ النَّبِیُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً۔

(نسائی کتاب الطھارت باب التیمم بالصعید)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ باتیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ایک مہینے کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی ہے۔ ساری زمین میرے لئے مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنائی گئی ہے۔ جہاں بھی میری امّت کے کسی آدمی پر نماز کا وقت آئے وہ وہاں نماز پڑھ سکتا ہے۔ (دوسرے مذاہب کی طرح انہیں عبادت خانے میں نہیں جانا پڑتا) مجھے شفاعت کا شرف حاصل ہوا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوا۔ مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے حالانکہ مجھ سے پہلے خاص قوم کیلئے نبی مبعوث ہوتا تھا۔

۳۴ —— عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ حَزْمٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (ترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فی بشاشۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکراتے ہوئے کسی اور شخص کو نہیں دیکھا (یعنی ہر وقت آپ کے چہرۂ مبارک پر تبسّم کِھلا رہتا۔)

۳۵ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ ۔ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ ۔ (بخاری کتاب الادب باب التبسم والضحک)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی زور کا قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپؐ کا ہنسنا تبسّم کے انداز کا ہوتا تھا۔

۳۶ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ ۔ وَكَانَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ ، فَلَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ ۔

(ریاض الصالحین باب الجود)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور جب رمضان میں جبرائیل آپؐ کے پاس قرآن کریم کا دَور کرنے آتے تو آپؐ پہلے سے بھی زیادہ سخاوت کا اظہار فرماتے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ بھلائی اور سخاوت میں آپ مُوسلا دھار بارش اور اس میں چلنے والی تیز ہوا سے بھی تیز رفتار دکھائی دیتے۔

۳۷ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاِسْلَامِ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ، وَلَقَدْ جَآءَہٗ رَجُلٌ فَاَعْطَاہُ غَنَمًا بَیْنَ جَبَلَیْنِ فَرَجَعَ اِلٰی قَوْمِہٖ فَقَالَ: یَا قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَاِنَّ مُحَمَّدًا یُعْطِیْ عَطَآءَ مَنْ لَا یَخْشَی الْفَقْرَ، وَاِنْ کَانَ الرَّجُلُ لَیُسْلِمُ مَا یُرِیْدُ اِلَّا الدُّنْیَا فَمَا یَلْبَثُ اِلَّا یَسِیْرًا حَتّٰی یَکُوْنَ الْاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْھَا

(مسلم کتاب الفضائل باب مَا سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئًا قط فقال لا،
مسند احمد جلد ۳، صفحہ ۱۷۵، ۱۰۸)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کا واسطہ دے کر مانگا جاتا تو آپؐ حسبِ استطاعت ضرور دیتے، ایک دفعہ آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا۔ آپؐ نے اس کو بکریوں کا اتنا بڑا ریوڑ دیا کہ دو پہاڑیوں کے درمیان کی وادی بھر گئی۔ جب وہ بکریاں لیکر اپنی قوم میں واپس آیا تو آکر کہا لوگو! اسلام قبول کرلو محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس طرح دیتے ہیں جیسے غربت و احتیاج کا انہیں کوئی ڈر ہی نہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر کوئی آدمی دنیا کی خاطر اسلام قبول کرلیتا تو کچھ مدّت کے بعد وہ محسوس کرنے لگتا کہ دنیا و مافیہا میں سے اسلام سے زیادہ اسے اور کوئی چیز محبوب نہیں۔

۳۸ —— عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ زَحَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ

وَفِيْ رِجْلِيْ نَعْلٌ كَثِيْفَةٌ فَوَطِئْتُ بِهَا عَلٰى رِجْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَحَنِيْ نَفْحَةً بِسَوْطٍ فِيْ يَدِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَوْجَعْتَنِيْ قَالَ فَبِتُّ لِنَفْسِيْ لَائِمًا اَقُوْلُ اَوْ جَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِتُّ بِلَيْلَةٍ كَمَا يَعْلَمُ اللّٰهُ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا رَجُلٌ يَقُوْلُ اَيْنَ فُلَانٌ قَالَ قُلْتُ هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ كَانَ مِنِّيْ بِالْاَمْسِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مُتَخَوِّفٌ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ وَطِئْتَ بِنَعْلِكَ عَلٰى رِجْلِيْ بِالْاَمْسِ فَاَوْجَعْتَنِيْ فَنَفَحْتُكَ نَفْحَةً بِالسَّوْطِ فَهٰذِهٖ ثَمَانُوْنَ نَعْجَةً فَخُذْهَا بِهَا۔

(مسند دارمی باب فی سخاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد ۱ صفحہ ۳۶)

حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ بیان کرتے ہیں ایک عرب نے ان سے ذکر کیا کہ جنگِ حنین میں بھیڑ کی وجہ سے اس کا پاؤں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پر جا پڑا۔ سخت قسم کی چپلی جو میں نے پہن رکھی تھی اس کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاؤں بُری طرح زخمی ہوگیا۔ حضورؐ نے تکلیف کی وجہ سے ہلکا سا کوڑا مارتے ہوئے فرمایا: بسم اللہ! تم نے میرا پاؤں زخمی کر دیا ہے اس سے مجھے بڑی ندامت ہوئی ساری رات میں سخت بے چین رہا کہ ہائے مجھ سے یہ غلطی کیوں ہوئی۔ صبح ہوئی تو کسی نے مجھے آواز دی کہ حضورؐ تمہیں بلاتے ہیں۔ مجھے اور گھبراہٹ ہوئی کہ کل کی غلطی کی وجہ سے شاید میری شامت آئی ہے۔ بہر حال میں حاضر ہوا تو حضورؐ نے بڑی شفقت سے فرمایا۔ کل تم نے میرا پاؤں کچل دیا تھا اور اس پر میں نے

تمہیں ایک کوڑا ہلکا سا مارا تھا اس کا مجھے افسوس ہے۔ یہ اسّی بکریاں تمہیں دے رہا ہوں یہ لو (اور جو تکلیف تمہیں مجھ سے پہنچی ہے، اسے دل سے نکال دو۔ حضورؐ کی اس شفقت اور مشفقانہ انداز سے میری پریشانی کو دور کرنے پر مَیں حیران رہ گیا۔)

۳۹ —— عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مَطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَهُ الْاَعْرَابُ يَسْاَلُوْنَهٗ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ فَخُطِفَتْ رِدَآءُهٗ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَعْطُوْنِيْ رِدَآئِيْ فَلَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذَّابًا وَّلَا جَبَانًا۔

(بخاری کتاب الجہاد ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلّم یعطی المؤلفة قلوبهم، مشکوٰة باب فی اخلاقه وشمائله...الخ)

حضرت جُبَیر بن مطعمؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ حنین سے واپسی کے دَوران ایک موقع پر کچھ اُجڈ دیہاتی آپؐ کے پیچھے پڑ گئے وہ بڑے اصرار سے سوال کر رہے تھے۔ جب آپؐ انہیں دینے لگے تو انہوں نے اتنا رش کیا کہ آپؐ کو مجبوراً ایک درخت کا سہارا لینا پڑا۔ حتّٰی کہ آپؐ کی چادر چھین لی گئی۔ آپؐ نے فرمایا میری چادر مجھے واپس دے دو۔ پھر کیکروں کے بہت بڑے جنگل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا۔ اگر اس وسیع جنگل کے برابر بھی میرے پاس اُونٹ ہوں تو میں ان کو تقسیم کرنے میں خوشی محسوس

کروں گا اور تم مجھے کبھی بھی بُخل سے کام لینے والا، بڑھا نکلنے والا یا بزدلی دکھانے والا نہیں پاؤ گے۔

۴۰ —— عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَثَلِیْ و مَثَلُکُمْ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْقَدَ نَارًا، فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ یَقَعْنَ فِیْھَا وَھُوَ یَذُبُّھُنَّ عَنْھَا وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ یَدِیْ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب شفقتہٗ صلی اللہ علیہ وسلم علی امّتہ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور تمہاری مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے آگ جلائی تو بھونرے اور پروانے اس میں گرنے لگے وہ آدمی ان پروانوں کو آگ سے ہٹانے لگ گیا تا کہ وہ آگ میں جل نہ مریں۔ ایسا ہی دوزخ کی آگ سے بچانے کیلئے میں تم کو پیچھے سے پکڑتا ہوں اور تم میرے ہاتھوں سے نکل نکل جاتے ہو۔

۴۱ —— عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ أَتٰی قَوْمَہٗ فَقَالَ یَا قَوْمِ اِنِّیْ رَأَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَہٗ طَائِفَۃٌ مِنْ قَوْمِہٖ فَأَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مُھْلَتِھِمْ وَکَذَّبَتْ طَائِفَۃٌ مِنْھُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَھُمْ فَصَبَّحَھُمُ الْجَیْشُ فَأَھْلَکَھُمْ وَاجْتَاحَھُمْ فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِہٖ

وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَ كَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب شفقتہٖ صلی اللہ علیہ وسلم علی الامۃ)

حضرت ابوموسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثال اور اللہ تعالیٰ نے جو شریعت دیکر مجھے مبعوث کیا ہے، اس کی مثال اس انسان کی طرح ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا : اے میری قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک بہت بڑا لشکر دیکھا ہے۔ میں کھلے انداز میں تم کو متنبّہ کر رہا ہوں کہ اپنا بچاؤ کرلو ورنہ برباد ہوجاؤ گے۔ اس پر کچھ لوگوں نے اس کی بات مان لی اور رات کے پہلے حصّہ میں ہی نکل گئے۔ اور اس فرصت سے فائدہ اٹھایا اور اس علاقے سے نکل کر محفوظ جگہ میں چلے گئے۔ قوم کے دوسرے لوگوں نے اس کی بات نہ مانی اور صبح تک وہیں رہے اور دشمن لشکر نے ان پر حملہ کردیا اور ان کو تباہ و برباد کردیا۔ یہی مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے میری بات مانی اور اطاعت کی اور جو شریعت میں لایا ہوں اس کی پیروی کی اور ان لوگوں کی ہے جنہوں نے میری نافرمانی کی اور جو میں حق لایا ہوں اس کی تکذیب کی اور اس وجہ سے برباد ہوگئے۔

۴۲ —— عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدُّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكَ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ

الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِیْ عَلَی ابْنِ عَبْدِ یَالِیْلَ بْنِ عَبْدِ کُلَالٍ فَلَمْ یُجِبْنِیْ اِلٰی مَا اَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰی وَجْهِیْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَاسِیْ فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِیْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِیْهَا جِبْرِیْلُ فَنَادَانِیْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَیْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَیْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَامُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِیْهِمْ قَالَ فَنَادَانِیْ مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَیَّ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِیْ رَبُّكَ اِلَیْكَ لِتَأْمُرَنِیْ بِاَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَیْهِمُ الْاَخْشَبَیْنِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْا اَنْ یُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ یَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا یُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا ۔

(مسلم کتاب الجہاد باب مالقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اذی المشرکین والمنافقین)

حضرت عروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے انہیں بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضور اُحد والے دن سے بھی کوئی زیادہ تکلیف دِہ دن آپ پر آیا ہے؟ (جنگ اُحد میں حضور علیہ السلام کے دندان مبارک شہید ہو گئے تھے اور خود کا ایک حصّہ سر میں گڑ گیا تھا) حضورؐ نے فرمایا عائشہ تمہاری قوم سے مجھے بہت سی تکلیفیں پہنچی ہیں لیکن عقبہ والے دن تو بہت ہی زیادہ تکلیف اٹھائی جبکہ پیغامِ حق پہنچانے کے لئے میں طائف

میں ابن عبد یالیل (کنانہ) کے پاس گیا (کہ وہ یہاں کے لوگوں کو تشدّد سے باز رکھے اور تبلیغ حق کے سلسلہ میں میری مدد کرے) اور اس نے میری کوئی مدد نہ کی اور لوگوں کا تشدّد اس قدر بڑھا کہ میں شدّتِ غم اور تھکاوٹ کی وجہ سے یہ بھی نہ جان سکا کہ میں کس طرف جا رہا ہوں یہاں تک کہ قرنِ ثعالب (ایک پہاڑی چٹان) کی اوٹ میں کچھ ستانے کیلئے بیٹھ گیا۔ وہاں پر جب میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو دیکھا کہ بادل سایہ کیے ہوئے ہے اور اس میں جبرئیل ہے۔ جبرئیل نے کہا کہ اللہ نے وہ تمام باتیں سُن لی ہیں جو تیری قوم نے تجھے کہی ہیں اور جو تکالیف تجھے پہنچائی ہیں۔ میرے ساتھ اللہ نے پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے تاکہ جو بھی تم اس قوم کے بارہ میں فیصلہ کرو وہ اس کو بجالاوے۔ پھر پہاڑ کے فرشتے نے بھی مجھے سلام کیا اور کہا کہ اے محمدؐ میں ملک الجبال ہوں اللہ نے تمہاری قوم کی باتیں جو تجھے کہی ہیں اور وہ تکالیف جو تجھے پہنچائی ہیں سن لی ہیں اور مجھے تمہاری مدد کے لئے بھیجا ہے۔ آپ مجھے جو بھی حکم دیں گے وہ میں بجالاؤں گا۔ اگر آپ کہیں کہ ان دو پہاڑوں کو (جن کے درمیان طائف کا شہر آباد ہے) آپس میں ملادوں اور اس کے درمیان رہنے والوں کو پیس دوں تو میں ایسا کردوں گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑوں کے فرشتے کو کہا مجھے امید ہے کہ ان لوگوں کی نسل سے شرک سے بچنے والے اور خدائے واحد کی عبادت کرنے والے افراد پیدا ہوں گے اس لیے میں ان لوگوں کو نیست و نابود کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔

۴۳ ــــ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْلِفُ الْبَعِیْرَ وَیُقِیْمُ الْبَیْتَ وَیَخْصِفُ النَّعْلَ وَیَرْقَعُ الثَّوْبَ وَیَحْلِبُ الشَّاۃَ وَیَأْکُلُ مَعَ الْخَادِمِ وَیَطْحَنُ مَعَهٗ اِذَا أَعْیَا وَکَانَ لَا یَمْنَعُهُ الْحَیَاءُ اَنْ یَحْمِلَ بِضَاعَتَهٗ مِنَ السُّوْقِ اِلٰی اَھْلِهٖ وَکَانَ یُصَافِحُ الْغَنِیَّ وَالْفَقِیْرَ وَیُسَلِّمُ مُبْتَدِیًا وَلَا یَحْتَقِرُ مَا دُعِیَ اِلَیْهِ وَلَوْ اِلٰی حَشْفِ التَّمْرِ وَکَانَ ھَیِّنَ الْمُؤْنَةِ لَیِّنَ الْخُلُقِ کَرِیْمَ الطَّبِیْعَةِ جَمِیْلَ الْمُعَاشَرَۃِ طَلِقَ الْوَجْهِ بَسَّامًا مِنْ غَیْرِ ضِحْكٍ مَحْزُوْنًا مِنْ غَیْرِ عُبُوْسَةٍ مُتَوَاضِعًا مِنْ غَیْرِ مَذَلَّةٍ جَوَّادًا مِنْ غَیْرِ سَرَفٍ رَقِیْقَ الْقَلْبِ رَحِیْمًا بِکُلِّ مُسْلِمٍ لَمْ یَتَجَشَّأْ قَطُّ مِنْ شَبَعٍ وَلَمْ یَمُدَّ یَدَهٗ اِلٰی طَمَعٍ۔

(اسد الغابہ جلد اوّل صفحۃ ۲۹، قشیریہ صفحہ ۷۵، الشفاء جلد ۱ صفحہ ۷۷)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کی زندگی بڑی سادہ تھی۔ آپؐ کسی کام کو عار نہیں سمجھتے تھے) اپنے اونٹ کو خود چارہ ڈالتے۔ گھر کے کام کاج کرتے۔ اپنی جوتیوں کی مرمت کر لیتے۔ کپڑے کو پیوند لگا لیتے۔ بکری دوہ لیتے۔ خادم کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے۔ آٹا پیستے پیستے اگر وہ تھک جاتا تو اس میں اس کی مدد کرتے۔ بازار سے گھر کا سامان اٹھا کر لانے میں شرم محسوس نہ کرتے امیر غریب ہر ایک سے مصافحہ کرتے۔ سلام میں پہل کرتے اگر کوئی معمولی کھجوروں کی

بھی دعوت دیتا تو آپؐ اسے حقیر نہ سمجھتے اور قبول کرتے۔ آپؐ نہایت ہمدرد، نرم مزاج اور حلیم الطبع تھے۔ آپ کا رہن سہن بڑا صاف ستھرا تھا۔ بشاشت سے پیش آتے۔ تبسّم آپؐ کے چہرے پر جھلکتا رہتا۔ آپؐ زور کا قہقہہ لگا کر نہیں ہنستے تھے۔ خدا کے خوف سے فکر مند رہتے لیکن تُرش رُوئی اور خشکی نام کو نہ تھی۔ منکسر المزاج تھے لیکن اس میں کسی کمزوری، پست ہمّتی کا شائبہ تک نہ تھا۔ بڑے سخی (کھلے ہاتھ کے) لیکن بیجا خرچ سے ہمیشہ بچتے۔ نرم دِل، رحیم و کریم تھے۔ ہر مسلمان سے مہربانی سے پیش آتے۔ اتنا پیٹ بھر کر نہ کھاتے کہ ڈکار لیتے رہیں۔ کبھی حرص وطمع کے جذبہ سے ہاتھ نہ بڑھاتے بلکہ صابر وشاکر اور کم پر قانع رہتے۔

۴۴ — عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَئَلَ رَجُلٌ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهٖ شَيْئًا قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهٗ وَيُخِيْطُ ثَوْبَهٗ وَيَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهٖ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهٖ۔

(مسند احمد صفحہ ۱۶۷، جلد ۶، جلد ۶ صفحہ ۱۲۱)

ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے کسی شخص نے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کوئی کام کاج کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا ہاں حضوؐر اپنی جوتی خود مرمت کر لیتے تھے، اپنا کپڑا سی لیا کرتے تھے اور اپنے گھر میں اسی

طرح کام کیا کرتے تھے جس طرح تم سب اپنے اپنے گھروں میں کام کرتے ہو۔

۴۵—— عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَئَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ ؟ قَالَتْ : كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ (تَعْنِيْ فِيْ خِدْمَةِ اَهْلِهٖ) فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

(بخاری کتاب الاذان باب من کان فی حاجۃِ اھلہٖ الخ)

حضرت اسود بن یزیدؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہؓ نے کہا : آپؐ کام کاج میں گھر والوں کا ہاتھ بٹاتے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو باہر نماز کیلئے چلے جاتے۔

۴۶ —— عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهٗ مِنْ لِيْفٍ۔

(بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلّم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر چمڑے کا تھا جس کے اندر کھجور کے باریک نرم ریشے بھرے ہوئے تھے۔

۴۷ —— عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَكَاةٍ شَكَاهَا فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى عِبَاءَةٍ قُطْوَانِيَّةٍ وَمِرْفَقُهٗ مِنْ صُوْفٍ حَشْوُهَا اِذْخَرٌ فَقَالَ بِاَبِيْ

اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کِسْرٰی وَقَیْصَرُ عَلَی الدِّیْبَاجِ فَقَالَ یَا عُمَرُ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ لَھُمُ الدُّنْیَا وَلَکُمُ الْاٰخِرَۃُ ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ مَسَّہٗ فَاِذَا ھُوَ فِیْ شِدَّۃِ الْحُمّٰی فَقَالَ تَحُمُّ ھٰکَذَا وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ اَشَدَّ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ بَلَاءً نَبِیُّھَا ثُمَّ الْخُیَّرُ ثُمَّ الْخُیَّرُ وَ کَذٰلِکَ کَانَتِ الْاَنْبِیَاءُ قَبْلَکُمْ وَالْاُمَمُ۔

(مسند الامام الاعظم کتاب الرّقاق صفحہ ۲۱۷)

حضرت اَسوَد بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطابؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضوؐر بیمار تھے اور ایک قطوانی چادر پر لیٹے ہوئے تھے اور تکیہ ایسا تھا جس کے اندر اذخر گھاس بھری ہوئی تھی ۔ یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ کہنے لگے حضور میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں قیصر و کسریٰ تو ریشمی گدّے پر آرام کریں اور آپ اس حالت میں ہوں ۔ یہ سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عمر کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ یہ آرام دہ سامان تمہیں آخرت میں میسّر آئیں اور ان دنیاداروں کے لیے صرف یہ دنیا ہو یعنی عیش و عشرت اور مسرفانہ زندگی ہمارا شیوہ نہیں ۔ پھر عمرؓ نے حضوؐر کے جسم مبارک کو چھوا تو دیکھا کہ آپؐ شدید بخار میں مبتلا ہیں ۔ اس پر عمرؓ کہنے لگے حضوؐر آپ تو اللہ کے رسول ہیں، تعجّب ہے کہ آپ کو بھی اس قدر تیز بخار ہے ۔ حضوؐر نے فرمایا اس اُمّت میں سب سے زیادہ آزمائش اس کے نبی کی ہے کہ وہ نمونہ ہے ۔

پھر درجہ بدرجہ نیک اور بڑے لوگوں کی اور یہی طریق گزشتہ نبیوں اور اُمّتوں کے ساتھ بھی ہوتا رہا ہے۔

۴۸ — عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اضْطَجَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حَصِیْرٍ فَاَثَّرَ فِیْ جِلْدِہٖ فَقُلْتُ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ کُنْتَ اٰذَنْتَنَا فَفَرَشْنَا لَکَ عَلَیْہِ شَیْئًا یَقِیْکَ مِنْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَنَا وَالدُّنْیَا اِنَّمَا اَنَا وَالدُّنْیَا کَرَاکِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَۃٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَھَا۔

(ابن ماجہ ابواب الزھد مثل الدنیا صفحہ ۳۰۲)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ چٹائی پر لیٹنے کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر نشانات تھے میں نے یہ دیکھ کر عرض کیا ہماری جان آپؐ پر فدا ہو اگر آپؐ اجازت دیں تو ہم اس چٹائی پر کوئی گدیلا وغیرہ بچھا دیں۔ جو آپؐ کو اس کے کھردرے پن سے بچائے یہ سن کر حضور علیہ السلام نے فرمایا ’’ مَا اَنَا وَالدُّنْیَا ‘‘ مجھے دنیاوی لذّتوں سے کیا غرض؟ میں تو صرف ایک مسافر کی طرح ہوں جو کچھ دیر ستانے کی غرض سے سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ جاتا ہے اور پھر اسے چھوڑ کر اپنے سفر پر روانہ ہو جاتا ہے۔

۴۹ — عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اَخْرَجَتْ لَنَا عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کِسَآءً وَاِزَارًا غَلِیْظًا قَالَتْ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذَیْنِ۔

(بخاری کتاب اللباس باب الاکسیۃ، مسلم کتاب اللباس باب التواضع فی اللباس ... الخ)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موٹی کھدّر کی چادر اور تہبند نکال کر دکھائی اور کہا کہ حضورؐ نے وفات کے وقت یہ کپڑے پہن رکھے تھے۔

۵۰ —— عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ...... لَا یَاْنَفُ وَلَا یَسْتَنْكِفُ اَنْ یَّمْشِیَ مَعَ الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِیْنِ فَیَقْضِیَ لَهُمَا حَاجَتَهُمَا۔

(مسند دارمی باب فی تواضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم)

حضرت عبداللہ بن ابی اَوفیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تکبّر نام کو بھی نہ تھا۔ نہ آپؐ ناک چڑھاتے اور نہ اس بات سے بُرا مناتے اور بچتے کہ آپ بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ چلیں اوران کے کام آئیں اوران کی مدد کریں۔ یعنی بے سہارا عورتوں اور مسکینوں اور غریبوں کی مدد کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتے اوراس میں خوشی محسوس کرتے۔

۵۱ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِیَةِ كَانَ اسْمُهٗ زَاهِرَبْنَ حَرَامٍ وَكَانَ یُهْدِیْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَدِیَّةً مِنَ الْبَادِیَةِ فَیُجَهِّزُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّخْرُجَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ زَاهِرًا بَادِیَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّهٗ وَكَانَ رَجُلًا دَمِیْمًا فَاَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا وَهُوَ

يَبِيْعُ مَتَاعَهُ فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهٖ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهُ فَقَالَ اَرْسِلْنِيْ مَنْ هٰذَا فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَاْلُوْ مَا اَلْزَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عَرَفَهُ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّشْتَرِيْ الْعَبْدَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا وَاللّٰهِ تَجِدُنِيْ كَاسِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنَّ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ وَقَالَ اَنْتَ عِنْدَ اللّٰهِ غَالٍ۔

(شمائل الترمذی۔ باب ماجاء فی صفة مزاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ گاؤں کا رہنے والا ایک صحابی جس کا نام زاہر بن حرام تھا اور دیکھنے میں بڑا بدصورت تھا گاؤں کی چیزیں بطور تحفہ حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا۔ جب وہ واپس جانے لگتا تو حضورؐ بھی کچھ نہ کچھ تحفہ دے کر روانہ فرماتے۔ حضورؐ فرماتے زاہر ہمارا دیہاتی دوست ہے اور مَیں اس کا شہری دوست ہوں۔ حضورؐ اس سے بہت محبّت کرتے تھے۔ ایک دن حضورؐ نے اسے دیکھا کہ منڈی میں اپنا سامان فروخت کر رہا ہے۔ آپؐ نے پیچھے سے جا کر اس کی آنکھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیئے۔ اس پر وہ کہنے لگا چھوڑو میری آنکھیں کس نے بند کی ہیں۔ جب اس نے محسوس کیا کہ آنکھیں بند کرنے والے تو حضورؐ ہیں تو اپنی پیٹھ کو حضورؐ کے سینے سے چمٹا کر خوب رگڑنے لگا۔ حضورؐ مزاحًا فرمانے لگے یہ غلام مجھ سے کون خریدتا ہے۔ یہ سُن کر اُس نے کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم اس طرح تو

آپ گھاٹے میں رہیں گے۔ (مجھ حقیر اور بدصورت کو کون خریدے گا) اس پر حضورؐ نے فرمایا خدا تعالیٰ کے نزدیک تم حقیر نہیں بلکہ بڑا قیمتی اور انمول وجود ہو۔

۵۲ —— عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهُ اَزُوْرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِيْ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا : سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ : اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ، وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَرًّا، اَوْ قَالَ شَيْئًا۔

(بخاری کتاب الاعتکاف باب هل یخرج المعتکف لحوائجہ جلد ۱ صفحہ ۲۷۲ مسلم ص ۹/۲-۲)

حضرت امّ المومنین صفیہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ اعتکاف میں تھے۔ رات کے وقت میں آپؐ سے ملنے آئی کچھ دیر باتیں کرتی رہی۔ جب واپس جانے کیلئے اُٹھی تو حضورؐ بھی مجھے کچھ دُور چھوڑنے کیلئے میرے ساتھ تشریف لے گئے۔ ہم دونوں جا رہے تھے کہ پاس سے دو۲ انصاری گزرے۔ جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو تیزی سے آگے نکل گئے۔ حضورؐ نے ان کو فرمایا۔ ٹھہرو یہ میری بیوی صفیہؓ ہیں۔ اس پر اُن انصاری نوجوانوں نے عرض کیا

سبحان اللہ! (معاذ اللہ کیا ہم آپؐ پر بدگمانی کر سکتے ہیں؟) آپؐ نے فرمایا۔ شیطان انسان میں اس طرح سرایت کر جاتا ہے جیسے خون رگوں میں چلتا ہے ۔ مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں بدگمانی پیدا نہ ہو اور تم ہلاک نہ ہو جاؤ۔

۵۳ــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا إِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْئٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهٖ إِلَّا اَنْ يُنْتَهَكَ شَيْئٌ مِنْ مَحَارِمِ اللهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب مباعدتہؐ للاثام واختیارہ من المباح)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو نہیں مارا، نہ کسی عورت کو نہ خادم کو۔ البتہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں آپؐ نے خوب جہاد کیا۔ آپ کو جب کبھی کسی نے تکلیف پہنچائی تو بھی آپؐ نے کبھی اُس سے انتقام نہیں لیا۔ ہاں جب اللہ تعالیٰ کے کسی قابلِ احترام مقام کی ہتک اور بے حرمتی کی جاتی تو پھر آپؐ اللہ تعالیٰ کی خاطر انتقام لیتے۔

۵۴ــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا

كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب مباعدته صلی اللہ علیہ وسلم للاٰثام واختیارہ من المباح)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو باتوں میں سے کسی ایک کے انتخاب کا اختیار دیا گیا تو آپؐ نے ان میں سے جو آسان ہوا اُسے اختیار کیا لیکن اگر وہ بات گناہ کی ہوتی تو پھر آپؐ سب سے زیادہ اس سے دور رہنے والے ہوتے۔ یعنی گناہ کی بات کے آپؐ قریب بھی نہ جاتے خواہ وہ کتنی ہی آسان اور فائدہ مند نظر آتی۔

۵۵—— عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ مِنْ رَمَضَانَ اَحْيَا اللَّيْلَ كُلَّهُ، وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ۔

(بخاری کتاب الصوم باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان، صحیح مسلم کتاب الصوم باب الاجتہاد فی العشر الاواخر من شہر رمضان)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آجاتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساری رات کو زندہ رکھتے۔ یعنی خود بیدار رہتے اور اپنے اہل وعیال کو بیدار رکھتے۔ خوب کوشش میں لگ جاتے اور عبادتِ الٰہی کے لئے اپنی کمر کس لیتے۔

۵۶—— عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَهُمْ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ فِيْ عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُوْلُ : لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا۔ قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا اَوْ اِنَّهٗ لَبَحْرٌ قَالَ وَكَانَ فَرَسًا يُبَطَّأُ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فی شجاعۃ النبیؐ وبخاری کتاب الجهاد)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات مدینہ میں (کسی طرف شور اٹھا اور) گھبراہٹ کے حالات پیدا ہوئے۔ لوگ اس شور کی طرف چل پڑے۔ راستے میں حضورؐ ان کو واپس آتے ہوئے ملے کیونکہ آپؐ سب سے پہلے اس طرف تیزی سے تشریف لے گئے تھے جدھر سے شور کی آواز آرہی تھی۔ حضورؐ ابوطلحہؓ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے آپکی گردن میں تلوار لٹک رہی تھی۔ آپؐ فرمارہے تھے : ڈر کی کوئی بات نہیں، ڈر کی کوئی بات نہیں۔ حضورؐ نے یہ بھی فرمایا ہم نے اس گھوڑے کو سمندر پایا، یہ تو سمندر ہے! یعنی بہت تیز ہے حالانکہ گھوڑا بہت سُست چلتا تھا۔ (حضورؐ کی برکت سے تیز رفتار ہو گیا۔)

۵۷ —— عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ لَّهٗ فَعَطِشُوْا فَانْطَلَقَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَلَزِمْتُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهٖ نَبِيَّهٗ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب الرجل یقول للرجل حفظک اللہ)

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ لوگ پیاس کی شدّت کی وجہ سے حضورؐ سے آگے نکل گئے (تاکہ پانی والی جگہ پر جلد پہنچ جائیں) اور میں حضورؐ کی حفاظت کی غرض سے اس رات حضورؐ کے ساتھ ساتھ رہا۔ اس پر حضورؐ نے مجھے دُعا دی اور فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے جس طرح تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے۔

۵۸ــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ لَيْلًا حَتّٰى نَزَلَ: وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ فَاَخْرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهٗ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوْا عَنِّيْ فَقَدْ عَصَمَنِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

(ترمذی ابواب التفسیر سورۃ المائدۃ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی غرض سے پہرہ لگا کرتا تھا۔ حضورؐ پر جب وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ کی وحی نازل ہوئی (کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے بُرے ارادوں سے تمہیں محفوظ رکھے گا) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس رات خیمہ سے باہر جھانکا اور فرمایا۔ اب تم لوگ

جا سکتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود میری حفاظت کی ذمّہ داری لے لی ہے۔

۵۹ ــــ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ فَلَزِمْتُ اَنَا وَاَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْہُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَغْلَۃٍ لَہٗ بَیْضَآءَ فَلَمَّا الْتَقَی الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِکُوْنَ وَلَّی الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِیْنَ، فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْکُضُ بَغْلَتَہٗ قِبَلَ الْکُفَّارِ ، وَاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکُفُّهَا اِرَادَۃً اَنْ لَا تُسْرِعَ ، وَاَبُوْ سُفْیَانَ اٰخِذٌ بِرِکَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَیْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَۃِ، قَالَ الْعَبَّاسُ : وَکَانَ رَجُلًا صَیِّتًا ، فَقُلْتُ بِاَعْلٰی صَوْتِیْ اَیْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَۃِ فَوَاللّٰہِ لَکَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِیْنَ سَمِعُوْا صَوْتِیْ عَطْفَۃُ الْبَقَرِ عَلٰی اَوْلَادِهَا ۔ فَقَالُوْا : یَا لَبَّیْکَ یَا لَبَّیْکَ فَاقْتَتَلُوْا وَالْکُفَّارَ وَالدَّعْوَۃُ فِی الْاَنْصَارِ ، یَقُوْلُوْنَ : یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَۃُ عَلٰی بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَغْلَتِہٖ کَالْمُتَطَاوِلِ عَلَیْهَا اِلٰی قِتَالِهِمْ فَقَالَ : هٰذَا حِیْنَ

حَمِيَ الْوَطِيْسُ ۔ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ : اِنْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا الْقِتَالُ عَلٰى هَيْئَتِهٖ فِيْمَا اَرٰى، فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهٖ، فَمَازِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا ۔

(مسلم کتاب الجہاد باب غزوۃ حنین)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ حنین میں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت کا شرف حاصل تھا۔ میں اور میرا بھتیجا ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب دونوں حضوؐر کے بالکل ساتھ ساتھ تھے اور کسی وقت بھی آپؐ سے الگ نہ ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفید خچرّ پر تھے جب مسلمانوں اور مشرکوں میں جنگ شروع ہوئی تو تیروں کی یکدم بوچھاڑ سے مسلمانوں کے قدم کچھ اُکھڑے اور وہ پیچھے کی طرف بھاگنے لگے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خچرّ کو ایڑ لگاتے ہوئے کافروں کی طرف برابر بڑھ رہے تھے۔ ابوسفیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رِکاب پکڑے ہوئے اور میں حضوؐر کے خچر کی لگام تھامے خچرّ کو اس خیال سے روک رہا تھا کہ وہ زیادہ تیز نہ چلے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ اے عباسؓ! کیکر والوں کو یعنی جنھوں نے کیکر کے درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کی تھی ان کو بلاؤ۔ حضرت عباسؓ کی آواز بلند تھی۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوری آواز سے پکارا کہ بیعتِ رضوان کرنے والے کہاں ہیں؟ جب انہوں نے میری آواز سُنی تو وہ یُوں مُڑے جس طرح گائے

اپنے بچّوں کی طرف مڑتی ہے۔اورلبّیک لبّیک کہتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑے اور کافروں کا مقابلہ کرنے لگے۔ پھر انصار کو بلانے کیلئے حضوؐر نے فرمایا۔یعنی اے انصار! اے انصار! اللہ تعالیٰ کے رسولؐ آپ کو بُلاتے ہیں ۔ پھر بنی حارث بن خزرج کو بُلاوا ہوا۔ غرض سب صحابہؓ نے واپس آکر کفّار کا ڈٹ کر مقابلہ شروع کردیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے خچرّ پر سے ہی ذرا گردن اونچی کر کے جنگ کی صورتِ حال کو دیکھا اور فرمایا گھمسان کی جنگ ہورہی ہے ۔ پھر آپؐ نے چند کنکریاں لیں اور کفّار کی طرف پھینکیں اور فرمایا۔ ''محمدؐ کے ربّ کی قسم وہ بھاگ گئے''میں صورتِ حال کا جائزہ لینے کیلئے کچھ آگے بڑھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ دشمن کا زور ٹوٹ چکا ہے ۔ خدا تعالیٰ کی قسم ! یہ اُن کنکریوں کی برکت تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کی طرف پھینکی تھیں۔آخرکار کفّار کو ہزیمت ہوئی اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے نمایاں فتح عطا کی۔

٦٠ ـــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَكَانَ يَرْقِيْ مِنْ هٰذِهِ الرِّيْحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ فَقَالَ لَوْ أَنِّيْ رَأَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ. فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَرْقِيْ مِنْ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَاِنَّ اللّٰهَ يَشْفِيْ عَلٰى يَدَيَّ مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ

مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَمَّا بَعْدُ قَالَ فَقَالَ اَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ فَاَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ نَاعُوسَ الْبَحْرِ قَالَ فَقَالَ هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَبَايَعَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى قَوْمِكَ قَالَ وَعَلٰى قَوْمِيْ قَالَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَمَرُّوْا بِقَوْمِهٖ فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْجَيْشِ هَلْ اَصَبْتُمْ مِنْ هٰؤُلَآءِ شَيْئًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَصَبْتُ مِنْهُمْ مِطْهَرَةً فَقَالَ رُدُّوْهَا فَاِنَّ هٰؤُلَآءِ قَوْمُ ضِمَادٍ۔

(مسلم کتاب الجمعۃ باب صلاۃ الجمعۃ وخطبتہا)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ ازدشنوءۃ کا ایک آدمی جس کا نام ضماد تھا مکہ میں آیا۔ وہ دم درود اور جھاڑ پھونک کرتا تھا۔ اُس نے مکّہ کے بعض بیوقوفوں سے سُنا کہ محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) دیوانہ ہو گیا ہے۔ اس پر اس نے دل میں خیال کیا کہ اگر میں ان کے پاس جاؤں اور ان کو دم کروں تو شاید اللہ تعالیٰ انہیں شفا دے دے۔ چنانچہ وہ حضورؐ سے ملے اور کہا اے محمدؐ! میں دیوانگی کی اس بیماری کا دم کرتا ہوں۔ امید ہے کہ

اللہ تعالیٰ میرے دم کی وجہ سے آپ کو شفاء دے گا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ضماد کے سامنے یہ کلمات بیان فرمائے۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے سو ہم اسی کی حمد کرتے ہیں، ہم اسی سے مدد چاہتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ ٹھہرائے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کا بندہ اور رسول ہے" اس کے بعد آپؐ کچھ فرمانے لگے تو ضماد نے کہا : ذرا یہی کلمات دوبارہ فرمائیے۔ چنانچہ حضورؐ نے تین بار ان کلمات کو دوہرایا۔ اس پر ضماد نے کہا میں نے بڑے بڑے کاہنوں اور جادوگروں کا کلام سُنا ہے۔ شعراء کو بھی سُنا ہے۔ لیکن ایسا پُرتاثیر کلام میں نے کسی سے نہیں سُنا جیسا آپؐ سے سُنا ہے۔ یہ تو سمندر کی گہرائی تک اثر کرنے والا کلام ہے۔ یعنی دل میں اتر جانے والا ہے۔ اپنا ہاتھ بڑھائیے میں بیعت کرتا ہوں اور اسلام قبول کرتا ہوں چنانچہ اس نے بیعت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی قوم کی طرف سے بھی تم یہی بیعت کرو۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ (آپؐ جب مدینہ تشریف لے گئے تو) آپؐ نے اس قبیلہ کے علاقہ کی طرف ایک مہم بھیجی امیرِ لشکر نے اپنے فوجیوں کو کہا کیا ان لوگوں کی کوئی چیز ان کی اجازت کے بغیر کسی نے لی ہے؟ ایک شخص نے کہا ہاں میں نے ایک لوٹا لیا ہے۔ امیرِ لشکر نے اسے کہا کہ اسے واپس کردو کیونکہ ان کا تعلق ضماد کی قوم سے ہے (اور ان کو امان حاصل ہے)

٦١ــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ سُفْيَانَ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ جِيْءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَآءَ بِهٖ فَدَفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ بُصْرٰى اِلٰى هِرَقْلَ قَالَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَدُعِيْتُ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَأُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ دَعَا بِتُرْجُمَانِهٖ فَقَالَ قُلْ لَّهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ لَا اَنْ يُّؤْثِرُوْا عَلَيَّ الْكَذِبَ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِتُرْجُمَانِهٖ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهٗ فِيْكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَآئِهٖ مَلِكٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ اَيَتَّبِعُهٗ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَآءُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَآؤُهُمْ قَالَ يَزِيْدُوْنَ اَوْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ

اَحَدٌ مِّنۡهُمۡ عَنۡ دِيۡنِهٖ بَعۡدَ اَنۡ يَّدۡخُلَ فِيۡهِ سُخۡطَةً لَهٗ قَالَ قُلۡتُ لَا قَالَ
فَهَلۡ قَاتَلۡتُمُوۡهُ قَالَ قُلۡتُ نَعَمۡ قَالَ فَكَيۡفَ كَانَ قِتَالُكُمۡ اِيَّاهُ قَالَ
قُلۡتُ تَكُوۡنُ الۡحَرۡبُ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَهٗ سِجَالًا يُصِيۡبُ مِنَّا وَنُصِيۡبُ مِنۡهُ
قَالَ فَهَلۡ يَغۡدِرُ قَالَ قُلۡتُ لَا وَنَحۡنُ مِنۡهُ فِيۡ هٰذِهِ الۡمُدَّةِ لَا نَدۡرِيۡ مَا
هُوَ صَانِعٌ فِيۡهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَمۡكَنَنِيۡ مِنۡ كَلِمَةٍ اُدۡخِلُ فِيۡهَا شَيۡئًا
غَيۡرَ هٰذِهٖ قَالَ فَهَلۡ قَالَ هٰذَا الۡقَوۡلَ اَحَدٌ قَبۡلَهٗ قُلۡتُ لَا ثُمَّ قَالَ
لِتُرۡجُمَانِهٖ قُلۡ لَهٗ اِنِّيۡ سَاَلۡتُكَ عَنۡ حَسَبِهٖ فِيۡكُمۡ فَزَعَمۡتَ اَنَّهٗ فِيۡكُمۡ
ذُوۡ حَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبۡعَثُ فِيۡ اَحۡسَابِ قَوۡمِهَا وَسَاَلۡتُكَ هَلۡ
كَانَ فِيۡ اٰبَآئِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمۡتَ اَنۡ لَّا فَقُلۡتُ لَوۡ كَانَ مِنۡ اٰبَآئِهٖ مَلِكٌ قُلۡتُ
رَجُلٌ يَطۡلُبُ مُلۡكَ اٰبَآئِهٖ وَسَاَلۡتُكَ عَنۡ اَتۡبَاعِهٖ اَضُعَفَآؤُهُمۡ اَمۡ
اَشۡرَافُهُمۡ فَقُلۡتَ بَلۡ ضُعَفَآؤُهُمۡ وَهُمۡ اَتۡبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلۡتُكَ
هَلۡ كُنۡتُمۡ تَتَّهِمُوۡنَهٗ بِالۡكَذِبِ قَبۡلَ اَنۡ يَّقُوۡلَ مَا قَالَ فَزَعَمۡتَ اَنۡ لَّا
فَعَرَفۡتُ اَنَّهٗ لَمۡ يَكُنۡ لِيَدَعَ الۡكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذۡهَبَ
فَيَكۡذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلۡتُكَ هَلۡ يَرۡتَدُّ اَحَدٌ مِّنۡهُمۡ عَنۡ دِيۡنِهٖ بَعۡدَ اَنۡ
يَّدۡخُلَ فِيۡهِ سَخۡطَةً لَّهٗ فَزَعَمۡتَ اَنۡ لَّا وَكَذٰلِكَ الۡاِيۡمَانُ اِذَا خَالَطَ
بَشَاشَةَ الۡقُلُوۡبِ وَسَاَلۡتُكَ هَلۡ يَزِيۡدُوۡنَ اَمۡ يَنۡقُصُوۡنَ فَزَعَمۡتَ
اَنَّهُمۡ يَزِيۡدُوۡنَ وَكَذٰلِكَ الۡاِيۡمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلۡتُكَ هَلۡ قَاتَلۡتُمُوۡهُ

فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سِجَالًا
يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَ كَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهَا
الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا يَغْدِرُ وَ كَذٰلِكَ الرُّسُلُ
لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ اَحَدٌ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا
فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ
قِيْلَ قَبْلَهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَاْمُرُكُمْ قَالَ قُلْتُ يَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ
وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَّكُ مَا تَقُوْلُ فِيْهِ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِيٌّ
وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُ اَظُنُّهٗ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ
اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَآءَهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ
وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهٗ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهٗ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلٰمٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ
الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ
وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ
الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَيَآهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ
اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ اِلٰى قَوْلِهٖ اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ
الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ عِنْدَهٗ وَ كَثُرَ اللَّغْطُ وَاُمِرَ بِنَا فَاُخْرِجْنَا

قَالَ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِیْ حِیْنَ خَرَجْنَا لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِیْ کَبْشَۃَ اِنَّهٗ لَیَخَافُهٗ مَلِكُ بَنِی الْاَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَیَظْهَرُ حَتّٰی اَدْخَلَ اللّٰہُ عَلَیَّ الْاِسْلَامَ۔ قَالَ الزُّهْرِیْ فَدَعَا هِرَقْلُ عُظَمَآءَ الرُّوْمِ فَجَمَعَهُمْ فِیْ دَارٍ لَهٗ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ الرُّوْمِ هَلْ لَّکُمْ فِی الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ اٰخِرَ الْاَبَدِ وَاَنْ یَثْبُتَ لَکُمْ مُلْکُکُمْ قَالَ فَحَاصُوْا حَیْصَۃَ حُمُرِ الْوَحْشِ اِلَی الْاَبْوَابِ فَوَجَدُوْهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَقَالَ عَلَیَّ بِهِمْ فَدَعَا بِهِمْ فَقَالَ اِنِّیْ اِنَّمَا اخْتَبَرْتُ شِدَّتَکُمْ عَلٰی دِیْنِکُمْ فَقَدْ رَأَیْتُ مِنْکُمُ الَّذِیْ اَحْبَبْتُ فَسَجَدُوْا لَهٗ وَرَضُوْا عَنْهُ۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ آل عمران قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوسفیانؓ نے مجھ سے خود ذکر کیا کہ میں اس زمانے میں جبکہ ہمارے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صلح حدیبیہ کا معاہدہ ہوا تھا۔ شام کے علاقے میں تجارت کی غرض سے گیا۔ ابھی مَیں شام میں ہی تھا کہ آنحضرتؐ کا تبلیغی خط قیصرِ روم ہرقل کے پاس پہنچا۔ یہ خط دحیۃ الکلبی لائے تھے۔ انہوں نے بُصرٰی کے سردار کو یہ خط دیا تا کہ وہ ہرقل کے پاس آپؐ کا یہ خط پہنچا دے۔ جب یہ خط ہرقل کو ملا تو اس نے پوچھا یہاں اس عربی شخص کی قوم کا کوئی آدمی ہے جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں (کچھ لوگ اس علاقہ میں آئے ہوئے ہیں)

چنانچہ قریش کی جماعت سمیت مجھے بلایا گیا۔ ہم جب ہرقل کے دربار میں پہنچے تو ہمیں اس کے سامنے بٹھایا گیا۔ پھر ہرقل نے پوچھا تم میں اس عربی شخص کا جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کوئی قریبی رشتہ دار ہے؟ ابوسفیانؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں اس کا قریبی رشتہ دار ہوں۔ چنانچہ منتظمین نے مجھے ہرقل کے سامنے بٹھا دیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھایا۔ پھر ہرقل نے ترجمان کو بلایا اور اسے کہا۔ ان لوگوں کو جو میرے سامنے بیٹھے ہیں، کہو کہ میں اس شخص کے متعلق جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، ابوسفیان سے بعض باتیں پوچھوں گا اگر یہ جھوٹ بولے تو تم مجھے پیچھے سے اشارہ کر کے بتا دینا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ ابوسفیانؓ کہتے ہیں خدا کی قسم! اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میرے پیچھے بیٹھنے والے ساتھی میرا جھوٹ ظاہر کر دیں گے تو میں ضرور کذب بیانی سے کام لیتا۔ بہرحال ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے پوچھو تمہارے نبی کا حسب نسب کیسا ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں نے جواب دیا وہ بڑا خاندانی آدمی ہے۔ پھر اس نے پوچھا اس کے آباؤاجداد میں کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ نہیں۔ پھر اس نے کہا نبوّت کا دعویٰ کرنے سے پہلے کبھی تمہیں اس کے جھوٹ کا تجربہ ہوُا؟ میں نے کہا۔ نہیں۔ پھر اس نے پوچھا کیا بڑے امیر اور بااثر معزّز لوگوں نے اسکو مانا ہے یا کمزور لوگوں نے؟ میں نے جواب دیا کمزور اس پر ایمان لائے ہیں۔ پھر اس نے پوچھا وہ بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا۔ بڑھ رہے

ہیں۔ پھر اس نے پوچھا کیا مسلمان ہونے کے بعد کوئی اس دین کو بُرا سمجھتے ہوئے مرتد بھی ہوا ہے؟ میں نے کہا۔نہیں۔ پھر اس نے کہا کیا تم نے اس سے لڑائی بھی کی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔اُس نے پوچھا تمہاری لڑائی کا نتیجہ کیا رہا؟ میں نے جواب دیا لڑائی کا ڈول کبھی ہماری طرف جھک جاتا اور کبھی اس کی طرف۔کبھی ہم کامیاب ہوجاتے اور کبھی وہ۔ پھر اس نے پوچھا کبھی اُس نے غدّاری اور بدعہدی بھی کی ہے؟ میں نے کہا اس سے پہلے تو نہیں کی لیکن آجکل ہمارا اس سے صلح کا معاہدہ ہوا ہے نامعلوم اب اس کے بارہ میں وہ کیا رویّہ اختیار کرے۔ابوسفیان کہتے ہیں خدا کی قسم اس ساری گفتگو میں سوائے اس بات کے مجھے اور کوئی موقعہ آپؐ کے خلاف کہنے کا نہ ملا۔ پھر اُس نے پوچھا کیا یہ دعویٰ اس سے پہلے وہاں کے لوگوں میں سے کسی نے کیا ہے؟ میں نے جواب دیا۔نہیں۔ پھر شہنشاہ نے اپنے ترجمان کو کہا ابوسفیان کو بتاؤ کہ میں نے تجھ سے اس مدعیٔ نبوّت کے حسب ونسب کے متعلق پوچھا تو تم نے جواب دیا کہ اس کا خاندان معزّز ہے اور رسول ہمیشہ معزّز خاندان میں سے ہی آتے ہیں۔ میں نے تم سے پوچھا اس کے آباؤاجداد میں کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے؟ تم نے جواب دیا۔نہیں اس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ اگر اس کے آباؤاَجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوتا تو میں سمجھتا یہ اپنے باپ دادا کی سلطنت کی خواہش رکھتا ہے مَیں نے اس کے ماننے والوں کے متعلق پوچھا کہ وہ غریب ہیں یا امیر اور بااثر؟ تم نے جواب دیا کہ وہ کمزور ہیں۔اور شروع میں رسولوں پر ایمان لانے

والے کمزور ہی ہوا کرتے ہیں۔ مَیں نے تجھ سے پوچھا اس دعویٰ سے پہلے بھی کبھی تم نے اس پر جھوٹ بولنے کا الزام لگایا؟ تُو نے کہا نہیں۔ میں نے یقین کرلیا کہ جو شخص لوگوں سے جھوٹ نہیں بولتا وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کیسے جھوٹ بول سکتا ہے۔ پھر میں نے تجھ سے پوچھا کیا اسلام قبول کرنے کے بعد اس کو ناپسند کرتے ہوئے ان میں سے کوئی مرتد بھی ہوُا ہے؟ تو نے جواب دیا، نہیں۔ اور ایمان کی یہی حالت ہوتی ہے کہ جب بشاشتِ قلبی کے ساتھ وہ مل جائے تو پھر اس سے پھرنا محال ہوتا ہے۔ میں نے تجھ سے پوچھا کہ وہ بڑھ رہے ہیں یا کم ہورہے ہیں؟ تم نے جواب دیا۔ بڑھ رہے ہیں تعداد میں بھی اور استقامت میں بھی۔ اور ایمان کی بھی یہی کیفیّت ہوتی ہے۔ میں نے تجھ سے یہ بھی پوچھا کیا کبھی تم نے اس سے جنگ کی ہے؟ تُو نے جواب دیا ہم نے اس سے کئی لڑائیاں لڑی ہیں۔ کبھی لڑائی کا پلڑا ہماری طرف جھک جاتا کبھی اس کی طرف، کبھی وہ ہم پر فتح پاتا ہے اور کبھی ہم۔ اور رسولوں کی یہی حالت ہوتی ہے ابتداء میں ابتلاء آتے ہیں اور پھر آخر انہیں فتح حاصل ہوتی ہے۔ میں نے تجھ سے یہ بھی پوچھا کبھی اس نے غدّاری کی ہے؟ تُو نے کہا، نہیں۔ رسولوں کی یہی شان ہوُا کرتی ہے۔ وہ کبھی بدعہدی اور غدّاری نہیں کرتے (وہ قول کے پکّے اور عہد کے سچے ہوتے ہیں) پھر میں نے تجھ سے پوچھا کیا تم میں سے کسی نے پہلے بھی نبوّت کا دعویٰ کیا ہے؟ تم نے کہا نہیں۔ میں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ اگر اس سے پہلے کسی اور نے نبوّت کا دعویٰ کیا ہوتا تو میں سمجھتا یہ شخص پہلے شخص

کی نقل کر رہا ہے۔ ابوسفیان کہتے ہیں پھر ہرقل نے پوچھا وہ تم کو کیا کام کرنے کیلئے کہتا ہے۔ مَیں نے جواب دیا وہ کہتا ہے نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، صلہ رحمی کرو، پاک دامن بنو۔ اس پر ہرقل نے کہا۔ جو باتیں تم نے بتائی ہیں اگر وہ سچی ہیں تو یقیناً وہ نبی ہے۔ مجھے یہ توقع تھی کہ ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے لیکن یہ خیال نہیں تھا کہ وہ تم میں مبعوث ہوگا۔ اگر میرے حالات مجھے اجازت دیتے تو میں ضرور اس نبی کو ملنے کیلئے جاتا اور اگر میں اس کی خدمت میں ہوتا تو اس کے قدم دھوتا۔ اس نبی کی سلطنت اس زمین تک پہنچے گی جہاں میں نے قدم رکھے ہوئے ہیں۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ پھر ہرقل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور اسے پڑھا جس میں لکھا تھا۔ ''بے انتہاء کرم کرنیوالے اور بار بار رحم کرنیوالے خدا کے نام کے ساتھ میں شروع کرتا ہوں'' یہ خط اللہ تعالیٰ کے رسول محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے شاہِ روم ہرقل کی طرف ہے جو شخص ہدایت کی پیروی کرتا ہے اس پر سلامتی ہو۔ اس تمہید کے بعد میں تجھے اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام قبول کرلو سلامتی پاؤ گے۔ اگر تم قبول کروگے تو اللہ تعالیٰ تجھے دوہرا اجر دیگا لیکن اگر تم نے منہ پھیرا اور مجھے نہ مانا تو سارے اہلِ روم کا گناہ تیرے سر ہوگا۔ اے اہلِ کتاب! اس مقصد میں ہمارے ساتھ تعاون کرو جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے جسے تم بھی صحیح مانتے ہو اور ہم بھی کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔'' خط میں یہ آیت يَآَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا

نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ سے لیکر اِشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ تک لکھی ہوئی تھی۔ جب ہرقل یہ خط پڑھ چکا تو دربار میں شور پڑ گیا اور چہ میگوئیاں بڑھ گئیں۔ چنانچہ اُس نے ہمارے متعلق حکم دیا اور ہمیں دربار سے باہر بھیج دیا گیا۔ باہر آ کر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ ابن ابی کبشہ یعنی آنحضرتؐ کی شان تو بہت بڑھ گئ ہے۔ کیا ہی شان ہے کہ شاہِ روم بھی اس نبی سے ڈرتا ہے! پس مجھے یقین ہو گیا کہ آنحضرتؐ ضرور غالب ہوں گے۔ آخر کار اللہ نے مجھے بھی اسلام قبول کرنے کی توفیق دی۔

اس حدیث کے راوی امام زہری کہتے ہیں کہ ہرقل کی خدمت میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پہنچا تو اس نے تمام حالات کی تحقیق کے بعد ارکانِ سلطنت کو دربار میں بلایا اور کہا : اے سردارانِ قوم! اگر تمہیں کامیابی اور رُشد کی ضرورت ہے اور تم چاہتے ہو کہ تمہاری سلطنت قائم رہے تو اس نبی کو مان لو۔ سردارانِ قوم یہ بات سُن کر دروازوں کی طرف یوں بھاگے جیسے جنگلی گدھے بِدک کر بھاگتے ہیں۔ لیکن انہوں نے دروازوں کو بند پایا۔ اس پر ہرقل نے ان کو واپس بلایا اور کہا میں تو دراصل تمہاری دینی پختگی کا امتحان لے رہا تھا۔ چنانچہ تمہاری دینی پختگی کا مجھے علم ہو گیا ہے (کہ تم عیسائیت پر بڑی سختی سے قائم ہو) یہ سُن کر سب درباری اپنے بادشاہ کے سامنے سجدے میں گر پڑے اور اس

سے خوش اور راضی ہو گئے۔

۶۲ (ا) — عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَیَّ قَطُّ اِلَّا وَهُمَا یَدِیْنَانِ الدِّیْنَ وَلَمْ یَمُرَّ عَلَیْنَا یَوْمٌ اِلَّا یَأْتِیْنَا فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَیِ النَّهَارِ بُکْرَةً وَعَشِیَّةً فَلَمَّا ابْتُلِیَ الْمُسْلِمُوْنَ خَرَجَ اَبُوْبَکْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ اَرْضِ الْحَبْشَةِ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِیَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَیِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ یَا اَبَابَکْرٍ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَخْرَجَنِیْ قَوْمِیْ فَاُرِیْدُ اَنْ اَسِیْحَ فِی الْاَرْضِ وَاَعْبُدَ رَبِّیْ قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَاِنَّ مِثْلَكَ یَاَبَابَکْرٍ لَا یَخْرُجُ وَلَا یُخْرَجُ اِنَّكَ تَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْکَلَّ وَتَقْرِی الضَّیْفَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوائِبِ الْحَقِّ فَاَنَا لَكَ جَارٌ اِرْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِیَّةً فِیْ اَشْرَافِ قُرَیْشٍ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ لَایَخْرُجُ مِثْلُهٗ وَلَا یُخْرَجُ اَتُخْرِجُوْنَ رَجُلًا یَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَیَصِلُ الرَّحِمَ وَیَحْمِلُ الْکَلَّ وَیَقْرِی الضَّیْفَ وَیُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَمْ تُکَذِّبْ قُرَیْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَقَالُوْا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ اَبَابَکْرٍ فَلْیَعْبُدْ رَبَّهٗ فِیْ دَارِهٖ فَلْیُصَلِّ فِیْهَا وَلْیَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا یُؤْذِیْنَا بِذٰلِكَ وَلَا یَسْتَعْلِنْ

بِهٖ فَاِنَّا نَخْشٰی اَنْ یَّفْتِنَ نِسَاءَنَا وَاَبْنَاءَنَا فَقَالَ ذٰلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِاَبِیْ بَكْرٍ فَلَبِثَ اَبُوْ بَكْرٍ بِذٰلِكَ یَعْبُدُ رَبَّهٗ فِیْ دَارِهٖ وَلَا یَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِهٖ وَلَا یَقْرَأُ فِیْ دَارِ غَیْرِهٖ ثُمَّ بَدَا لِأَبِیْ بَكْرٍ فَابْتَنٰی مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ وَكَانَ یُصَلِّیْ فِیْهِ وَیَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَیَتَقَذَّفُ عَلَیْهِ نِسَآءُ الْمُشْرِكِیْنَ وَاَبْنَآءُهُمْ وَهُمْ یَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَیَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رَجُلًا بَكَّآءً لَا یَمْلِكُ عَیْنَیْهِ اِذَا قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَیْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ فَاَرْسَلُوْا اِلَی ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَیْهِمْ فَقَالُوْا اِنَّا كُنَّا اَجَرْنَا اَبَا بَكْرٍ بِجِوَارِكَ عَلٰی اَنْ یَعْبُدَ رَبَّهٗ فِیْ دَارِهٖ فَقَدْ جَاوَزَ ذٰلِكَ فَابْتَنٰی مَسْجِدًا بِفِنَآءِ دَارِهٖ فَاَعْلَنَ بِالصَّلٰوةِ وَالْقِرَآءَةِ فِیْهِ وَاِنَّا قَدْ خَشِیْنَا اَنْ یُّفْتِنَ نِسَآءَنَا وَاَبْنَاءَنَا فَانْهَهٗ فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ یَّقْتَصِرَ عَلٰی اَنْ یَعْبُدَ رَبَّهٗ فِیْ دَارِهٖ فَعَلَ وَاِنْ اَبٰی اِلَّا اَنْ یُّعْلِنَ بِذٰلِكَ فَسَلْهُ اَنْ یَّرُدَّ اِلَیْكَ ذِمَّتَكَ فَاِنَّا قَدْ كَرِهْنَا اَنْ نُّخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّیْنَ لِاَبِیْ بَكْرٍ الْاِسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَاَتَی ابْنُ الدَّغِنَةِ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِیْ عَاقَدْتُّ لَكَ عَلَیْهِ فَاِمَّا اَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰی ذٰلِكَ وَاِمَّا اَنْ تَرْجِعَ اِلَیَّ ذِمَّتِیْ فَاِنِّیْ لَا اُحِبُّ اَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ اِنِّیْ اُخْفِرْتُ فِیْ رَجُلٍ عَقَدْتُّ لَهٗ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاِنِّیْ اَرُدُّ اِلَیْكَ جِوَارَكَ وَاَرْضٰی بِجِوَارِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ النَّبِیُّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِيْنَ اِنِّيْ اُرِيْتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَا بَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَتَجَهَّزَ اَبُوْ بَكْرٍ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكَ فَاِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهَلْ تَرْجُوْا ذٰلِكَ بِاَبِيْ اَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ اَبُوْ بَكْرٍ نَفْسَهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهٗ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهٗ وَرَقَ السَّمُرِ وَهُوَ الْخَبَطُ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ۔

قَالَتْ عَآئِشَةُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوْسٌ فِيْ بَيْتِ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِاَبِيْ بَكْرٍ هٰذَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا فِيْ سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِيْنَا فِيْهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِدَاءٌ لَّهٗ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَاللهِ مَا جَآءَ بِهٖ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا اَمْرٌ قَالَتْ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَاُذِنَ لَهٗ فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّمَا هُمْ اَهْلُكَ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ فَاِنِّيْ قَدْ اُذِنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصَّحَابَةَ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ۔ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَخُذْ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ

اللهِ اِحْدٰى رَاحِلَتَیَّ هَاتَیْنِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَهَّزْنَاهُمَا اَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِیْ جِرَابٍ فَقَطَعَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ اَبِیْ بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهٖ عَلٰی فَمِ الْجِرَابِ فَبِذٰلِكَ سُمِّیَتْ ذَاتَ النِّطَاقِ قَالَتْ ثُمَّ لَحِقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ بِغَارٍ فِیْ جَبَلِ ثَوْرٍ فَكَمَنَا فِیْهِ ثَلٰثَ لَیَالٍ یَبِیْتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ اَبِیْ بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفٌ لَقِنٌ فَیُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَیُصْبِحُ مَعَ قُرَیْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا یَسْمَعُ اَمْرًا یُكْتَادَانِ بِهٖ اِلَّا وَعَاهُ حَتّٰی یَاْتِیَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِیْنَ یَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَیَرْعٰی عَلَیْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَیْرَةَ مَوْلٰی اَبِیْ بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَیُرِیْحُهَا عَلَیْهِمَا حِیْنَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَآءِ فَیَبِیْتَانِ فِیْ رِسْلٍ وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِیْفِهِمَا حَتّٰی یَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَیْرَةَ بِغَلَسٍ یَفْعَلُ ذٰلِكَ فِیْ كُلِّ لَیْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّیَالِی الثَّلَاثِ وَاسْتَاجَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِی الدِّیْلِ وَهُوَ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ بْنِ عَدِیٍّ هَادِیًا خِرِّیْتًا ۔ وَالْخِرِّیْتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَایَةِ قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِیْ اٰلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلِ السَّهْمِیِّ وَهُوَ عَلٰی دِیْنِ كُفَّارِ قُرَیْشٍ فَاَمِنَاهُ فَدَفَعَا اِلَیْهِ رَاحِلَتَیْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَیَالٍ

بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيْلُ
فَاَخَذَ بِهِمْ عَلٰى طَرِيْقِ السَّوَاحِلِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِيْ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ اَخِيْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ
جُعْشُمٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ ابْنَ جُعْشُمٍ يَقُوْلُ جَآءَنَا
رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُوْنَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِمَنْ قَتَلَهُ اَوْ اَسَرَهُ فَبَيْنَمَا اَنَا
جَالِسٌ فِيْ مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِيْ بَنِيْ مُدْلِجٍ اَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ
حَتّٰى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوْسٌ فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ اِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ اٰنِفًا
اَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ اَرَاهَا مُحَمَّدًا وَاَصْحَابَهُ قَالَ سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ اَنَّهُمْ
هُمْ فَقُلْتُ لَهُ اِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِهِمْ وَلٰكِنَّكَ رَاَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا
اِنْطَلَقُوْا بِاَعْيُنِنَا ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ
فَاَمَرْتُ جَارِيَتِيْ اَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِيْ وَهِيَ مِنْ وَّرَآءِ اَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا
عَلَيَّ وَاَخَذْتُ رُمْحِيْ فَخَرَجْتُ بِهٖ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ فَخَطَطْتُ
بِزُجِّهِ الْاَرْضَ وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ حَتّٰى اَتَيْتُ فَرَسِيْ فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا
تُقَرِّبُ بِيْ حَتّٰى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِيْ فَرَسِيْ فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ
فَاَهْوَيْتُ يَدِيْ اِلٰى كِنَانَتِيْ فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الْاَزْلَامَ
فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا اَضُرُّهُمْ اَمْ لَا فَخَرَجَ الَّذِيْ اَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِيْ

وَعَصَيْتُ الْاَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِيْ حَتّٰى اِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُكْثِرُ الْاِلْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا فَرَسِيْ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً اِذاً لِاَثْرِ يَدَيْهَا غُبَارٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَآءِ مِثْلُ الدُّخَانِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْاَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِيْ اَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْاَمَانِ فَوَقَفُوْا فَرَكِبْتُ فَرَسِيْ حَتّٰى جِئْتُهُمْ وَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ حِيْنَ لَقِيْتُ مَا لَقِيْتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ اَنْ سَيَظْهَرُ اَمْرُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوْا فِيْكَ الدِّيَةَ وَاَخْبَرْتُهُمْ اَخْبَارَ مَا يُرِيْدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَرْزَاٰنِيْ وَلَمْ يَسْاَلَانِيْ اِلَّا اَنْ قَالَ اَخْفِ عَنَّا فَسَاَلْتُهٗ اَنْ يَكْتُبَ لِيْ كِتَابَ اَمْنٍ فَاَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ لِيْ فِيْ رُقْعَةٍ مِنْ اَدَمٍ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

قَالَ بْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِيْ رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا تِجَارًا قَافِلِيْنَ مِنَ الشَّامِ فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ وَسَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ بِالْمَدِيْنَةِ بِمَخْرَجِ

رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوْا يَغْدُوْنَ كُلَّ غَدَاةٍ
اِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُوْنَهٗ حَتّٰى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيْرَةِ فَانْقَلَبُوْا يَوْمًا بَعْدَ
مَا اَطَالُوْا انْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا اَوَوْا اِلٰى بُيُوْتِهِمْ اَوْفٰى رَجُلٌ مِنْ يَهُوْدَ
عَلٰى اُطُمٍ مِنْ آطَامِهِمْ لِاَمْرٍ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ مُبَيَّضِيْنَ يَزُوْلُ بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ
يَمْلِكِ الْيَهُوْدِيُّ اَنْ قَالَ بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ هٰذَا جَدُّكُمُ
الَّذِيْ تَنْتَظِرُوْنَ فَثَارَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ حَتّٰى
نَزَلَ بِهِمْ فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَذٰلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ
رَبِيْعِ الْاَوَّلِ فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا فَطَفِقَ مَنْ جَآءَ مِنَ الْاَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ يَرَ
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَيِّيْ اَبَابَكْرٍ حَتّٰى اَصَابَتِ الشَّمْسُ
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى ظَلَّلَ عَلَيْهِ
بِرِدَآئِهٖ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ
فَلَبِثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ
عَشْرَةَ لَيْلَةً وَاُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى وَصَلّٰى فِيْهِ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَسَارَ يَمْشِيْ

مَعَهُ النَّاسُ حَتّٰى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ وَ سَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِيْ حَجْرِ
اَسْعَدَبْنِ زُرَارَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ
بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ هٰذَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهٗ مَسْجِدًا
فَقَالَا بَلْ نَهَبُهٗ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْبَلَهٗ مِنْهُمَا هِبَةً حَتّٰى ابْتَاعَهٗ مِنْهُمَا ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا
وَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِيْ
بُنْيَانِهٖ وَيَقُوْلُ وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ۔

هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرَ
هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْهَرُ

وَيَقُوْلُ :

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْاَجْرَ اَجْرُ الْاٰخِرَهْ
فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

(بخاری باب هجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلّم الی المدینۃ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ بیان

کرتی ہیں کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالی میں نے اپنے والدین کو مسلمان پایا۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا جس میں حضورؐ صبح یا شام ہمارے گھر نہ آتے ہوں۔ جب مسلمانوں کا ابتلاء بڑھ گیا اور کفّار نے مظالم کی حد کر دی تو حضرت ابو بکرؓ بھی حبشہ کی طرف ہجرت کی نیت سے گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ جب آپ برکُ الغماد کے مقام پر پہنچے تو آپ کو ابنِ دَغنہ ملا وہ قارہ قبیلے کا سردار تھا اس نے کہا : اے ابوبکر آپ کہاں جاتے ہیں؟ ابو بکرؓ نے کہا: مجھے میری قوم نے نکال دیا ہے۔ اب چاہتا ہوں کہ دنیا میں گھوموں اور پھروں اور اللہ کی عبادت کروں۔ ابنِ دَغنہ نے کہا۔ اے ابوبکر تیرے جیسے کو نہ شہر سے نکلنا چاہئے نہ نکالا جانا چاہئے۔ تو مِٹی ہوئی نیکیوں کو حاصل کرتا ہے۔ صِلہ رحمی کرتا ہے۔ گرے پڑوں کو اٹھاتا ہے۔ مہمانوں کی مہمان نوازی کرتا ہے۔ قوم کی سچّی ضرورتوں میں مدد کرنے پر آمادہ رہتا ہے۔ میں تجھے پناہ دیتا ہوں۔ اپنے شہر میں واپس چلو اور اللہ کی عبادت کرو (آپ کو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا) چنانچہ ابوبکر واپس آ گئے۔ ابنِ دَغنہ بھی آپ کے ساتھ آیا۔ شام کے وقت قریش کے معزز لوگوں میں گھوما پھرا اور ان کو کہا ابوبکر جیسے نافع النّاس شخص کو نہ نکلنا چاہئے۔ کیا تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو مِٹی ہوئی نیکیوں کو زندہ کرتا ہے۔ صلہ رحمی کرتا ہے۔ گرے پڑوں کو اٹھاتا ہے یعنی بے سہاروں کا سہارا ہے اور مہمانوں کی میزبانی کرتا ہے اور قوم کی حقیقی ضرورتوں میں مدد کیلئے آمادہ رہتا ہے۔ قریش نے ابنِ دَغنہ کی ان باتوں کو نہ جھٹلایا اور اس کی طرف سے دی گئی پناہ کو قبول کر لیا۔ البتّہ

یہ کہا کہ ابوبکر کو کہیں کہ اپنے گھر میں ہی اللہ کی عبادت کریں ۔ وہاں ہی نماز پڑھیں اور قرآن کریم کی تلاوت کریں ۔ لوگوں کے سامنے ایسا کر کے ہمیں تکلیف نہ دیں کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے متأثر ہوں گے اور فتنہ میں پڑیں گے۔

چنانچہ ابنِ دَغنہ نے ابوبکرؓ کے پاس جا کر یہ باتیں کہہ دیں ان شرائط کی پابندی کرتے ہوئے حضرت ابوبکرؓ گھر میں ہی اللہ کی عبادت کرتے اور لوگوں کے سامنے نہ نماز پڑھتے نہ تلاوت کرتے ۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے دل میں آیا۔ اُنہوں نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنالی ۔ اس میں نماز پڑھنے لگے اور بیٹھ کر تلاوت کرنے لگے ۔ اس وجہ سے مشرکین کی عورتوں اور بچوں کا آپ کے پاس ایک ہجوم ہونے لگا ۔ وہ بڑے تعجب سے آپ کو دیکھتے کیونکہ حضرت ابوبکرؓ اللہ تعالیٰ کے حضور بہت آہ وزاری کرنے والے شخص تھے ۔ جب قرآن پڑھتے تو آپ کو اپنی آنکھوں پر قابو نہ رہتا اور رو رو کر تلاوت کرتے ۔ اس بات سے قریش کے سردار گھبرا گئے اور انہوں نے ابنِ دَغنہ کو بُلوا بھیجا۔ اور جب وہ آیا تو اُسے کہا : ہم نے آپ کی وجہ سے ابوبکر کو پناہ دے دی تھی اور شرط یہ رکھی تھی کہ وہ اپنے گھر میں عبادت کرے لیکن اُس نے اس سے تجاوز کیا اور گھر کے صحن میں مسجد بنالی ہے۔ اور علی الاعلان اپنے ربّ کی عبادت کرتا ہے۔ ہم ڈرتے ہیں کہ اس سے ہماری عورتیں اور بچے متأثر ہوں گے۔ آپ اسے منع کریں پھر اگر وہ اپنے ربّ کی عبادت کو اپنے گھر

کے اندر تک محدود رکھنا مان لے تو ٹھیک ، ورنہ اسے کہیں کہ وہ آپ کی امان آپ کو واپس لوٹا دے ۔ کیونکہ ہمیں یہ پسند نہیں کہ ہم آپ کی طرف سے دی ہوئی امان کی بے حُرمتی کریں لیکن ہم ابوبکر کو بھی علی الاعلان ایسا نہیں کرنے دیں گے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ابن دغنہ ابوبکر کے پاس آیا اور کہا۔ آپ کو علم ہے کہ میں نے کن شرائط پر آپ کو امان دی تھی ، یا تو ان پر قائم رہئے یا پھر میری امان واپس کر دیجئے کیونکہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ عرب یہ سُنیں کہ میری دی ہوئی امان کی بے حُرمتی کی گئی ہے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے کہا میں آپ کی امان آپ کو واپس کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی امان اور اس کی عطا کردہ حفاظت پر خوش ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں مکّہ میں تھے اور حضورؐ نے مسلمانوں کو بتا دیا تھا کہ میں نے خواب میں ہجرت کا مقام دیکھا ہے دو[۲] گھاٹیوں کے درمیان کھجوروں کے باغوں والی جگہ ہے۔ پس حضور کے اس ارشاد پر کچھ صحابہؓ مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے اور حبشہ کی طرف جن لوگوں نے ہجرت کی تھی ان میں سے بھی کئی مدینہ واپس چلے آئے۔ حضرت ابوبکر بھی مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی تیاری کرنے لگے ۔ جب حضورؐ کو اس کا علم ہوا تو آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو فرمایا۔ ابھی ٹھہرو۔ کیونکہ امید ہے کہ مجھے بھی ہجرت کی اجازت مل جائے گی ۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے کہا۔ میرا باپ آپؐ پر فدا ہو، کیا واقعی آپ کو اُمید ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں ۔ چنانچہ ابوبکرؓ رک گئے مقصد یہ

تھا کہ وہ حضورؐ کے ساتھ ہی ہجرت کریں گے۔انہوں نے اپنی دو۲ اونٹنیوں کو چار ماہ تک گھر میں کیکر کے پتوں کا چارہ ڈال کر اچھی طرح تیار کیا۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک دن ہم اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ عین دوپہر کے وقت کسی نے آکر حضرت ابوبکرؓ کو اطلاع دی کہ سر پر چادر اوڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے آرہے ہیں۔حالانکہ آپؐ اس وقت کبھی ہمارے گھر تشریف نہ لائے تھے۔حضرت ابوبکرؓ گھبرا کر اٹھے اور کہا۔میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔خدا کی قسم! کوئی بڑی اہم بات ہے جس کی وجہ سے آپ اس وقت تشریف لائے ہیں۔

حضورؐ جب آئے تو آپؐ نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔اجازت ملنے پر اندر تشریف لائے اور ابوبکرؓ کو کہا (مجھے ایک اہم بات کرنی ہے) جو اس وقت یہاں بیٹھے ہیں ان کو کمرے سے باہر بھیج دو۔ابوبکرؓ نے عرض کیا۔میرا باپ آپؐ پر فدا ہو! یہ آپؐ کے گھر کے ہی لوگ ہیں (اور غیر نہیں ہیں۔راز رکھنے والے ہیں) بہر حال حضورؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو بتایا کہ مجھے مکّہ سے ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔اس پر ابوبکرؓ نے عرض کیا۔کیا حضورؐ مجھے بھی ساتھ لے چلیں گے؟ آپؐ نے فرمایا۔ہاں۔پھر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا۔حضورؐ میرا باپ آپ پر فدا ہو ان دو۲ اُونٹنیوں میں سے ایک آپ لے لیں۔آپ نے فرمایا ٹھیک ہے لیکن میں اس کی قیمت دوں گا۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ہم نے دونوں کا سامانِ سفر تیار کیا اور

دونوں کے لئے زادِراہ ایک تھیلے میں ڈالا۔(تھیلے کا منہ باندھنے کے لئے اس وقت کوئی چیز نہیں مل رہی تھی) میری بہن اسماء نے اپنے کمر بند سے ایک ٹکڑا پھاڑا اور اس سے تھیلے کا مُنہ باندھ دیا اسی وجہ سے اسماء کا نام ذات النطاق پڑ گیا۔حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ مکہ سے نکل کر جبلِ ثور کی ایک غار میں جا چُھپے اور تین راتیں وہیں چھپے رہے۔ میرے بھائی عبداللہ ان دنوں بالکل جوان تھے، بڑے مضبوط اور مستعد۔وہ دن بھر مکّہ میں قریش کے پاس رہتے اور جو کچھ سنتے اسے یاد کر لیتے۔رات کو وہ غار میں چلے جاتے، سب خبریں بتاتے اور منہ اندھیرے سحری کے وقت واپس مکہ میں چلے آتے جیسے یہ رات بھر مکہ میں ہی رہے ہوں۔

حضرت ابوبکرؓ کے ایک غلام عامر بن فہیرہ تھے۔ وہ آپ کی بکریاں چَرایا کرتے تھے۔عشاء کے قریب عامر بکریاں غار کے قریب لے آتے اور تازہ دودھ دَوہ کر حضوؐر اور ابوبکرؓ کو پلاتے اور منہ اندھیرے واپس چلے جاتے۔یہ ہر رات ان کا معمول تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ نے بنی دیل کے ایک شخص کو راہنمائی کے لیے بطور نوکر رکھ لیا۔راہنمائی میں وہ بڑا ماہر تھا۔چپّے چپّے سے واقف تھا۔اگرچہ وہ کافر تھا لیکن قابلِ بھروسہ تھا۔چنانچہ حضوؐر اور ابوبکرؓ دونوں نے اپنی سواریاں اس کے سپرد کر دیں اور اُسے تاکید کی کہ تین راتوں کے بعد صبح صبح سواریاں لے کر غار کے پاس پہنچ جائے۔اس طرح آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم ، ابوبکرؓ اور عامر بن فہیرہ اور یہ راستہ دکھانے والا غار سے چلے۔ راہنما نے مدینہ کی طرف جانے والا ساحلی راستہ اختیار کیا۔

ابن شہاب کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مالک مدلجی جو سراقہ کا بھتیجا تھا اُس نے مجھے بتایا اور یہ بات اُس نے اپنے باپ سے سُنی تھی کہ اُسے اُس کے بھائی سراقہ نے بتایا۔ ہمارے پاس کفّار قریش کے قاصد آئے اور آکر بتایا کہ قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم اور ابوبکرؓ کو مارنے والے یا زندہ پکڑ کر لانے والے کیلئے سَو ۱۰۰ سَو ۱۰۰ اونٹ کی دیّت مقرّر کی ہے۔ یعنی ہر ایک کی دیّت سَو ۱۰۰ اونٹ دی جائے گی۔ ایک دن میں اپنی قوم کے لوگوں میں بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص آیا اور اس نے کہا۔ اے سراقہ! میں نے ابھی سمندری ساحل کے قریب کچھ لوگ چلتے ہوئے دیکھے ہیں (مجھ سے وہ دُور تھے اس لئے میں پہچان تو نہیں سکا لیکن) میرا خیال ہے کہ وہ محمدؐ اور ان کے ساتھی ہیں۔ سراقہ کا بیان ہے کہ میں سمجھ گیا کہ یہ وہی ہیں لیکن اس آدمی کو ٹالنے کیلئے میں نے کہا۔ نہیں، یہ وہ نہیں ہیں۔ تم نے فلاں فلاں کو دیکھا ہوگا جو ابھی ہمارے سامنے سے گزر کر گئے ہیں۔ بہر حال کچھ دیر میں اس مجلس میں بیٹھا رہا۔ پھر چُپکے سے اٹھا اور گھر آ گیا۔ اپنی خادمہ کو کہا : ٹیلے کی اُس طرف میری گھوڑی لے آؤ اور وہاں میرے آنے تک اُسے روکے رکھو۔ میں نے اپنا نیزہ لیا اور گھر کے پچھلی طرف کود گیا۔ کچھ فاصلہ طے کر کے اور اونچی جگہوں میں سے چُھپتے چُھپاتے میں اپنی گھوڑی کے پاس پہنچ گیا اور اس پر سوار ہو کر اسے دوڑایا۔ وہ ہوا ہو گئی۔ جب

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلہ کے قریب پہنچا تو میری گھوڑی پھسلی اور میں اس سے آگے جا گرا۔ میں جلدی سے اٹھا اپنی ترکش کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور اس سے فال کا تیر نکالا اور یہ فال لیا کہ آیا میں ان لوگوں کو نقصان پہنچا سکوں گا یا نہیں۔لیکن وہ تیر نکلا جسے میں پسند نہیں کرتا تھا۔ بہر حال میں گھوڑی پر پھر سوار ہو گیا تیر کی بات نہ مانی اور گھوڑی نے مجھے قافلہ کے اتنا قریب کر دیا کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوتِ قرآن کی آواز سنائی دے رہی تھی۔حضورؐ تو مُڑ کر نہ دیکھتے لیکن ابوبکرؓ بار بار مُڑ کر میری طرف دیکھتے جاتے تھے۔اسی اثناء میں میری گھوڑی کے دونوں اگلے پاؤں زمین میں گھٹنوں تک دھنس گئے۔ میں اس سے تیزی سے اُتر آیا۔اسے بہت جھڑکا۔ وہ اُٹھی اور اپنے پاؤں نکالنے کی کوشش کی۔جب وہ سیدھی کھڑی ہو گئی تو اس کے پاؤں زمین سے نکلنے کی وجہ سے ایسا غُبار آسمان کی طرف اُٹھا جیسے دھواں اٹھتا ہے۔ اس وقت میں نے تیروں سے فال لِیا لیکن وہی تیر نکلا جسے میں پسند نہیں کرتا تھا۔اس پر میں نے گھبرا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلہ کو آواز دی۔ پُر امن رہنے کا وعدہ کیا۔اس پر وہ ٹھہر گئے۔گھوڑی پر سوار ہو کر میں قافلے کے قریب پہنچا۔ یہ جو کچھ میرے ساتھ پیش آیا تھا۔اس سے مجھے یقین ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضرور غالب اور کامیاب ہوں گے۔چنانچہ میں نے آپؐ کو بتایا کہ حضورؐ آپ کی قوم نے آپؐ کو پکڑ کر لانے والے کی دیّت مقرر کی ہے۔ دوسرے حالات بھی میں نے بتائے کہ لوگوں کے آپ کے متعلق کیا

ارادے ہیں۔ میں نے یہ پیشکش کی کہ میں کچھ زادِراہ اور سامان پیش کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن حضوؐر نے میری یہ پیشکش قبول نہ فرمائی۔ البتہ یہ فرمایا کہ ہمارے بارے میں اخفاء سے کام لو اور کسی کو نہ بتاؤ۔ اس موقعہ پر میں نے حضوؐر سے یہ بھی درخواست کی کہ مجھے امن کی ایک تحریر لکھ دیجئے۔ حضوؐر نے عامر بن فہیرہ کو ارشاد فرمایا۔ اس نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر مجھے تحریر لکھ دی۔ پھر حضوؐر آگے چل پڑے۔

ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ اس سفر میں زبیر بھی حضوؐر سے ملے جو مسلمانوں کے ایک تجارتی قافلہ میں شام سے واپس آرہے تھے۔ زبیر نے حضوؐر اور ابوبکرؓ کو سفید کپڑے بطور نذرانہ پیش کئے۔ جو دونوں نے پہنے۔ اِدھر مدینہ میں مسلمانوں کو یہ خبر مل چکی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ سے نکل کر مدینہ کی طرف روانہ ہو چکے ہیں اور پہنچنے ہی والے ہیں۔ چنانچہ وہ ہر روز صبح کے وقت مدینہ کی اونچی سیاہ پتھروں والی ہموار کھُلی جگہ پر جسے حرّہ کہتے تھے آکر حضوؐر کا انتظار کرتے اور دوپہر کو واپس چلے جاتے۔ ایک دن وہ لمبے انتظار کے بعد واپس آئے اور ابھی گھروں میں پہنچے ہی تھے کہ ایک یہودی اپنے کسی کام کے لیے ایک ٹیلے پر چڑھا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے ساتھیوں کو آتے دیکھا جو سفید برّاق لباس پہنے ہوئے تھے۔ آہستہ آہستہ وہ نمایاں ہو رہے تھے یعنی قریب آرہے تھے۔ یہ دیکھ کر یہودی بے اختیار چلّا اٹھا اور اس نے پوری آواز کے ساتھ شور مچایا۔ اے عربو! یہ ہے وہ جس کا تم کئی دِنوں سے انتظار کر رہے تھے۔ مسلمان یہ سنتے ہی اپنے

ہتھیار لے کر دوڑ پڑے اور بڑے والہانہ انداز میں حرّہ کے وسط میں حضوؐر کا استقبال کیا۔ حضوؐر سب مسلمانوں کے ساتھ دائیں طرف گھوم گئے اور بنی عمرو بن عوف کے ہاں فروکش ہوئے۔ یہ ربیع الاوّل کی دوسری تاریخ تھی۔ ابوبکرؓ آنے والے لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے اور حضوؐر مستقبل کی گہری سوچ میں خاموش بیٹھے ہوئے تھے جن انصار نے حضوؐر کو نہیں دیکھا ہوا تھا وہ ابوبکرؓ کو ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتے۔ جب دھوپ اس طرف آئی جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے تو ابوبکرؓ آئے اور اپنی چادر سے آپؐ پر سایہ کیا۔ اس سے لوگوں نے پہچانا کہ حضوؐر یہ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں دس سے کچھ زیادہ دن قیام پذیر رہے اور وہاں اس مسجد کی بنیاد رکھی جس کا قرآن کریم میں ان الفاظ میں ذکر آتا ہے۔ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰی۔

حضوؐر نے اس مسجد میں نماز پڑھی۔ پھر آپؐ اونٹنی پر سوار ہوئے اور اصل مدینہ کی طرف چل پڑے۔ آپؐ کی اونٹنی وہاں آ کر بیٹھ گئی جہاں ان دنوں مسجد نبویؐ ہے وہاں مسلمان عارضی طور پر نماز پڑھتے تھے۔ یہ جگہ سہیل اور سہل نامی دو یتیم بچوں کی تھی اور کھجوریں سُکھانے کے میدان کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ یہ یتیم بچے اسد بن زُرارہ کی نگرانی میں رہتے تھے۔

بہر حال جب حضورؐ کی اونٹنی وہاں بیٹھی تو حضورؐ نے فرمایا ہماری اصل منزل یہی ہے۔ پھر حضورؐ نے ان دونوں لڑکوں کو بلوایا اور اس میدان کی قیمت چکانے کے سلسلہ میں بات کی تا کہ آپ وہاں مسجد بنائیں تو ان دونوں بچوں نے عرض کیا کہ حضورؐ ہم یہ جگہ بطور ہبہ آپؐ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں لیکن حضورؐ نے اسے قبول نہ فرمایا اور قیمت دے کر جگہ خریدی اور وہاں مسجد تعمیر کروائی جواب مسجد نبویؐ کے نام سے مشہور ہے۔ تعمیر مسجد کے دوران حضورؐ بھی لوگوں کے ساتھ اینٹیں اٹھا اٹھا کر لاتے اور ساتھ ہی یہ شعر پڑھتے :

یہ بوجھ خیبر والا بوجھ نہیں یہ تو ہمارے ربّ کا اچھا اور پاکیزہ قرار دیا ہوا کام ہے۔ اے میرے اللہ حقیقی اجر تو اگلی زندگی کا اجر ہے، انصار اور مہاجرین پر اپنا رحم نازل فرما۔

۶۲ (ب) — سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ جَآءَ اَبُوْ بَكْرٍ اِلٰى اَبِيْ فِيْ مَنْزِلِهٖ فَاشْتَرٰى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ اِبْعَثِ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِيْ قَالَ فَحَمَلْتُهٗ مَعَهٗ وَخَرَجَ اَبِيْ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِيْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى قَامَ قَآئِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ لَا يَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهٗ وَسَوَّيْتُ

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطتُّ عَلَيْهِ
فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَاَنَا اَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ
وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ فَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهٖ اِلَى الصَّخْرَةِ
يُرِيْدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِيْ اَرَدْنَا فَقُلْتُ لَهٗ لِمَنْ اَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ
لِرَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ مَكَّةَ قُلْتُ اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ
قُلْتُ اَفَتَحْلُبُ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ اَنْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ
التُّرَابِ وَالْقَذٰى فَحَلَبَ فِيْ قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِيَ اِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِيْ مِنْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَاَتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ فَوَافَقْتُهٗ حِيْنَ
اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَآءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَقُلْتُ
اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَأْنِ
لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا
سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ اُتِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللهَ
مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ
اِلٰى بَطْنِهَا اُرٰى فِيْ جَلَدٍ مِنَ الْاَرْضِ شَكَّ زُهَيْرٌ فَقَالَ اِنِّيْ اُرَاكُمَا قَدْ
دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا اللهَ لِيْ وَاللهِ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا
لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ قَدْ

كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا فَلَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ قَالَ وَوَفٰى لَنَا ۔

(بخاری باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ کی بات ہے کہ ایک دن ابوبکرؓ ہمارے گھر آئے اونٹ کا ساز و سامان خریدا اور میرے والد عازب سے کہا کہ اپنے بیٹے کو کہو کہ یہ سامان اٹھا کر میرے ساتھ لے چلے۔ چنانچہ میں اٹھا کر وہ لے گیا۔ میرے باپ اس کی قیمت وصول کرنے کیلئے حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور باتوں باتوں میں ان سے کہا کہ مجھے کچھ ہجرت کے واقعات بتائیے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا اچھا۔ صبح کے وقت ہم غارِ ثور سے چلے اور ایک ویران سا راستہ اختیار کیا جس پر لوگ عام طور پر نہیں چلتے تھے۔ دوپہر کے وقت ہمیں ایک لمبی سی چٹان نظر آئی۔ آگے بڑھی ہونے کی وجہ سے اس کا سایہ تھا اور وہاں دھوپ نہیں آتی تھی۔ ہم وہاں اُترے۔ میں نے جگہ ٹھیک ٹھاک کی۔ اپنا کمبل وہاں بچھایا اور حضورؐ سے عرض کیا آپؐ یہاں آرام کریں میں ماحول کا جائزہ لیتا ہوں۔ چنانچہ حضورؐ سو گئے اور میں ماحول کا جائزہ لینے کیلئے ادھر ادھر پھرنے لگا، مجھے ایک چرواہا نظر آیا جو اس چٹان کی طرف اپنی بکریاں لئے آرہا تھا۔ غالبًا وہ بھی سائے کا متلاشی تھا۔ جب وہ میرے قریب آیا تو میں نے اسے کہا کہ تم کون ہو۔ اس نے کہا کہ میں مدینے کے ایک شخص کا چرواہا ہوں۔ (راوی کو شک ہے کہ مدینے کا لفظ اس نے بولا تھا یا مکہ کا) بہرحال میں نے اس سے کہا کہ

کیا تیری بکریوں میں سے کوئی ایسی بکری ہے جو دودھ دے؟ اور کیا اسے دوہو گے؟ اس نے کہا ہاں۔ چنانچہ وہ بکری پکڑ کر لایا۔ میں نے اس سے کہا کہ اس کے تھن اچھی طرح صاف کرلو۔ مٹی اور گند نہ لگا رہے۔ اس نے ایک پیالہ دودھ کا بھر دیا۔ میں ایک لوٹا بھی ساتھ لے آیا تھا جس سے حضور پانی پیتے اور وضو کرتے مجھے یہ بات اچھی نہ لگی کہ میں دودھ کے لئے حضورؐ کو اٹھاؤں۔ اس لیے میں نے انتظار کیا کہ آپؐ بیدار ہوں تو آپ کو دودھ پلاؤں۔ جب آپؐ بیدار ہوئے تو میں نے دودھ میں پانی ملایا اور اسے ٹھنڈا کیا اور پیش کیا کہ نوش فرمائیں۔ حضورؐ نے خوب سیر ہو کر پیا اور پھر فرمایا کیا کوچ کا وقت نہیں آیا؟ میں نے کہا۔ وقت ہو گیا ہے۔ چنانچہ ہم سورج ڈھلنے کے بعد چل پڑے۔ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ سُراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! ہم تو پکڑے گئے۔ آپؐ نے فرمایا ڈرو نہیں۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ چنانچہ حضورؐ نے سُراقہ کے شر سے بچنے کی دُعا کی۔ جس کی برکت سے اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نے بلند آواز سے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ تم نے مجھے بددعا دی ہے۔ میرے لیے دعا کرو اب میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا بلکہ آپ کے پیچھے جو آپ کی تلاش میں نکلے ہوئے ہیں ان کو واپس کرنے کی بھی ذمہ داری لیتا ہوں۔

چنانچہ حضورؐ نے دعا کی اور اس کی مصیبت جاتی رہی۔

واپسی میں سراقہ جس سے بھی ملتے اس سے کہتے ادھر کچھ نہیں ، یونہی فضول جاؤ گے۔ اور اس طرح اسے واپس کر دیتے ۔ غرض انہوں نے جو عہد کیا تھا اُسے پورا کر دیا۔

۶۳ــــ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِمْ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَآءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ : اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ ، وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ مِنْ مَّقَامِيْ هٰذَا ، وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْهَا قَالَ فَكَانَتْ اٰخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رَوَايَةٍ : "وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ" قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَتْ اٰخِرَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ : اِنِّيْ فَرَطٌ لَكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِيَ الْاٰنَ ، وَاِنِّيْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبینا صلی اللّٰہ علیہ وسلم ، بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ احد، کتاب الجنائز باب الصلوٰۃ علی الشہید)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ شہدائے اُحد کی قبروں پر تشریف لے گئے اور آٹھ سال بعد ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ دعا کا رنگ ایسا تھا جیسا کوئی زندوں اور وفات پانے والوں کو اَلوداع کہہ رہا ہو۔ پھر آپؐ منبر پر چڑھے اور خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ میں تمہارا پیشرو ہوں یعنی تم سے کچھ دن پہلے دنیا سے جاؤں گا اور تمہارا نگران بھی ہوں حوضِ کوثر پر ملنے کا تم سے وعدہ کرتا ہوں۔ جہاں میں حوضِ کوثر پر کھڑا ہوں گا وہ مقام مجھے نظر آرہا ہے۔ مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم شرک اختیار کرلوگے۔ البتہ یہ ڈر ضرور ہے کہ تم دنیا میں پھنس کر حرص وطمع میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کروگے۔ راوی کہتے ہیں یہ میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری دیدار تھا اس کے بعد حضورؐ جلد وفات پا گئے۔

ایک اور روایت میں ہے : مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ تم دنیا کی حرص وطمع میں بڑھنے کی کوشش کروگے اور اس کے نتیجہ میں تم آپس میں لڑوگے اور اپنی ہلاکت کا سامان کرلوگے جس طرح تم سے پہلے لوگ ایسا کر کے ہلاک ہوئے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا : میں تم سے کچھ پہلے دنیا سے جا رہا ہوں تا کہ تمہاری بہتری کا سامان کروں۔ میں تمہارا نگران بھی ہوں۔ خدا تعالیٰ کی قسم! وہ جگہ مجھے نظر آرہی ہے جہاں میں حوضِ کوثر کے کنارے کھڑا

ہوں گا۔ مجھے زمین کے خزانوں بلکہ سارے عالم کی کُنجیاں دی گئی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قسم مجھے اس بات کا ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شرک اختیار کرلوگے بلکہ ڈر اس بات کا ہے کہ دنیا کی حرص و طمع میں ایک دوسرے کا مقابلہ کروگے۔

۶۴ــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ دَخَلَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ اَضَاءَ مِنْھَا کُلُّ شَیْءٍ فَلَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ اَظْلَمَ مِنْھَا کُلُّ شَیْءٍ وَمَا نَفَضْنَا اَیْدِیَنَا عَنِ التُّرَابِ وَاِنَّا لَفِیْ دَفْنِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَنْکَرْنَا قُلُوْبَنَا۔

(ترمذی کتاب المناقب باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۔ شمائل ترمذی۔ باب فی وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلّم)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس دن مدینہ تشریف لائے تھے۔ آپؐ کی آمد کی وجہ سے اس دن مدینہ کا گوشہ گوشہ روشن ہوگیا تھا اور جس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے مدینہ کی ہر جگہ تاریک ہوگئی۔ اور ہم نے حضور علیہ السلام کو دفن کیا اور ابھی ہمارے ہاتھوں سے مٹّی بھی صاف نہیں ہوئی تھی کہ ہمارے دل بدلنے لگے۔

۶۵ــــ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ

وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِى لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِىْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ قَالَ فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَزَعَاتٍ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُوْنَا اٰدَمُ فَاشْفَعْ لَنَا اِلَى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ اِنِّىْ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اُهْبِطْتُ مِنْهُ اِلَى الْاَرْضِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ اِنِّىْ دَعَوْتُ عَلَى اَهْلِ الْاَرْضِ دَعْوَةً فَاُهْلِكُوْا وَلٰكِنِ اذْهَبُوْا اِلَى اِبْرَاهِيْمَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِنِّىْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْهَا كَذْبَةٌ اِلَّا مَا حَلَّ بِهَا عَنْ دِيْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى فَيَاتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّىْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَلٰكِنِ ائْتُوا عِيْسٰى فَيَاتُونَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّىْ عُبِدْتُّ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَاْتُوْنَنِىْ فَاَنْطَلِقُ مَعَهُمْ .... فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيُقَالُ مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُوْنَ لِىْ وَيُرَحِّبُوْنَ بِىْ فَيَقُوْلُوْنَ مَرْحَبًا فَاَخِرُّ سَاجِدًا فَيُلْهِمُنِىْ اللّٰهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَيُقَالُ لِىْ : اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَقُلْ يُسْمَعْ لِقَوْلِكَ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِىْ قَالَ اللّٰهُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔

(ترمذی ابواب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل ۲۔بخاری کتاب التفسیر سورۃ النحل ۔ الفاظ کے فرق کے ساتھ ۳۔مسلم کتاب الایمان باب ادنی ایل الجنۃ منزلۃً)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نسلِ آدم کا سردار میں ہوں لیکن یہ کوئی فخر کی بات نہیں۔ حمد کا عَلَم میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں۔ آدم اور اسکے سوا دوسرے تمام نبی اُس دن میرے جھنڈے تلے ہوں گے اور میں وہ پہلا انسان ہوں گا جس پر سے قبر کو پھاڑا جائے گا یعنی سب سے پہلے اُٹھوں گا اور اس پر بھی مجھے کوئی فخر نہیں۔ پھر فرمایا لوگوں پر خوف کی تین گھڑیاں آئیں گی اس وقت وہ آدمؑ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ آپ ہمارے باپ ہیں اپنے ربّ کے پاس ہماری شفاعت کیجئے لیکن وہ کہیں گے میں تو (تمہارے خیال میں) ایک گناہ کا مرتکب ہوا تھا جس کی وجہ سے مجھے زمین کی طرف گرا دیا گیا ہاں تم نوحؑ کے پاس جاؤ شاید وہ تمہاری مدد کر سکے لوگ نوحؑ کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں نے تو (تمہارے خیال میں) ناحق اہلِ ارض کے خلاف ایک بد دعا کی تھی جس سے وہ سب ہلاک ہو گئے تھے ہاں تم ابراہیمؑ کے پاس جاؤ۔ لوگ ابراہیمؑ کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں نے تو (تمہارے عقیدہ کے مطابق) تین جھوٹ بولے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا ان میں سے کوئی ایک بھی جھوٹ نہیں تھا صرف اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کے سلسلہ میں چند تدابیر تھیں۔ بہر حال ابراہیمؑ لوگوں کو جواب دیں گے کہ تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ

شاید وہ تمہاری مدد کر سکے ۔ لوگ موسیٰؑ کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں نے تو (تمہارے خیال میں) ایک شخص کو ناحق قتل کر دیا تھا تم عیسیٰؑ کے پاس جاؤ لوگ عیسیٰؑ کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں نے تو (تمہارے عقیدہ کے مطابق) اللہ تعالیٰ کی عبادت کی بجائے اپنی عبادت کی لوگوں کو ترغیب دی تھی[1] تم محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ۔ آپؐ نے فرمایا اس پر وہ میرے پاس آئیں گے (چونکہ میرے سچّے پیروؤں نے کبھی مجھ پر کوئی اتہام نہیں لگایا اور میری امّت کا ایک حصّہ ہمیشہ اس سچائی پر قائم رہا اس لیے) میں ان کے ساتھ (اللہ کے حضور) جاؤں گا ۔ (حجاب کی طرف سے) پوچھا جائے گا کون

---

[1] اس سے صاف ظاہر ہے اس جگہ لوگوں کے ان تصوّرات اور نظریات کا ذکر ہو رہا ہے جو وہ اپنے اپنے پیشواؤں کے بارہ میں رکھتے ہیں ۔ علاوہ ازیں اس حدیث میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ صرف اسلام ہی وہ مذہب ہے جسنے انبیاء کے معصوم ہونے کی تعلیم دی اور واضح کیا کہ کسی نبی سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا پس اس تعلیم کو قبول کرنے میں ہی نجات ہے اور اس بناء پر آپؐ کو خاتم النبیّین کا اعزاز بخشا گیا یعنی آپؐ ہی کے فیضان اور آپکی ہی تعلیم کے نتیجہ میں تمام انبیاء کی سچائیاں ثابت ہوئیں اس لئے عالمِ انسانیت کے اصل شفیع اور منجی آپؐ ہیں کیونکہ آپکی تعلیم ہی دائمی اور ہمیشہ قائم رہنے والی ہے ۔ ؎

پہلے تو رہ میں ہارے پار اُس نے ہیں اتارے
میں جاؤں اُس کے وارے بس ناخدا یہی ہے

ہے؟ جواب دیا جائے گا محمدؐ (آئے ہیں) پس وہ میرے لیے دروازہ کھول دیں گے اور مجھے خوش آمدید کہیں گے۔ مَیں (دربارِ الٰہی میں) سجدہ میں گر جاؤں گا اور اس وقت جنابِ الٰہی کی طرف سے اعلیٰ انداز کی حمد وثناء الہام ہوگی۔ (جب وہ حمد وثناء مَیں کروں گا) تو مجھے کہا جائے گا اپنا سر اٹھاؤ اور (جو کچھ مانگنا ہے) مانگو تمہیں دیا جائے گا۔ شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ کہو تمہاری بات سُنی جائے گی اور یہی وہ مقامِ محمود ہے جس کے بارہ میں خدا نے فرمایا ہے :عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ (سورہ بنی اسرائیل: ۸۰)

۶۶—— عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرُّهَيْطُ وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيَّ لَيْسَ مَعَهٗ اَحَدٌ اِذْ رُفِعَ لِيْ سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ اُمَّتِيْ فَقِيْلَ لِيْ : هٰذَا مُوْسٰی وَقَوْمُهٗ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَی الْاُفُقِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَقِيْلَ لِيْ : اُنْظُرْ اِلَی الْاُفُقِ الْاٰخَرِ فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَقِيْلَ لِيْ : هٰذِهٖ اُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ۔ ثُمَّ نَهَضَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَخَاضَ النَّاسُ فِيْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِلَا حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : فَلَعَلَّهُمْ

الَّذِيْنَ صَحِبُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِي الْاِسْلَامِ فَلَمْ يُشْرِكُوْا بِاللهِ۔ وَذَكَرُوا اَشْيَآءَ۔ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا الَّذِىْ تَخُوْضُوْنَ فِيْهِ؟ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ: هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَرْقُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: اُدْعُ اللهَ اَنْ يَّجْعَلَنِىْ مِنْهُمْ فَقَالَ: اَنْتَ مِنْهُمْ۔ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ: اُدْعُ اللهَ اَنْ يَّجْعَلَنِىْ مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ۔

(مسلم کتاب الایمان، بخاری کتاب الرقاق باب یدخل الجنۃ سبعون الفًا)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے سامنے گزشتہ امّتیں پیش کی گئیں۔ میں نے دیکھا کہ کسی نبی کے ساتھ چھوٹا سا گروہ ہے اور کسی کے ساتھ ایک دو آدمی ہیں اور کسی نبی کے ساتھ کوئی بھی نہیں۔ اسی اثناء میں ایک بہت بڑا انبوہِ عظیم میرے سامنے لایا گیا۔ میں نے خیال کیا یہ میری امّت ہے لیکن مجھے بتلایا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی اُمّت ہے۔ آپؐ اُفق کی طرف دیکھیں۔ جب میں نے نظر اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے پھر

مجھے کہا گیا کہ اب دوسرے اُفق کی طرف دیکھیں میں نے دیکھا کہ اس طرف بھی لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ مجھے بتلایا گیا کہ یہ میری اُمّت ہے اور ان میں ستّر ہزار لوگ ایسے ہیں جو بِلا حساب اور ہر قسم کی باز پُرس یا سزا کے بغیر جنّت میں داخل ہوں گے۔ پھر حضوؐر اُٹھے اور گھر چلے گئے۔ لوگوں میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں کہ وہ کون ہیں جو بلا حساب کسی قسم کی باز پُرس کے بغیر جنّت میں داخل ہوں گے۔ کسی نے کہا۔ وہ آنحضرتؐ کے صحابہ ہیں۔ کسی نے کہا شاید وہ لوگ ہیں جو اسلام میں پیدا ہوئے اور انہوں نے شرک نہیں کیا۔ اسی طرح مختلف خیالات کا اظہار کیا گیا (یہ سُن کر) حضوؐر باہر تشریف لائے اور پوچھا۔ تم کن خیالات اور بحث و مباحثہ میں اُلجھے ہوئے ہو؟ صحابہؓ نے حضوؐر کو اپنی گفتگو سے آگاہ کیا۔ اس پر حضوؐر نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو یقینِ کامل پر قائم ہیں، ہر قسم کے اوہام کے دَور میں نہ خود تعویز گنڈے کرتے ہیں اور نہ کراتے ہیں۔ اور نہ بدفال لیتے ہیں نہ کسی کا بُرا چاہتے ہیں بلکہ اپنے ربّ پر توکّل کرتے ہیں۔ اس پر عکاشہ بن محصن کھڑے ہو گئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ایسے لوگوں میں شامل فرمائے۔ آپؐ نے فرمایا۔ تُو ان میں شامل ہے۔ اس پر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور کہا۔ دُعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کر دے۔ حضوؐر نے فرمایا۔ عکاشہ تجھ سے سبقت اور پہل حاصل کر چکا ہے۔

۶۷ــــ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ

نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَأْبِرُوْنَ النَّخْلَ يَقُوْلُوْنَ يُلَقِّحُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ : مَا تَصْنَعُوْنَ قَالُوْا : كُنَّا نَصْنَعُهٗ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْلَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوْهُ فَنَفَضَتْ اَوْ فَنَقَصَتْ قَالَ : فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ : اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهٖ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَاْيِيْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ : اِنْ كَانَ يَنْفَعُهُمْ ذٰلِكَ فَلْيَصْنَعُوْهُ فَاِنِّيْ اِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تُؤَاخِذُوْنِيْ بِالظَّنِّ وَلٰكِنْ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللهِ شَيْئًا فَخُذُوْا بِهٖ فَاِنِّيْ لَنْ اَكْذِبَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ : اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاَمْرِ دُنْيَاكُمْ ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب وجوب امتثال ما قالہ شرعًا)

حضرت رافع بن خدیجؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور لوگ کھجوروں کے نر پھولوں کا پولن مادہ پھولوں پر چھڑکتے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم قدیم زمانہ سے ایسا کرتے آئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرو شاید اس میں بہتری ہو۔ لوگوں نے اسے چھوڑ دیا۔ لیکن اس سال پھل بہت کم آیا۔ لوگوں نے حضورؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا۔ مَیں بھی انسان ہوں جب میں کوئی دینی بات کہوں تو اس کو اختیار کرو کیونکہ وہ خدا

تعالیٰ کی طرف سے ہے لیکن اگر میں اپنی رائے سے کہوں تو میں بھی انسان ہوں (ہوسکتا ہے کہ وہ بات میرے تجربے میں نہ آئی ہو اور وہ درست نہ ہو۔) ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا اگر تابیر کرنا مفید ہوتا ہے تو تمہیں ضرور کرنا چاہیئے۔ میں نے تو اپنے خیال کا اظہار کیا تھا۔ تم پر میرے خیال کی پیروی لازم نہیں۔ البتہ جب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے تمہیں کوئی بات بتاؤں تو اس کی تعمیل ضروری ہے کیونکہ میں خدا تعالیٰ پر جھوٹ کا مرتکب ہرگز نہیں ہوسکتا ایک دوسری روایت کے مطابق حضورؐ نے فرمایا کہ تم اپنے دنیوی معاملات کے بارے میں مجھ سے زیادہ تجربہ رکھتے ہو۔

اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسولؐ سے محبّت

۶۸ —— عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ۔

(مسلم کتاب الذّکر باب التعوّذ من شر ما عمل و من شر ما لم یعمل)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے : اے اللہ میں تیری فرمانبرداری کرتا ہوں، تجھ پر ایمان لاتا ہوں، تجھ پر توکّل کرتا ہوں، تیری طرف جھکتا ہوں، تیری مدد سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! میں تیری عزّت کی پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ تُو مجھے گمراہی سے بچا۔ تو زندہ ہے۔ تیرے سوا کسی کو بقا نہیں، جنّ وانس سب کیلئے فنا مقدّر ہے۔

۶۹ــــ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : کَانَ مِنْ دُعَآءِ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ : اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام یُوں دعا مانگا کرتے تھے۔ ”اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری محبّت مانگتا ہوں۔ اور اُن لوگوں کی محبّت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں۔ اور اس کام کی محبّت جو مجھے تیری محبّت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا! ایسا کر کہ تیری محبّت مجھے اپنی جان، اپنے اہل وعیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔

۷۰۔۔۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِہِنَّ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ: اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ، وَاَنْ یَّکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ۔

(بخاری کتاب الایمان باب حلاوۃ الایمان)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین باتیں ہیں۔جس میں وہ ہوں، وہ ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کو محسوس کرے گا۔اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ باقی تمام چیزوں سے اُسے زیادہ محبوب ہو۔ دوسرے یہ کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبّت کرے اور تیسرے یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے کفر سے نکل آنے کے بعد پھر کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ناپسند کرے جتنا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہو۔

۷۱۔۔۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَتَی السَّاعَۃُ ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَا اَعْدَدْتَّ لَھَا ؟ قَالَ حُبَّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ قَالَ : اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ، وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَا اَعْدَدْتُّ لَھَا مِنْ کَثِیْرِ صَوْمٍ وَلَا صَلٰوۃٍ وَلَا صَدَقَۃٍ وَلٰکِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔

(بخاری کتاب الادب باب علامۃ الحب فی اللہ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا'' قیامت کب ہوگی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم نے اس کیلئے تیاری کیا کی ہے؟ بدوی نے جواب دیا ''صرف اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ محبت'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تجھے اس کا ساتھ نصیب ہوگا جس سے تجھے محبّت ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس بدوی نے کہا میں نے نماز روزہ اور صدقے کے ذریعہ تو قیامت کیلئے کوئی زیادہ تیاری نہیں کی۔ البتّہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں۔

۷۲۔۔۔ عَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ : بَیْنَمَا ھُوَ یُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَکَانَ فِیْہِ مُزَاحٌ بَیْنَا یُضْحِکُھُمْ فَطَعَنَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی خَاصِرَتِہٖ بِعُوْدٍ۔ فَقَالَ : اَصْبِرْنِیْ قَالَ : اِصْطَبِرْ ! قَالَ : اِنَّ عَلَیْكَ قَمِیْصًا وَلَیْسَ عَلَیَّ قَمِیْصٌ فَرَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِیْصِہٖ فَاحْتَضَنَہٗ وَجَعَلَ یُقَبِّلُ کَشْحَہٗ فَقَالَ : اِنَّمَا اَرَدْتُّ ھٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی قُبلة الجسد، مشکوۃ باب المصافحة والمعانقه)

حضرت اسید بن حُضَیر انصاریؓ کے بارہ میں روایت ہے کہ وہ بڑے بامذاق آدمی تھے ایک دن لوگوں میں بیٹھے ہنسی مذاق

کی باتیں کر رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پہلو میں اپنی چھڑی چبھوئی۔ اس پر وہ کہنے لگے حضورؐ میں نے تو بدلہ لینا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اچھا آؤ اور بدلہ لے لو۔ اس پر وہ کہنے لگے۔ حضورؐ آپ نے تو قمیص پہنی ہوئی ہے اور میں تو ننگے بدن ہوں اس پر حضورؐ نے بدلہ دینے کیلئے اپنی قمیص کو اوپر اٹھایا۔ یہ دیکھ کر اسید بن حُضَیر حضورؐ سے لپٹ گئے اور جسدِ مبارک کے بوسے پر بوسے لینے لگے اور کہنے لگے کہ حضور میرا تو یہ مقصد تھا۔ (میں نے تو یہ برکت حاصل کرنے کیلئے دل میں یہ تدبیر سوچی تھی۔)

۷۳۔۔۔۔۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ قُرَادٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ یَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُہٗ یَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِہٖ فَقَالَ لَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَا یَحْمِلُکُمْ عَلٰی ھٰذَا قَالُوْا: حُبُّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُحِبَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَوْ یُحِبَّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَلْیَصْدُقْ حَدِیْثَہٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْیُؤَدِّ اَمَانَتَہٗ اِذَا اُئْتُمِنَ وَلْیُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَہٗ۔

(مشکوٰۃ باب الشفقۃ والرّحمۃ علی الخلق بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی قرادؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز وضو کر رہے تھے کہ آپؐ کے صحابہ وضو والا پانی اپنے ہاتھوں اور چہروں پر ملنے لگے۔ یہ دیکھ کر حضور علیہ السّلام نے فرمایا ایسا تم کس سبب سے کر رہے ہو؟ صحابہ کرام نے جواب دیا۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبّت کی وجہ سے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ اور اس کے رسولؐ سے واقعی محبّت کرتے ہو اور چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسولؐ بھی تم سے محبت کرے تو اس کیلئے تمہیں یہ کرنا چاہئے کہ ہمیشہ سچ بولو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں کبھی خیانت نہ کرو اور اپنے پڑوسی سے ہمیشہ حسنِ سلوک کرو۔

ذکرِ الٰہی، دُعا اور انکی اہمیت

۴۷۔۔۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اَفْضَلُ الذِّكْرِ : لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب دعوۃ المسلم مستجابۃ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بہترین ذکر کلمۂ توحید ہے یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بہترین دعا الحمدللہ ہے۔

۷۵۔۔۔عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُہٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ۔ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ فَقَالَ مَثَلُ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ وَالْبَیْتِ الَّذِیْ لَا یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ وجوازھا فی المسجد)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ذکرِ الٰہی کرنے والے اور ذکر الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے یعنی جو ذکرِ الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مُردہ ہے۔

مسلم کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا، ان کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔

۷۶۔۔۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ ارْتَعُوْا فِیْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ۔ قُلْنَا

يَارَسُوْلَ اللهِ مَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ مَجَالِسُ الذِّكْرِ قَالَ اغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَاذْكُرُوْا مَنْ كَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّعْلَمَ مَنْزِلَتَهٗ عِنْدَ اللهِ تَعَالٰى فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَنْزِلَةُ اللهِ تَعَالٰى عِنْدَهٗ فَاِنَّ اللهَ تَعَالٰى يُنْزِلُ الْعَبْدَ مِنْهُ حَيْثُ اَنْزَلَهٗ مِنْ نَفْسِهٖ۔

(قشیریہ باب الذکر صفحہ ۱۱۱)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا ''اے لوگو! جنّت کے باغوں میں چرنے کی کوشش کرو'' ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! جنّت کے باغ سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا ''ذکر کی مجالس جنّت کے باغ ہیں۔'' آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ صبح اور شام کے وقت خصوصًا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اُسے اس قدر و منزلت کا علم ہو جو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی ہے تو وہ یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اس کا کیا تصوّر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی ایسی ہی قدر کرتا ہے جیسی اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ہے۔

۷۷ —— عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَتَّبِعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَؤُوْا مَا بَيْنَهُمْ

وَبَيْنَ السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا إِلَى السَّمَآءِ قَالَ: فَيَسْأَلُهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْاَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيَسْئَلُوْنَكَ، قَالَ : وَمَاذَا يَسْأَلُوْنِيْ؟ قَالُوْا : يَسْئَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِيْ؟ قَالُوْا : لَا اَيْ رَبِّ، قَالَ : فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِيْ، قَالُوْا : وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ قَالَ : وَمِمَّا يَسْتَجِيْرُوْنَنِيْ؟ قَالُوْا : مِنْ نَارِكَ يَارَبِّ، قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِيْ ؟ قَالُوْا: لَا ، قَالَ : فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِيْ ؟ قَالُوْا : وَيَسْتَغْفِرُوْنَكَ قَالَ : فَيَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَاَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوْا وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ ، قَالَ : فَيَقُوْلُ : وَلَهٗ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ ۔

(مسلم کتاب الذکر باب فضل مجالس الذکر)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اورانہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہورہا ہوتو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ

لیتے ہیں۔ساری فضا ان کے اس سایۂ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔جب لوگ اس مجلس سے اُٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔وہاں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں۔ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح کر رہے تھے، تیری بڑائی بیان کر رہے تھے، تیری عبادت میں مصروف تھے اور تیری حمد میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے۔اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری جنّت مانگتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے۔کیا انہوں نے میری جنّت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔اے میرے ربّ انہوں نے تیری جنّت دیکھی تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے : اُن کی کیا کیفیت ہوگی اگر وہ میری جنّت کو دیکھ لیں۔ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ چاہتے ہیں؟ فرشتے اس پر کہتے ہیں تیری آگ سے وہ پناہ چاہتے تھے۔اللہ تعالیٰ کہتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں دیکھی تو نہیں۔خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔اُن کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیں؟ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری بخشش طلب کرتے تھے۔اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور انہیں وہ سب کچھ

دیا جوانہوں نے مجھ سے مانگا اور میں نے ان کو پناہ دی جس سے انہوں نے میری پناہ طلب کی۔ اس پر فرشتے کہتے ہیں : اے ہمارے ربّ! ان میں فلاں غلط کار شخص بھی تھا وہ وہاں سے گزرا اور اُن کو ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر تماش بین کے طور پر ان میں بیٹھ گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بد بخت نہیں رہتا۔

۷۸ــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ جُلَسَائِنَا خَیْرٌ؟ قَالَ مَنْ ذَكَّرَكُمُ اللّٰهَ رُؤْیَتُهُ وَزَادَ فِیْ عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهُ۔ وَذَكَّرَكُمْ بِالْاٰخِرَةِ عَمَلُهُ۔

(الترغیب والترھیب ۔ الترغیب فی مجالسة العلماء صفحه ۷۶ جلد ۱ بحواله ابویَعْلٰی۔)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کس کے پاس بیٹھنا (دینی لحاظ سے) بہتر ہے آپؐ نے فرمایا۔ ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آوے۔ جس کی باتوں سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے۔ (اور اپنے انجام کو بہتر بنانے کیلئے تم کوشش کرنے لگو۔)

۷۹ــــ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ، وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ ، وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى۔

(مسلم کتاب الصلٰوۃ باب استحباب صلٰوۃ الضحٰی ......الخ)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے جسم کا ہر حصّہ نیکی اور صدقہ میں شامل ہوسکتا ہے ۔ ہر تسبیح صدقہ ہے، الحمدللہ کہنا صدقہ ہے، لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنا صدقہ ہے، تکبیر کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ اور چاشت کے وقت دو۲ رکعت نماز پڑھنا ان سب نیکیوں کے برابر ہے۔

۸۰ــــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ يَذْكُرُنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَيَّ شِبْرًا اِقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنِ اقْتَرَبَ

اِلَیَّ ذِرَاعًا اِقْتَرَبْتُ اِلَیْہِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً۔
(ترمذی ابواب الدعوات)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بندے کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں۔ جس وقت بندہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کروں گا۔ اور اگر وہ میرا ذکر محفل میں کرے گا تو میں اس بندے کا ذکر اس سے بہتر محفل میں کروں گا۔ اگر وہ میری جانب ایک بالشت بھر آئے گا تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ جاؤں گا۔ اگر میری طرف وہ ایک ہاتھ آئے گا تو میں اس کی طرف دو ہاتھ جاؤں گا۔ اگر وہ میری طرف چل کر آئے گا تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاؤں گا۔

۸۱ــــ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی کَنْزٍ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ ؟ فَقُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔
(بخاری کتاب الدعوۃ باب قول لا حول ولا قوۃ الّا باللہ)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تجھے جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں ؟ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ ! مجھے ضرور بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا۔

لاحول پڑھا کرو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ مجھ میں برائیوں سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکیوں کے کرنے کی قوّت۔

۸۲ــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِقْرَأْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِىْ وَحِيْنَ تُصْبِحُ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح)

حضرت عبداللہ بن خبیبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تم سورۃ اخلاص اور بعد کی دوسورتیں صبح وشام تین بار پڑھا کرو۔ یہ ذکر تجھے ہر چیز سے بے نیاز کردے گا۔ یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری تمام ضرورتوں کا متکفّل ہوجائے گا۔

۸۳ــــ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَهُوَ مَعَكُمْ۔ (مسلم کتاب الذکر استحباب خفض الصوت بالذکر)

حضرت ابوموسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے لوگ زور زور سے نعرۂ تکبیر لگانے لگے اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ اے لوگو! میانہ روی اختیار کرو۔ نہ تو تم کسی بہرے کو بلا رہے ہو اور نہ ہی کسی ایسے کو جو موجود نہ ہو۔ تم ایسی ہستی کی بڑائی بیان کر رہے ہو جو سمیع ہے، تم سے قریب ہے اور تمہارے ساتھ ہے۔

۸۴ـــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حَتّٰى يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَيَقُوْلُ : مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْأَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ وَمَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا ربّ ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے جب رات کا تیسرا حصّہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کو جواب دوں! کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں! کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں!

۸۵ـــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ

مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَآءَ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ مایقول فی الرکوع والسجود)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان اپنے ربّ سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو اس لیے سجدہ میں بہت دعا کیا کرو۔

۸۶ــــ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ اِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ اِلَیْہِ یَدَیْہِ اَنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا خَائِبَیْنِ۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا، بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔ یعنی صدقِ دل سے مانگی ہوئی دعا کو وہ ردّ نہیں کرتا بلکہ قبول فرماتا ہے۔

۸۷ ــــ عَنْ مَالِكِ بْنِ یَسَارٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰہَ فَاسْئَلُوْہُ بِبُطُوْنِ اَکُفِّکُمْ وَلَا تَسْئَلُوْہُ بِظُھُوْرِھَا وَفِیْ رِوَایَۃِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

قَالَ : سَلُوا اللهَ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوهَكُمْ ۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعاء)

حضرت مالک بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں سامنے پھیلا کر مانگو۔ ہاتھوں کو الٹا کر کے نہ مانگو اور جب تم دعا کر کے فارغ ہو جاؤ تو دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لو۔

۸۸ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَسْتَجِيْبَ اللهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ ۔

(ترمذی ابواب الدعوات باب دعوۃ المسلم مستجابۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تکالیف کے وقت اس کی دعاؤں کو قبول کرے تو اسے چاہئے کہ فراخی اور آرام کے وقت بکثرت دعا کرے۔

۸۹ــــ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ

عَلٰی کُلِّ شَیْیءٍ قَدِیْرٌ ۔ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

(مسلم کتاب الصلوۃ باب استحباب الذکر بعد الصلوۃ)

حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیر دیتے تو یہ ذکر کرتے۔ ’’اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہی بادشاہ ہے؟ وہی مستحقِ حمد و شناء ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے اللہ جو تُو دے اُسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تُو روکے اُسے کوئی دے نہیں سکتا۔ کسی مالدار اور طاقتور کو اس کا مال اور اُس کی طاقت تجھ سے نہیں بچا سکیں گے اور نہ ہی کوئی فائدہ دے سکیں گے۔‘‘

۹۰ــــ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ عَبْدٍ یَقُوْلُ فِیْ صَبَاحِ کُلِّ یَوْمٍ وَّمَسَآءِ کُلِّ لَیْلَۃٍ : بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَّا لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْءٌ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی الدعاء اذا اصبح)

حضرت عثمانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ صبح و شام تین بار یہ دعا

مانگتا ہے کہ میں اس اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد چاہتا ہوں جس کے نام کے ہوتے ہوئے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، وہ دعاؤں کو سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

۹۱ــــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنْ مَّجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰٓؤُلَآءِ الدَّعْوَاتِ لِاَصْحَابِهٖ : اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ ، وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَآئِبَ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا ، وَاَبْصَارِنَا ، وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا ، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا ، وَاجْعَلْ ثَاْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا ، وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا ، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا ، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا ، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی جامع الدعوات صفحہ ۱۸۸ جلد ۲)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی کسی مجلس سے اُٹھتے تو آپؐ دعا کرتے : اے میرے اللہ! تو ہمیں اپنا خوف عطا کر جسے تو ہمارے اور گناہوں کے درمیان روک بنا دے اور ہم

سے تیری نافرمانی سرزد نہ ہو اور ہمیں اطاعت کا وہ مقام عطا کر جس کی وجہ سے تو ہمیں جنّت میں پہنچا دے اور اتنا یقین بخش کہ جس کی وجہ سے دنیا کے مصائب تُو ہم پر آسان کر دے۔ اے میرے اللہ! ہمیں اپنے کانوں، اپنی آنکھوں اور اپنی طاقتوں سے زندگی بھر صحیح صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ہمیں اس بھلائی کا وارث بنا۔ اور جو ہم پر ظلم کرے اُس سے تو ہمارا انتقام لے۔ جو ہم سے دشمنی رکھتا ہے اُس کے برخلاف ہماری مدد فرما۔ اور دین میں کسی ابتلا کے آنے سے بچا۔ اور ایسا کر کہ دنیا ہمارا سب سے بڑا غم اور فکر نہ ہو اور نہ یہ دنیا ہمارا مبلغ علم ہو یعنی ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک ہی محدود نہ ہو۔ اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے اور مہربانی سے پیش نہ آئے۔

۹۲ —— عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ قَالَ : بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ، اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ، اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب ما یقول الرجل اذا خرج من بَیْتِہٖ)

حضرت اُمِّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ

تعالیٰ پر توکّل کرتا ہوں ۔ اے میرے اللہ! میں گمراہ ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں ۔ اسی طرح گمراہ کیے جانے سے بھی ۔ پھسلنے اور پھسلائے جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں ۔ ظالم اور مظلوم بننے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی کہ میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں اور اس پر زیادتی کروں یا مجھ سے ایسا ناروا سلوک کیا جائے ۔

۹۳ —— عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى ۔ (مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من شر ما عمل)

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے ۔ اے میرے اللہ! میں تجھ سے ہدایت طلب کرتا ہوں ۔ تقویٰ اور عفّت مانگتا ہوں ۔ مجھے فارغ البالی عطا کر اور ہر دوسرے سے بے نیاز کردے ۔

۹۴ —— عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ ۔ (مسلم کتاب العیدین باب التعوذ عند رویۃ الریح، ترمذی)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب آندھی آتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے ۔ اے میرے خدا! تجھ سے اس آندھی کی خیر

چاہتا ہوں اور وہ بھلائی چاہتا ہوں جو اس میں ہے اور جس کے لیے اسے بھیجا گیا ہے۔ اور میں تجھ سے اس آندھی کے شَر سے پناہ چاہتا ہوں اور اس نقصان سے پناہ چاہتا ہوں جو اس میں مخفی ہے اور جن شر انگیز اور نقصان دہ حالات کے لیے اسے بھیجا گیا ہے ان سے بھی پناہ چاہتا ہوں۔

۹۵ــــ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لِيْ وَقَالَ : لَا تَنْسَنَا يَا أُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ ۔ فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِيْ أَنَّ لِيْ بِهَا الدُّنْيَا ۔

(ترمذی کتاب الدعوات، مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۲۹، جلد ۲ صفحہ ۵۹)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عُمرہ کے لیے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی۔ آپؐ نے اجازت مرحمت فرمائی اور ساتھ ہی فرمایا۔ میرے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھُولنا۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے حضوؐر کی اس بات سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ اگر اس کے بدلے میں مجھے ساری دنیا مل جائے تو اتنی خوشی نہ ہو۔

۹۶ــــ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ : دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما ذکر فی دعوۃ المسافر)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین دعائیں بلاشک قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دُعا، مسافر کی دُعا اور باپ کی بیٹے کے متعلق دُعا۔

دُرود شریف کی اہمیت

۹۷۔۔۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِیْ اَرُدُّ عَلَیْهِ السَّلَامَ۔

(ابوداؤد کتاب المناسک باب زیارۃ القبور)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے اللہ تعالیٰ میری رُوح کو واپس لوٹا دیگا تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دے سکوں۔ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے والے کو اس درود کا ایسا اجر اور ثواب ملے گا جیسے خود حضورؑ سلام و درود کا جواب مرحمت فرما رہے ہوں)

۹۸۔۔۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا كَیْفَ

نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ ؟ قَالَ : قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(مسلم کتاب الصلٰوۃ باب الصلٰوۃ علی النبی، بخاری)

حضرت کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ آپؐ پر سلام کس طرح بھیجا جائے لیکن یہ پتہ نہیں کہ آپؐ پر دُرود کیسے بھیجیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم مجھ پر اس طرح درود بھیجا کرو۔ اے ہمارے اللہ! تُو محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر درود بھیج جس طرح تُو نے ابراہیمؑ کی آل پر درود بھیجا اے ہمارے اللہ! تُو محمدؐ اور محمدؐ کی آل کو برکت عطا کر جس طرح تُو نے ابراہیمؑ کی آل کو برکت عطا کی۔ تُو حمد والا اور بزرگی والا ہے۔

۹۹ــــ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ فِيْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يُمَجِّدِ اللّٰهَ تَعَالٰى، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ ۔ اَوْ لِغَيْرِهٖ ۔ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ رَبِّهٖ سُبْحَانَهٗ وَالثَّنَآءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُوْ بَعْدُ بِمَا شَآءَ ۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعا)

حضرت فضالہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سُنا۔ نہ اُس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود بھیجا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ اس نے جلد بازی سے کام لیا ہے اور صحیح طریق سے دعا نہیں کی۔ آپؐ نے اس شخص کو بلایا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں دعا کرنے لگے تو پہلے اپنے ربّ کی حمد و ثناء کرے، پھر نبی کریمؐ پر درود بھیجے اس کے بعد حسبِ منشاء دعا کرے۔

رضائے الٰہی اور قُربِ خُداوندی کے حصُول کی کوشش

۱۰۰ —— عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقُلْتُ لَهٗ : لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ؟ قَالَ : اَفَلَا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الفتح، مسلم)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹھ کر نماز پڑھتے یہاں تک کہ آپؐ کے پاؤں متورّم ہو کر پھٹ جاتے۔ ایک دفعہ میں نے آپؐ سے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ! آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اگلے پچھلے سب قصور معاف فرما دیئے ہیں۔ یعنی ہر قسم کی غلطیوں اور لغزشوں سے محفوظ رکھنے کا ذمّہ لے لیا ہے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ کیا میں یہ نہ چاہوں کہ اپنے ربّ کے فضل و احسان پر اس کا شکر گزار بندہ بنوں۔

۱۰۱۔۔۔ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبِ ِالْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَادِمِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: كُنْتُ اَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ: سَلْنِيْ فَقُلْتُ: اَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ: اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ: فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ۔"

(مسلم باب فضل السجود والحث علیہ)

حضرت ربیعہؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اور اہل الصفّہ میں سے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ رات کو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے آپؐ کے گھر سویا کرتا تھا۔ رات کو اُٹھ کر آپؐ کے وضو کا پانی لاتا اور دوسرے کام کاج

کرتا۔ ایک دن آپؐ نے فرمایا۔ مجھ سے کچھ مانگنا ہے تو مانگ لو۔ میں نے کہا۔ میں اس دعا کے لیے آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جنّت میں بھی آپؐ کا ساتھ میسّر ہو۔ حضوؐر نے فرمایا۔ اسکے علاوہ بھی کچھ اور چاہیئے؟ میں نے کہا بس یہی کافی ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ میں دعا کروں گا۔ لیکن کثرتِ سجود و صلوٰۃ سے تم بھی اس بارہ میں میری مدد کرو۔

۱۰۲ — عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فِیْمَا یَرْوِیْہِ عَنْ رَبِّہٖ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : اِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا ، وَاِذَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا، وَاِذَا اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الذکر)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ربّ کی طرف سے بطور حدیثِ قُدسی بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب بندہ ایک بالِشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوجاتا ہوں۔ جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دوٗ ہاتھ اس کے قریب ہوجاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دَوڑتے ہوئے جاتا ہوں۔

۱۰۳— عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَوْ اَزِيْدُ، وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَآءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ ۔ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَمَنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً۔

(مسلم کتاب الذکر باب فضل الذکر والدعآء)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص کوئی نیکی کرتا ہے اس کو دس گُنا بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب مَیں دوں گا۔ اور اگر وہ برائی کرتا ہے تو اس کو اس بُرائی کے برابر سزا دوں گا یا اُسے بخش دوں گا۔

اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک گز اُس کے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک گز میرے قریب ہوتا ہے میں ۲دو گز اس سے قریب ہوتا ہوں۔ اور جو میرے پاس چلتے ہوئے آتا ہے میں اس کے پاس دوڑے ہوئے جاتا ہوں اور اگر کوئی شخص دنیا بھر کے گُناہ لے کر میرے پاس آئے گا بشرطیکہ اس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو میں اس کے ساتھ اتنی ہی بڑی مغفرت اور بخشش سے پیش آؤں گا اور اسے معاف کردوں گا۔

توجّہ اِلی اللہ، تقدیر اور راضی بَرَضا رہنے کا مفہوم

۱۰۴ــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : کُنْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ : یَا غُلَامُ اِنِّیْ اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ : اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاھَکَ : اِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّۃَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَّنْفَعُوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ لَکَ، وَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّضُرُّوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلَیْکَ، رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفِ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ اَمَامَکَ، تَعَرَّفْ اِلَی اللّٰہِ فِی الرَّخَاءِ یَعْرِفْکَ فِی الشِّدَّۃِ، وَاعْلَمْ اَنَّ مَا اَخْطَأَکَ لَمْ یَکُنْ لِیُصِیْبَکَ، وَمَا اَصَابَکَ لَمْ یَکُنْ لِیُخْطِئَکَ : وَاعْلَمْ اَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ ، وَاَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْکَرْبِ، وَاَنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔

(ترمذی ابواب صفۃ القیمۃ)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جبکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے برخوردار! میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں۔ اوّل یہ کہ تُو اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ،

اللہ تعالیٰ تیرا خیال رکھے گا۔ تو اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھ تُو اسے اپنے پاس پائے گا۔ جب کوئی چیز مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ۔ اگر مدد مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور سمجھ لے کہ اگر سارے لوگ اکٹھے ہو کر تجھے فائدہ پہنچانا چاہیں تو وہ تجھے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے کہ اللہ چاہے اور تیری قسمت میں فائدہ لکھ دے۔ اور اگر وہ تجھے نقصان پہنچانے پر اتفاق کر لیں تو تجھے نقصان نہیں پہنچا سکیں گے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ تیری قسمت میں نقصان لکھ دے۔ قلمیں اٹھا کر رکھ دی گئیں ہیں اور صحیفۂ تقدیر خشک ہو چکا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھ۔ تُو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ کو خوشحالی میں پہچان اللہ تعالیٰ تجھے تنگدستی میں پہچانے گا او سمجھ لے کہ جو تجھ سے چُوک گیا اور تجھ تک نہیں پہنچ سکا، وہ تیرے نصیب میں نہیں تھا اور جو تجھ کو مل گیا وہ تجھے ملے بغیر رہ نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ تقدیر کا لکھا یونہی تھا۔ جان لو کہ (اللہ تعالیٰ کی) مدد صبر کرنے کے ساتھ ہے اور خوشی بے چینی کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور ہر تنگی کے بعد یُسر اور آسانی کے دن آتے ہیں۔

۱۰۵ —— عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِسَرْغَ

لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الْاَجْنَادِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَاَخْبَرُوْهُ أَنَّ
الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّامِ ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ : اُدْعُ لِيَ
الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ
الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ : قَدْ خَرَجْتَ لِاَمْرٍ
وَلَا نَرٰى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا
الْوَبَاءِ، فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ : اُدْعُوْا لِيَ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ
فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ
فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ، ثُمَّ قَالَ : اُدْعُ لِيْ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ مَّشْيَخَةِ
قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ، فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ
رَجُلَانِ فَقَالُوْا ! نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمُهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ
فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّيْ مُصَبِّحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوْا عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ
عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ : أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ، فَقَالَ عُمَرُ لَو غَيْرُكَ قَالَهَا
يَا أَبَا عُبَيْدَةَ : نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ ، أَرَأَيْتَ لَوْ
كَانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَطَتَّ وَادِيًا لَهُ عَدْوَتَانِ اِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ وَالْاُخْرٰى
جَدْبَةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ وَإِنْ رَعَيْتَ
الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ ؟ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ

مُتَغَيِّبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهٖ فَقَالَ : إِنَّ عِنْدِيْ فِيْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : إِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدِمُوْا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ۔ قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

(بخاری کتاب الطِّبِّ۔ باب ما یذکر فی الطّاعُون)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ شام کے علاقہ میں آئے ہوئے تھے۔ جب آپ سَرَغ نامی مقام میں پہنچے تو فوجوں کے سردار حضرت ابوعبیدہؓ اور اُن کے ساتھی آپ کی پیشوائی کے لیے آئے۔ وہیں آپ کو خبر ملی کہ شام کے علاقہ میں طاعون کی وباء پھیلی ہوئی ہے۔ ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے مجھے فرمایا کہ مہاجرین کو بلایئے۔ چنانچہ ابن عباس ان کو بلا لائے اور حضرت عمرؓ نے ان سے مشورہ کیا بعض نے کہا کہ آپ یہاں فوجوں کا جائزہ لینے اور اُن سے ملنے آئے ہیں مِلے بغیر آپ چلے گئے تو اس کا اچھا اثر نہیں ہوگا۔ دوسروں نے اس سے اختلاف کیا اور کہا آپ کے ساتھ صحابہ کی ایک خاصی تعداد ہے ہم یہ مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ ان کو لیکر وباءزدہ علاقہ میں جائیں۔ آپ نے ان کا اختلافی مشورہ سُن کر فرمایا اچھا آپ

جائیے۔ پھر آپ نے انصار کو بلایا جب وہ آ گئے اور آپ نے مشورہ شروع کیا تو وہ بھی مہاجرین کی طرح مختلف الرّائے تھے۔ آپ نے ان کا مشورہ سُن کر فرمایا اچھا آپ جائیے ۔ پھر مجھے فرمایا کہ قریش کے ان شیوخ (بزرگوں) کو بلایئے جو فتح مکّہ کے موقع پر یا اس کے بعد ہجرت کر کے آئے ہیں ۔ چنانچہ ابن عباسؓ انکو بلالائے ۔ سب نے متّفقہ رائے دی کہ آگے جانے کی بجائے آپ کو واپس جانا چاہیئے ۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے ان کے متّفقہ فیصلہ کو پسند فرمایا اور یہ اعلان کرنے کیلئے کہا کہ ہم کل صبح صبح روانہ ہونگے ۔ قافلہ والے صبح چلنے کیلئے تیار رہیں ۔ حضرت عمرؓ کا یہ فیصلہ سن کر حضرت ابوعبیدہؓ نے کہا۔ کیا امیر المؤمنین اللہ کی تقدیر سے راہِ فرار اختیار کر رہے ہیں؟ حضرت عمرؓ نے جواب دیا۔ ابوعبیدہ یہ بات کسی دوسرے کو کہنی چاہیئے تھی آپ جیسے سمجھدار قائد سے اس کی توقع نہ تھی ۔ ہاں میں اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف فرار ہو رہا ہوں ۔ دیکھیں اگر آپ اپنے اونٹ ایک ایسی وادی میں چرنے کیلئے لے آئیں جس کا ایک کنارہ سرسبز و شاداب ہے اور دوسرا بنجر خشک آپ اپنے جانور وادی کے جس کنارہ پر چرائیں گے وہ اللہ کی تقدیر ہی ہو گی آپ کا کوئی فیصلہ اس کی تقدیر کے دائرہ سے باہر نہیں ہوگا۔

حضرت عبد الرحمن بن عوف اپنے کام سے کہیں گئے ہوئے

تھے وہ مشورہ میں شریک نہیں تھے آپ کو جب اس صورتِ حال کا علم ہوا تو آپ نے بیان کیا کہ انہیں اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد معلوم ہے آپؐ نے فرمایا کہ :
وباء زدہ علاقہ میں لوگوں کو نہیں جانا چاہئے اور جو لوگ وہاں رہ رہے ہیں انہیں وباء کے خوف سے بھاگ کر دوسرے علاقوں میں نہیں جانا چاہئے اس طرح ان علاقوں میں بھی بے چینی بڑھے گی۔ حضرت عمرؓ یہ روایت سُن کر بہت خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ صحیح فیصلہ کی توفیق ملی۔ پھر آپؓ وہیں سے واپس چلے آئے۔

یقین، توکّل اور توفیقِ الٰہی

۱۰۶۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ غَزَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَہٗ فَاَدْرَکَتْھُمُ الْقَائِلَۃُ فِیْ وَادٍ کَثِیْرِ الْعِضَاہِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِی الْعِضَاہِ یَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَۃٍ فَعَلَّقَ بِھَا سَیْفَہٗ

وَنِمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَا وَإِذَا عِنْدَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَاَنَا نَآئِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا قَالَ : مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ ؟ قُلْتُ : اَللّٰهُ، ثَلَاثًا ۔ وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ، وَفِيْ رِوَايَةٍ : قَالَ جَابِرٌ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَإِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهٗ فَقَالَ تَخَافُنِيْ ؟ قَالَ لَا ۔ فَقَالَ فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ ؟ قَالَ : اَللّٰهُ فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ ؟ فَقَالَ : كُنْ خَيْرَ اٰخِذٍ فَقَالَ: تَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؟ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اُعَاهِدُكَ اَنْ لَا اُقَاتِلَكَ وَلَا اَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُوْنَكَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ فَاَتٰى اَصْحَابَهٗ فَقَالَ : جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ ۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ ذات الرقاع)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگی مہم پر گئے جب حضورؐ صحابہ کے ساتھ واپس آ رہے

تھے کہ قافلہ ایک روز دو پہر کو ایک ایسی وادی میں پہنچا جہاں بہت سے کانٹے دار درختوں کے جُھنڈ تھے۔ آپؐ نے وہیں پڑاؤ فرمایا۔ اور لوگ بکھر کر مختلف درختوں کے سائے میں آرام کے لیے چلے گئے۔ آنحضرتؐ نے ایک کیکر کے درخت کے نیچے آرام فرمایا اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی۔ ہم سب سو گئے اچانک کیا سُنتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بلا رہے ہیں۔ جب ہم آپؐ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ وہاں آپؐ کے پاس ایک دیہاتی آدمی کھڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس نے سوتے میں مجھ پر میری تلوار سونت لی تھی اور جب میں بیدار ہوا تو وہ تلوار اس کے ہاتھ میں لہرا رہی تھی۔ یہ مجھ سے کہنے لگا کہ بتا تجھے کون بچا سکتا ہے؟ میں نے تین بار اللہ۔ اللہ۔ اللہ کہا۔ اس پر تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی اور وہ کچھ بھی نہ کر سکا۔ حضورؐ نے اسے کوئی سزا نہ دی۔ ایک اور روایت میں جابرؓ کہتے ہیں کہ غزوہ ذات الرقاع کا واقعہ ہے کہ ایک دن ہم ایک جگہ سایہ دار درختوں کے پاس پہنچے اور وہاں آرام کرنے کا فیصلہ ہوا۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے آرام کے لیے ایک سایہ دار درخت منتخب کیا۔ آپؐ آرام فرما رہے تھے کہ اچانک ایک مُشرک وہاں آ پہنچا۔ آپؐ کی تلوار درخت سے لٹک رہی تھی

اور آپؐ سوئے ہوئے تھے اس نے تلوار سونت لی اور حضورؐ کو جگا کر کہنے لگا۔ تم مجھ سے ڈرتے نہیں؟ حضورؐ نے اسے جواب دیا۔ نہیں۔ اس نے کہا مجھ سے تمہیں کون بچا سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ۔ حضورؐ کے اس جواب کا اس کافر پر ایسا رُعب پڑا کہ تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ حضورؐ نے تلوار اٹھائی اور فرمایا۔ اب مجھ سے تجھے کون بچا سکتا ہے؟ اس پر وہ بدّو گھبرا گیا اور کہنے لگا آپؐ درگزر فرماویں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا تُو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مَیں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اس نے جواب دیا۔ میں یہ نہیں مانتا لیکن میں آپؐ سے عہد کرتا ہوں کہ آئندہ آپؐ سے کبھی نہیں لڑوں گا۔ اور نہ ان لوگوں کے ساتھ شامل ہوں گا جو آپؐ سے لڑتے ہیں۔ آپؐ نے اسے آزاد فرما دیا۔ اور وہ اپنے ساتھیوں سے جا ملا اور ان کو بتایا کہ میں ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو دنیا میں سب سے بہتر ہے۔

تقویٰ وطہارت اور شُبہات سے اجتناب

۱۰۷ — عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ ۔ (مسلم کتاب الزھد والرقاق)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ اللہ تعالیٰ اس انسان سے محبّت کرتا ہے جو پرہیز گار ہو، بے نیاز ہو، گمنامی اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے والا ہو۔

۱۰۸ ـــــ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَکْرَمُ النَّاسِ ؟ قَالَ اَتْقَاھُمْ ، فَقَالُوْا لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْأَلُکَ قَالَ: فَیُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰہِ بْنُ نَبِیِّ اللّٰہِ بْنِ نَبِیِّ اللّٰہِ بْنِ خَلِیْلِ اللّٰہِ، قَالُوْا: لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْأَلُکَ، قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِیْ ؟ خِیَارُھُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُھُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِھُوْا ۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ کان یوسف واخوتہ اٰیات للسائلین)

حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے زیادہ عزّت والا کون ہے؟ حضورؐ نے فرمایا۔ لوگوں میں سے جو زیادہ متّقی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہم روحانی اعزاز کے متعلق نہیں پوچھ رہے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت یوسفؑ جو اللہ تعالیٰ کے نبی کے بیٹے تھے اور اللہ تعالیٰ کے نبی (اسحٰقؑ) کے پوتے اور خلیل اللہ کے

پڑپوتے تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ ہم اس کے متعلق بھی نہیں پوچھ رہے۔ حضورؐ نے فرمایا تو کیا تم عرب کے اعلیٰ خاندانوں کے متعلق پوچھ رہے ہو؟ ان میں سے جو جاہلیت میں معزّز تھے اسلام میں بھی معزّز ہیں بشرطیکہ وہ دین کو سمجھتے اور اس کا فہم رکھتے ہوں۔

۱۰۹ —— عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ۔ فَقَالَ اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ، اَلْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ، وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ وَاَفْتَوْكَ۔ (مسند احمد جلد ۴، صفحہ ۲۲۷، ۲۲۸)

حضرت وابصہ بن معبدؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا تم نیکی کے متعلق پوچھنے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا۔ اپنے دل سے پوچھ۔ نیکی وہ ہے جس پر تیرا دل اور تیرا جی مطمئن ہو۔ اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تیرے لیے اضطراب کا موجب بنے اگرچہ لوگ تجھے اس کے جواز کا فتویٰ دیں اور اسے درست کہیں۔

۱۱۰ —— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ كُنْ وَرِعًا تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَكُنْ

قَنِعًا تَكُنْ اَشْكَرَ النَّاسِ وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَاَقِلَّ الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ۔

(ابن ماجہ کتاب الزھد باب الورع والتقویٰ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اُن کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے ابوہریرہ تقویٰ اور پرہیز گاری اختیار کر۔ تُو سب سے بڑا عبادت گزار بن جائے گا۔ قناعت اختیار کر تُو سب سے بڑا شکر گزار شمار ہوگا۔ جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرو تو صحیح مومن سمجھے جاؤ گے۔ جو تیرے پڑوس میں بستا ہے، اس سے اچھے پڑوسیوں والا سلوک کرو تو سچے اور حقیقی مسلم کہلا سکو گے۔ کم ہنسا کرو کیونکہ بہت زیادہ قہقہے لگا کر ہنسنا دل کو مُردہ بنا دیتا ہے۔

خوف و رَجاء اور اللہ تعالیٰ کی خشیت

۱۱۱۔۔۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللهِ

مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ۔

(مسلم کتاب التوبۃ باب فی سعۃ رحمۃ اللہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مومن کو اللہ تعالیٰ کی سزا اور گرفت کا اندازہ ہو کہ کتنی سخت اور شدید ہے تو وہ جنّت کی امّید نہ رکھے اور یہی سمجھے کہ اس گرفت اور سزا سے بچنا محال ہے اور اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کے خزائنِ رحمت کا اندازہ ہو تو وہ اس کی جنّت سے نا اُمید نہ ہو اور یقین کرے کہ اتنی بڑی رحمت سے بھلا کون بدقسمت محروم رہ سکتا ہے۔

۱۱۲۔۔۔ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ! مَا كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدَكِ ؟ قَالَتْ كَانَ اَكْثَرُ الدُّعَاءِ ، يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ۔ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لِاَكْثَرِ دُعَائِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ قَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِنَّهٗ لَيْسَ آدَمِيٌّ اِلَّا وَقَلْبُهٗ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ اَقَامَ وَمَنْ شَاءَ اَزَاغَ۔

(ترمذی ابواب الدعوات)

حضرت شہر بن حوشبؒ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت امّ سلمہؓ سے پوچھا کہ اے امّ المومنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے یہاں ہوتے تھے تو زیادہ تر کونسی دعا کرتے تھے۔ اس پر اُمّ سلمہؓ نے بتایا کہ حضور علیہ السلام یہ دعا پڑھتے تھے : یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ ۔ اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضورؐ سے اس دعا پر مداومت کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا۔ اے اُمِّ سلمہ! انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے، جس شخص کو ثابت قدم رکھنا چاہے اس کو ثابت قدم رکھے اور جس کو ثابت قدم نہ رکھنا چاہے اس کے دل کو ٹیڑھا کر دے۔

۱۱۳ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَحْکِیْ عَنْ رَبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قَالَ : اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ : اَیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ : اَیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی : اَذْنَبَ عَبْدِیْ

ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ فَلْيَفْعَلْ مَا شَآءَ۔

(مسلم کتاب التوبة باب قبول التوبة من الذنوب وان تکررت الذنوب والتوبة و بخاری کتاب التوحید)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ربّ کی طرف سے ہمیں یہ بات بتائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : میرا بندہ گناہ کرتا ہے اور پھر دعا مانگتا ہے کہ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : میرے بندے نے ناسمجھی سے گناہ تو کیا لیکن اُسے علم ہے کہ اس کا ایک ربّ ہے جو گناہ بخش دیتا ہے اور چاہے تو پکڑ بھی لے پھر میرا بندہ توبہ توڑ دیتا ہے اور گناہ کرنے لگ جاتا ہے اور پھر نادم ہو کر کہتا ہے : اے میرے ربّ میرا گناہ بخش دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا لیکن وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک ربّ ہے وہ گناہوں کو معاف بھی فرماتا ہے اور گرفت بھی کرتا ہے پھر بندہ توبہ توڑ دیتا ہے اور گناہ کرتا ہے لیکن نادم ہو کر دعا مانگتا ہے کہ اے میرے ربّ! میرا گناہ بخش۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ جو جانتا ہے کہ میرا ایک ربّ ہے جو گناہ بخشتا ہے اور کبھی گرفت بھی کرتا ہے (میرا بندہ کمزور ہے اپنے آپ پر قابو نہیں رکھ سکتا

غلطی کر بیٹھتا ہے لیکن اگر وہ نادم ہو کر توبہ کرے تو) میں اُسے بخش دوں گا اور آئندہ گناہوں سے اُسے بچاؤں گا۔ وہ میری منشاء کے مطابق ہی کام کرے گا۔

۱۱۴۔۔۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : یُدْنَی الْمُؤْمِنُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ رَّبِّہٖ حَتّٰی یَضَعَ عَلَیْہِ کَنَفَہٗ فَیُقَرِّرُہٗ بِذُنُوْبِہٖ فَیَقُوْلُ : اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا ؟ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا ؟ فَیَقُوْلُ رَبِّ اَعْرِفُ قَالَ : فَاِنِّیْ قَدْ سَتَرْتُھَا عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَاَنَا اَغْفِرُھَا لَکَ الْیَوْمَ فَیُعْطٰی صَحِیْفَۃَ حَسَنَاتِہٖ۔

(ریاض الصالحین باب الرجاء حدیث نمبر ۴۳۲)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ قیامت کے دن مومن اپنے ربّ کے بہت قریب لے جایا جائے گا یہاں تک کہ وہ اس کے سایۂ رحمت میں آجائے گا پھر اللہ تعالیٰ اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا اور کہے گا کیا تُو فلاں گناہ جانتا ہے جو تُو نے کیے۔ اس پر بندہ کہے گا ۔ ہاں میرے ربّ! میں جانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ دنیا میں مَیں نے اس گناہ کے متعلق تیری پردہ

پوشی کی اور اب قیامت کے دن تمہارا وہ گناہ بخشتا ہوں۔ الغرض اس کو صرف اسکی نیکیوں کا اعمال نامہ دے دیا جائے گا۔

۱۱۵ ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰى بَنِيْهِ فَقَالَ اِذَا اَنَا مِتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ اسْحَقُوْنِیْ ثُمَّ ذَرُوْنِیْ فِی الرِّيْحِ فِی الْبَحْرِ فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَیَّ رَبِّیْ لَيُعَذِّبُنِیْ عَذَابًا مَا عَذَّبَهٗ اَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوْا بِهٖ ذٰلِكَ، فَقَالَ لِلْاَرْضِ : اَدِّیْ مَا اَخَذْتِ، فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهٗ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشْيَتُكَ اَوْ مَخَافَتُكَ يَارَبِّ فَغَفَرَلَهٗ۔

(بخاری کتاب التوحید، ابن ماجہ کتاب الزھد باب ذکر الذنوب، مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۶۹)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے اپنے آپ پر بہت زیادتی کی، خوب گناہ کیے۔ جب وہ مرنے لگا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر میرے جلے ہوئے جسم کو باریک پیس لینا اور میری اس راکھ کو سمندری فضا کی ہوا میں اڑا دینا۔ خدا کی قسم مجھے یہ ڈر ہے کہ اگر میں اپنے خدا کے ہاتھ آ گیا تو میرے گناہوں کی وجہ سے وہ مجھے ایسی سزا دے گا جس کی مثال نہیں مل سکے گی۔ حضورؐ نے فرمایا چنانچہ اس

کے بیٹوں نے اس کی وصیت کے مطابق عمل کیا۔ لیکن خدا نے زمین کو حکم دیا کہ جہاں جہاں اس شخص کی راکھ کے ذرّے گرے ہیں وہ سب واپس کردو۔ چنانچہ وہ شخص پورے جسم کے ساتھ خدا کے حضور لرزاں ترساں آحاضر ہوا۔ خدا نے اس سے پوچھا تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے جواب دیا۔ اے میرے خدا! تیری خشیت اور تیرے خوف نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ خدا کو اس کی یہ ادا اور احساسِ ندامت پسند آیا اور اس کو بخش دیا۔

۱۱۶ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ : اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَیْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ۔

(مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فضل اخفاء الصدقۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ اس دن

اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دے گا۔ اوّل امامِ عادل۔ دوسرے وہ نوجوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے جوانی بسر کی۔ تیسرے وہ آدمی جس کا دل مسجدوں کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ چوتھے وہ دو آدمی جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبّت کرتے ہیں۔ اسی پر وہ متحد ہوئے اور اسی کی خاطر وہ ایک دوسرے سے الگ ہوئے۔ پانچویں وہ پاکباز مرد جس کو خوبصورت اور بااقتدار عورت نے بدی کے لیے بلایا لیکن اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ چھٹے وہ سخی جس نے اس طرح پوشیدہ طور پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ دیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ساتویں وہ مخلص جس نے خلوت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کی محبّت اور خشیت سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

۱۱۷۔۔۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَیْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهٗ فَاَتَاهُ فَوَجَدَهٗ جَالِسًا فِی بَیْتِهٖ مُنَكِّسًا رَأْسَهٗ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ یَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاَتَی الرَّجُلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ مُوْسٰی بْنُ اَنَسٍ فَرَجَعَ اِلَيْهِ الْمَرَّةَ الْاٰخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيْمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَهٗ اِنَّكَ لَسْتَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَلٰكِنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الحجرات باب لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبیؐ)

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ثابت بن قیس کو نہ پایا اور پوچھا کہ وہ کہاں ہے۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! میں اس کا پتہ لے آتا ہوں۔ چنانچہ وہ ثابت کے پاس آیا اور اُسے اس حالت میں دیکھا کہ سر جھکائے غمگین بیٹھا ہے۔ اس نے ثابت سے پوچھا۔ تمہاری یہ کیا حالت ہے۔ اُس نے جواب دیا۔ بہت بُری ہے۔ میری آواز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند ہے۔ (اور قرآن کریم میں یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ رسول کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرو۔ مجھ سے تو اس کی خلاف ورزی ہوتی رہی ہے) لہٰذا میں دوزخی ہو گیا اور اس غم میں گھر بیٹھ گیا ہوں۔ اس آدمی نے آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حالات بتائے کہ ثابت یہ کہتا ہے۔ حضورؐ کے ارشاد پر وہ شخص دوبارہ ثابت کے پاس گیا اور اسے یہ عظیم بشارت جا کر دی کہ حضورؐ فرماتے ہیں کہ اے ثابت! تو دوزخی نہیں بلکہ جنّتی ہے۔ (یہ

آیت تو ان لوگوں کے بارہ میں ہے جو بُری نیت سے اور بے ادبی کے ارادہ سے آنحضرتؐ کے سامنے چیخ کر بولتے ہیں)

۱۱۸ــــ عَنِ ابْنِ شُمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ : حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِيْ سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكٰى طَوِيْلًا وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ إِلَى الْجِدَارِ فَجَعَلَ ابْنُهٗ يَقُوْلُ : يَا اَبَتَاهُ اَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا ؟ اَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا ؟ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ : اِنَّ اَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، اِنِّيْ قَدْ كُنْتُ عَلٰى اَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ: لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَمَا اَحَدٌ اَشَدَّ بُغْضًا لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ وَلَا اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اَكُوْنَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهٗ فَلَوْ مُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ ، فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ فِيْ قَلْبِيْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: ابْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلْاُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهٗ فَقَبَضْتُ يَدِيْ فَقَالَ : مَا لَكَ يَا عَمْرُو ؟ قَالَ قُلْتُ : اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ : تَشْتَرِطُ بِمَاذَا ؟ قُلْتُ اَنْ يُغْفَرَ لِيْ ، قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا ، وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ ؟ وَمَا كَانَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَجَلَّ فِيْ عَيْنِيْ

مِنْهُ وَمَا كُنْتُ أُطِيْقُ اَنْ اَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ اِجْلَالًا لَهٗ، وَلَوْ سُئِلْتُ اَنْ اَصِفَهٗ مَا اَطَقْتُ لِاَنِّيْ لَمْ اَكُنْ اَمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ وَلَوْ مُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ وُلِّيْنَا اَشْيَآءَ مَا اَدْرِيْ مَا حَالِيْ فِيْهَا؟ فَاِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِيْ نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ ، فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ فَشُنُّوْا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا، ثُمَّ اَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِيْ قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَيُقَسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰى اَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَاَنْظُرَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّيْ۔

(مسلم کتاب الایمان باب کون الاسلام یھدم ماقبلہ وکذا الھجرۃ)

حضرت ابن شماسہؒ یعنی عبد الرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عَمرو بن العاصؓ کی وفات کے وقت ان کے پاس گئے۔ آپؓ پر نزع کی حالت طاری تھی وہ ہمیں دیکھ کر رونے لگے اور اپنا منہ دیوار کی طرف کر لیا۔ آپ کے بیٹے آپ سے کہنے لگے ابّا جان! آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی ایسی بشارت نہیں دی؟ آپ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا ہمارے لیے بہترین توشہ یہ ہے کہ ہم اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ مجھ پر تین حالتیں آئیں۔ ایک وقت تھا کہ مجھے آنحضرتؐ سے سخت بُغض تھا۔ ایسا بُغض شاید ہی کسی کے دل میں ہو۔ میری خواہش ہوتی تھی کہ اگر مجھے موقعہ

ملے تو آپ کو شہید کر دوں ۔ اگر میں اس حالت میں مر جاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں صداقت ڈال دی ۔ میں حضوؐر کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ۔ آپؐ اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیں، میں بیعت کرنا چاہتا ہوں ۔آپؐ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ حضوؐر نے فرمایا۔ عَمرو! یہ کیا؟ میں نے عرض کیا میرا ارادہ ہے کہ بیعت کیلئے ایک شرط رکھوں ۔ حضوؐر نے دریافت فرمایا کون سی شرط؟ میں نے کہا کہ میرے گناہ بخشے جائیں۔ حضوؐر نے فرمایا۔ کیا جانتے نہیں کہ اسلام تمام سابقہ قصوروں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت تمام سابقہ کوتاہیوں کو دھوڈالتی ہے اور حج تمام سابقہ برائیوں کو صاف کر دیتا ہے۔ چنانچہ میں نے بیعت کر لی پھر اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہ تھا۔ اور نہ ہی میری آنکھوں میں آپؐ کے سوا کسی کا جلال جچتا تھا۔ آپؐ کے جلال کی وجہ سے میں آنکھ بھر کر آپؐ کو نہ دیکھ سکتا تھا ۔ اگر مجھ سے پوچھا جائے کہ آنحضرتؐ کا حُلیہ کیا تھا تو میں ٹھیک ٹھیک نہیں بتا سکتا۔ کیونکہ آنکھ بھر کر میں نے کبھی آپؐ کو نہیں دیکھا۔ (نہ اسلام سے پہلے اور نہ اسلام قبول کرنے کے بعد) اگر اس حالت میں مر جاتا تو مجھے امید ہے کہ میں جنّتی ہوتا۔ اس کے بعد ہمیں اقتدار مِلا ، اختیار مِلا اور اب میں نہیں جانتا کہ ان ذمّہ داریوں کے بارے میں میرا کیا حال ہو۔ میری بخشش ہو گی بھی یا نہیں۔ جب میرا

انتقال ہوتو میرے جنازے پر کوئی نوحہ نہ کرے، نہ جنازے کے ساتھ آگ لے جائی جائے۔ پھر جب تم مجھے دفن کرلوتو میری قبر پر جلدی جلدی مٹی ڈالنا اور پھر اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر ایک اونٹ کو ذبح کر کے اس کے گوشت کو تقسیم کرنے میں لگتی ہے اس طرح تمہاری موجودگی کی وجہ سے میں اپنی قبر سے مانوس ہوجاؤں گا اور یہ سوچنے کا موقع مل جائے گا کہ اپنے رب کے فرستادہ ملائکہ کو کیا جواب دوں۔

۱۱۹ـــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا قَدْ جَهِدَ حَتّٰی صَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهٗ اَمَا كُنْتَ تَدْعُوْ؟ اَمَا كُنْتَ تَسْأَلُ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ قَالَ كُنْتُ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِیْ بِهٖ فِی الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِیْ فِی الدُّنْيَا ۔ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَا تُطِيْقُهٗ وَلَا تَسْتَطِيْعُهٗ اَفَلَا كُنْتَ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب عقد التسبیح بالید)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپؐ نے دیکھا کہ بیماری کی وجہ سے وہ سوکھ کر چوزے کی طرح ہوگیا ہے۔ حضور علیہ السلام نے

اس سے پوچھا۔ کیا تم دعا نہیں کرتے تھے۔ کیا تم خدا تعالیٰ سے عافیت طلب نہیں کرتے تھے۔ وہ شخص کہنے لگا۔ میں تو یہ دعا کرتا تھا کہ اے خدا تُو میرے گناہوں کے بدلے جو سزا آخرت میں دیگا وہ اس دنیا میں ہی دیدے اس پر حضورؐ نے (تعجّب سے) فرمایا۔ سبحان اللہ! تم نہ تو اس سزا کو برداشت کر سکتے ہو اور نہ اس کی استطاعت رکھتے ہو۔ تم نے یہ دُعا کیوں نہ مانگی کہ اے ہمارے اللہ! ہمیں اس دُنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

توبہ واستغفار اور اللہ تعالیٰ کے بارہ میں حُسن ظنّ

۱۲۰ــــــ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَقَدْ اَضَلَّهٗ فِیْ اَرْضٍ فَلَاةٍ ۔ وَفِیْ رِوَايَةٍ: اَللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ

عَبْدِهٖ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ بِاَرْضِ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِيْ ظِلِّهَا وَقَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْهُوَ بِهَا قَآئِمَةً عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ، اَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب التوبۃ مسلم)

خادمِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بندے کی توبہ پر اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنی خوشی اس آدمی کو بھی نہیں ہوئی ہوگی جسے جنگل بیابان میں (کھانے پینے سے لدا ہوا) گمشدہ اونٹ اچانک مل جائے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے کہ جس کو یہ حادثہ پیش آیا کہ جنگل بیابان میں اس کی اونٹنی گم ہوگئی جب کہ اس پر اس کا کھانا اور پانی سب لدا ہوا تھا۔ وہ بہت گھبرایا اور اِدھر اُدھر تلاش سے ناامید ہوکر شدّتِ غم کی وجہ سے ایک درخت کے نیچے لیٹ گیا اور اسی گھبراہٹ میں اس کی آنکھ لگ گئی۔ اچانک اس کی آنکھ جو کھلی تو کیا دیکھتا ہے کہ اس

کی اُونٹنی اُس کے پاس کھڑی ہے۔ وہ خوشی سے اُچھل پڑا، اُونٹنی کی نکیل پکڑی اور خوشی کے عالَم میں اُس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ اے میرے اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا ربّ۔ یعنی خوشی میں مدہوش ہوکر وہ اُلٹ کہہ گیا۔

۱۲۱ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ حَيْثُ يَذْكُرُنِیْ وَاللّٰهِ! اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَآلَّتَهٗ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا ، وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِذَا اَقْبَلَ اِلَیَّ يَمْشِیْ اَقْبَلْتُ اِلَيْهِ اُهَرْوِلُ۔ (مسلم کتاب التوبہ باب فی الحض علی التوبہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : میں اپنے بندے سے اس کے اس حُسنِ ظنّ کے مطابق سلوک کرتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔ جہاں بھی وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ پر اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنا خوش وہ شخص بھی نہیں ہوتا جسے جنگل بیابان میں اپنی گمشدہ اونٹنی مل جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : جو شخص مجھ سے بالشت بھر قریب ہوتا ہے میں اس سے گز بھر قریب ہوتا ہوں، اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو مَیں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

۱۲۲۔۔۔ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ فَلْیَظُنَّ بِیْ مَاشَاءَ۔

(بخاری کتاب التوحید باب یحذر کم اللہ نفسہ مسند دارمی فی باب حسن الظن)

حضرت واثلہؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اپنا آپ اس پر ظاہر کرتا ہوں پس جیسا وہ میرے متعلق گمان کرے ایسا ہی میرا اس سے سلوک ہوتا ہے۔

۱۲۳ ۔۔۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اَلتَّآئِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ وَاِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا لَمْ یَضُرُّہٗ ذَنْبٌ ثُمَّ تَلَا ۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ۔ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! وَمَا

عَلَامَةُ التَّوْبَةِ ؟ قَالَ : النَّدَامَةُ ـ

(الدرّالمنثورجلد ۱ صفحہ ۲۶۱، قشیریہ باب التوبہ صفحہ ۴۹)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ گناہ سے سچّی توبہ کرنیوالا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبّت کرتا ہے تو گناہ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یعنی گناہ کے محرکات اسے بدی کی طرف مائل نہیں کر سکتے اور گناہ کے بدنتائج سے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتا ہے۔ پھر حضورؐ نے یہ آیت پڑھی۔ ''اللہ تعالیٰ توبہ کرنیوالوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبّت کرتا ہے۔'' عرض کیا گیا یا رسول اللہ! توبہ کی علامت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ ندامت اور پشیمانی علامتِ توبہ ہے۔

۱۲۴ــــ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَاھِبٍ فَاَتَاہُ فَقَالَ : اِنَّہٗ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ نَفْسًا فَھَلْ لَہٗ مِنْ تَوبَةٍ ؟ فَقَالَ لَا ، فَقَتَلَہٗ فَکَمَّلَ بِہٖ مِائَةً ، ثُمَّ سَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ اِنَّہٗ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَھَلْ لَّہٗ مِنْ تَوْبَةٍ ؟ فَقَالَ نَعَمْ ، وَمَنْ یَّحُوْلُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ

التَّوْبَةِ؟ اِنْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَ كَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سُوْءٍ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَت مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ: جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ: اِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ، فَاَتَاهُمْ مَّلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ اٰدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ اَيْ حَكَمًا، فَقَالَ: قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهٗ، فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ۔

(مسلم کتاب التوبہ باب قبول توبۃ القاتل وان کثر قتلہ، بخاری)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے ۹۹ قتل کئے تھے۔ آخر اسکے دل میں ندامت پیدا ہوئی اور اس نے اس علاقے کے سب سے بڑے عالم کے متعلق پوچھا تا کہ وہ اس سے اس گناہ سے توبہ کرنے کے بارہ میں پوچھے۔ اسے ایک تارک الدّنیا عابد زاہد کا پتہ بتایا گیا۔ وہ اس کے پاس آیا اور کہا۔ اس نے ننانوے ۹۹ قتل کئے ہیں۔ کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اس نے

کہا۔ایسے آدمی کی توبہ کیسے قبول ہوسکتی ہے اور اتنے بڑے گناہ کیسے معاف ہوسکتے ہیں اس پر اس نے اس کو بھی قتل کردیا ۔ اس طرح پورے سنّوا قتل ہو گئے ۔ پھر اسے اور ندامت ہوئی اور اس نے کسی اور بڑے عالم کے متعلق پوچھا۔ اُسے ایک بڑے عالم کا پتہ بتایا گیا۔ وہ اس کے پاس آیا اور کہا۔ میں نے سنّوا قتل کیے ہیں، کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اس نے جواب دیا۔ ہاں، کیوں نہیں۔ توبہ کا دروازہ کیسے بند ہوسکتا ہے اور توبہ کرنے والے اور اس کی توبہ کے قبول ہونے کے درمیان کون حائل ہوسکتا ہے۔ تم فلاں علاقے میں جاؤ وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوں گے اور دین کے کام کر رہے ہوں گے، تم بھی ان کے ساتھ اس نیک کام میں شریک ہو جاؤ اور ان کی مدد کرو۔ نیز اپنے اس علاقے میں واپس نہ آنا۔ کیونکہ یہ بُرا اور فتنہ خیز علاقہ ہے۔ چنانچہ وہ اس سمت میں چل پڑا لیکن ابھی آدھا راستہ ہی طے کیا تھا کہ اسے موت نے آلیا تب اس کے بارہ میں رحمت اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے۔ رحمت کے فرشتے کہتے تھے کہ اس شخص نے توبہ کر لی ہے اور اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا ہے اس لیے ہم اسے جنّت میں لے

جائیں گے۔ عذاب کے فرشتے کہتے : اس نے کوئی نیک کام نہیں کیا۔ یہ کیسے بخشا جاسکتا ہے۔ اسی اثناء میں ان کے پاس ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا۔ اس کو انہوں نے اپنا ثالث مقرّر کرلیا۔ اس نے دونوں کی باتیں سُن کر کہا۔ جس علاقے سے یہ آرہا ہے اور جس کیطرف یہ جارہا ہے، ان دونوں کا درمیانی فاصلہ ناپ لو۔ اس میں سے جس علاقے سے وہ زیادہ قریب ہے وہ اسی علاقے کا شمار ہوگا۔ پس انہوں نے فاصلہ کو ماپا تو اس علاقے کے زیادہ قریب پایا جس کیطرف وہ جارہا تھا۔ اس پر رحمت کے فرشتے اسے جنّت کی طرف لے گئے۔

۱۲۵ــــ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ۔ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ بِحَدِيْثِهٖ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَالَ كَعْبٌ : لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ اِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَيْرَ اَنِّيْ قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَّلَمْ يُعَاتِبْ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ ۔ اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ يُرِيْدُوْنَ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللهُ تَعَالٰى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ

عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ ۔ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ ، وَمَا أُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَّاِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا ۔ وَكَانَ مِنْ خَبَرِيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ ، فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيْرًا ، فَجَلَا لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِيْ يُرِيْدُ ، وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ كَثِيْرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ ، يُرِيْدُ بِذٰلِكَ الدِّيْوَانَ قَالَ كَعْبٌ : فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَغَيَّبَ اِلَّا ظَنَّ اَنَّ ذٰلِكَ سَيَخْفٰى لَهٗ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ وَحْيٌ مِّنَ اللهِ ، وَغَزَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِيْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ فَاَنَا اِلَيْهَا اَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَطَفِقْتُ اَغْدُوْا لِكَيْ اَتَجَهَّزَ مَعَهٗ فَاَرْجِعُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا

وَاَقُوْلُ فِیْ نَفْسِیْ اَنَا قَادِرٌ عَلٰی ذٰلِكَ اِذَا اَرَدْتُ فَلَمْ یَزَلْ ذٰلِكَ یَتَمَادٰی
بِیْ حَتّٰی اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ غَادِیًا وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جَهَازِیْ شَیْئًا
ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَیْئًا فَلَمْ یَزَلْ ذٰلِكَ یَتَمَادٰی بِیْ
حَتّٰی اَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ اَنْ اَرْتَحِلَ فَاُدْرِكَهُمْ فَیَا
لَیْتَنِیْ فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ یُقَدَّرْ ذٰلِكَ لِیْ فَطَفِقْتُ اِذَا خَرَجْتُ فِی النَّاسِ
بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْزُنُنِیْ اَنِّیْ لَا اَرٰی لِیْ
اُسْوَةً اِلَّا رَجُلًا مَغْمُوْصًا عَلَیْهِ فِی النِّفَاقِ اَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَّرَ اللّٰهُ
تَعَالٰی مِنَ الضُّعَفَآءِ وَلَمْ یَذْكُرْنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰی بَلَغَ تَبُوْكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِی الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ ، مَا فَعَلَ كَعْبُ
بْنُ مَالِكٍ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ سَلِمَةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! حَبَسَهٗ بُرْدَاهُ
وَالنَّظَرُ فِیْ عِطْفَیْهِ ۔ فَقَالَ لَهٗ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : بِئْسَ
مَا قُلْتَ ! وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ اِلَّا خَیْرًا ، فَسَكَتَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَیْنَمَا هُوَ عَلٰی ذٰلِكَ رَاٰی رَجُلًا
مُبِیْضًا یَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :
كُنْ اَبَا خَیْثَمَةَ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ خَیْثَمَةَ الْاَنْصَارِیُّ وَهُوَ الَّذِیْ تَصَدَّقَ
بِصَاعِ التَّمْرِ حِیْنَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُوْنَ قَالَ كَعْبٌ : فَلَمَّا بَلَغَنِیْ اَنَّ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوْكَ حَضَرَنِيْ
بَثِّيْ فَطَفِقْتُ اَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَاَقُوْلُ : بِمَ اَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ غَدًا
وَاَسْتَعِيْنُ عَلٰى ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِيْ رَاْيٍ مِنْ اَهْلِيْ، فَلَمَّا قِيْلَ اِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتّٰى
عَرَفْتُ اَنِّيْ لَنْ اَخْرُجَ مِنْهُ اَبَدًا بِشَيْءٍ فِيْهِ كَذِبٌ فَاَجْمَعْتُ صِدْقَهٗ
وَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا ، وَكَانَ اِذَا
قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ
فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُوْنَ يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْهِ وَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ، وَكَانُوْ
بِضْعًا وَثَمَانِيْنَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ
لَهُمْ وَوَكَّلَ سَرَآئِرَهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ
تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ: تَعَالَ فَجِئْتُ اَمْشِيْ حَتّٰى جَلَسْتُ
بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِيْ: مَا خَلَّفَكَ؟ اَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَ
قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ
اَهْلِ الدُّنْيَا لَرَاَيْتُ اَنِّيْ سَاَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ بِعُذْرٍ، لَقَدْ اُعْطِيْتُ
جَدَلًا وَلٰكِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيْثَ كَذِبٍ
تَرْضٰى بِهٖ عَنِّيْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ يُسْخِطُكَ عَلَيَّ وَاِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَ
صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيْهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ فِيْهِ عُقْبَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِيْ

مِنْ عُذْرٍ ،وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ مِنِّىْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ

حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْكَ فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِىْ سَلِمَةَ فَاتَّبَعُوْنِىْ

فَقَالُوْا لِىْ : وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَاكَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِىْ

اَنْ لَا تَكُوْنَ اعْتَذَرْتَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا

اعْتَذَرَ بِهِ الْمُخَلَّفُوْنَ، فَقَدْ كَانَ كَافِيْكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ قَالَ : فَوَاللّٰهِ مَا زَالُوْا يُؤَنِّبُوْنِىْ حَتّٰى

اَرَدْتُ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُكَذِّبَ

نَفْسِىْ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ : هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِيَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا : نَعَمْ لَقِيَهٗ

مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ وَقِيْلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيْلَ لَكَ ،

قَالَ: قُلْتُ : مَنْ هُمَا ؟ قَالُوْا : مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْعَمْرِيُّ، وَهِلَالُ بْنُ

اُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ ، قَالَ فَذَكَرُوْا لِىْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا

فِيْهِمَا اُسْوَةٌ قَالَ فَمَضَيْتُ حِيْنَ ذَكَرُوْهُمَا لِىْ : وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِيْنَ كَلَامَنَا اَيُّهَا الثَّلٰثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ

تَخَلَّفَ عَنْهُ قَالَ : فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ ۔ اَوْ قَالَ تَغَيَّرُوْا لَنَا حَتّٰى

تَنَكَّرَتْ لِىْ فِىْ نَفْسِىَ الْاَرْضُ فَمَا هِيَ بِالْاَرْضِ الَّتِىْ اَعْرِفُ فَلَبِثْنَا

عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً ۔ فَاَمَّا صَاحِبَایَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِىْ

بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَاَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ وَاَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ
اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَطُوْفُ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا
يُكَلِّمُنِيْ اَحَدٌ وَاٰتِيْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ
وَهُوَ فِيْ مَجْلِسِهٖ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ
بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لَا؟ ثُمَّ اُصَلِّيْ قَرِيْبًا مِّنْهُ وَاُسَارِقُهُ النَّظْرَ فَاِذَا
اَقْبَلْتُ عَلٰى صَلَاتِيْ نَظَرَ اِلَيَّ وَاِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهٗ اَعْرَضَ عَنِّيْ، حَتّٰى اِذَا
طَالَ ذٰلِكَ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِيْنَ مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ
حَائِطِ اَبِيْ قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَوَاللهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهٗ : يَا اَبَا قَتَادَةَ! اَنْشُدُكَ بِاللهِ هَلْ
تَعْلَمُنِيْ اُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ
فَنَاشَدْتُهٗ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهٗ فَقَالَ : اَللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ
فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ، فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ فِيْ
سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ اِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ نَبَطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ
يَبِيْعُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ : مَنْ يَّدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؟ فَطَفِقَ
النَّاسُ يُشِيْرُوْنَ لَهٗ اِلَيَّ حَتّٰى جَآءَنِيْ فَدَفَعَ اِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ،
وَكُنْتُ كَاتِبًا ، فَقَرَأْتُهٗ فَاِذَا فِيْهِ : اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنَا
اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْيَعَةٍ،

فَالْحِقِيْ بِنَا نُوَاسِكَ فَقُلْتُ حِيْنَ قَرَأْتُهَا : وَهٰذِهٖ اَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّوْرَ فَسَجَرْتُهَا ، حَتّٰى اِذَا مَضَتْ اَرْبَعُوْنَ مِنَ الْخَمْسِيْنَ وَاسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنِيْ فَقَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ : اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ فَقَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبَنَّهَا وَاَرْسَلَ اِلٰى صَاحِبَيَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِيْ : اِلْحَقِيْ بِاَهْلِكِ فَكُوْنِيْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللهُ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ ـ فَجَآءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ ابْنِ اُمَيَّةَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهٗ : يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهٗ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ اَنْ اَخْدِمَهٗ ؟ قَالَ : لَا وَلٰكِنْ لَا يَقْرِبَنَّكِ، فَقَالَتْ : اِنَّهٗ وَاللهِ مَا بِهٖ مِنْ حَرَكَةٍ اِلٰى شَيْءٍ وَوَاللهِ مَا زَالَ يَبْكِيْ مُنْذُ كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ مَا كَانَ اِلٰى يَوْمِهٖ هٰذَا ـ فَقَالَ لِيْ بَعْضُ اَهْلِيْ : لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ امْرَأَتِكَ فَقَدْ اَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ اَنْ تَخْدُمَهٗ ؟ فَقُلْتُ : لَا اَسْتَأْذِنُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْنِيْ مَاذَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَأْذَنْتُهٗ فِيْهَا وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ ، فَلَبِثْتُ بِذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ فَكَمُلَ لَنَا خَمْسُوْنَ لَيْلَةً مِنْ حِيْنَ نُهِيَ عَنْ كَلَامِنَا

ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِنَا فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ ذَكَرَ اللهُ تَعَالٰى مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِيْ وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ اَوْفٰى عَلٰى سَلْعٍ يَقُوْلُ بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ : يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ اَبْشِرْ ، قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ قَدْ جَآءَ فَرَجٌ فَاٰذَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا فَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُوْنَ وَرَكَضَ اِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعٰى سَاعٍ مِنْ اَسْلَمَ قِبَلِيْ وَاَوْفٰى عَلَى الْجَبَلِ ، فَكَانَ الصَّوْتُ اَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَآءَنِيْ الَّذِيْ سَمِعْتُ صَوْتَهٗ يُبَشِّرُنِيْ نَزَعْتُ لَهٗ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا اِيَّاهُ بِبُشْرَاهُ وَاللهِ مَا اَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ ، وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ اَتَأَمَّمُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَقَّانِيْ النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُوْنِيْ بِالتَّوْبَةِ وَيَقُوْلُوْنَ لِيْ : لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللهِ عَلَيْكَ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ، فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِيْ وَهَنَّأَنِيْ ، وَاللهِ مَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرَهٗ فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ ـ قَالَ كَعْبٌ : فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهٗ مِنَ السُّرُوْرِ : اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ فَقُلْتُ : أَ مِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَأَنَّ وَجْهَهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَ كُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ ، فَقُلْتُ : اِنِّيْ اَمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ وَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰے اِنَّمَا اَنْجَانِيْ بِالصِّدْقِ وَاِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ لَا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ ، فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَبْلَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِي اللّٰهُ تَعَالٰى وَاللّٰهِ مَا تَعَمَّدْتُ كِذْبَةً مُنْذُ قُلْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّحْفَظَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْمَا بَقِيَ قَالَ : فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ ۔ حَتّٰى بَلَغَ ، اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

حَتّٰی بَلَغَ اتَّقُوا اللهَ وَ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۔ قَالَ کَعْبٌ : وَاللهِ مَا
اَنْعَمَ اللهُ عَلَیَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اِذْ هَدَانِی اللهُ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِیْ
نَفْسِیْ مِنْ صِدْقِیْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اَکُوْنَ
کَذَبْتُهٗ فَاَهْلِكَ کَمَا هَلَكَ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا اِنَّ اللهَ تَعَالٰی قَالَ لِلَّذِیْنَ
کَذَبُوْا حِیْنَ اَنْزَلَ الْوَحْیَ شَرَّ مَا قَالَ لِاَحَدٍ فَقَالَ اللهُ تَعَالٰی
سَیَحْلِفُوْنَ بِاللهِ لَکُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَیْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ
فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوْا
یَکْسِبُوْنَ۔ یَحْلِفُوْنَ لَکُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللهَ
لَا یَرْضٰی عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ۔ فَقَالَ کَعْبٌ : کُنَّا خُلِّفْنَا اَیُّهَا
الثَّلَاثَةُ عَنْ اَمْرِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی
اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ حَلَفُوْا لَهٗ فَبَایَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَاَرْجَاَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَنَا حَتّٰی قَضَی اللهُ تَعَالٰی
فِیْهِ بِذٰلِكَ:قَالَ اللهُ تَعَالٰی وَعَلَی الثَّلٰثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا،وَلَیْسَ الَّذِیْ
ذَکَرَ اللهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ وَاِنَّمَا هُوَ تَخْلِیْفُهٗ اِیَّانَا وَاِرْجَآؤُهٗ اَمْرَنَا
عَمَّنْ حَلَفَ لَهٗ وَاعْتَذَرَ اِلَیْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ : اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَفِیْ رِوَایَةٍ
وَکَانَ لَا یَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِی الضُّحٰی فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ
فَصَلّٰی فِیْهِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِیْهِ ۔ (بخاری حدیث کعب بن مالکؓ)

حضرت عبد اللہ بن کعبؓ اپنے باپ حضرت کعب بن مالکؓ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے وہ واقعہ سُنا جس کا تعلق غزوہ تبوک میں شامل نہ ہونے اور اس وجہ سے مقاطعہ کی سزا پانے سے تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ مَیں کسی غزوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے میں پیچھے نہیں رہا تھا۔ صرف غزوۂ تبوک میں یہ غلطی ہوئی ۔ ہاں غزوۂ بدر میں بھی شامل نہ ہوسکا تھا۔لیکن اس موقعہ پر آپؐ نے کسی پیچھے رہنے والے پر ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا تھا۔ دراصل اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان قریش کے قافلہ کو روکنا چاہتے تھے اور لڑائی کا ارادہ نہ تھا۔ اس لیے بہت سے لوگوں نے آپؐ کے ساتھ جانے کی ضرورت محسوس نہ کی اور نہ ہی حضورؐ نے اس کیلئے کوئی خاص تحریک فرمائی تھی ۔تاہم اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں اور ان کے دشمن یعنی قریش کی اتفاقیہ بغیر کسی الٹی میٹم یا سابقہ ارادہ کے مٹھ بھیڑ کرادی ۔لیکن میں لیلۃ العقبہ کی بیعت میں شامل تھا جبکہ ہم نے اسلام قبول کیا تھا اور اس میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مدد کا معاہدہ طے پایا تھا اور مجھے اس موقعہ پر حاضری اتنی پسندیدہ اور محبوب ہے اور اس پر اتنا فخر ہے کہ اس کے مقابلہ میں بدر کے موقعہ پر غیر حاضری کی زیادہ خلش محسوس

نہیں کرتا اگرچہ بدر کا چرچا لوگوں میں بیعتِ عقبہ کے واقعہ سے زیادہ ہے۔ بہرحال غزوۂ تبوک کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ نہ جا سکنے کی یہ وجہ نہ تھی کہ مجھ میں کوئی کمزوری یا مالی تنگی تھی۔ بڑی اچھی صحت اور خوب مالدار تھا اور اپنی دو سواریاں بھی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا طریق یہ تھا کہ جب مہم پر جانے کا ارادہ کرتے تو اسکے پروگرام کو بڑی حد تک مخفی رکھتے اور جدھر جانا ہوتا اس کے اُلٹ سمت سفر کا آغاز کرتے۔ بہرحال غزوۂ تبوک کے لیے جب آپؐ نکلے تو اس وقت شدید گرمی تھی۔ بڑا لمبا سفر تھا۔ ویران صحرا سے گزرنا تھا۔ بہت بڑے لشکر کا سامنا تھا۔ اس لیے مسلمانوں پر آپؐ نے اس صورتِ حال کی نزاکت اور اہمیت اچھی طرح واضح کردی تھی تاکہ وہ اس جنگ کے لیے خوب تیاری کرلیں اور کسی کے لیے کوئی عُذر باقی نہ رہے۔ آپؐ نے واضح طور پر بتادیا کہ آپؐ کہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپؐ اس غزوہ کے لیے نکلے تو بہت سے مسلمان جن کی فہرست کسی رجسٹر میں درج نہ تھی آپؐ کے ساتھ ہو گئے۔ کثرتِ اژدہام کی وجہ سے ایسا ممکن تھا کہ جو شخص آپؐ کے ساتھ نہ جانا چاہتا تھا وہ اپنی اس غیر حاضری کو مخفی رکھ سکتا تھا سوائے اس کے کہ اس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی وحی نازل ہو۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم

جب اس جنگ کیلئے نکلے تو پھل پکے ہوئے تھے اور شدید گرمی کی وجہ سے سائے اچھے لگتے تھے اور میرا دل آرام طلبی کی طرف مائل تھا اور مجھے اپنی فصلوں کا بھی خیال تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تیاری کی ہوئی تھی اور مسلمانوں کا لشکرِ کثیر آپؐ کے ساتھ تھا۔ میں نے کئی دفعہ ارادہ کیا کہ تیاری کر کے آپؐ سے جا ملوں لیکن اس کو عملی جامہ نہ پہنا سکا اور اس تذبذب میں کوئی کام بھی صحیح معنوں میں نہ ہو سکا۔ بہر حال میں کہتا جب چاہوں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملوں گا۔ اس سُستی نے مجھے روکے رکھا۔ یہاں تک کہ لشکر تیز چلنے کی وجہ سے بہت دُور نکل گیا اور میں ارادے ہی باندھتا رہ گیا۔ کاش میں اپنے ارادے کو عملی جامہ پہنا سکتا۔ مگر یہ میرا مقدّر نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد جب بھی میں گھر سے نکلتا تو مجھے اس بات کا سخت افسوس ہوتا کہ میری طرح کا کوئی اور آدمی پیچھے نہیں رہا تھا۔ سوائے ایسے آدمیوں کے جن پر نِفاق کا شبہ تھا یا کچھ معذور لوگ تھے۔ بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران میں مجھے یاد نہ فرمایا یہاں تک کہ آپؐ تبوک پہنچ گئے۔ ایک دفعہ آپؐ وہاں لوگوں میں بیٹھے تھے کہ آپؐ نے فرمایا کعب کو کیا ہو گیا یعنی وہ کیوں نہیں آیا۔ اس پر قبیلہ بنی سلمہ کے ایک آدمی کو میرے

خلاف کچھ کہنے کا موقع مل گیا اور کہا۔ اس کو چادروں کے گھمنڈ نے
روک لیا ہوگا۔ اس وقت معاذ بن جبلؓ نے اس شخص کو کہا تم نے بہت
بُرا کیا کہ ایسی بدگمانی کی۔ اے اللہ کے رسولؐ! خدا تعالیٰ کی قسم! ہم تو
کعب کو بڑا نیک اور اچھا آدمی سمجھتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلّم خاموش رہے۔ اسی اثناء میں حضورؐ نے ایک آدمی کو جو سفید کپڑے
پہنے ہوئے تھا دُور سے آتے ہوئے دیکھا آپؐ نے بطور آرزو اور دعا
فرمایا: خدا تعالیٰ کرے یہ ابوخیثمہ ہو۔ خدا تعالیٰ کی قدرت وہ ابوخیثمہ
ہی نکلے۔ یہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے کھجور کا ایک صاع بطور صدقہ دیا
تھا۔ اور منافقین نے اس کی ہنسی اڑائی تھی۔ کعبؓ کہتے ہیں کہ جب یہ
خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لا رہے
ہیں تو مجھے سخت افسوس ہوا اور بہانے سوچنے لگا کہ کس طرح آپؐ کی
ناراضگی سے بچ سکتا ہوں۔ میں نے اپنے گھر کے تمام سمجھدار لوگوں
سے مشورہ بھی کیا۔ آخر جب آپؐ مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ
نے تمام باطل وساوس کو میرے دل سے نکال دیا اور میں سمجھ گیا کہ
آپؐ کی ناراضگی سے مجھے کوئی چیز نہیں بچا سکتی۔ پس میں نے پکّا ارادہ
کرلیا کہ سچ بولوں گا۔ صبح کے وقت آپؐ واپس مدینہ پہنچے۔ آپؐ کا
طریق تھا کہ جب آپؐ سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد

میں جاتے ۔ وہاں مسجد میں دو رکعت نفل پڑھتے پھر لوگوں سے باتیں کرنے کے لیے کچھ دیر بیٹھتے ۔اس سفر میں بھی آپؐ نے ایسا ہی کیا۔ پیچھے رہنے والے بہت سے لوگ عذر معذرت کرنے آئے اور قسمیں اٹھانے لگے کہ اس اس وجہ سے ہم شامل نہ ہو سکے تھے ۔ یہ روک تھی اور وہ روک تھی ۔ یہ سب لوگ کچھ اوپر اسّی ۸۰ تھے ۔آپؐ نے اُن کے پیش کردہ عذر قبول کیے۔ان سے دوبارہ بیعت لی ۔ان کے لیے بخشش کی دعا کی اور ان کے اندرونہ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔جب میں آیا اور آپؐ کو سلام کیا تو آپؐ نے اس انداز میں تبسّم فرمایا جس میں ناراضگی کا پہلو نمایاں تھا۔ بہر حال آپؐ نے کہا۔آؤ کیا کہتے ہو۔میں آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا۔آپؐ نے پوچھا۔تم کیوں پیچھے رہ گئے تھے ۔کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی ؟ میں نے کہا۔اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ! اگر میں آپؐ کے سوا کسی اور کے سامنے ہوتا تو کوئی عذر پیش کر کے ناراضگی سے بچ جانے کا خیال کر سکتا تھا کیونکہ مجھے باتیں بنانا آتی ہیں ۔لیکن خدا تعالیٰ کی قسم ! میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اگر میں جُھوٹی بات کہہ کر آپ کو خوش کر لوں تو ہو سکتا ہے کہ کل اللہ تعالیٰ آپؐ کو مجھ سے ناراض کر دے اور اگر میں اب سچّی بات کہوں جس کی وجہ سے آپ ناراض ہو جائیں تو میں امید کرتا ہوں کہ اللہ

تعالیٰ میرا انجام بخیر کرے گا۔ سچّی بات یہ ہے کہ میرے پاس کوئی عذر
نہیں۔اس وقت میں خوب طاقتور تھا۔ ہر طرح کی مالی آسائش میسّر تھی
اور بغیر کسی دقّت کے آپؐ کے ساتھ جا سکتا تھا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔تم نے سچ بولا ہے۔ پھر مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔
جاؤ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں کوئی فیصلہ کریگا تو پھر بات
کریں گے۔قبیلہ بنی سلمہ کے کچھ لوگ میرے پیچھے آئے اور مجھے کہنے
لگے۔خدا کی قسم! ہمارے علم کے مطابق تم نے کبھی کوئی قصور نہیں کیا۔
کیوں نہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی عذر پیش کر دیا۔
جس طرح دوسرے پیچھے رہنے والوں نے عذر پیش کیے تھے ۔
تمہارے قصور کی معافی کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے
تیری بخشش کی دعا کافی تھی۔ کعبؓ کہتے ہیں۔خدا تعالیٰ کی قسم! وہ مجھے
اُکساتے رہے یہاں تک کہ میں نے ایک دفعہ ارادہ کرلیا کہ
میں آپؐ کے پاس جاؤں اور اپنے آپ کو جھٹلاؤں کہ جو کچھ پہلے کہہ
چکا ہوں وہ غلط تھا پھر میں نے بنی سلمہ کے لوگوں سے پوچھا کہ کیا
میرے اور بھی ساتھی ہیں جنہوں نے سچ بولا ہو اور کوئی جھوٹا عذر پیش
نہ کیا ہو۔انہوں نے کہا۔ہاں دو آدمیوں نے ایسا کیا ہے اور وہی کچھ کہا
ہے جو تُو نے کہا ہے اور ان کو وہی کچھ جواب دیا گیا ہے جو تجھے دیا گیا

ہے۔ میں نے کہا وہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا۔ مرارہ بن ربیعہ عامری اور ہلال بن امیہ واقفی یہ دونوں آدمی بہت نیک تھے۔ بدر کے معرکہ میں شامل ہو چکے تھے۔ میرے لیے ان کا نمونہ کافی تھا۔ جب لوگوں نے ان کا یہ واقعہ مجھے بتلایا تو میں نے دل میں عہد کرلیا کہ میں نے جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہے وہی ٹھیک ہے۔ سچ بولنے میں مَیں اکیلا نہیں ہوں دوسرے دو نیک نام آدمی بھی میرے ساتھ ہیں۔ بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہم تینوں سے بول چال رکھنے سے منع فرمادیا۔ ہمارے علاوہ کسی اور پیچھے رہنے والے کو یہ سزا نہ دی۔ لوگ ہم سے بچنے لگے گویا کہ وہ بالکل بدل گئے ہیں۔ زمین بھی اوپری اوپری سے نظر آنے لگی گویا وہ زمین ہی نہیں جس کو میں اچھی طرح جانتا تھا۔ غرض مقاطعہ کے پچاس دن سخت پریشانی اور گھبراہٹ میں بسر ہوئے۔ میرے دونوں ساتھی تو خانہ نشین ہو گئے اور اپنے گھروں میں بیٹھ رہے۔ وہ ہر وقت روتے رہتے۔ میں ان میں جوان تھا اور سخت جان بھی۔ گھر بیٹھ نہ سکتا تھا اس لیئے باہر بازار میں نکل آتا۔ نمازوں میں مسلمانوں کے ساتھ شامل ہوتا، بازاروں میں گھومتا پھرتا لیکن مجھ سے کوئی بات نہ کرتا۔ نماز کے بعد کچھ دیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تو میں بھی مجلس میں حاضر

ہوتا اور سلام کہتا اور دل میں کہتا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سلام کے جواب میں اپنے ہونٹ مبارک ہلائے ہیں یا نہیں؟ پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہی نماز پڑھنے لگتا اور چور نظروں سے آپؐ کو دیکھتا۔ جب میں اپنی نماز کی طرف متوجّہ ہوتا تو آپؐ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپؐ کی طرف دیکھتا تو آپؐ اپنا رُخ پھیر لیتے اور دوسری طرف دیکھنے لگتے۔ مسلمان بھائیوں کی یہ زیادتی اور خشک سلوکی مجھے بہت شاق گزرتی۔ میں سخت پریشان ہو گیا۔ ایک دفعہ میں ابوقتادہؓ کے باغ کی دیوار پھاند کر اندر چلا گیا۔ وہ میرے چچازاد بھائی لگتے تھے اور مجھے بہت پیارے لگتے تھے۔ انہیں میں نے سلام کیا۔ خدا تعالیٰ کی قسم! انہوں نے میرے سلام کا کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے کہا۔ اے ابوقتادہؓ! میں تجھے خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبّت کرتا ہوں۔ لیکن وہ چپ رہے۔ پھر میں نے دوبارہ ان کو قسم دی۔ پھر بھی وہ چُپ رہے۔ پھر سہ بار ان کو قسم دی تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ میں پیچھے مڑا اور دیوار پھاند کر باہر آ گیا۔ ایک دن مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا کہ پتہ چلا کہ علاقہ شام کا

ایک قبطی یعنی اس علاقہ کا کسان جو ان لوگوں میں شامل تھا جو مدینہ میں غلّہ بیچنے آئے تھے۔ میرے متعلق پوچھ رہا ہے۔ تو لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا اور وہ میرے پاس آیا۔ اُس نے مجھے بادشاہِ غسّان کا خط دیا۔ میں خود لکھ پڑھ سکتا تھا۔ اس لیے میں نے اسے پڑھا۔ اس میں لکھا تھا۔ بعد سلام عرض مدّعا یہ ہے کہ ہمیں یہ معلوم کر کے افسوس ہوا ہے کہ آپ کے ساتھی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے زیادتی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو ایسا نہیں بنایا کہ تم سے ایسا ذلّت آمیز سلوک کیا جائے اور تجھے ضائع کر دیا جائے۔ ہمارے پاس آ جاؤ ہم تمہاری بہت عزّت افزائی کریں گے اور ہر طرح کا خیال رکھیں گے۔ جب میں نے یہ خط پڑھا تو میں نے دل میں کہا۔ یہ بھی میرے لیے آزمائش اور ابتلاء ہے۔ میں وہ خط لے کر سیدھا تنور کے پاس گیا اور اس خط کو اس میں جھونک کر کہا۔ یہ اس کا جواب ہے۔ ایسے ہی پریشان کن حالات میں چالیس دن گزر گئے اور میرے بارہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہونے میں دیر ہوتی گئی۔ ایک دن میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قاصد آیا کہ حضورؐ فرماتے ہیں تم اپنی بیوی سے الگ ہو جاؤ، اسکے پاس رہنے کی اجازت نہیں ہے۔ میں نے پوچھا حضورؐ کا کیا منشاء ہے۔ کیا میں اسے

طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ قاصد نے جواب دیا۔ حضورؐ کا صرف یہ حکم ہے کہ تم اس سے الگ رہو۔ مقاربت سے بچو۔ ایسے ہی حضورؐ نے تیرے دوسرے دو ساتھیوں کو بھی حکم بھجوایا تھا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا تم اپنے ماں باپ کے پاس چلی جاؤ اور وہیں رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے بارہ میں کوئی فیصلہ نازل فرمائے۔ ہلال بن اُمیّہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کیا کہ ہلال بن امیّہ بوڑھے ہیں اور سہارے کے محتاج ہیں ۔ اپنا کام خود نہیں کر سکتے ۔ ان کے پاس کوئی نوکر بھی نہیں ہے ۔ کیا آپ ناپسند فرماتے ہیں کہ میں ان کی خدمت کروں ۔ آپؐ نے فرمایا صرف مقاربت سے مَیں نے منع کیا ہے۔ اُس نے کہا خدا تعالیٰ کی قسم! اس میں تو ہلنے کی بھی طاقت نہیں ہے مقاربت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جب سے یہ واقعہ ہوا ہے اسی دن سے وہ رو رہا ہے۔ چنانچہ اسے اپنے میاں کے پاس رہنے کی اجازت مل گئی۔ میرے کچھ رشتہ داروں نے مجھے بھی کہا کہ تم بھی جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیوی کے بارہ میں اجازت لے لو۔ امید ہے تمہیں بھی اجازت مل جائے گی جیسا کہ ہلال بن امیّہ کی بیوی کو اجازت مل گئی ہے ۔ میں نے کہا میں اپنی بیوی کے بارہ میں نہیں پوچھوں گا۔

نامعلوم، حضور کیا جواب دیں۔ میں نوجوان ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی غلطی مجھ سے ہوجائے۔ انہی حالات میں دس دن اور گزر گئے۔ گویا ہمارے مقاطعہ کے پچاس دن پورے ہوگئے۔ میں پچاسویں دن فجر کی نماز اپنے مکان کی چھت پر پڑھ کر بیٹھا ہوا تھا اور اپنی اس حالت کے بارہ میں سوچ رہا تھا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یعنی زمین باوجود فراخی کے مجھ پر تنگ ہوگئی تھی اور خود اپنی جان سے میں بیزار تھا کہ اسی اثناء میں میں نے ایک زور سے پکارنے والے کی آواز سُنی جو کہ کوہِ سلع پر چڑھکر انتہائی بلند آواز سے کہہ رہا تھا۔ اے کعب بن مالک! تجھے بشارت ہو۔ میں نے یہ آواز سُنی تو فوراً سجدے میں گر گیا اور مجھے یقین ہوگیا کہ خوشی اور کشائش کی گھڑی آگئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد لوگوں کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر رجوع برحمت ہوا اور اس نے ہماری توبہ قبول کی ہے۔ لوگ ہمیں بشارت دینے کے لیے دوڑے۔ کچھ میرے ساتھیوں کی طرف گئے اور ایک آدمی گھوڑے پر سوار ہوکر میری طرف دوڑا۔ لیکن قبیلہ اسلم کا ایک اور آدمی دوڑ کر سلع پہاڑ پر چڑھ گیا اور زور زور سے پکارنے لگا۔ گھوڑ سوار کے پہنچنے سے پہلے ہی اس کی بلند آواز مجھ تک پہنچ گئی۔ جب وہ خوشخبری دینے والا میرے پاس آیا تو میں نے خوشی میں اپنے

کپڑے اُتار کر اسے پہنا دیئے۔ خدا تعالیٰ کی قسم! اس دن میرے پاس وہی کپڑے تھے۔ میں نے اپنے پہننے کیلئے دو کپڑے کسی سے مانگے اور ان کو پہن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے چل پڑا۔ گروہ در گروہ لوگ مجھے ملتے اور توبہ کے قبول ہونے کی مبارک دیتے اور کہتے مبارک ہو، خدا تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمالی۔ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ آپؐ کے اردگرد اور لوگ بھی بیٹھے ہیں۔ طلحہؓ بن عبید اللہ دوڑتے ہوئے آئے اور مجھ سے مصافحہ کیا، مجھے مبارکباد دی۔ خدا تعالیٰ کی قسم! مہاجرین میں سے صرف یہی اُٹھ کر مجھے مبارکباد دینے آئے تھے اور کوئی نہیں اٹھا تھا۔ کعبؓ، حضرت طلحہؓ کے اس نیک سلوک کو عمر بھر نہ بھولے۔ بہرحال کعبؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا۔ آپؐ کا چہرہ خوشی کی وجہ سے چمک رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تجھے اس بہترین دن کی مبارک ہو۔ جب سے تجھے تیری ماں نے جنا ہے۔ ایسا مبارک دن تجھ پر کبھی نہیں چڑھا ہوگا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا آپؐ یہ خوشخبری اپنی طرف سے دے رہے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ نعمت مجھے عطا ہوئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا خدا تعالیٰ کی طرف سے

یہ خوشخبری تجھے عطا ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش
ہوتے تو آپؐ کا چہرۂ مبارک چمکنے لگتا اور یوں لگتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہے۔
اور آپؐ کی اس کیفیت کو ہم سب جانتے تھے مَیں جب حضورؐ کے پاس
بیٹھ گیا تو عرض کیا۔ یا رسول اللہ! توبہ قبول ہونے کی خوشی میں مَیں اپنے
مال سے دستبردار ہوتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حضور بطور صدقہ پیش کرتا
ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھو۔ یہ تمہارے لیے
بہتر ہوگا۔ مَیں نے عرض کیا۔ اچھا، میں خیبر کی جائیداد اپنے پاس رکھ
لیتا ہوں۔ میں نے حضورؐ سے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے میری سچائی
کی وجہ سے نجات دی ہے اور ہلاکت سے بچا لیا ہے اور میری توبہ کی
تکمیل اس طرح ہوگی کہ آئندہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا۔ خدا تعالیٰ کی
قسم! مجھے کوئی ایسا مسلمان معلوم نہیں جس کو سچی بات کہنے میں اس قسم
کی آزمائش سے دوچار ہونا پڑا ہو اور پھر اس ابتلاء کا نتیجہ ایسا شاندار
اور بابرکت نکلا ہو۔ کعبؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے یہ عہد کرنے کے بعد میں نے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا۔
میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ آئندہ زندگی میں بھی وہ مجھے اس
سے محفوظ رکھے گا اور ہمیشہ سچ بولنے کی توفیق دے گا۔ حضرت کعبؓ کا
بیان ہے کہ سورۃ توبہ کی ان آیات میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے

جو میرے ساتھ پیش آیا کہ : اللہ تعالیٰ مہاجرین اور انصار پر جنھوں نے تنگی کی گھڑیوں میں آپؐ کی پیروی کی اور صدق وصفا کا مظاہرہ کیا، رجوع برحمت ہوا اور ان تین پر بھی جو پیچھے رہنے دیئے گئے تھے یہاں تک کہ اس پاداش میں زمین باوجود فراخی کے ان پر تنگ ہوگئی ان آیات میں اِتَّقُوا اللّٰہَ وَ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ تک یہی مضمون چلتا ہے۔ کعبؓ یہ بھی کہتے تھے کہ اسلام لانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا یہ سب سے بڑا فضل تھا کہ اس نے مجھے سچ بولنے کی توفیق دی اور اس برکت کی طرف میری راہنمائی فرمائی اور میں حضورؐ کے سامنے جھوٹ بولنے کے گناہ سے بچ گیا۔ اگر میں جھوٹ بولتا تو میں بھی انہی لوگوں کی طرح ہلاک ہوجاتا جو آپؐ کے سامنے جھوٹ بول کر ہلاک ہوئے۔ ان لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جو وحی نازل کی اس سے ان جھوٹوں کے بُرے انجام کا پتہ چلتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ جب تم واپس لَوٹو تو ان سے درگزر کرو پس ان سے درگزر بیشک کرو لیکن وہ نجس لوگ ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنّم ہے، یہ ان کے اپنے کیے کی سزا ہے وہ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم ان سے راضی ہوجاؤ۔ اگر تم ان سے راضی ہو بھی جاؤ تو اللہ ایسے فاسق لوگوں سے کبھی راضی

نہیں ہوگا۔ کعبؓ کہتے ہیں کہ پیچھے رہنے والوں میں ہم صرف تین تھے جن کو سزا ملی۔ باقی پیچھے رہنے والوں کا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عُذر قبول کر لیا تھا۔ جبکہ قسمیں کھا کھا کر انہوں نے معذرت کی اور معافی طلب کی۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے متعلق کوئی فیصلہ نہ دیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی وحی تک اس کو ملتوی رکھا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ فیصلہ دیا جس میں ہمارے لیے برکت ہی برکت تھی فرمایا : ان تین پر بھی اللہ تعالیٰ رجوع برحمت ہوا جو پیچھے رہنے دیئے گئے یعنی جن کا معاملہ التواء میں ڈال دیا گیا۔ دراصل اس آیت میں غزوہ سے ہمارے پیچھے رہنے کا ذکر نہیں بلکہ ہمارے معاملہ کا التواء اور اسے پیچھے ڈالنا مُراد ہے اور ان دوسرے لوگوں سے مختلف سلوک کا ذکر ہے جنہوں نے آپؐ کے سامنے قسمیں کھائیں اور جنگِ تبوک میں شامل نہ ہو سکنے کے عذر پیش کیے جن کو حضورؐ نے قبول کر لیا۔

ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن چلے تھے اور آپؐ جمعرات کے دن سفر کرنے کو بہت پسند کرتے تھے۔ حضورؐ جب بھی سفر سے واپس آتے تو چاشت کے وقت شہر میں داخل ہوتے۔ سب سے پہلے مسجد میں جاتے۔ وہاں ۲ دو

رکعت نماز پڑھتے اور کچھ دیر بیٹھتے پھر گھر جاتے۔

۱۲۶ــــ عَنْ جُنْدَبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ : وَاللّٰہِ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِفُلَانٍ، وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَأَلّٰی عَلَیَّ اَنْ لَّا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُّ عَمَلَکَ۔

(مسلم کتاب البرّ والصلة باب النهی عن تقنیط الانسان من رحمة اللّٰه)

حضرت جندبؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم! فلاں آدمی کو اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا۔ اس پر اللہ نے فرمایا۔ کون ہے جو مجھ پر یہ پابندی لگائے کہ مَیں فلاں کو نہیں بخشوں گا میں نے اسے بخش دیا، ہاں خود اس شخص کے اعمال ضائع ہوگئے جس نے ایسا کہا ہے۔

۱۲۷ــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ یُغَرْغِرْ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فضل التوبة)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غرغرے سے پہلے بندہ جب بھی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ

قبول کر لیتا ہے یعنی اس کی توبہ ردّ نہیں ہوتی۔

علم اور اس کے حصول کی ترغیب

۱۲۸ــــ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَہٗ کَمَا سَمِعَہٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ۔

(ترمذی کتاب العلم باب الحث علی تبلیغ السماع)

حضرت ابنِ مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر وتازہ اور خوشحال رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سُنی اور آگے اسی طرح اسے پہنچایا جس طرح اس نے سنا تھا۔ کیونکہ بہت سے ایسے لوگ جن کو بات پہنچائی گئی ہے، سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے اور سمجھ سے کام لینے والے ہوتے ہیں۔

۱۲۹ــــ عَنْ مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ۔

(بخاری کتاب العلم باب من یرد اللہ خیرًا یفقّھہ فی الدین)

حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ بھلائی اور ترقی دینا چاہتا ہے اس
کو دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔

۱۳۰ــــ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَؒ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَرَاَیْتُ حَلْقَةً عَظِیْمَةً فَقُلْتُ لِاَبِیْ حَلْقَةُ مَنْ هٰذِهٖ فَقَالَ حَلْقَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَیْدِیِّ صَاحِبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَفَقَّهَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ کَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مُهِمَّهٗ وَیَرْزُقُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔

(مسند الامام الاعظم کتاب العلم صفحہ ۲۰)

حضرت ابوحنیفہؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں مسجد حرام میں داخل ہوا تو لوگوں کا ایک بڑا مجمع دیکھا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا یہ لوگ کس کے گرد اکٹھے ہیں۔ میرے والد نے بتایا کہ یہ حلقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی عبداللہ بن حارث زبیدی کا ہے۔ یہ سن کر میں ان کی طرف بڑھا تو انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے اندر تفقّہ فی الدّین پیدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام کاموں کا خود متکفّل ہو جاتا ہے اور اس کے لیے ایسی ایسی جگہوں سے رزق کے سامان مہیّا کرتا ہے کہ جس کا اسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔

۱۳۱ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ۔

(ابن ماجہ باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم مسند الامام الاعظم۔ کتاب العلم صفحہ ۲۰)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ علم حاصل کرے۔

۱۳۲۔۔۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ مَجَالِسُ الْعِلْمِ۔

(الترغیب والترہیب باب الترغیب فی مجالسة العلماء جلد ۱ صفحہ ۷۲ بحوالہ الطبرانی فی الکبیر)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنّت کے باغوں میں سے گزرو تو خوب چرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضور ریاض الجنة سے کیا مُراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا مجالسِ علمی۔ یعنی ان مجالس میں بیٹھ کر زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرو۔

۱۳۳۔۔۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوْا لِلْعِلْمِ السَّكِيْنَةَ وَالْوَقَارَ وَتَوَاضَعُوْا لِمَنْ تَعَلَّمُوْنَ مِنْهُ۔

(الترغیب والترہیب جلد ۱ صفحہ ۷۸ باب الترغیب فی آکرام العلماء واجلالھم وتوقیرھم بحوالہ الطبرانی فی الاوسط)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم حاصل کرو۔ علم حاصل کرنے کیلئے وقار اور سکینت کو اپناؤ۔ اور جس سے علم سیکھو اس کی تعظیم و تکریم کرو اور ادب سے پیش آؤ۔

۱۳۴ـــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ یَّتَعَلَّمَ الْمَرْأُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا ثُمَّ یُعَلِّمُهٗ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ ۔

(ابن ماجہ باب ثواب معلم الناس الخیر)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان علم حاصل کرے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔

۱۳۵ـــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ مَا وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا ۔

(ابن ماجہ ابواب الزھد باب الحکمۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکمت اور دانائی کی بات مومن کا گمشدہ سرمایہ ہے جہاں کہیں وہ اس کو پاتا ہے وہ اس کو اپنانے اور قبول کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔

۱۳۶۔۔۔ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :خَیْرُ مَا یُخَلِّفُ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِہٖ ثَلَاثٌ وَلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْلَہٗ وَصَدَقَۃٌ تَجْرِیْ یَبْلُغُہٗ اَجْرُھَا وَعِلْمٌ یُعْمَلُ بِہٖ بَعْدَہٗ۔

(ابن ماجه باب ثواب معلم النّاس)

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین چیزیں جو انسان اپنی موت کے بعد پیچھے چھوڑ جاتا ہے وہ تین ہیں۔ نیک اولاد جو اس کیلئے دعا گو ہو۔ صدقہ جاریہ جس کا ثواب اسے پہنچتا رہے اور ایسا علم جس پر اس کے بعد والے عمل کرتے رہیں۔

۱۳۷۔۔۔ عَنِ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : مَنْ سَلَكَ طَرِیْقًا یَبْتَغِیْ فِیْہِ عِلْمًا سَھَّلَ اللّٰہُ لَہٗ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَھَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا صَنَعَ ، وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ حَتَّی الْحِیْتَانُ فِی الْمَآءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰی سَائِرِ الْکَوَاکِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ وَاِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَلَا دِرْھَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ ، فَمَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ۔

(ترمذی کتاب العلم باب فی فضل الفقه)

حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جو شخص علم کی تلاش میں نکلے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔اور فرشتے طالب علم کے کام پر خوش ہوکر اپنے پَر اس کے آگے بچھاتے ہیں اور عالِم کے لیے زمین و آسمان میں رہنے والے بخشش مانگتے ہیں یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی اس کے حق میں دعا کرتی ہیں۔ عالِم کی فضیلت عابِد پر ایسی ہے جیسی چاند کی دوسرے ستاروں پر، اور علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء روپیہ پیسہ ورثہ میں نہیں چھوڑ جاتے بلکہ ان کا ورثہ علم و عرفان ہے۔ جو شخص علم حاصل کرتا ہے وہ بہت بڑا نصیبہ اور خیرِ کثیر حاصل کر لیتا ہے۔

۱۳۸۔۔۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ قَالَ ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ : فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ ۔ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ وَ اَھْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنِ حَتَّی النَّمْلَۃَ فِیْ جُحْرِھَا وَحَتَّی الْحُوْتَ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ ۔ (ترمذی کتاب العلم باب فضل الفقہ علی العبادۃ)

حضرت ابوامامہ باھلیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا۔ اُن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے

جیسی میری فضیلت تم میں سے ایک معمولی آدمی پر ہے۔یعنی دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ اور اس کے فرشتے، آسمانوں میں رہنے والے اور زمین میں رہنے والے، یہاں تک کہ چیونٹی جو بِل میں ہے اور مچھلی جو پانی میں ہے یہ سب دعائیں مانگتے ہیں اس شخص کے لیے جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔

۱۳۹ —— عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ بَعْضِ حُجَرِهٖ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِحَلْقَتَيْنِ إِحْدٰهُمَا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَيَدْعُوْنَ اللهَ وَالْاُخْرٰى يَتَعَلَّمُوْنَ وَيُعَلِّمُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلٌّ عَلٰى خَيْرٍ ، هٰؤُلَآءِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَيَدْعُوْنَ اللهَ فَإِنْ شَاءَ اَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَهٰؤُلَآءِ يَتَعَلَّمُوْنَ وَيُعَلِّمُوْنَ وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا فَجَلَسَ مَعَهُمْ ۔

(ابن ماجہ باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے نکل کر مسجد میں تشریف لائے اور دیکھا کہ مسجد میں دو حلقے بنے ہوئے ہیں۔ کچھ لوگ تلاوت قرآن کریم اور دعائیں کر رہے ہیں اور کچھ لوگ پڑھنے پڑھانے میں مشغول ہیں۔اس پر حضورؐ نے فرمایا دونوں گروہ نیک کام میں مصروف ہیں۔ یہ قرآن کریم پڑھ رہا ہے اور

دعائیں مانگ رہا ہے، اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں دے اور چاہے تو نہ دے یعنی ان کی دعائیں قبول کرلے یا نہ کرے۔ اور یہ لوگ پڑھنے پڑھانے میں مشغول ہیں اور خدا تعالیٰ نے مجھے مُعلّم اور استاد بنا کر بھیجا ہے۔ اس لیے آپؐ پڑھنے پڑھانے والوں میں جا بیٹھے۔

• ۱۴۰ــــ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ أَتَعَلَّمَ السُّرْيَانِيَّةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهُ اَمَرَنِيْ اَنْ أَتَعَلَّمَ كِتَابَ يَهُوْدَ وَقَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا آمَنُ يَهُوْدَ عَلٰى كِتَابِيْ۔ قَالَ فَمَا مَرَّبِيْ نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰى تَعَلَّمْتُ فَكَانَ اِذَا كَتَبَ اِلٰى يَهُوْدَ كَتَبْتُ اِلَيْهِمْ وَاِذَا كَتَبُوْا اِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهٗ كِتَابَهُمْ۔

(ترمذی ابواب الادب باب ماجاء فی تعلیم السریانیۃ)

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سریانی زبان سیکھنے کا حکم فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا یہودیوں کی خط و کتابت کی زبان سیکھو کیونکہ مجھے یہودیوں پر اعتبار نہیں کہ وہ میری طرف سے کیا لکھتے ہیں اور کیا کہتے ہیں۔ زید کہتے ہیں کہ پندرہ دن ہی گزرے تھے کہ میں نے سریانی میں لکھنا پڑھنا سیکھ لیا۔ اس کے بعد جب بھی حضور علیہ السلام کو یہود کی طرف کچھ لکھنا ہوتا تو مجھ سے لکھواتے اور جب ان کی طرف سے کوئی خط آتا تو میں حضورؐ کو پڑھ کر سناتا۔

۱۴۱ـــــ عَنْ زَيْدِبْنِ ثَابِتٍ رضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كِتَابٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلَ : ضَعِ الْقَلَمَ عَلٰى اُذُنِكَ فَاِنَّهُ اَذْ كَرُ لِلْمُمْلِيْ۔

(ترمذی ابواب الادب باب ماجاء فی ترتیب الکتاب)

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپؐ کے سامنے ایک خط تھا۔ اس وقت میں نے حضورؐ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ وقفہ کے دوران قلم کو کان پر رکھا کرو اس سے لکھانے والے کو بات زیادہ یاد رہتی ہے۔

۱۴۲ـــــ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ : دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ : يَآ اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ :اَللهُ اَعْلَمُ ،فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ يَّقُوْلَ الرَّجُلُ لِمَا لَا يَعْلَمُ : اَللهُ اَعْلَمُ ۔ قَالَ اللهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَآ اَسْاَ لُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ۔

(بخاری کتاب التفسیر سورة ''ص'' باب قوله وما انا من المتکلّفین)

حضرت مسروقؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس ہم آئے آپ نے فرمایا اے لوگو! اگر کسی کو کوئی علم کی بات معلوم ہو تو بتا دینی چاہئے اور جسے علم کی کوئی بات معلوم

نہ ہوتو سوال ہونے پر وہ جواب دے کہ اَللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ یعنی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کیونکہ یہ بھی علم کی بات ہے کہ انسان جس بات کونہیں جانتا اس کے متعلق کہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کوفرماتا ہے: اے رسولؐ! تو کہہ مَیں تم سے اس کا کوئی بدلہ نہیں مانگتا اور نہ ہی میں تکلّف سے کام لینے والا ہوں۔

۱۴۳۔۔۔ عَنْ زَیْدِبْنِ اَرْقَمَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَدَعْوَۃٍلَا یُسْتَجَابُ لَھَا ۔

(مسلم کتاب الذکر والدعا باب التعوذ من شر ماعمل ومن شر مالم یعمل)

حضرت زید بن ارقمؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے : اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس علم سے جو بے فائدہ ہے۔ اس دل سے جس میں تیرا خشوع نہیں، اس نفس سے جو سیر نہیں ہوتا اور اس دعا سے جو قبول نہیں کی جاتی۔

۱۴۴۔۔۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تُعَلِّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاھُوْا بِہِ الْعُلَمَاءَ وَلَا لِتُمَارُوْا بِہِ السُّفَھَاءَ وَلَا تَخَیَّرُوْا بِہِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَالنَّارُ النَّارُ ۔

(ابن ماجہ باب الانتفاع بالعلم)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم علم اس غرض سے حاصل نہ کرو کہ اس کے ذریعہ دوسرے علماء کے مقابلہ میں فخر کرسکو۔ نہ اس لیے حاصل کرو کہ جہلاء میں اپنی بڑائی اور اکڑ دکھا سکو اور جھگڑے کی طرح ڈال سکو۔ اور نہ اس علم کی بناء پر اپنی شہرت اور نام ونمود کیلئے مجلسیں جماؤ۔ جو شخص ایسا کرے گا یا ایسا سوچے گا اس کے لیے آگ ہی آگ ہے یعنی اُسے مصائب وبلیات اور رسوائی کا سامنا کرنا ہوگا۔

۱۴۵ــــ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰہِ اِکْرَامَ ذِی الشَّیْبَۃِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَیْرِ الْغَالِیْ فِیْہِ وَلَا الْجَافِیْ عَنْہُ وَاِکْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی تنزیل الناس منازلھم)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بڑائی (اجلال) میں سے ہے کہ عمر رسیدہ مسلمان۔ حافظ قرآن جو غالی نہ ہو اور نہ قرآن کو بھولنے والا ہو اور انصاف پسند بادشاہ کی عزّت ہو۔

۱۴۶ــــ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اِنَّ الْفَقِیْہَ حَقَّ الْفَقِیْہِ مَنْ لَمْ یُقْنِطِ النَّاسَ مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ وَلَمْ

يَرْخُصَ لَهُمْ فِيْ مَعَاصِي اللهِ وَلَمْ يُؤْمِنْهُمْ مِنْ عَذَابِ اللهِ وَلَمْ يَدَعِ الْقُرْاٰنَ رَغْبَةً عَنْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ، اِنَّهٗ لَا خَيْرَ فِيْ عِبَادَةٍ لَا عِلْمَ فِيْهَا وَلَا عِلْمَ لَا فَهْمَ فِيْهِ وَلَا قِرَاءَةَ لَا تَدَبُّرَ فِيْهَا ۔

(سنن الدارمی ۔ المقدّمة ۔ باب من قال العلم الخشية وتقوى الله)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ صحیح اور حقیقی فقیہہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونے دیتا اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا جواز بھی مہیا نہیں کرتا اور نہ ان کو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی پکڑ سے بے خوف بناتا ہے۔ قرآن کریم سے ان کی توجہ ہٹا کر کسی اور کی طرف انہیں راغب کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ یاد رکھو۔ علم کے بغیر عبادت میں کوئی بھلائی نہیں اور سمجھ کے بغیر علم کا دعویٰ درست نہیں۔ اور تدبّر اور غور و فکر کے بغیر محض قرأت کا کچھ فائدہ نہیں۔

علماء اور بزرگوں کا ادب واحترام

۱۴۷ ــــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۔

(ترمذی کتاب البرّ والصلة ما جاء رحمة الصبیان)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : وہ ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا، بڑوں کی تعظیم نہیں کرتا، امر بالمعروف نہیں کرتا اور برائی سے نہیں روکتا۔

۱۴۸ —— عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ : اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَّاْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِيْ أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ ۔ اُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ ۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب من فضائل علیؓ)

حضرت زید بن اَرقم بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تقریر کرنے کیلئے ہم میں کھڑے ہوئے ۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اس کی ثناء کی ، وعظ کیا اور نصیحت فرمائی ۔ اور اسکے بعد فرمایا اے لوگو! میں انسان ہوں ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلانے والا آجائے اور مَیں اس کے کہنے کے مطابق اس دنیا سے رخصت ہوجاؤں ۔ مَیں تم میں دو باتیں چھوڑے جارہا ہوں ۔ اُن میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی

سے پکڑو اور اس کے مطابق عمل کرو۔ غرض اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کی آپؐ نے تحریک فرمائی اور ترغیب دی اور فرمایا اور دوسری چیز جو میں چھوڑ رہا ہوں وہ میرے اہلِ بیت ہیں (یعنی میرا خاندان اور میرے تربیت یافتہ نیک لوگ) میں تمہیں اپنے اہل کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں (یہ الفاظ آپؐ نے تین دفعہ دہرائے) مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ان لوگوں کا احترام کرنا اور ان کے اُسْوَہ کو اختیار کرنا اور ان کو رہنما بنانا۔

قرآن مجید اور اس کی قِراءت

۱۴۹ —— عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔ (بخاری کتاب فضائل القراٰن باب خیر کم من تعلم القراٰن)

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

۱۵۰ —— عَنْ رَافِعِ بْنِ الْمُعَلّٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ

قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِيْ الْقُرْاٰنِ، قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ۔

(بخاری کتاب فضائل القراٰن باب فضل فاتحۃ الکتاب)

حضرت رافع بن معلّیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ کیا میں تجھے مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے قرآن مجید کی سب سے بڑی سورۃ نہ سکھاؤں۔ پھر آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا۔ جب ہم باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ نے قرآن کریم کی سب سے بڑی سورۃ مجھے سکھانے کے متعلق فرمایا تھا۔ اس پر آپؐ نے کہا یہ سورۃ اَلْحَمْد ہے، یہ سبعِ مَثانی ہے۔ یعنی اس کی سات آیتیں بار بار نازل ہوئیں اور بار بار پڑھی جائیں گی۔ یہی وہ قرآنِ عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

۱۵۱۔۔۔ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ فَلَيْسَ مِنَّا۔

(ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ باب کیف یستحب الترتیل فی القراءۃ)

حضرت بشیرؓ بن عبد المنذر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص قرآن مجید خوش الحانی سے اور سنوار کر نہیں پڑھتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

۱۵۲ ـــــ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِقْرَأْ عَلَیَّ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اَقْرَأُ عَلَیْكَ وَعَلَیْكَ اُنْزِلَ قَالَ : اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَہٗ مِنْ غَیْرِیْ ۔ فَقَرَأْتُ عَلَیْہِ سُوْرَۃَ النِّسَآءِ حَتّٰی جِئْتُ اِلٰی ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ. فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَھِیْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیْدًا قَالَ : حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَیْہِ فَاِذَا عَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ ۔

(بخاری باب حسن الصوت بالقراءۃ مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا قرآن مجید سناؤ ۔ میں نے حیران ہوکر عرض کیا ۔ حضورؐ! میں آپؐ کو قرآن سناؤں! حالانکہ قرآن آپؐ پر نازل کیا گیا ہے ۔ حضور نے فرمایا ۔ دوسرے سے قرآن سننا مجھے بہت اچھا لگتا ہے ۔ تب میں نے سورۃ نساء کی تلاوت شروع کی ۔ جب میں اس آیت پر پہنچا کہ ’’کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک امّت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان سب پر تجھے گواہ بنائیں گے ۔‘‘ آپؐ نے فرمایا بس کردو تلاوت ختم کر کے جب میں نے آپؐ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے ۔

۱۵۳ ـــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ

رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِىْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيْحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِىْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَّمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِىْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيْحَ لَهَا۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب من یؤمر ان یجالس)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم پڑھنے والے مومن کی مثال نارنگی کی سی ہے کہ جس کا مزہ بھی اچھا ہوتا ہے اور خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے۔ اور اس مومن کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا وہ کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزہ تو اچھا ہے لیکن اسکی خوشبو نہیں ہوتی۔ اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت کا عادی ہے گُلِ ریحان کی طرح ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن اس کا مزہ کڑوا ہوتا ہے اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کریم نہیں پڑھتا حَنظَل کی طرح ہے جس میں مہک اور خوشبو بھی نہیں ہوتی اور اس کا مزہ بھی تلخ اور کڑوا ہوتا ہے۔

۱۵۴ —— عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ۔

(ترمذی ابواب القراءة)

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین دن سے کم عرصہ میں قرآن کریم

کو ختم کیا اس نے قرآن کا کچھ بھی نہیں سمجھا۔ (یعنی قرآن کریم جلدی جلدی نہیں پڑھنا چاہئے بلکہ معانی ومطالب پر غور وفکر کرتے ہوئے تلاوت کرنی چاہئے)

۱۵۵ـــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ۔ (ترمذی فضائل القرآن باب من قرأ حرفًا)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی یاد نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بدعات اور کثرتِ سوال سے اجتناب

۱۵۶ـــــ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ وَحُجْرِ بْنِ حُجْرٍ قَالَا اَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيْهِ: وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ۔ فَسَلَّمْنَا وَقُلْنَا اَتَيْنَاكَ زَائِرِيْنَ وَعَائِدِيْنَ وَمُقْتَبِسِيْنَ، فَقَالَ الْعِرْبَاضُ صَلّٰى بِنَا

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَأَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ۔

(ترمذی کتاب العلم باب الاخذ بالسُّنة، ابوداؤد کتاب السنة باب لزوم السنة)

عبد الرحمن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر بیان کرتے ہیں کہ وہ عرباض بن ساریہؓ کے پاس آئے یہ وہی عرباض ہیں جن کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی کہ نہ ان لوگوں پر کوئی الزام ہے جو تیرے پاس سواری حاصل کرنے کیلئے آتے ہیں (تا کہ غزوہ میں شریک ہو سکیں) تو تُو ان کو جواب دیتا ہے کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے وہ یہ جواب سُن کر رنج و غم میں ڈوبے واپس جاتے ہیں ان کی آنکھیں آنسو بہا رہی ہوتی ہیں کہ افسوس ان کے پاس خرچ کرنے کیلئے کچھ نہیں ۔ ہم نے انکی خدمت میں سلام عرض کیا اور کہا کہ ہم آپ سے ملنے اور کچھ استفادہ کرنے آئے ہیں اس پر عرباض نے فرمایا۔ ایک دن حضورؐ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی

پھر آپؐ نے بہت مؤثر فصیح و بلیغ انداز میں ہمیں وعظ فرمایا جس سےلوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے اور دل ڈر گئے ۔ حاضرین میں سے ایک نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ تو الوداعی وعظ لگتا ہے آپ کی نصیحت کیا ہے آپؐ نے فرمایا میری وصیت یہ ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، بات سنو اور اطاعت کرو خواہ تمہارا امیر ایک حبشی غلام ہو۔ کیونکہ ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی میرے بعد زندہ رہا تو بہت بڑے اختلافات دیکھے گا پس تم ان نازک حالات میں میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنّت کی پیروی کرنا اور اسے پکڑ لینا۔ دانتوں سے مضبوط گرفت میں کر لینا۔ تمہیں دین میں نئی باتوں کی ایجاد سے بچنا ہوگا کیونکہ ہر نئی بات جو دین کے نام سے جاری ہو بِدعت ہے اور بِدعت نِری گمراہی ہے۔

۱۵۷ـــــ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى كَاَنَّهٗ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ : صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ ۔ وَيَقُوْلَ : بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰى وَيَقُوْلُ : اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ وَخَيْرَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُوْلُ : اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ

نَفْسِهٖ، مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهٖ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْضِيَاعًا فَاِلَيَّ وَعَلَيَّ۔

(مسلم کتاب الجمعۃ باب تخفیف الصلوٰۃ والخطبۃ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطاب فرمایا۔ آپؐ کی آنکھیں سُرخ ہو گئیں، آواز بلند ہو گئی، جوش بڑھ گیا۔ گویا یوں لگتا کہ آپؐ کسی حملہ آور لشکر سے ہمیں ڈرا رہے ہیں آپؐ نے فرمایا۔ وہ لشکر تم پر صبح کو حملہ کرنیوالا ہے یا شام کو۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا۔ میں اور وہ گھڑی یوں اکٹھے بھیجے گئے ہیں۔ آپؐ نے یہ کہتے ہوئے اُنگشتِ شہادت اور درمیانی اُنگلی کو ملا کر دکھایا کہ ایسے جیسے یہ دو انگلیاں اکٹھی ہیں۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا۔ اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریق محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا طریق ہے۔ بدترین فعل دین میں نئی نئی بدعات کو پیدا کرنا ہے۔ ہر بدعت گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ میں ہر مومن کی جان سے بھی زیادہ اس کے قریب ہوں۔ جو شخص کوئی مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے اہل وعیال کو ملے گا اور اگر کوئی شخص قرض چھوڑ جائے یا بے سہارا اولاد چھوڑ جائے تو اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔

۱۵۸ــــ عَنِ الْحٰرِثِ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ .... وَاَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اَللّٰهُ اَمَرَنِيْ بِهِنَّ،

بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يَّرْجِعَ وَمَا دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جِثَاءِ جَهَنَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنْ صَامَ وَإِنْ صَلّٰى قَالَ وَإِنْ صَامَ وَإِنْ صَلّٰى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ فَادْعُوا الْمُسْلِمِيْنَ بِأَسْمَائِهِمْ بِمَا سَمَّاهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَلْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

(مسند احمد جلد ۵، صفحہ ۱۳۰، صفحہ ۲۰۲، صفحہ ۳۴۴)

حضرت حَرث اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا تھا......اور میں بھی تم کو ان پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ ۱۔ جماعت کے ساتھ رہو ۲۔ امامِ وقت کی باتیں سنو ۳۔ اور اس کی اطاعت کرو ۴۔ دین کی خاطر وطن چھوڑنا پڑے تو وطن چھوڑ دو ۵۔ اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرو۔ پس جو شخص جماعت سے تھوڑا سا بھی الگ ہوا اس نے گویا اسلام سے گلوخلاصی کرالی۔ سوائے اس کے کہ وہ دوبارہ نظامِ جماعت میں شامل ہوجائے۔ اور جو شخص جاہلیت کی باتوں کی طرف بلاتا ہے وہ جہنم کا ایندھن ہے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! خواہ ایسا شخص نماز بھی پڑھتا ہو اور روزہ بھی رکھتا ہو۔ آپؐ نے فرمایا ہاں خواہ وہ نماز بھی

پڑھے اور روزہ بھی رکھے اور اپنے آپکو مسلمان بھی سمجھے لیکن اَے اللہ جل شانہٗ کے بندو! یہ بات یاد رکھو کہ (اس صورت حال کے باوجود) جو لوگ اپنے آپکو مسلمان کہیں انہیں تم بھی مسلمان کہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (تعیّن کے لیے) اس اُمت کا نام مسلمان اور مومن رکھا ہے (اس لیے سرائر کو تم حوالہ بخدا کرو)

۱۵۹ــــ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ الْمُزْنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِيْ فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً فَعَمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ اَوْزَارُ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِ مَنْ عَمِلَ بِهَا شَيْئًا۔

(ابن ماجہ باب من احیا سنۃ قد امیت)

حضرت عمرو بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری سنّتوں میں سے کسی سنّت کو اس طور زندہ کریگا کہ لوگ اس پر عمل کرنے لگیں تو سنّت کے زندہ کرنے والے شخص کو بھی عمل کرنیوالوں کے برابر اَجر ملیگا اور ان کے اَجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس شخص نے کوئی بدعت ایجاد کی اور لوگوں نے اسے اپنا لیا تو اس شخص کو بھی ان پر عمل کرنیوالوں کے گناہوں سے حصّہ ملے گا اور ان بدعتی لوگوں کے گناہ میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔

۱۶۰ــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ ۔

(بخاری کتاب الصلح باب اذا اصطلحوا علی صلح جور)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دین کے معاملے میں کوئی ایسی نئی رسم پیدا کرتا ہے جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں تو وہ رسم مردود اور غیر مقبول ہے۔

۱۶۱ــــ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَسْقِيْ اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ وَاَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضِيْحٍ وَهُوَ تَمْرٌ فَجَاءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اَنَسُ! قُمْ اِلٰى هٰذِهِ الْجِرَارِ فَاكْسِرْهَا قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى مِهْرَاسٍ فَضَرَبْتُهَا بِاَسْفَلِهٖ حَتّٰى انْكَسَرَتْ ۔

(بخاری کتاب خبر الواحد باب ماجاء فی اجازۃ الواحد الصدوق)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوطلحہ انصاری ابوعبیدہ بن جراح اور اُبَیّ بن کعب کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا۔ کسی آنے والے نے بتایا کہ شراب حرام ہوگئی ہے یہ سن کر ابوطلحہ نے کہا کہ انس اٹھو۔ اور شراب کے مٹکوں کو توڑ ڈالو۔ انس کہتے ہیں کہ میں اٹھا اور پتھر کی کونڈی کا نچلا حصّہ مٹکوں پر دے مارا اور وہ ٹوٹ گئے۔

۱۶۲ ــــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : دَعُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ : اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ

كَانَ قَبْلَكُمْ كَثْرَةُ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى اَنْبِيَاءِهِمْ ۔ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَإِذَا اَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ ۔ (بخاری کتاب الاعتصام باب الاقتداء بسنن رسول اللہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تک میں تم کو چھوڑے رکھوں اور تم سے کچھ نہ کہوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو یعنی مجھ سے کچھ نہ پوچھو کیونکہ تم سے پہلے بہت سے لوگ اس وجہ سے ہلاک ہوئے کہ وہ اپنے انبیاء سے بکثرت سوال کرتے لیکن جب ان کو جواب دیا جاتا تو ان کی خلاف ورزی کرتے اور جواب کے مطابق عمل نہ کرتے ۔ پس جب خود مَیں تم کو کسی چیز سے روکوں تو رک جاؤ اور جس کا حکم دوں اسے اپنی طاقت کے مطابق کرو۔

۱۶۳ —— عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ جُرْثُوْمِ بْنِ نَاشِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَرَضَ فَرَآئِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا ، وَحَدَّ لَكُمْ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَحَرَّمَ اَشْيَآءَ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَآءَ رَحْمَةً لَكُمْ غَيْرَ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا ۔ (دارقطنی باب الصید والذبائح صفحہ ۵۵۰)

حضرت ابوثعلبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرّر کیے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرنا۔ اس نے کچھ حدیں مقرّر کی ہیں۔ تم ان سے آگے نہ بڑھنا اور نہ ان کو پامال کرنا۔ اس نے کچھ چیزیں حرام کی ہیں تم ان کا ارتکاب نہ کرنا۔ کچھ باتوں کا ذکر

اس نے چھوڑ دیا ہے صرف تم پر رحم کرتے ہوئے۔ نہ وہ بھولا ہے نہ اس نے غلطی کھائی ہے پس ان کے متعلق کرید اور جستجو نہ کرنا۔

۱۶۴ــــ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّاسَ سَاَلُوْا نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَحْفَوْهُ بِالْمَسْئَلَةِ فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ سَلُوْنِيْ، لَا تَسْئَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ الْقَوْمُ اَرَمُّوْا وَرَهِبُوْا أَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ يَدَىْ اَمْرٍ قَدْ حَضَرَ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلْتُ اَلْتَفِتُ يَمِيْنًا وَ شِمَالًا فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَأْسَهُ فِيْ ثَوْبِهٖ يَبْكِيْ فَاَنْشَأَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ كَانَ يُلَاحٰى فَيُدْعٰى لِغَيْرِ أَبِيْهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَنْ اَبِيْ؟ قَالَ أَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَنْشَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِؓ فَقَالَ رِضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا عَائِذًا بِاللهِ مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ قَطُّ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ اِنِّيْ صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَرَأَيْتُهُمَا دُوْنَ هٰذَا الْحَائِطِ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب توقیر وترک اکثار سؤاله)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم سے بڑے اصرار اور شدّت کے ساتھ سوالات کیا کرتے تھے آپؐ ایک دن باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھ کر فرمایا : مجھ سے جو کچھ پوچھنا ہے پوچھو، میں ہر سوال کا جواب دونگا۔ لوگوں نے حضورؐ کی ناراضگی کو

محسوس کیا اور ڈر کر خاموش رہے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مَیں دائیں بائیں دیکھنے لگا۔ ہر شخص کپڑے سے اپنا سر لپیٹے اور اسے جھکائے رو رہا تھا۔ اس دوران مسجد کے ایک کونے سے ایک شخص اٹھا اس کا باپ نامعلوم تھا اور اس کی وجہ سے لوگ اس پر طعن کرتے تھے۔ اس نے پوچھا حضور! میرا باپ کون ہے؟ حضوؐر نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر حضرت عمرؓ اُٹھے اور انہوں نے عرض کیا۔ ہم اس بات پر راضی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا ربّ ہے۔ اسلام ہمارا دین ہے، محمدؐ ہمارا رسول ہے۔ فتنہ اور فساد کی بُری باتوں سے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ اس پر حضوؐر نے فرمایا میں آج خیر اور شرّ کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے جنّت اور دوزخ اس دیوار کے پیچھے میرے سامنے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ امورِ غیبیہ کے بارے میں زیادہ سوال نہیں کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کو ایسے سوال پسند نہیں ہیں۔

ایمان اور اس کے ارکان

۱۶۵ —— عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ، شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ

حَتّٰی اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَلْزَقَ رُکْبَتَہٗ بِرُکْبَتِہٖ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ! مَا الْاِیْمَانُ؟ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلَائِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ۔

(ترمذی کتاب الایمان باب فی وصف جبریل النبی الایمان والاسلام)

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا جس کے کپڑے بہت سفید تھے اور بالوں کا رنگ بہت سیاہ تھا اس پر سفر کی کوئی علامت دکھائی نہیں دیتی تھی اور نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔ وہ آیا اور آنحضرتؐ کے گھٹنے کے ساتھ اپنا گھٹنا ملا کر مؤدب بیٹھ گیا اور عرض کیا۔ اے محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایمان کسے کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ایمان یہ ہے کہ تُو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ یومِ آخرت کو مانے اور خیر اور شر کی تقدیر اور اس کے صحیح صحیح اندازے پر یقین رکھے۔

۱۶۶۔۔۔ عَنْ عَلِیِّ بْنِ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلْاِیْمَانُ مَعْرِفَۃٌ بِالْقَلْبِ وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْکَانِ۔ (ابن ماجہ باب فی الایمان)

حضرت علی بن ابی طالبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ دل سے خدا کی شناخت ہو، زبان سے اس کا اقرار ہو اور اس کے احکام پر عمل ہو۔

۱۶۷ـــــ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ شُعْبَۃً : فَاَفْضَلُھَا قَوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَدْنَاھَا اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَآءُ شُعْبَۃٌ مِنَ الْاِیْمَانِ۔

(بخاری کتاب الایمان باب اسور الایمان)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ایمان کی کچھ اوپر ستّر یا کچھ اوپر ساٹھ شاخیں ہیں۔ان میں سے سب سے افضل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا ہے اوران میں سے کم تر راستے میں سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانا ہے۔اورحیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

۱۶۸ ـــــ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَوَادِّھِمْ وَتَرَاحُمِھِمْ وَتَعَاطُفِھِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی مِنْہُ عُضْوٌ تَدَاعٰی لَہٗ سَآئِرُ الْجَسَدِ بِالسَّھَرِ وَالْحُمّٰی۔

(مسلم کتاب البرّ والصلۃ باب تراحم المؤمنین وتعاطفھم وتعاضدھم)

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔مومنوں کی مثال ایک دوسرے سے محبّت کرنے ، ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے سے مہربانی سے پیش آنے میں ایک جسم کی سی ہے جس کا ایک حصّہ اگر بیمار ہوتو اس کی وجہ سے سارا جسم بیداری بےچینی اور بخار میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

۱۶۹۔۔۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا وَشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب تشبیک الاصابع فی المسجد جلد ۱ صفحہ ۶۹)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مومن دوسرے مومن کیلئے مضبوط عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصّہ دوسرے کو تقویت دیتا اور مستحکم بناتا ہے۔ آپؐ نے اس مفہوم کو واضح کرنے کے لیے اپنی انگلیوں کی کنگھی بنائی کہ اس طرح اس عمارت کی گرفت مضبوط ہوتی ہے۔

اسلام اور اس کے ارکان

۱۷۰۔۔۔ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۔ قَالَ : صَدَقْتَ، فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْأَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ ۔ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ، وَرُسُلِهٖ، وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ : صَدَقْتَ ۔ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ ۔ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ ۔ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ ۔ قَالَ : مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ ۔ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا ۔ قَالَ : اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا ، وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ : يَا عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ ؟ قُلْتُ : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ۔ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ ۔

(بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۲ ومسلم کتاب الایمان)

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا۔ اس کے کپڑے بہت اُجلے اور سفید تھے، بال سخت سیاہ۔ سفر کا کوئی نشان اس پر نظر نہیں آتا تھا لیکن ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہیں تھا۔ وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ اپنے زانو آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کے زانو سے ملائے اور اپنے ہاتھ رانوں پر رکھ لیے، یعنی مؤدب ہوکر بیٹھ گیا اور پوچھنے لگا۔ اے محمدؐ! مجھے اسلام کے متعلق کچھ بتائیے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور محمدؐ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور یہ کہ تُو نماز پڑھے، زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھے اور تجھے سفر کی طاقت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے۔ اس پر اس شخص نے کہا۔ آپؐ بالکل ٹھیک کہتے ہیں۔ ہمیں تعجّب ہوا کہ وہ خود ہی پوچھتا ہے اور پھر خود تصدیق بھی کرتا ہے۔ اس کے بعد اس نے کہا۔ ایمان کے متعلق کچھ بتائیے۔ حضوؐر نے فرمایا۔ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کو ایک مانے، اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں، یومِ آخرت اور قدرِ خیر و قدرِ شر پر یقین رکھے۔ اس پر اس نے کہا۔ آپؐ ٹھیک کہتے ہیں۔ پھر اس نے کہا مجھے احسان کے متعلق کچھ بتائیے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرے کہ گویا تو خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور اگر تجھے یہ درجہ حاصل نہیں تو کم از کم یہ تصوّر اور احساس تو ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے کہا مجھے قیامت کی گھڑی کے متعلق کچھ بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا۔ جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ اس کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ یعنی میں بھی اس گھڑی کے صحیح صحیح وقت سے ایسا ہی ناواقف ہوں جیسے تم ناواقف ہو۔ اس پر اس نے کہا۔ پھر

مجھے اس کی علامات ہی بتا دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ آثارِ قیامت میں سے ایک یہ ہے کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی اور ننگے پاؤں والے، ننگے جسم والے بھوک کے مارے بکریاں چرانے والے لوگوں کو تو بڑی بڑی اونچی عمارتیں بناتے دیکھے گا۔ یعنی جو لوگ آج اُجڈ اور جاہل ہیں۔ اس زمانے میں امیر کبیر بن جائیں گے اور محلّات میں رہنے لگیں گے۔ اس سوال و جواب کے بعد وہ شخص چلا گیا۔ کچھ دیر میں اسی تعجّب میں رہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عمر! تمہیں معلوم ہے کہ یہ پوچھنے والا کون تھا۔ میں نے کہا۔ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ جبرائیل تھے جو تم کو تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

۱۷۱ــــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ ، وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ ، وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ، وَحَجِّ الْبَیْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔"

(بخاری کتاب الایمان باب قول النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام عَلٰی خَمْسٍ)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ اوّل یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کا رسول ہے۔ دوسرے نماز قائم کرنا، تیسرے زکوٰۃ دینا، چوتھے بیت اللہ کا حج کرنا، پانچویں روزے رکھنا۔

۱۷۲۔ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ۔ قَالَ : هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ ؟ قَالَ : لَا اِلَّا اَنْ تَطَّوَّعَ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ ۔ قَالَ : هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ ؟ قَالَ : لَا اِلَّا اَنْ تَطَّوَّعَ ۔ قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ ۔ فَقَالَ : هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا ؟ قَالَ : لَا اِلَّا اَنْ تَطَّوَّعَ ۔ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ : وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ ۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان الصلوٰت التی ھی احد ارکان الاسلام)

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ ہمیں اس کی آواز کی بس بھنبھناہٹ ہی سنائی دیتی تھی۔ جو کچھ وہ کہتا اس کی دیہاتی بولی کی وجہ سے ہمیں سمجھ نہیں آ رہی تھی ۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو پھر سمجھ میں آیا کہ وہ اسلام کے متعلق پوچھ رہا ہے۔ آپؐ نے

فرمایا۔ دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنا۔ اس پر اس نے پوچھا۔ اس کے علاوہ بھی کوئی نماز فرض ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں، ہاں اگر نفل پڑھنا چاہو تو پڑھ سکتے ہو۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ ایک ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔ اس پر اس نے پوچھا۔ اس کے علاوہ بھی کوئی روزے فرض ہیں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں، ہاں نفلی روزے رکھنا چاہو تو رکھ سکتے ہو۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا بھی ذکر فرمایا۔ اس پر اس نے پوچھا۔ اس کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی زکوٰۃ ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں، ہاں اگر تم ثواب کی خاطر نفلی صدقہ دینا چاہو تو دے سکتے ہو یہ باتیں سُن کر وہ شخص یہ کہتے ہوئے واپس چل پڑا کہ خدا کی قسم! نہ اس سے زیادہ کروں گا نہ کم، جتنا حضورؐ نے بتایا ہے اتنے پر ہی اکتفا کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اگر یہ سچ کہتا ہے تو اسے کامیاب وکامران سمجھو۔

۱۷۳ــــ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ : اِتَّقُوا اللّٰہَ وَصَلُّوْا خَمْسَکُمْ وَصُوْمُوْا شَھْرَکُمْ وَاَدُّوْا زَکٰوةَ اَمْوَالِکُمْ وَاَطِیْعُوْا اِذَا اُمُرُکُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّکُمْ۔

(ترمذی کتاب الصّلٰوۃ باب ما یتعلّق بالصلٰوۃ)

حضرت ابوامامہ باھلیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حَجّۃُ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ حضورؐ

فرمار ہے تھے کہ اللہ سے ڈرو۔ اور پانچوں وقت کی نماز پڑھو۔ ایک مہینے کے روزے رکھو۔ اپنے اموال کی زکوٰۃ دو اور جب مَیں کوئی حکم دوں تو اس کی اطاعت کرو۔ اگر تم ایسا کروگے تو اپنے ربّ کی جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔

۱۷۴ــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُھَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ مَا نَھَی اللّٰہُ عَنْہُ ۔

(بخاری کتاب الایمان باب المسلم من سلم المُسْلِمُوْنَ)

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان باتوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

۱۷۵ــــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یُسْلِمُہٗ مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَۃً فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ بِھَا کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔

(بخاری کتاب المظالم باب لا یظلم المسلم المسلم)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ تو وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یارومددگار چھوڑتا ہے۔ یعنی اس کی مدد کیلئے ہمیشہ تیار رہتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف اور بے چینی کو دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف اور بے چینی کو دور کرتا ہے۔ جو شخص کسی کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن پردہ پوشی کرے گا۔

۱۷۶ — عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَنَّةَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا ثُمَّ يَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الْغُرَبَاءُ قَالَ : اَلَّذِيْنَ يَصْلَحُوْنَ اِذَا فَسَدَ النَّاسُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيَنْحَازَنَّ الْاِيْمَانُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا يَحُوْزُ السَّيْلُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيَأْرِزَنَّ الْاِسْلَامُ اِلٰى مَا بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۷۳)

حضرت عبدالرحمٰن بن سنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اسلام کا آغاز بالکل نرالے حالات میں ہوا اور پھر اس کی یہی حالت ہو جائے گی (یعنی وہ اجنبی اجنبی اور اوپرا اوپرا نظر یہ لگے گا) پس ''غرباء'' کیلئے بڑی خوش خبری ہے۔ (کہ نامساعد حالات میں بھی وہ

ہدایت پر قائم رہتے ہیں) حضورؐ سے پوچھا گیا کہ غرباء کون ہیں۔تو آپؐ نے فرمایا۔وہ جو نیکی اور بھلائی پر قائم رہتے ہیں جبکہ عام لوگ بگڑ گئے ہوں اور ان میں فساد آ گیا ہو۔ اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ایمان مدینہ کی طرف یوں ہٹ آئے گا جیسے سیلابی موج بڑی تیزی کے ساتھ پیچھے ہٹتی ہے۔اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اسلام دو مسجدوں کے درمیان یوں سکڑ اور سمٹ جائے گا جیسے سانپ اپنی بل میں سمٹ کر گھس جاتا ہے۔

۱۷۷ــــ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ عَوْفٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَنَحْنُ عِنْدَهُ طُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ، فَقِيْلَ مَنِ الْغُرَبَاءُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ اُنَاسٌ صَالِحُوْنَ فِيْ اُنَاسٍ كَثِيْرٍ مَنْ يَّعْصِيْهِمْ اَكْثَرُ مِمَّنْ يُطِيْعُهُمْ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۱۷۷)

جندب بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ سفیان بن عوف سے انہوں نے سنا اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری موجودگی میں ایک دن فرمایا کہ ’’غرباء‘‘ کیلئے بڑی خوشخبری ہے۔عرض کیا گیا۔حضورؐ غرباء سے مراد کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔وہ نیک لوگ جو ایسے لوگوں میں رہتے ہوں جن میں فرمانبرداروں کی نسبت نافرمانوں کی بھاری اکثریت ہو۔(اور نیک لوگ ان میں اجنبی

اجنبی اور اوپرے اوپرے لگیں جیسے وہ کسی اور دنیا کے باسی ہیں)

احکامِ شریعت کا تعلّق ظاہر سے ہے باطن کا علم خدا کو ہے

۱۷۸۔۔۔ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ كَفَرَ بِمَا یُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ۔

(مسلم کتاب الایمان باب الامر بقتال الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ)

حضرت ابی مالکؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جس نے یہ اقرار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور انکار کیا انکا جن کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جاتی ہے تو اس کے جان و مال قابلِ احترام ہو جاتے ہیں (اور اس کو قانونی تحفّظ حاصل ہو جاتا ہے) باقی اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمّہ ہے (وہی اسکی نیت کے مطابق اس کو بدلہ دیگا۔ بہرحال کلمۂ توحید پڑھنے کے بعد بندوں کی گرفت سے وہ آزاد ہے)

۱۷۹ــــ (رَوٰی) اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثُوْہُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ رَوَاحَۃَ کَانَتْ لَہٗ رَاعِیَۃٌ تَتَعَاھَدُ غَنَمَہٗ وَاَنَّہٗ اَمَرَھَا اَنْ تَتَعَاھَدَ شَاۃً فَتَعَاھَدَتْھَا حَتّٰی سَمِنَتِ الشَّاۃَ وَاشْتَغَلَتِ الرَّاعِیَّۃَ بِبَعْضِ الْغَنَمِ فَجَاءَ الذِّئْبُ فَاخْتَلَسَ الشَّاۃَ وَقَتَلَھَا فَجَاءَ عَبْدُ اللّٰہِ وَفَقَدَ الشَّاۃَ فَاَخْبَرَتْہُ الرَّاعِیَّۃُ بِاَمْرِھَا فَلَطَمَھَا ثُمَّ نَدِمَ عَلٰی ذٰلِکَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَظَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ وَقَالَ ضَرَبْتَ وَجْہَ مُؤْمِنَۃٍ! فَقَالَ سَوْدَاءُ لَا عِلْمَ لَھَا فَاَرْسَلَ اِلَیْھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَھَا اَیْنَ اللّٰہُ فَقَالَتْ فِی السَّمَاءِ قَالَ فَمَنْ اَنَا قَالَتْ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اِنَّھَا مُؤْمِنَۃٌ فَاَعْتِقْھَا فَاَعْتَقَھَا۔

(مسند الامام الاعظم۔ الایمان والاسلام)

حضرت امام ابوحنیفہؒ عطاء سے روایت بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے بہت سے صحابہؓ سے یہ واقعہ سُنا کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کی ایک لونڈی تھی جو ان کی بکریاں چرایا کرتی تھی۔ عبداللہ بن رواحہ نے اس کو ایک بکری کا خاص طور پر خیال رکھنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ وہ بکری موٹی تازی ہوگئی۔ ایک دن چرواہن بعض اور جانوروں کی دیکھ بھال میں مصروف تھی کہ ایک بھیڑیے نے آکر اس بکری کو چیر پھاڑ دیا۔ عبداللہ بن رواحہ نے اس بکری کو نہ پایا تو اس کے متعلق پوچھا۔ چرواہن نے

سارا واقعہ بتا دیا جس پر انہوں نے چرواہن کو ایک تھپڑ مارا۔ بعد میں اپنے فعل پر شرمندہ ہوئے اور اس واقعہ کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ حضوؐر نے اس بات کو بڑی اہمیت دی اور فرمایا کہ تم نے ایک مومنہ کے مُنہ پر تھپڑ مارا؟ اس پر عبداللہ بن رواحہ نے عرض کیا۔ حضور وہ تو حبشن ہے اور جاہل سی عورت ہے اسے دین وغیرہ کا کچھ علم نہیں۔ حضوؐر نے اس چرواہن کو بلا بھیجا اور اس سے پوچھا۔ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا۔ آسمان پر۔ پھر آپؐ نے دریافت کیا۔ مَیں کون ہوں؟ اس نے جواباً کہا اللہ کے رسول۔ یہ سن کر حضوؐر نے فرمایا۔ یہ مؤمنہ ہے اسے آزاد کر دو۔ اس پر عبداللہ بن رواحہ نے اسے آزاد کر دیا۔

۱۸۰ — عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ عَلٰى مِيَاهِهِمْ وَلَحِقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ رَجُلًا مِّنْهُمْ فَلَمَّا غَشَّيْنَاهُ قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ فَكَفَّ عَنْهُ الْاَنْصَارِيُّ وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِيْ حَتّٰى قَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ : يَا اُسَامَةُ اَقَتَلْتَهٗ بَعْدَ مَا قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ؟ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا فَقَالَ : اَقَتَلْتَهٗ بَعْدَ مَا قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ؟ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ اَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

اللهُ وَقَتَلْتَهُ ؟ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِّنَ السِّلَاحِ قَالَ أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ حَتّٰى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا ؟ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّيْ أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ۔

(بخاری کتاب المغازی باب بعث النبیؐ اسامۃ بن زید الی الحرقات من جھینۃ، مسلم باب تحریم قتل الکافر اذا قال لا الٰہ الا اللہ)

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے ہمیں جُہینہ قبیلہ کے نخلستان کی طرف بھیجا جنہوں نے بعض مسلمانوں کو قتل کر کے جلا دیا تھا۔ ہم نے صبح صبح ان کے چشموں پر ہی ان کو جالیا۔ مَیں نے اور ایک انصاری نے ان کے ایک آدمی کا تعاقب کیا۔ جب ہم نے اس کو جالیا اور اسے مغلوب کرلیا تو وہ بول اٹھا خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یعنی اس نے اظہار کیا کہ وہ مسلمان ہے۔ اس بات پر میرا انصاری ساتھی تو رُک گیا لیکن میں نے اسے قتل کر کے چھوڑا۔ جب ہم مدینہ واپس آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا : اَے اُسامہ! کلمہ توحید پڑھ لینے کے باوجود تم نے اسے قتل کر دیا؟ کیا تُو نے اس کے لَا اِلٰہ الا اللہ کہنے کے باوجود اسے قتل کر دیا؟ آپؐ بار بار یہ دہراتے جا رہے تھے۔ یہاں تک کہ میں نے تمنّا کی، کاش میں آج سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوتا! (تا کہ یہ غلطی مجھ سے سرزد ہی نہ ہوتی)

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کیا جبکہ اس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار کرلیا تو پھر بھی تُو نے اسے قتل کردیا؟ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! اس نے ہتھیار کے ڈر سے ایسا کہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تو کیوں نہ تُو نے اس کا دِل چیر کر دیکھا کہ اس نے دل سے کہا ہے یا نہیں۔ حضورؐ نے یہ بات اتنی بار دہرائی کہ میں تمنّا کرنے لگا کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہؤا ہوتا (تا کہ یہ غلطی میرے نامہ اعمال میں نہ لکھی جاتی)

۱۸۱ ـــــ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَدِیٍّ حَدَّثَہٗ اَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الْکِنْدِیَّ حَلِیْفَ بَنِیْ زُھْرَۃَ حَدَّثَہٗ وَکَانَ شَھِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَقِیْتُ کَافِرًا فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ یَدِیْ بِالسَّیْفِ فَقَطَعَھَا ثُمَّ لَاذَ بِشَجَرَۃٍ فَقَالَ: اَسْلَمْتُ لِلّٰہِ، أَ اَقْتُلُہٗ بَعْدَ اَنْ قَالَھَا ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : لَا تَقْتُلْہُ. قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! فَاِنَّہٗ طَرَحَ اِحْدٰی یَدَیَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِکَ بَعْدَ مَا قَطَعَھَا. أَ اَقْتُلُہٗ؟ قَالَ : لَا تَقْتُلْہُ فَاِنْ قَتَلْتَہٗ فَاِنَّہٗ بِمَنْزِلَتِکَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَہٗ وَاَنْتَ بِمَنْزِلَتِہٖ قَبْلَ اَنْ یَقُوْلَ کَلِمَتَہُ الَّتِیْ قَالَ۔

(بخاری کتاب الدیات)

حضرت عبید اللہ بن عدیؓ بیان کرتے ہیں کہ مِقداد بن عَمرو کندیؓ جو جنگِ بدر میں شامل ہوئے تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حضور اگر کسی کافر سے میری مڈبھیڑ ہوجائے اور وہ تلوار سے میرا ہاتھ کاٹ ڈالے پھر اپنے بچاؤ کی خاطر

درخت کی اوٹ میں ہو جائے اور کہے کہ میں خدا پر ایمان لاتا ہوں تو کیا میں اسے اس کے یہ کہنے کے بعد قتل کر سکتا ہوں؟ حضوؐر نے فرمایا نہیں تم اسے قتل نہیں کر سکتے۔ مِقداد نے عرض کیا حضور! اس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا ہے پھر اپنی جان بچانے کی خاطر یہ کہہ رہا ہے تو کیا میں اسے قتل نہ کر دوں؟ حضوؐر نے فرمایا۔ نہیں جب وہ ایمان کا اقرار کرتا ہے تو تم اس کو قتل نہیں کر سکتے۔ اگر تم اس اقرار کے بعد اسے قتل کرو گے تو تم اس مقام پر ہو گے جس پر وہ تھا یعنی وہ مومن اور تم کافر قرار پاؤ گے۔

۱۸۲۔۔۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : اِنَّ نَاسًا كَانُوْا يُؤْخَذُوْنَ بِالْوَحْيِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ وَاِنَّمَا نَأْخُذُكُمُ الْاٰنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَمَنْ اَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا أَمِنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ وَلَيْسَ لَنَا مِنْ سَرِيْرَتِهٖ شَيْءٌ اَللّٰهُ يُحَاسِبُهٗ فِيْ سَرِيْرَتِهٖ وَمَنْ اَظْهَرَ لَنَا سُوْءًا لَمْ نَأْمَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَاِنْ قَالَ اِنَّ سَرِيْرَتَهٗ حَسَنَةٌ۔

(بخاری کتاب الشھادات باب الشھداء العدول)

حضرت عبداللہ بن عتبہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ سے میں نے سُنا۔ آپؓ فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ وحی کے ذریعہ زیرِ مؤاخذہ آجاتے تھے۔ لیکن اب وحی ختم ہو چکی

ہے اب ہم ان چیزوں پر پکڑیں گے جو تمہارے عملوں سے ہمارے سامنے ظاہر ہوں۔ جس نے ہمارے سامنے بھلائی اور خیر کا اظہار کیا ہم اس کو امن دیں گے اور اس کو اپنا قُرب بخشیں گے۔ اس کے اندرونہ سے ہمیں کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے اس کی باطنی حالت کے مطابق معاملہ کریگا اور جس نے ہمارے سامنے بُرا رویّہ اختیار کیا اسے ہم نہیں چھوڑیں گے اور نہ اس کی کوئی بات قبول کریں گے اگرچہ وہ دعویٰ کرے کہ اس کا باطن اچھا ہے۔

۱۸۳ــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْھَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنْ یَّسْتَقْبِلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَنْ یَّاْکُلُوْا ذَبِیْحَتَنَا وَاَنْ یُّصَلُّوْا صَلٰوتَنَا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ حُرِّمَتْ عَلَیْنَا دِمَاءُھُمْ وَاَمْوَالُھُمْ اِلَّا بِحَقِّھَا لَھُمْ مَا لِلْمُسْلِمِیْنَ وَعَلَیْھِمْ مَا عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ۔ (ابوداؤد کتاب الجہاد باب علیٰ ما یقاتل المشرکون)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا (کفّار کی طرف سے لڑائی شروع ہوجانے کے بعد اب) مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ (عرب کے ان جنگ کرنے والے لوگوں سے) میں اس وقت تک لڑتا رہوں جب تک کہ یہ لوگ خدا کی وحدانیت اور میری رسالت کا اقرار نہ کرلیں اور ہمارے قبلہ کو قبلہ تسلیم نہ کرلیں اور ہمارا ذبیحہ نہ کھانے لگیں

اور ہماری طرح نماز نہ پڑھنے لگیں۔ اگر وہ ان تمام باتوں کو تسلیم کرلیں تو پھر ان کے حقوق ہمارے حقوق کی طرح ہیں اور ان کے جان و مال ہم پر حرام ہیں سوائے اس کے کہ کسی قانونی خلاف ورزی کی وجہ سے وہ سزا کے مستوجب ٹھہریں۔

۱۸۴ــــ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَ اَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوْا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ۔ (بخاری کتاب الصلٰوۃ باب فضل استقبال القبلۃ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور اس میں ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول نے لے لی ہے۔ پس اللہ کی ذمّہ داری کی بے حرمتی نہ کرو اسے بے اثر نہ بناؤ اور اس کا وقار نہ گراؤ۔

۱۸۵ ــــ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذٰلِكَ۔

(بخاری کتاب الادب باب ما ینھی من السباب اللّعن)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو فسق اور کفر کی تہمت نہ لگائے

کیونکہ اگر وہ شخص خدا تعالیٰ کے نزدیک کافر یا فاسق نہیں تو کہنے والے پر یہ کلمہ لوٹے گا۔ یعنی کہنے والا خدا کی نظر میں کافر اور فاسق ہوگا۔

نماز اور اس کی شرائط

۱۸۶۔۔۔عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُّدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ ۔ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : تَعْبُدُ اللّٰہَ لَا تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ۔

(بخاری کتاب الادب باب فضل صلہ الرحم)

حضرت ابو ایّوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے اور آگ سے دور کر دے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر۔ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرا۔ نماز پڑھ۔ زکوٰۃ دے اور صِلہ رحمی کر یعنی رشتہ داروں کے ساتھ پیار و محبّت سے رہ۔

۱۸۷۔۔۔عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اِنَّ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ

وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلٰوةِ۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلٰوۃ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔

۱۸۸۔۔۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ، فَاِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ ، فَاِنِ انْتُقِصَ مِنْ فَرِیْضَتِهٖ شَیْءٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ: اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتُقِصَ مِنَ الْفَرِیْضَةِ؟ ثُمَّ تَكُوْنُ سَائِرُ اَعْمَالِهٖ عَلٰی هٰذَا ۔

(ترمذی کتاب الصلٰوۃ باب ان اوّل یحاسب بہ العبد)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پالی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ دیکھو! میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں۔ اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعہ پوری کر دی جائے گی۔ اسی طرح اس

کے باقی اعمال کا معائنہ ہوگا اوران کا جائزہ لیا جائے گا۔

۱۸۹ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئٌ ؟ قَالُوْا : لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ ، قَالَ : فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوْ اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا ـ

(بخاری کتاب مواقیت الصلوہ باب الصلٰوۃ الخمس کفارۃ للخطاء)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی؟ صحابہؓ نے عرض کیا ۔ یا رسول اللہ! کوئی میل نہیں رہے گی ۔ آپؐ نے فرمایا ۔یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہ معاف کرتا ہے اور کمزوریاں دور کر دیتا ہے۔

۱۹۰ ـــــعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ ـ

(مسلم کتاب الصّلٰوۃ باب المشی الی الصلٰوۃ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کسی کے دروازے

کے پاس پانی سے بھری ہوئی نہر چل رہی ہو اور وہ اس میں دن پانچ بار نہائے یعنی جیسے اس شخص کے بدن پر مَیل نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح پانچ نمازیں پڑھنے والے کی رُوح پر مَیل نہیں رہ سکتی۔

۱۹۱ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَیَّ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوۃَ قَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِیَّ کِتَابَ اللّٰہِ قَالَ : هَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلٰوۃَ؟ قَالَ نَعَمْ ۔ قَالَ : قَدْ غُفِرَ لَكَ ۔

(بخاری کتاب المحاربین اذا اقر بالحد)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ اے اللہ تعالیٰ کے رسول! میں گناہ کا مرتکب ہوا ہوں اور سزا کا مستحق ہوں۔ نماز کا وقت ہو چکا تھا اس شخص نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز ختم ہوئی تو اس نے پھر عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں سزا کا مستحق ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے مقررہ قانون کے مطابق سزا دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا تُو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اسنے کہا جی حضور! پڑھی ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس نیکی کی وجہ سے تجھے بخش دیا گیا ہے۔ نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔

۱۹۲ــــ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مُرُوْآ اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَآءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَآءُ عَشْرٍ وَّفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ ۔

(ابوداؤد باب متی یومر الغلام بالصلٰوۃ مسند احمد)

حضرت عَمرو بن شعیبؒ اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو۔ اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو اور اس عمر میں ان کے بستر ے بھی الگ کر دو یعنی ان کو الگ الگ بستر پر سلایا کرو۔

۱۹۳ــــ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ دَعَا بِاِنَاءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى كَفَّيْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهٗ فِي الْاِنَآءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔ (بخاری کتاب الوضوء باب الوضوء ثلٰثًا ثلٰثًا)

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ پانی منگوایا

پہلے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے برتن سے پانی لے کر کُلّی کی، ناک صاف کیا پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک تین بار ہاتھ دھوئے، اس کے بعد سر کا مسح کیا، پھر ٹخنوں تک اپنے پاؤں تین بار دھوئے۔ اور اس طرح وضو مکمل کرنے کے بعد کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے اسطرح سے وضو کیا جس طرح مَیں نے کیا ہے پھر وساوس سے محفوظ رہ کر خشوع وخضوع سے ۲ دو رکعت نماز پڑھی اِسکے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۱۹۴ ـــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ۔

(نسائی باب الترغیب فی السواک)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسواک کرنا منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب ہے۔

۱۹۵ ـــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ۔

(بخاری کتاب الجمعۃ باب السواک یوم الجمعۃ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسواک کی میں تمہیں بہت زیادہ تاکید کرتا ہوں۔

۱۹۶ ـــــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ۔ اَوْ

عَلَى النَّاسِ ۔ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ ۔
(بخاری کتاب الجمعۃ باب السواک یوم الجمعۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میری اُمّت پر گراں اور اس کیلئے مشکل کا باعث نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ ہر نماز سے پہلے مسواک کرلیا کریں۔

۱۹۷ ـــــ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ مَسِيْرِهٖ فَقَالَ لِيْ : أَمَعَكَ مَآءٌ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَمَشٰى حَتّٰى تَوَارٰى ۔ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَآءَ فَاَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتّٰى اَخْرَجَهُمَا مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ ، ثُمَّ اَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ : دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ ۔ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ۔ (بخاری کتاب اللباس باب لبس جبۃ الصوف فی الغزو)

حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات سفر میں مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپؐ نے پوچھا۔ کیا پانی ہے؟ مَیں نے عرض کیا۔ جی حضور، ہے۔ چنانچہ آپؐ سواری سے اُترے اور اندھیرے میں اتنی دور گئے جہاں آپ نظر نہیں آتے تھے۔ قضائے حاجت کے بعد آپ واپس تشریف لائے اور وضو کرنے لگے۔ مَیں لوٹے سے پانی ڈالنے

لگا۔ منہ دھونے کے بعد جب آپ ہاتھ دھونے لگے تو جُبّہ کی تنگ آستینیں پیچھے نہ ہٹ سکیں۔ اس لیے آپؐ نے جُبّہ کے اندر سے ہاتھ نکال کر انہیں دھویا۔ پھر سر کا مَسح کیا۔ آپؐ نے پاؤں میں موزے پہن رکھے تھے اس لیے مَیں جھکا کہ آپؐ کے موزے اتاروں تو آپؐ نے فرمایا۔ رہنے دو میں ان پر مسح کروں گا کیونکہ میں نے انہیں پاؤں دھو کر پہنا تھا۔

۱۹۸ـــــ عَنْ زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَسْاَلُهٗ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ : مَا جَآءَ بِكَ يَا زِرُّ؟ فَقُلْتُ : اِبْتِغَآءُ الْعِلْمِ فَقَالَ : اِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضَآءً بِمَا يَطْلُبُ، فَقُلْتُ : اِنَّهٗ قَدْ حَكَّ فِيْ صَدْرِيَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَآئِطِ وَالْبَوْلِ وَ كُنْتَ امْرَأً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَسْاَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهٗ يَذْكُرُ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا ؟ قَالَ نَعَمْ كَانَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَوْ مُسَافِرِيْنَ اَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهِنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، لٰكِنْ مِنْ غَآئِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهٗ يَذْكُرُ فِي الْهَوٰى شَيْئًا ؟ قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ نَادَاهُ اَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهٗ جَهْوَرِيٍّ : يَا مُحَمَّدُ! فَاَجَابَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ صَوْتِهٖ، هَاؤُمُ!

فَقُلْتُ لَهُ وَيْحَكَ اُغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا ! فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَغْضُضُ ۔ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ : اَلْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی فضل التوبَۃِ)

حضرت زِرّ بن حُبیشؓ بیان کرتے ہیں کہ میں صفوان بن عسالؓ کے پاس موزوں پر مسح کرنے کا مسئلہ پوچھنے آیا۔ حضرت صفوان نے کہا اے زرّ! کیسے آئے؟ میں نے کہا علم سیکھنے کیلئے آیا ہوں ۔ اس پر انہوں نے کہا ۔ طالبعلم کے آگے فرشتے اپنے پَر بچھا دیتے ہیں اور اس کی اس علمی طلب پر بہت خوش ہوتے ہیں ۔ اس پر میں نے کہا پیشاب پاخانہ کے بعد وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کرنے کا مسئلہ میرے دل میں کھٹکتا ہے۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں ۔ آپ سے پوچھنے آیا ہوں کہ اس بارہ میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات سُنی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر سفر میں ہوں تو تین دن رات اپنے موزے پہنے رکھ سکتے ہیں ۔ چاہے کوئی پیشاب پاخانہ کرے یا سوئے ۔ البتہ کوئی شخص جُنبی ہو اور اسے نہانا ضروری ہو، تو پھر موزے اتارنے کا حکم ہے ۔ پھر مَیں نے ان سے پوچھا کہ عشق و محبّت کے بارہ میں بھی کوئی بات آپ نے سُنی ہے؟ انہوں نے کہا ۔ ہاں، ہم ایک سفر میں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک دیہاتی آدمی نے بلند آواز سے آپؐ کو اے محمدؐ! کہہ کر پکارا۔ آپؐ نے بھی اسی لہجہ میں اس کو ہاں میں جواب دیا۔ میں نے اسے کہا تیرا ستیاناس ہو، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ادب کا طریق اختیار کر اور آہستہ بول کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دربار میں اونچی آواز نکالنے سے منع فرمایا ہے۔ وہ دیہاتی کہنے لگا خدا کی قسم! میں تو آہستہ نہیں بولوں گا۔ پھر اس نے کہا، یہ بندہ آپ لوگوں سے محبّت کرتا ہے لیکن ان میں شامل نہیں۔ یعنی ان جیسے اعمال اس کے نصیب میں نہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن انسان اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبّت کرتا ہے۔

۱۹۹ ــــ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ ، اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِیْئَةٍ نَظَرَ اِلَیْهَا بِعَیْنَیْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ ، فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْهِ خَرَجَ مِنْ یَدَیْهِ كُلُّ خَطِیْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا یَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰی یَخْرُجَ نَقِیًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ ، فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَیْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِیْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰی یَخْرُجَ نَقِیًّا مِنَ الذُّنُوْبِ ۔

(مسلم باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ جب مسلمان اور مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا منہ دھوتا ہے تو پانی یا فرمایا، پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کی وہ تمام بدیاں دُھل جاتی ہیں جن کا ارتکاب اس کی آنکھوں نے کیا ہو۔ پھر جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو پانی یا فرمایا، پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کی وہ تمام غلطیاں دُھل جاتی ہیں جو اس کے دونوں ہاتھوں نے کی ہوں۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک وصاف ہو کر نکلتا ہے۔ پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کی وہ تمام غلطیاں پانی یا پانی کے آخری قطرہ کیساتھ دُھل جاتی ہیں جس کا اس کے پاؤں نے ارتکاب کیا ہو۔ یہاں تک کہ وہ تمام گناہوں سے پاک وصاف ہو کر نکلتا ہے۔

۲۰۰ ـــــ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهٖ۔

(مسلم کتاب الطھارۃ باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء)

حضرت عثمانؓ بن عفان بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اس کے قصور اس کے جسم سے یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے اندر سے بھی نکل جاتے ہیں۔

۲۰۱ ـــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ

بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ أَصَابِعَهٗ فِيْ أُصُوْلِ الشَّعْرِ حَتّٰى إِذَا رَاٰى اَنْ قَدِ اسْتَبْرَأَ حَفَنَ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى سَآئِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

(مسلم کتاب الطهارة باب صفة غسل الجنابة)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت کرتے تو پہلے دائیں ہاتھ سے پانی لیکر دونوں ہاتھ دھوتے پھر استنجاء کرتے پھر وضو کرتے۔ اس کے بعد کچھ پانی سر پر ڈالتے اور اپنی انگلیاں بالوں میں پھیرتے تاکہ انکی جڑیں بھیگ جائیں، جب سمجھتے کہ بال ٹھیک ہو گئے ہیں تو تین چُلّو پانی سر پر ڈالتے۔ اس کے بعد سارے جسم پر پانی ڈالتے اور آخر میں پاؤں دھوتے۔

۲۰۲ —— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ! قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ ، وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ۔

(مسلم کتاب الطهارت باب فضل اسباغ الوضوء على المكاره)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے

اور درجات بلند کرتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا۔ (سردی وغیرہ کی وجہ سے) دل نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد میں دُور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ بھی ایک قسم کا رِباط یعنی سرحد پر چھاؤنی قائم کرنے کی طرح ہے۔ آپؐ نے یہ بات دو دفعہ فرمائی۔

۲۰۳ —— عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَهَّرَ فِیْ بَيْتِهٖ ثُمَّ مَشٰى اِلٰى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ لِيَقْضِیَ فَرِيْضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خُطْوَاتُهٗ اِحْدَاهَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً وَالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً۔ (مسلم باب المشی الی الصلٰوۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے اپنے گھر سے وضو کیا۔ پھر وہ اللہ کے گھر یعنی مسجد کی طرف گیا تا کہ وہاں فرض نماز ادا کرے تو مسجد کیطرف جاتے ہوئے جتنے قدم اس نے اٹھائے ان میں سے اس کے ایک قدم سے اگر ایک گناہ معاف ہوگا تو دوسرے قدم سے اس کا ایک درجہ بلند ہوگا۔ یعنی ہر ہر قدم پر اسے ثواب ملے گا۔

۲۰۴ —— عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟ قَالَ: اَلصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا : قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ،

قُلْتُ : ثُمَّ اَیٌّ ؟ قَالَ : اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۔

(بخاری کتاب الجهاد باب فضل الجهاد والسير)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے۔آپؐ نے فرمایا۔وقت پر نماز پڑھنا۔میں نے عرض کی کہ اس کے بعد کون سا؟ آپؐ نے فرمایا۔ماں باپ سے نیک سلوک کرنا۔پھر میں نے عرض کی کہ اس کے بعد کونسا؟ آپؐ نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔یعنی خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لیے پوری پوری کوشش کرنا۔

۲۰۵ـــــ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَآءَهٗ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهٗ قُمْ فَصَلِّهٖ ۔ فَصَلَّی الظُّهْرَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ جَآءَهُ الْعَصْرَ فَقَالَ : قُمْ فَصَلِّهٖ فَصَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ صَارَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَهٗ ثُمَّ جَآءَهُ الْمَغْرِبَ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّهٖ فَصَلَّی حِیْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ جَآءَهُ الْعِشَاءَ فَقَالَ : قُمْ فَصَلِّهٖ فَصَلَّی الْعِشَآءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ جَآءَهُ الْفَجْرَ فَقَالَ : قُمْ فَصَلِّهٖ : فَصَلَّی الْفَجْرَ حِیْنَ بَرِقَ الْفَجْرُ اَوْ قَالَ، سَطَعَ الْفَجْرُ ۔ ثُمَّ جَآءَهُ مِنَ الْغَدِ لِلظُّهْرِ فَقَالَ : قُمْ فَصَلِّهٖ فَصَلَّی الظُّهْرَ حِیْنَ صَارَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَهٗ ثُمَّ جَآءَهُ الْعَصْرَ فَقَالَ : قُمْ فَصَلِّهٖ فَصَلَّی الْعَصْرَ

حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ ثُمَّ جَاءَهُ الْمَغْرِبَ وَقْتًا وَاحِدًا لَمْ يَزُلْ عَنْهُ ثُمَّ جَآءَ هُ الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ نِصْفُ اللَّيْلِ اَوْ قَالَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَصَلَّى الْعِشَآءَ ثُمَّ جَآءَهُ لِلْفَجْرِ حِيْنَ أَسْفَرَ جِدًّا فَقَالَ : قُمْ فَصَلِّهِ فَصَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ قَالَ : مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ وَقْتٌ ۔

(مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۳۳۰)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل آئے اور کہا اُٹھیے نماز پڑھیں ۔ چنانچہ ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جبکہ سورج ڈھلنے لگا ۔ پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا ۔ پھر سورج غروب ہونے پر مغرب کی نماز پڑھی ۔ پھر عشاء کی نماز شفق یعنی سفیدی کے غائب ہونے کے بعد پڑھی ۔ پھر طلوعِ فجر کے بعد صبح کی نماز پڑھی ۔ اس کے بعد دوسرے دن پھر جبرئیل آئے اور ان کے بتانے پر آپؐ نے ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تھا ۔ پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس سے دوگنا ہو گیا تھا اور مغرب کی نماز کل والے وقت پر ہی پڑھی ۔ پھر عشاء کی نماز آدھی رات یا تیسرا حصّہ رات گزرنے پر پڑھی اور صبح کی نماز ایسے وقت میں پڑھی جبکہ روشنی پوری طرح پھیل چکی تھی ۔ اس کے بعد حضرت جبریلؑ نے کہا ہر نماز کا افضل اور بہترین وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان کا ہے ۔

۲۰۶ــــ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ ۔ (ترمذی کتاب الطہارۃ باب ماجاء ان مفتاح الصلوٰۃ الطہور)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کلید طہارت ہے۔ نماز کی تحریم تکبیر ہے۔ نماز کی تحلیل تسلیم ہے۔ یعنی اللہ اکبر کہنے کے بعد نماز کے علاوہ کوئی اور بات یا کام کرنا منع ہوجاتا ہے اور سلام کے بعد وہ تمام کام جو نماز میں منع تھے جائز ہوجاتے ہیں۔

۲۰۷ ـــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ ۔ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَآئِمًا ۔ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا ۔ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصُبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقْبِ الشَّيْطَانِ وَكَانَ يَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ ۔ (مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۳۱)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم تکبیر (یعنی اللہ اکبر) کہہ کر نماز شروع کرتے، اس کے بعد سورۃ فاتحہ

پڑھتے ۔ جب رکوع کرتے تو نہ سر کو اوپر اٹھا کر رکھتے نہ جھکاتے بلکہ پیٹھ کے برابر اور ہموار رکھتے اور جب رکوع سے اُٹھتے تو سیدھے کھڑے ہو کر پھر سجدہ میں جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو پوری طرح بیٹھنے کے بعد دوسرا سجدہ کرتے ۔ اور ہر دو رکعتوں کے بعد تشہّد کے لیے بیٹھتے، اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور بایاں بچھا دیتے اور اس طرح بیٹھ کر تشہّد پڑھتے ۔ اور شیطان کی طرح بیٹھنے یعنی ایڑیوں پر بیٹھنے سے منع فرماتے اور سجدہ میں بازو بچھانے سے منع فرماتے جس طرح کہ کتّا اپنے بازو بچھا کر بیٹھتا ہے ۔ آخر میں آپؐ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ کہہ کر نماز ختم کرتے ۔

۲۰۸ —— عَنْ مَالِكٍ أَتَيْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْقَدِ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ : اِرْجِعُوْا إِلَى أَهْلِيْكُمْ فَأَقِيْمُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ ، وَذَكَرَ اَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْلَا اَحْفَظُهَا ، وَصَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ ۔ (بخاری کتاب الاذان باب الاذان للمسافر)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چند ہم عمر نوجوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ حضورؐ

کے پاس ہم بیس دن ٹھہرے۔ آپؐ نہایت نرم دل اور مشفق تھے۔ جب آپؐ نے محسوس فرمایا کہ اب ہم اپنے گھر کو واپس جانا چاہتے ہیں تو آپؐ نے ہم سے دریافت فرمایا کہ تمہارے کون کون سے عزیز وطن میں ہیں۔ جب ہم نے حضورؐ کو بتایا تو آپؐ نے فرمایا تم لوگ اپنے اہل و عیال کے پاس جاؤ اور انہیں دینی احکام سکھاؤ اور انہیں ان پر عمل کرنے کیلئے کہو اور جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اسی طرح نماز پڑھتے رہو۔ جب نماز کا وقت ہو تو تم میں سے کوئی اذان کہے اور جو تم میں سے بڑی عمر کا ہو وہ نماز پڑھائے۔ (راوی ابوقلابہ کہتے ہیں کہ مالک بن حویرث نے مجھے بہت سی باتیں بتائی تھیں لیکن ان میں سے کئی باتیں بھول گیا ہوں)

۲۰۹ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَزِیْدُ عَلٰی صَلَاتِهٖ فِی سُوْقِهٖ وَبَیْتِهٖ بِضْعًا وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِدَ لَایُرِیْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ، لَا یَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ یَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةٌ حَتّٰی یَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِی الصَّلٰوةِ (مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ هِیَ تَحْبِسُهٗ) وَالْمَلَائِكَةُ یُصَلُّوْنَ عَلٰی اَحَدِكُمْ مَادَامَ فِیْ مَجْلِسِهِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ یَقُوْلُوْنَ : اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ،

اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ، مَالَمْ یُؤْذِفِیْہِ، مَالَمْ یُحْدِثْ فِیْہِ۔

(بخاری کتاب الصلٰوۃ باب فضل صلٰوۃ الجماعۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان کا جماعت سے نماز پڑھنا، بازار یا گھر میں نماز پڑھنے سے بیس گنا سے بھی کچھ زیادہ ثواب کا موجب ہے اور یہ اس لیے کہ جب ایک شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر نماز کی نیت سے مسجد کی طرف آئے یعنی نماز کے سوا کوئی چیز اسے مسجد میں نہ لائے تو ایسا شخص کوئی قدم نہیں اٹھاتا مگر اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند ہوجاتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوجاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مسجد میں جا پہنچتا ہے۔ پھر جب تک وہ نماز کی خاطر مسجد میں بیٹھا رہتا ہے، نماز میں ہی مصروف سمجھا جاتا ہے اور فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں: اے اللہ اس پر رحم کر، اس کو بخش دے، اس کی توبہ قبول کر۔ یہ دعائیں اس کیلئے اس وقت تک ہوتی رہتی ہیں جب تک وہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا اور بے وضو نہیں ہوتا۔

۲۱۰ —— عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً۔ (مسلم کتاب الصّلٰوۃ باب فضل صلٰوۃ الجماعۃ)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا۔ باجماعت نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا افضل ہے۔

۲۱۱ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃُ۔

(مسلم کتاب الصلٰوۃ باب کراھۃ الشروع فی نافلۃ بعد شروع المؤذّن)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی اور نماز پڑھنا جائز نہیں۔

۲۱۲ ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَأْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا۔ زَادَ مُسْلِمٌ فِیْ رِوَایَۃٍ لَهٗ : فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا کَانَ یَعْمِدُ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَهُوَ فِیْ صَلٰوۃٍ۔ (مسلم کتاب الصلٰوۃ باب استحباب ایتان الصلوۃ بوقار وسکینۃ ص۲۲۶/۱۰۱)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم دوڑ کر اس میں شامل نہ ہوا کرو۔ بلکہ وقار اور آرام سے چل کر آؤ۔ نماز کا جو حصّہ امام کے ساتھ مل جائے، پڑھ لو۔ جو رہ جائے اسے بعد میں پورا کر لو۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز کی خاطر گھر سے نکلتا ہے تو وہ اس وقت سے ہی نماز میں ہوتا ہے۔

۲۱۳ —— عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَآءَۃِ سَوَاءً فَاَعْلَمُھُمْ بِالسُّنَّۃِ، فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّۃِ سَوَآءً فَاَقْدَمُھُمْ ھِجْرَۃً فَاِنْ کَانُوْا فِی الْھِجْرَۃِ سَوَآءً فَاَقْدَمُھُمْ سِنًّا وَلَا یَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِیْ سُلْطَانِہٖ، وَلَا یَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ عَلٰی تَکْرِمَتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔ (مسلم کتاب الصلٰوۃ باب مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَۃِ)

حضرت ابومسعودؓ انصاری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تقرّرِ امام کے اصول بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ لوگوں میں سے جو قرآن کریم زیادہ پڑھا ہوا ہو وہ نماز میں امام بنے۔ اگر سب کے سب قرآن کریم کی تعلیم میں برابر ہوں تو ان میں سے جو سنّت کا علم زیادہ رکھتا ہو وہ نماز پڑھائے۔ اگر سب اس میں برابر ہوں تو پھر وہ امام بنے جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر وہ ہجرت میں بھی برابر ہوں تو ان میں سے جو عمر میں زیادہ ہے وہ امام بنے۔ کوئی شخص دوسرے کے دائرہ اقتدار میں خودبخود امام بننے کی کوشش نہ کرے اور کسی کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر ایسی جگہ پر نہ بیٹھے جو اس نے اعزاز کے لحاظ سے اپنے لیے مخصوص کی ہوئی ہے۔

۲۱۴ —— عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ

ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا ۔

(بخاری کتاب الاذان باب الاستھام فی الاذان)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان دینے اور صفِ اوّل میں بیٹھنے سے کتنا ثواب ملتا ہے اور اگر انہیں اس کے حصول کیلئے قرعہ اندازی کرنی پڑتی تو وہ قرعہ اندازی پر اصرار کرتے۔

۲۱۵ —— عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ اِسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُوْلُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصُّفوف)

حضرت ابومسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی صفوں کو سیدھا کرنے کیلئے ہمارے کندھوں پر ہاتھ رکھتے اور فرماتے۔ صفیں سیدھی بناؤ اور آگے پیچھے نہ ہو۔ ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف بھر جائے گا۔ میرے قریب زیادہ علم والے سمجھدار لوگ کھڑے ہوں۔ پھر وہ (لوگ) جو (رُتبے میں) ان سے قریب ہوں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہوں۔

۲۱۶ —— عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوْا بِاَيْدِیْ اِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ

لِلشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ۔
(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصُّفوف)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صفوں کو سیدھا رکھو، کندھے سے کندھا ملاؤ، درمیانی فاصلہ بند کرو اور اپنے بھائیوں کے پہلوؤں کے لیے نرم ہو جاؤ۔ شیطان کیلئے درمیان میں خالی جگہ نہ رہنے دو۔ اور جو صف میں مل کر کھڑا ہوا اللہ تعالیٰ اس کو ملائے اور جس نے صف توڑی اللہ تعالیٰ اس کو توڑ دے۔

۲۱۷ —— عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ ۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصُّفوف)

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپؐ فرماتے تھے تمہیں اپنی صفیں سیدھی رکھنی چاہئیں ورنہ اللہ تعالیٰ (نتیجہ کے طور پر) تمہارے چہروں اور تمہارے دلوں میں اختلاف کا بیج ڈال دے گا۔

۲۱۸ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ ۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب اقامۃ الصف وتمام الصلوٰۃ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا۔ تم صفیں سیدھی باندھا کرو کیونکہ صفوں کو سیدھا رکھنا بھی نماز کی تکمیل کا ایک حصہ ہے۔

۲۱۹ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَمَا یَخْشٰی اَحَدُکُمْ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ، اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ صُوْرَةَ حِمَارٍ۔
(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب النھی عن سبق الامام برکوع)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص تم میں سے امام الصلوٰۃ سے پہلے سر اُٹھا لیتا ہے وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی طرح بنا دے۔ یا فرمایا۔ اس کی شکل گدھے کی سی بنا دے۔ یعنی ایسے شخص سے سمجھ اور عقل چھین لے۔

۲۲۰ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْهِمُ الضَّعِیْفَ وَالسَّقِیْمَ وَالْکَبِیْرَ وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْیُطَوِّلْ مَا شَآءَ۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب اذا صلی لنفسه فلیطل ما شاء)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ ہلکی

پڑھائے کیونکہ ان میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔ (ان کا بھی خیال رکھنا چاہئے) اور جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو پھر جتنی لمبی چاہے پڑھے۔

۲۲۱ —— عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْحَارِثِ ابْنِ رَبْعِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّیْ لَاَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاُرِيْدُ اَنْ اُطَوِّلَ فِيْهَا فَاَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیْ صَلٰوتِیْ كَرَاهِيَةَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمِّهٖ۔

(بخاری کتاب الصّلٰوۃ باب اخف الصلٰوۃ عند بکاء الصّبیّ)

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ بعض اوقات مَیں نماز پڑھانے کیلئے کھڑا ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ لمبی نماز پڑھاؤں لیکن جب میں کسی بچّے کا رونا سنتا ہوں تو اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں کو گھبراہٹ نہ ہو۔

۲۲۲ —— عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا، فَمَا رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِیْ مَوْعِظَةٍ قَطُّ اَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ، فَاَيُّكُمْ اَمَّ النَّاسَ فَلْيُوْجِزْ فَاِنَّ مِنْ وَّرَآئِهِ الْكَبِيْرَ

وَالصَّغِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔ (بخاری کتاب الصلوۃ باب تخفیف الامام)

حضرت عقبہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں فلاں شخص کی وجہ سے صبح کی نماز میں شامل نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں جتنے غصّہ میں مَیں نے حضورؐ کو اُس وقت دیکھا کبھی کسی وعظ کے موقعہ پر نہیں دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ لوگو! تم میں سے کچھ لوگ نفرت پیدا کرتے ہیں (اور لوگوں کی اکتاہٹ کا موجب بنتے ہیں) تم میں سے جو لوگوں کا امام بنے وہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ اس کے پیچھے کمزور، بوڑھے، بچّے اور کام کاج والے بھی نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔

۲۲۳ــــ (ا) عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِيْ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلَّى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتٰى قَوْمَهُ فَاَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى وَحْدَهٗ وَانْصَرَفَ فَقَالُوْا لَهٗ : أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ ! قَالَ لَا ، وَاللهِ ! وَلَاٰتِيَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَاُخْبِرَنَّهٗ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ! اِنَّا اَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَاِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتٰى فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُعَاذٍ۔ فَقَالَ : يَا مُعَاذُ!

أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟ اِقْرَأْ بِكَذَا وَاقْرَأْ بِكَذَا۔ قَالَ سُفْيَانُ : فَقُلْتُ لِعَمْرٍو : اِنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ : اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ، وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى، وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَقَالَ عَمْرٌو وَنَحْوَ هٰذَا۔ (صحیح مسلم باب القرءۃ العشاء)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ معاذؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے کے بعد اپنے قبیلہ میں آکر امامت کرایا کرتے تھے۔ ایک رات حضورؐ کے ساتھ نماز عشاء ادا کرنے کے بعد اپنے قبیلہ والوں کو نماز پڑھانے لگے تو سورۃ بقرہ پڑھنا شروع کر دیا۔ ایک شخص، جس کا نام حزام یا حزم انصاری تھا، نے نماز توڑ کر اپنی الگ نماز پڑھ لی اور چلا گیا۔ تو لوگوں نے اس شخص سے کہا کہ کیا تم منافق ہو گئے ہو جو تم نے ایسا کیا (یعنی جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کی) اس شخص نے کہا خدا کی قسم میں منافق تو نہیں ہوں لیکن میں حضورؐ کی خدمت میں یہ معاملہ پیش کروں گا۔ پھر وہ شخص حضورؐ کی خدمت میں خود حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور ہم کھیتی باڑی والے لوگ ہیں دن بھر کام کاج کر کے تھک جاتے ہیں اور معاذ ہیں کہ سورہ بقرہ (نماز میں) پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ سن کر حضورؐ معاذ کی طرف متوجہ ہوئے اور مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اے معاذ کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنا چاہتے ہو تم فلاں فلاں (چھوٹی) سورتیں پڑھا کرو۔

سفیان کہتے ہیں کہ میں نے عَمرو سے کہا کہ ابوزبیر نے جابر سے

ہمارے پاس تو یوں حدیث بیان کی کہ حضورؐ نے فرمایا تم وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ، وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ،اور وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی پڑھا کرو۔اس پر عمرو نے کہا یہ درست ہے۔

۲۲۳ــــ کَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ یَؤُمُّ قَوْمَهٗ فَدَخَلَ حَرَامٌ وَهُوَ یُرِیْدُ اَنْ یَّسْقِیَ نَخْلَهٗ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ مَعَ الْقَوْمِ فَلَمَّا رَاٰی مُعَاذًا طَوَّلَ تَجَوَّزَ فِیْ صَلٰوتِهٖ وَلَحِقَ بِنَخْلِهٖ یَسْقِیْهِ ۔ فَلَمَّا قَضٰی مُعَاذٌ الصَّلٰوةَ قِیْلَ لَهٗ ذٰلِكَ۔ قَالَ : اِنَّهٗ لَمُنَافِقٌ، أَیَعْجَلُ عَنِ الصَّلٰوةِ مِنْ اَجْلِ سَقْیِ نَخْلِهٖ فَجَاءَ حَرَامٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ ! اِنِّیْ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْقِیَ نَخْلًا لِیْ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ لِاُصَلِّیَ مَعَ الْقَوْمِ فَلَمَّا طَوَّلَ تَجَوَّزْتُ فِیْ صَلَاتِیْ وَلَحِقْتُ بِنَخْلِیْ اَسْقِیْهِ فَزَعَمَ اَنِّیْ مُنَافِقٌ فَاَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی مُعَاذٍ فَقَالَ أَفَتَّانٌ اَنْتَ أَفَتَّانٌ اَنْتَ لَا تُطَوِّلْ بِهِمْ اِقْرَأْ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَنَحْوِهِمَا ۔

(مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۱۲۴)

حضرت معاذ بن جبل اپنے قبیلہ میں نماز پڑھایا کرتے تھے ایک صحابی جس کا نام حزام تھا وہ آیا اُس کا ارادہ اپنے نخلستان کو پانی دینے کا تھا۔لیکن پہلے نماز پڑھنا چاہتا تھا۔اس لیے وہ مسجد میں آیا اور لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہوگیا۔لیکن معاذ نے جو نماز پڑھا رہے تھے

نماز لمبی کردی (حزام کو جلدی تھی) اس لیے خود ہی نماز مختصر کر کے پڑھ لی اور اپنے باغیچہ میں جا کر پانی دینے لگا۔ معاذ نے جب نماز ختم کی تو انہیں بتایا گیا کہ حزام نے کیا حرکت کی ہے۔ معاذ نے کہا وہ منافق ہے اپنے باغیچہ کو پانی دینے کی غرض سے نماز اس طرح جلدی سے پڑھتا ہے (یہ کیسی نماز ہے) حزام کو جب یہ معلوم ہوا تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ معاذ بھی وہیں آپؐ کے پاس بیٹھے تھے۔ حزام نے عرض کیا حضور میرا ارادہ اپنے باغیچہ کو پانی دینے کا تھا لیکن چونکہ نماز کا وقت تھا اس لیے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی غرض سے مسجد آیا (کہ پہلے نماز پڑھ لوں پھر باغیچہ کو پانی دوں گا) جب معاذ نے نماز بہت لمبی کردی تو میں نے خود ہی نماز مختصر کر کے پڑھ لی۔ اس پر معاذ نے مجھے طعنہ دیا کہ میں منافق ہوں۔ حضورؐ حزام کی یہ شکایت سُن کر معاذ کی طرف متوجّہ ہوئے اور فرمایا۔ کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالتے ہو آپؐ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے دو دفعہ ایسا فرمایا۔ پھر کہا کہ مختصر سورتیں مثلاً سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی یا وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا پڑھا کرو (نماز کو لمبا نہ کیا کرو)

۲۲۴ــــ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا اَنَا اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ : يَرْحَمُكَ اللهُ ، فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ !

فَقُلْتُ : وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ؟ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِأَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ ، فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِاَبِيْ هُوَ وَاُمِّيْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِّنْهُ ، فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ قَالَ : اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَآءَةُ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَآءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُوْنَ الْكُهَّانَ؟ قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ ، قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ؟ قَالَ : ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهٗ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ ۔

(مسلم کتاب الصّلٰوۃ باب تحریم الکلام فی الصّلٰوۃ)

حضرت معاویہ بن حکمؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اِقتداء میں نماز پڑھ رہا تھا کہ نمازیوں میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی ۔ میں نے اس کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہا۔ یعنی اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے ۔ دوسرے نمازی مجھے تیز نظروں سے دیکھنے لگے۔ میں نے کہا۔ ہائے میری ماں! تم مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو؟ اس پر لوگ اپنی رانیں پیٹنے لگے جس طرح لوگ گھبراہٹ اور پریشانی میں کرتے ہیں۔تب میں سمجھا کہ دراصل یہ لوگ مجھے چُپ

کرانا چاہتے ہیں ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپؐ نے مجھے بلایا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں ۔ میں نے نہ اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد آپؐ سے زیادہ اچھا اور رحم دِل کوئی معلّم دیکھا۔ خدا کی قسم! آپؐ نے نہ مجھے جھڑکا ۔ نہ مارا ۔ نہ بُرا بھلا کہا ۔ بلکہ نرمی سے فرمایا۔ نماز میں باتیں کرنا ٹھیک نہیں ۔ نماز میں تسبیح، تکبیر اور تلاوتِ قرآن مجید ہوتی ہے ۔ میں نے عرض کیا حضور! مَیں نیا نیا مسلمان ہوا ہوں ۔ ابھی جاہلیت کا زمانہ قریب ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی دولت اور نعمت سے نوازا ہے لیکن ہم میں سے کچھ لوگ کاہنوں اور جوتشیوں کے پاس جاتے ہیں ۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم ان کے پاس نہ جایا کرو ۔ میں نے عرض کی ۔ ہم میں سے کچھ لوگ فال اور شگون لیتے ہیں ۔ آپؐ نے فرمایا یہ باتیں انکے دلوں میں رچی ہوئی ہیں ان میں سختی نہیں چاہیئے تاہم ان کی وجہ سے وہم میں پڑ کر کام سے نہیں رُکنا چاہیئے ۔

۲۲۵ ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ وَقَالَ : اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ۔ فَرَجَعَ فَصَلّٰى كَمَا صَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ۔ ثَلَاثًا ۔ فَقَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَهٗ فَعَلِّمْنِیْ ۔ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى

الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَآئِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا۔ (بخاری کتاب الاذان باب وجوب القرأۃ للامام والماموم فی صلوات کلھا)

حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی۔ پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ حضورؐ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا۔ جاؤ دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ چنانچہ وہ گیا اور پھر نماز پڑھی اور آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپؐ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا۔ جاؤ پھر نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ ایسا تین دفعہ ہوا تو اس آدمی نے عرض کیا۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو سچائی دے کر بھیجا ہے میں اس سے زیادہ بہتر نماز نہیں پڑھ سکتا، اس لیے آپؐ ہی مجھے نماز پڑھنے کا صحیح صحیح طریق بتائیے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ جب تم نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو جاؤ تو تکبیر کہو، پھر حسبِ توفیق قرآن پڑھو، پھر پورے اطمینان کے ساتھ رکوع کرو، پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر پورے اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو، پھر سجدہ سے اٹھ کر پوری طرح بیٹھو۔ اس کے بعد دوسرا سجدہ کرو، اس طرح ساری نماز ٹھہر ٹھہر کر سنوار کر پڑھو۔

۲۲٦ــــ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّيْ لِقَوْمِيْ بَنِيْ سَالِمٍ وَّكَانَ يَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ وَادٍ إِذَا جَآءَتِ الْاَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهٗ قِبَلَ مَسجِدِهِمْ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ: اِنِّيْ اَنْكَرْتُ بَصَرِيْ وَاِنَّ الْوَادِيَ الَّذِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ قَوْمِيْ يَسِيْلُ اِذَا جَآءَتِ الْاَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهٗ فَوَدِدْتُ اَنَّكَ تَاْتِيْ فَتُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَاَفْعَلُ فَغَدَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ وَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ: اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟ فَاَشَرْتُ لَهٗ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ اُحِبُّ اَنْ يُّصَلِّيْ فِيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَصَفَفْنَا وَرَآءَهٗ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ فَحَبَسْتُهٗ عَلٰى خَزِيْرَةٍ تُصْنَعُ لَهٗ فَسَمِعَ اَهْلُ الدَّارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَثَابَ رِجَالٌ مِّنْهُمْ حَتّٰى كَثُرَ الرِّجَالُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَجُلٌ: مَا فَعَلَ مَالِكٌ لَا اَرَاهُ! فَقَالَ رَجُلٌ: ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُلْ ذٰلِكَ۔ اَلَا تَرَاهُ قَالَ لَآ اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى ۔ فَقَالَ : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ اَمَّا نَحْنُ فَوَاللّٰهِ مَا نَرٰى وُدَّهٗ وَلَا حَدِيْثَهٗ اِلَّا اِلَى الْمُنَافِقِيْنَ ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ : لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الرخصۃ فی التخلف عن الجماعۃ بعذر)

حضرت عتبان بن مالکؓ (جو بدری صحابی ہیں) بیان کرتے ہیں کہ مَیں اپنے قبیلہ بنی سالم کونماز پڑھاتا تھا۔ میرے گھر اور قبیلہ کے گھروں کے درمیان ایک بڑا سا نالہ گزرتا تھا جب بارشیں ہوتیں تو مسجد میں جاتے ہوئے اس نالہ کوعبور کرنا میرے لیے مشکل ہوجاتا۔ عتبانؓ کہتے ہیں کہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری نظر کمزور ہے میرے اور میرے قبیلہ کے گھروں کے درمیان ایک چوڑا نالہ ہے۔ جب بارشیں ہوتی ہیں تو میرے لیے اسے عبور کرنا مشکل ہوتا ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ حضور تشریف لائیں اور میرے گھر نماز پڑھیں تا کہ میں اس جگہ کو اپنی جائے نماز بنالوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا میں آؤں گا۔ چنانچہ دوسرے روز جب دن اچھی طرح چڑھ آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ میرے گھر تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے خوش آمدید کہا۔ آپؐ نے اندر آ کر بیٹھنے سے پہلے پوچھا کہ تم اپنے گھر کے کس حصہ کو جائے نماز کے لئے مخصوص

کرنا چاہتے ہو؟ میں نے جگہ بتائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے ہوئے تکبیر کہی اور ہم بھی آپؐ کے پیچھے صف باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی۔ آپؐ کیلئے خزیرہ[1] تیار کیا جا رہا تھا اس کیلئے میں نے قبولِ دعوت کی درخواست کی جو آپؐ نے قبول فرمائی اس اثناء میں اہلِ محلہ نے سُنا کہ حضورؐ میرے گھر میں تشریف لائے ہیں چنانچہ بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور گھر میں خاصی بھیڑ ہو گئی۔ ایک شخص نے کہا مالک کہاں ہے؟ وہ نظر نہیں آتا۔ دوسرا بولا وہ تو منافق ہے۔ اللہ اور اللہ کے رسولؐ سے کوئی محبّت نہیں رکھتا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ایسا نہ کہو، کیا تُو نہیں دیکھتا کہ وہ اقرار کرتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ یہ بات صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مانتا ہے۔ اس پر اس شخص نے کہا۔ اللہ اور اس کا رسولؐ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ ہمیں تو یہ نظر آتا ہے کہ وہ منافقوں سے زیادہ میل جول رکھتا ہے اور انہی سے زیادہ بات چیت کرتا ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر اس شخص پر دوزخ کی آگ حرام کر دی ہے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر یہ مانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۲۲۷ــــ عَنْ جَابِرِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَوِ الْاَسْوَدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا الظُّهْرَ فِيْ بُيُوتِهِمَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى

---

[1] ایک عربی کھانا جس میں گوشت کے باریک ٹکڑے ابال کر ان میں آٹا ملایا جاتا ہے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا يَرَيَانِ اَنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوْا ثُمَّ اَتَيَا الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَعَدَا نَاحِيَةً مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُمَا يَرَيَانِ اَنَّ الصَّلٰوةَ لَا تَحِلُّ لَهُمَا فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاٰهُمَا اَرْسَلَ اِلَيْهِمَا فَجِيئَ بِهِمَا وَفَرَائِصُهُمَا تَرْتَعِدُ مَخَافَةً اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ حَدَثَ فِيْ اَمْرِهِمَا شَيْئٌ فَسَأَلَهُمَا فَاَخْبَرَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ اِذَا فَعَلْتُمَا ذٰلِكَ فَصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ وَاجْعَلَا الْاُوْلٰى هِيَ الْفَرْضَ۔

(مسند الامام الاعظم کتاب الصلٰوۃ صفحہ ۸۲)

حضرت جابر بن اَسود یا اَسود بن جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو شخصوں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ مسجد میں نماز با جماعت ہو چکی ہوگی گھر میں نماز پڑھی اور پھر مسجد میں آئے اور دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے ہیں وہ نماز میں شامل ہونے کی بجائے ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے کہ ایک مرتبہ تو وہ نماز پڑھ چکے ہیں دوبارہ وہی نماز پڑھنا درست نہیں۔ جب حضور علیہ السلام نے سلام پھیرنے کے بعد انہیں دیکھا کہ وہ نماز میں شامل نہیں ہوئے ہیں تو انہیں بلوایا وہ دونوں خوف کے مارے کانپتے ہوئے آئے کہ شاید اُن سے کوئی جُرم سرزد ہو گیا ہے۔ حضورؐ نے ان سے نماز نہ پڑھنے کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے جب امرِ واقعہ بتایا تو آپؐ نے فرمایا جب اکیلے نماز پڑھ چکے ہو تو دوبارہ جماعت کے ساتھ بھی نماز پڑھ لیا کرو خواہ تم پہلی ادا کردہ

نماز کو ہی فرض سمجھتے ہو۔

۲۲۸ــــ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ : کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ بَیْتِیْ قَبْلَ الظُّھْرِ اَرْبَعًا ، ثُمَّ یَخْرُجُ فَیُصَلِّیْ بِالنَّاسِ ، ثُمَّ یَدْخُلُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَکَانَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ یَدْخُلُ بَیْتِیْ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَیُصَلِّیْ بِالنَّاسِ الْعِشَآءَ، وَیَدْخُلُ بَیْتِیْ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ۔

(مسلم کتاب الصلٰوۃ باب جواز النافلۃ قائمًا)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے مکان میں ظہر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے پھر لوگوں کو نماز پڑھانے مسجد چلے جاتے ۔ پھر واپس آکر دو رکعت پڑھتے اور اسی طرح جب آپؐ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھا کر گھر تشریف لاتے تو دو دو رکعتیں پڑھتے ۔

۲۲۹ــــ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّھْرِ وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْغَدَاۃِ۔

(بخاری کتاب الصلٰوۃ باب الرکعتین قبل الظھر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعت سنّت کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

۲۳۰ ــــ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ صَحِبْتُ

رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب التطوّع فی السفر)

حضرت براءؓ بن عازب بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں اٹھارہ سفر کیے۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپؐ نے ظہر کی نماز سے پہلے دو رکعت سنّت نماز کبھی چھوڑی ہو۔

۲۳۱ ـــــ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَأَ الصُّبْحُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّيْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب رکعة سنة الفجر)

حضرت حفصہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب مؤذن صبح کی اذان دیتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو۲ رکعت سنّت پڑھنا شروع کر دیتے اور ہلکی پڑھتے مسلم کی روایت ہے کہ طلوعِ فجر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو۲ رکعت سنّت کے علاوہ اور کوئی سنّت یا نفل نماز نہیں پڑھتے تھے۔

۲۳۲-(۱) عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍؓ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ فِيْ مَسْجِدِنَا فَلَمَّا سَلَّمَ مِنْهَا قَالَ ارْكَعُوْا هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ۔ (مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۴۲۷)

حضرت محمود بن لبیدؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم ہمارے محلہ میں تشریف لائے اور آپؐ نے مسجد میں مغرب کی نماز پڑھائی۔ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو حاضرین نماز سے فرمایا کہ (مغرب کی) دو سنتیں اپنے اپنے گھر جا کر پڑھو۔

۲۳۲ــ(ب)ــ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : عَلَیْکُمْ بِالصَّلٰوةِ فِیْ بُیُوْتِکُمْ فَاِنَّ خَیْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا الْجَمَاعَةَ۔

(مسند دارمی فی کتاب الصلوٰة باب صلوٰة التطوع فی ای موضع افضل)

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے گھروں میں نماز (سنن ونوافل) پڑھا کرو کیونکہ جماعت کے ساتھ فرضوں کے سوا باقی نماز گھر میں پڑھنا بہترین نماز ہے۔

۲۳۳ــــ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ اِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً فَاِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ حَتّٰی یَجِیْءَ الْمُؤَذِّنُ فَیُؤْذِنَهٗ۔ (بخاری کتاب الدعوات باب الضجع علی الشق الایمن)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے پچھلے حصّہ میں گیارہ رکعت تہجد پڑھتے۔ جب فجر طلوع ہوتی تو دوؔ ہلکی رکعتیں پڑھتے اور پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔ جب مؤذن نماز کے لیے اطلاع دیتا تو آپؐ نماز پڑھانے تشریف لے جاتے۔

۲۳۴ــــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ، وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَكَاَنَّ الْاَذَانَ بِاُذُنَيْهِ۔

(مسلم کتاب الصلٰوۃ باب صلاۃ اللیل مثنٰی مثنٰی)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کی یعنی تہجد کی نماز دو دو رکعت کر کے پڑھتے تھے۔ اور پھر آخر میں ایک رکعت پڑھ کر ان کو وتر بنا لیتے۔ صبح کی نماز سے قبل دو رکعتیں پڑھتے تھے اور اتنی ہلکی پڑھتے گویا اقامت شروع ہو چکی ہے۔

۲۳۵ــــ عَنْ عِيْسَى بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ قَالَ فَصَلّٰى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ وَاَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتّٰى جَاءَ رَحْلَهُ وَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهُ فَحَانَتْ مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ نَحْوَ حَيْثُ صَلّٰى فَرَاٰى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ؟ قُلْتُ يُسَبِّحُوْنَ۔ قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا اَتْمَمْتُ صَلَاتِيْ يَا ابْنَ اَخِيْ! اِنِّيْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ وَصَحِبْتُ اَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ ثُمَّ وَصَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ ثُمَّ صَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ وَقَدْ قَالَ اللهُ: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ

(مسلم کتاب الصلوۃ باب صلوۃ المسافرین وقصرھا)

حضرت حفصؓ بن عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے چچا حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ مکّہ کے سفر میں تھا۔ راستہ میں انہوں نے نمازِ ظہر دو رکعت پڑھائی اس کے بعد وہ اپنی قیام گاہ پر آئے اور بیٹھ گئے ہم بھی آپ کے ساتھ آ کر بیٹھ گئے۔ آپ نے اس طرف دیکھا جدھر نماز پڑھائی تھی۔ آپ نے دیکھا کہ کچھ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے پوچھا یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا سنّتیں پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر سنّتیں پڑھنی تھیں تو میں پوری نماز پڑھاتا۔ اے بھتیجے! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں رہا ہوں آپؐ نے اپنی وفات تک سفر میں دو رکعت فرض سے زائد نماز نہیں پڑھی۔ میں ابوبکرؓ کے ساتھ سفر میں رہا ہوں۔ انہوں نے بھی کبھی دو رکعت فرض سے زائد نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے۔ میں عمرؓ کے ساتھ بھی سفر میں رہا ہوں۔ آپ نے بھی اپنی وفات تک کبھی دو رکعت فرض سے زائد نماز نہیں پڑھی۔ پھر میں عثمانؓ کے ساتھ بھی سفر میں رہا ہوں انہوں نے بھی اپنی وفات تک اسی کے مطابق عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل میں اچھا نمونہ ہے۔ (اور یہی سنّت ہے۔ جس کی ہر مسلمان کو پیروی کرنی چاہئے)

۲۳۶ ــــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ

بِالْمَدِيْنَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ ، فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ ، مَا اَرَادَ اِلَى ذٰلِكَ ؟ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ ۔

(مسلم کتاب الصلٰوۃ باب الجمع بین الصلٰوتین فی الحضر، سنن ابوداؤد کتاب الصلٰوۃ باب الجمع بین الصلٰوتین)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے قیام کے دوران ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں حالانکہ نہ اس دن بارش ہو رہی تھی اور نہ کسی قسم کا خوف وخطر تھا۔ لوگوں نے ابن عباسؓ سے پوچھا آخر نمازیں جمع کر کے پڑھانے کا مقصد کیا تھا۔ ابنِ عباسؓ نے جواب دیا کہ حضورؐ کی غرض یہ تھی کہ بوقتِ ضرورت امّت کو کسی مشکل یا حرج کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

۲۳۷ ـــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِمَّا زَادَ وَاِمَّا نَقَصَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُحْدِثَ فِی الصَّلٰوۃِ شَیْءٌ ؟ قَالَ وَمَاذَاكَ ، قُلْنَا صَلَّیْتَ قَبْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَ : اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰی كَمَا تَنْسَوْنَ ، فَاِذَا نَسِیَ اَحَدُكُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ ، ثُمَّ تَحَوَّلَ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ۔

(مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۴۲۴)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ نماز میں ہم نے محسوس کیا کہ کوئی کمی بیشی ہوئی ہے۔ نماز کے بعد ہم نے عرض کیا حضور! نماز کے بارہ میں کوئی نئی ہدایت نازل ہوئی ہے؟ حضورؐ نے فرمایا کیا بات ہے؟ ہم نے عرض کیا

کہ حضور نے ابھی اس اس طرح نماز پڑھائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا مَیں بھی انسان ہوں جس طرح تم بھولتے ہو اسی طرح میں بھی بھول سکتا ہوں۔ جب تم میں سے کوئی نماز بھول جائے تو دو سجدے سہو کے کرے۔ پھر آپؐ نے قبلہ رُخ ہوکر دو۲ سجدے کیے۔

۲۳۸ــــ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا، وَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ ، تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ قِيْلَ لِلْاَوْزَاعِيِّ ، وَهُوَ اَحَدُ رُوَاةِ الْحَدِيْثِ كَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ؟ قَالَ : يَقُوْلُ : اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

(مسلم کتاب الصلٰوۃ باب استحباب الذکر بعد الصلٰوۃ)

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار کرتے پھر یہ دعا مانگتے اَے میرے اللہ! تُو سلامتی والا ہے۔ تیری طرف سے ہی سلامتی ملتی ہے۔ اے جلال اور عزّت والے خدا! تو برکتوں کا مالک ہے۔ امام اوزاعی جو اس حدیث کے راویوں میں سے ہیں۔ ان سے پوچھا گیا۔ حضور استغفار کس طرح کرتے تھے تو انہوں نے بتایا استغفر اللہ! استغفر اللہ! پڑھتے تھے یعنی میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

۲۳۹ــــ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَخَذَ بِيَدِهٖ وَقَالَ : يَا مُعَاذُ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاُحِبُّكَ

ثُمَّ اُوْصِيْكَ ، يَا مُعَاذُ ! لَا تَدَعَنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ تَقُوْلُ :
اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ۔
(ابوداؤد کتاب الصلٰوۃ باب فی الاستغفار)

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔ معاذ خدا تعالیٰ کی قسم! مجھے تم سے محبت ہے میں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ کسی نماز کے بعد یہ دعا چھوٹنے نہ پائے۔ اے میرے اللہ! میری مدد فرما کہ تیرا ذکر کروں، تیرا شکر ادا کروں اور عمدگی سے تیری عبادت بجالاؤں۔

۲۴۰ —— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا : ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ ، فَقَالَ : وَمَا ذَاكَ ؟ فَقَالُوْا يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ ، قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ مَرَّةً فَرَجَعَ فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ وبیان صفتہٖ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کچھ غریب مہاجر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ مال والے بہت ثواب لے گئے اور قائم رہنے والی نعمتوں کے مالک بنے۔ آپؐ نے فرمایا وہ کیسے؟ انہوں نے عرض کیا وہ اسی طرح نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم پڑھتے ہیں، اسی طرح روزہ رکھتے ہیں جس طرح ہم رکھتے ہیں لیکن اس کے ساتھ وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور ہم نہیں کرسکتے۔ وہ رضائے الٰہی کیلئے غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں کرسکتے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ کیا میں تم کو ایسی بات نہ سکھاؤں جس کی وجہ سے تم ان لوگوں کے برابر ہو جاؤ اور ان لوگوں سے بڑھ جاؤ جو تم سے بعد میں آئیں گے (یعنی اس بات کی برکت سے تم سے کوئی بھی آگے نہ بڑھ سکے گا) سوائے اس کے کہ وہ بھی ایسا ہی کرنے لگ جائیں جیسا تم کرو۔ ان مہاجر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسی بات ضرور بتایئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اور اَللّٰهُ اَكْبَر پڑھا کرو۔ چنانچہ یہ صحابہ مطمئن ہو کر چلے گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد پھر یہ غریب مہاجر آپؐ کی خدمت میں آئے اور شکایت کی کہ ہمارے دولتمند بھائیوں کو بھی یہ بات معلوم ہو گئی ہے اور وہ بھی یہ وِرد کرنے لگ گئے ہیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ اللہ کا فضل

ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ (میں اس فضل کو کیسے روک سکتا ہوں)

۲۴۱ـــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا ۔ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ؟ فَقَالَ يَا عَآئِشَةُ! اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ ۔

(بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان یا غیر رمضان میں پچھلی رات میں تہجد کے وقت گیارہ رکعت سے زیادہ نفل نماز نہیں پڑھتے تھے۔ آپؐ چار رکعتیں پڑھتے، ان کی خوبصورتی اور لمبائی کا نہ پوچھئے (یعنی یہ نماز بہت سنوار کر اور لمبی پڑھتے) پھر چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ ان کی خوبصورتی اور لمبائی کا نہ پوچھئے! پھر اس کے بعد تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ کیا وتر ادا کرنے سے قبل آپ سوتے ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا اے عائشہ! میری آنکھیں تو سو جاتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔

۲۴۲ـــــ عَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَاِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ وَتَكْفِيْرٌ

لِلسَّيِّئَاتِ وَمُطْرِدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ۔ (ترمذی ابواب الدعوات)

حضرت بلالؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہیں نمازِ تہجد کا التزام کرنا چاہیئے کیونکہ یہ گزشتہ صالحین کا طریقہ رہا ہے اور قُربِ الٰہی کا ذریعہ ہے یہ عادت گناہوں سے روکتی ہے۔ برائیوں کو ختم کرتی ہے اور جسمانی بیماریوں سے بچاتی ہے۔

۲۴۳ــــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْاِقَامَةُ وَاحِدَةً غَيْرَ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ كَانَ اِذَا قَالَ : قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، قَالَ : قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ مَرَّتَيْنِ۔ (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۸۷)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان کے کلمات دو مرتبہ کہے جاتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک دفعہ۔ البتہ اقامت میں مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے الفاظ ۲ دو دفعہ کہا کرتا تھا۔

۲۴۴ــــ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ ؓ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَفِيْ صَدْرِهٖ اَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الرَّحٰى مِنْ بُكَائِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(ابوداؤد کتاب الصلٰوۃ باب البکاء فی الصّلٰوۃ جلد ۱ صفحہ ۲۳۸)

حضرت مطرف اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے دورانِ

نماز آپؐ کی گریہ وزاری کی وجہ سے آپؐ کے سینہ سے ایسی آواز نکلتی تھی جیسے چکّی کے چلنے کی ہوتی ہے۔

۲۴۵ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ : مَنْ عَادَلِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْیءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَأَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ۔ (بخاری کتاب الرقاق باب التواضع)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے میرے دوست سے دشمنی کی مَیں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں ۔ میرا بندہ جتنا میرا قُرب اس چیز سے، جو مجھے پسند ہے اور مَیں نے اس پر فرض کردی ہے، حاصل کرسکتا ہے اتنا کسی اور چیز سے حاصل نہیں کرسکتا اور نوافل کے ذریعہ سے میرا بندہ میرے قریب ہوجاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب میں اس کو اپنا دوست بنالیتا ہوں تو اس کے کان بن جاتا ہوں، جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے، اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ یعنی میں ہی اس کا کارساز ہوتا ہوں اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو

دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ چاہتا ہے تو میں اُسے پناہ دیتا ہوں۔

۲۴۶ —— عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَۃٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَہٗ فَقَالَتْ زَوْجِیْ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ یَضْرِبُنِیْ اِذَا صَلَّیْتُ وَیُفَطِّرُنِیْ اِذَا صُمْتُ وَلَا یُصَلِّیْ الْفَجْرَ حَتّٰی تَطْلَعَ الشَّمْسُ، قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَہٗ. قَالَ: فَسَأَلَہٗ عَمَّا قَالَتْ، فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَّا قَوْلُھَا یَضْرِبُنِیْ اِذَا صَلَّیْتُ، فَاِنَّھَا تَقْرَأُ بِسُوْرَتَیْنِ، وَقَدْ نَھَیْتُھَا۔ قَالَ: فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَوْکَانَتْ سُوْرَۃٌ وَاحِدَۃٌ لَکَفَتِ النَّاسَ قَالَ: وَاَمَّا قَوْلُھَا، یُفَطِّرُنِیْ اِذَا صُمْتُ، فَاِنَّھَا تَنْطَلِقُ تَصُوْمُ وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا اَصْبِرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا تَصُوْمُ امْرَأَۃٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِھَا ۔ وَاَمَّا قَوْلُھَا اِنِّیْ لَا اُصَلِّیْ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَاَنَا اَھْلُ بَیْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاکَ لَا نَکَادُ نَسْتَیْقِظُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَاِذَا اسْتَیْقَظْتَ یَا صَفْوَانُ! فَصَلِّ۔

(ابوداؤد کتاب الصوم باب المرأۃ تصوم بغیر اذن زوجھا و مشکوٰۃ صفحہ ۲۸۲)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضوؐر کے پاس ایک عورت آئی اور عرض کیا کہ میرا خاوند صفوان بن معطّل (مجھ سے بُرا سلوک کرتا ہے) جب میں نماز پڑھوں تو مجھے مارتا ہے اور اگر روزہ رکھوں تو روزہ کھلوا دیتا ہے اور خود فجر کی نماز ایسے وقت میں پڑھتا ہے جب سورج نکل آیا ہوتا ہے۔ صفوان اس وقت

مجلس میں موجود تھے۔ حضورؐ نے اُن سے اِن شکایات کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! یہ جو کہتی ہے کہ میں نماز پڑھوں تو یہ مارتا ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ نماز میں لمبی لمبی دو سورتیں پڑھتی ہے (اور مجھے کام پر جانا ہوتا ہے، اس لیے) میں نے اسے کہا ہے کہ چھوٹی سورت پڑھے (تا کہ یہ میرے لیے کھانا پکا سکے اور میں کام پر جاسکوں) اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ اگر قرآن کی ایک ہی سورت ہو تو لوگوں کے لیے کافی ہے۔ یعنی ایک سورۃ پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے۔ پھر صفوان نے کہا، رہی اس کی یہ شکایت کے اگر میں روزہ رکھوں تو یہ روزہ تڑوا دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ روزے رکھتی ہی چلی جاتی ہے اور آپ جانتے ہیں کہ مَیں نوجوان ہوں اتنا صبر نہیں کر سکتا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کوئی عورت نفلی روزے نہ رکھے۔ اب رہا اس کا آخری اعتراض کہ میں سورج نکلنے کے بعد فجر کی نماز پڑھتا ہوں تو سارے لوگ جانتے ہیں کہ ہمارے قبیلہ کے لوگوں کو دیر سے اُٹھنے کی عادت ہے۔ (کیونکہ زمینوں کو پانی دینے کی ہماری باری رات کے آخری حصہ میں آتی ہے اور اس کام سے فارغ ہو کر جب ہم سوتے ہیں تو دیر سے اٹھنے پر مجبور ہیں) اس پر آپؐ نے فرمایا اچھا جب تم جاگو تو نماز پڑھ لیا کرو۔

۲۴۷ــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلدُّعَآءُ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ۔

(ترمذی کتاب الصلوۃ باب ان الدعاء لا یرد بین الاذان والاقامۃ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا ردّ نہیں ہوتی۔

۲۴۸—— عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَآءَ، اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ، حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

(بخاری کتاب الاذان باب الدّعاء عند الندآء)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس نے اذان سُننے کے وقت یہ دُعا مانگی۔ ’’اے میرے اللہ! اس کامل و اکمل دعا اور قائم ہونے والی نماز کے مالک تُو (ہمارے نبی محمدؐ کو) وسیلہ عطا کر، فضیلت دے اور ان کو اس مقامِ محمود پر مبعوث فرما جس کا تُو نے ان سے وعدہ کیا ہے‘‘ ایسی دعا کرنے والا شخص قیامت کے دِن میری سفارش کا مستحق ہوگا۔

۲۴۹—— عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : لَا صَلٰوۃَ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ وَلَا ھُوَ یُدَافِعُہُ الْاَخْبَثَانِ۔

(مسلم کتاب الصلٰوۃ باب کراھیۃ الصّلٰوۃ بحضر الطعام)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جب دسترخوان بچھ جائے اور کھانا چُن دیا جائے تو نماز

شروع کرنا اسے خراب کرنے کے مترادف ہے۔اسی طرح اگر دو خبیث چیزیں یعنی بول و براز کی حاجت اسے روک رہی ہوں تو بھی نماز پڑھنا بے معنی ہے۔

جمعہ اور اس کے آداب

۲۵۰ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِیْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل یوم الجمعۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنوں میں سے بہترین دن جس میں سورج چڑھتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم پیدا کئے گئے اسی دن جنّت میں لے جائے گئے اور اسی دن جنّت سے نکالے گئے۔

۲۵۱ ــــ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِیْهِ ، فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب تفریع ابواب الجمعۃ)

حضرت اوس بن اوسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم

نے فرمایا۔ دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے، اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

۲۵۲ —— عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: غُسْلُ الْجُمُعَۃِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

(مسلم کتاب الجمعۃ باب وجوب غسل الجمعۃ علٰی کل بالغٍ)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن نہانا ہر بالغ مسلمان کیلئے واجب ہے۔

۲۵۳ —— عَنِ الْفَاکِہِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکَانَتْ لَہٗ صُحْبَۃٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَغْتَسِلُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَیَوْمَ عَرَفَۃَ وَیَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ النَّحْرِ۔

(مسند احمد حدیث الفاکہ بن سعدؓ جلد ۴ صفحہ ۷۸)

حضرت فاکہؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے، بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن، عرفہ کے دن یعنی نویں ذوالحجہ کو، عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن ضرور نہاتے۔

۲۵۴ —— عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ جُمُعَۃٍ مِنَ الْجُمَعِ: یَا مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِیْنَ! اِنَّ ھٰذَا یَوْمٌ جَعَلَہُ اللّٰہُ لَکُمْ عِیْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَعَلَیْکُمْ بِالسِّوَاکِ۔

(المعجم الصغیر الطبرانی۔ باب الحاء من اسمہ الحسن)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

جمعہ (کے خطبہ) میں فرمایا۔اے مسلمانو! اس دن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے عید بنایا ہے اس روز نہایا کرو اور مسواک ضرور کیا کرو۔ (یعنی اس روز نہا دھو کر صاف ستھرے ہو کر اچھے کپڑے پہن کر عید کی سی خوشی مناؤ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے ایک جگہ جمع ہو۔

۲۵۵ ــــ عَنْ عَامِرِبْنِ لُدَيْنِ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِيْدٌ كُمْ فَلَا تَصُوْمُوْا اِلَّا اَنْ تَصُوْمُوْا قَبْلَهُ اَوْبَعْدَهُ ـ

(الترغیب والترھیب ماجاء فی النھی عن تخصیص الجمعة بالصوم جلد ۲ صفحہ ۲۵۰)

حضرت عامر بن لُدَین اَشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جمعہ کا دن تمہارے لیے عید کا دن ہے۔ اس لیے صرف اس دن کو مخصوص کر کے روزہ نہ رکھا کرو سوائے اس کے کہ جمعہ کے ساتھ اس کا پہلا یا بعد کا دن ملا لو (یعنی جمعرات اور جمعہ یا جمعہ ہفتہ دو دن ملا کر روزہ رکھو)

۲۵۶ ــــ عَنْ عَمَّارِبْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهٖ، فَاَطِيْلُوْا الصَّلٰوةَ وَاَقْصِرُوْا الْخُطْبَةَ ـ

(مسلم کتاب الصلوۃ باب تخفیف الصلوۃ والخطبة)

حضرت عمار بن یاسرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ انسان کا لمبی نماز پڑھنا اور مختصر خطبہ دینا

اس کے فہم وفراست کی دلیل ہے۔ پس نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر۔

۲۵۷ ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ : فِیْهَا سَاعَةٌ لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَآئِمٌ یُصَلِّیْ یَسْأَلُ اللهَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَاَشَارَ بِیَدِهٖ یُقَلِّلُهَا۔ (مسلم کتاب الجمعة باب فی الساعة التی فی یوم الجمعة)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا ذکر کیا اور فرمایا۔ اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جب مسلمان کو ایسی گھڑی ملے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے وہ قبول کی جاتی ہے۔ آپؐ نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ یہ گھڑی بہت ہی مختصر ہوتی ہے۔

مسجد اور اس کے آداب

۲۵۸ ـــــ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَی اللهُ لَهٗ فِی الْجَنَّةِ مِثْلَهٗ۔

(مسلم باب فضل بناء المسجد)

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کیلئے جنّت میں اس جیسا گھر تعمیر کرتا ہے۔

۲۵۹ــــ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِذَا رَأَیْتُمُ الرَّجُلَ یَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْھَدُوْا لَہٗ بِالْاِیْمَانِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۔ (ترمذی ابواب التفسیر سورۃ التوبۃ)

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی شخص کو مسجد میں عبادت کے لیے آتے جاتے دیکھو تو تم اس کے مومن ہونے کی گواہی دو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ’’اللہ کی مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔‘‘

۲۶۰ــــ عَنْ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، قَالَ : بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ : بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ ۔

(مسند احمد حدیث فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم)

حضرت فاطمۃ الزہراءؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہونے لگتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ کے رسول پر سلامتی ہو۔ اے میرے اللہ ! میرے گناہ بخش اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے ۔ اور جب آپؐ مسجد سے نکلنے لگتے تو یہ دُعا مانگتے : اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے رسول پر سلامتی ہو۔ اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

۲۶۱ــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ ھٰذِہِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَیْءٍ مِنْ ھٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ اِنَّمَا ھِیَ لِذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ۔

(مسلم کتاب الطہارۃ باب وجوب غسل البول)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجدیں اس لیے نہیں کہ ان میں پیشاب کیا جائے ، تھوکا جائے یا کوئی گند وغیرہ پھینکا جائے یعنی مسجدوں کو ہر قسم کی گندگی سے پاک وصاف رکھنا چاہئے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور قرآن کریم کے پڑھنے کے لیے تعمیر کی جاتی ہیں۔

۲۶۲ــــ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الْبَصَلِ وَالْکُرَّاثِ وَقَالَ : مَنْ اَکَلَ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ الْمُنْتِنَۃِ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلَائِکَۃَ تَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی مِنْہُ الْاِنْسُ۔ (مسلم کتاب الصلٰوۃ باب نھی اکل الثوم)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص پیاز یا لہسن کھا کر مسجد میں آئے۔ آپؐ نے فرمایا جو شخص یہ بدبودار سبزی کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آیا کرے کیونکہ فرشتوں کو بھی اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

۲۶۳ —— عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُّ فِیْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا الْاَذٰی يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَوَجَدْتُّ فِیْ مَسَاوِیْ اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِی الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ۔

(مسلم کتاب الصلٰوۃ باب النھی عن البصاق فِی المسجد فی الصلاۃ)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے میری امّت کے اعمال پیش کیے گئے، اچھے بھی اور بُرے بھی۔ اس کے اچھے اعمال میں مجھے یہ نیک عمل بھی نظر آیا کہ راستے سے تکلیف دِہ چیز کو ہٹایا جائے اور اس کے بُرے اعمال میں یہ عمل بھی نظر آیا کہ کوئی شخص مسجد میں کھنگار (بلغم) پھینکے اور اسے لوگوں کی نظروں سے اوجھل نہ کرے یعنی مسجد کو گندہ کرے۔

۲۶۴ —— عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِی الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ، فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا۔

(مسلم کتاب الصلٰوۃ باب النھی عن نشد الضالۃ فی المسجد)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اگر کوئی سنے کہ کوئی آدمی اپنی گمشدہ چیز کا اعلان مسجد میں کر رہا ہے تو بطور بد دعا کہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری یہ چیز تمہیں واپس نہ دلائے کیونکہ مسجدیں اس غرض کے لیے تعمیر نہیں کی گئیں ہیں۔

۲۶۵ —— عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِيْهِ وَاَنْ يَّتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب التحلق یوم الجمعۃ ومشکوٰۃ صفحہ ۷۰)

حضرت عمرو بن شعیبؒ اپنے باپ اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ مسجد میں مشاعرہ کے رنگ میں اشعار پڑھے جائیں یا اس میں بیٹھ کر خرید و فروخت کی جائے یا جمعہ کے دن نماز سے پہلے لوگ حلقے بنا کر بیٹھے باتیں کریں۔

۲۶۶ —— عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : صَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ، فَاِنَّ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ۔

(بخاری کتاب الاعتصام باب مایکرہ من کثرۃ السوال)

حضرت زید بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ فرضوں کے سوا باقی نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔

۲۶۷ــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یَّتَبَاھَی النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ۔ (ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب فی بناء المسجد)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ لوگ مساجد کی تعمیر میں ایک دوسرے سے فخریہ آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے یعنی ضرورت کی بجائے فخر کے اظہار کیلئے عالیشان مساجد تعمیر کرنے کا رواج بڑھ جائے گا۔

روزہ اور اس کی اہمیت

۲۶۸ــــ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ : کُلُّ عَمَلِ بْنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ ۔ وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ : اِنِّیْ صَآئِمٌ ۔ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ ۔ لِلصَّآئِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُھُمَا ، اِذَا

اَفْطَرَ فَرِحَ، وَاِذَا لَقِيَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ۔

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شُتِمَ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لیے ہیں مگر روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اسکی جزا بنوں گا یعنی اس کی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے، پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور وشر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ ہو یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ مَیں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے! روزے دار کے مُنہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ کیونکہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں مقدّر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

۲۶۹ — عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ۔

(بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں یعنی اس کا روزہ رکھنا بیکار ہے۔

۲۷۰ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ۔

(بخاری کتاب الصوم باب هل یقال رمضان او شهر رمضان)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

۲۷۱ — عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَأَی الْهِلَالَ قَالَ : اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ ، وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ ، رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ، هِلَالُ رُشْدٍ وَخَیْرٍ۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب ما یقول عند رویة الهلال)

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے۔ اے میرے خدا! یہ چاند امن و امان اور

صحت وسلامتی کے ساتھ ہر روز نکلے۔ اے چاند! میرا ربّ اور تیرا ربّ اللہ تعالیٰ ہے۔ تُو خیر و برکت اور رُشد و بھلائی کا چاند بن۔

۲۷۲ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ. فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ۔ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ۔ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا۔

(بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا)

حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم چاند دیکھ کر روزہ شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو یعنی عید مناؤ اور اگر دھند یا بادل کی وجہ سے انتیس تاریخ کو چاند نہ دیکھ سکو (یا چاند اس روز ہوا ہی نہ ہو) تو شعبان اور اسی طرح رمضان کے تیس دن پورے کرو۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ اگر تم بادل کی وجہ سے چاند نہ دیکھ سکو تو تیس دن کے روزے رکھو۔

۲۷۳ــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً۔

(بخاری کتاب الصوم باب برکۃ السحور ومسلم)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے کے دنوں میں سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھا کر روزہ رکھنے میں برکت ہے۔

۲۷۴ــــ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِذَا أَقْبَلَ اللَّیْلُ وَأَدْبَرَ النَّھَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ۔ (بخاری کتاب الصوم باب متی یحل فطر الصائم)

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات آجائے اور دن چلا جائے یعنی سورج غروب ہوجائے تو روزہ دار کو روزہ کھول لینا چاہئے۔

۲۷۵-(الف)- عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔

(بخاری کتاب الصوم باب تعجیل الافطار)

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزہ افطار کرنے میں جب تک لوگ جلدی کرتے رہیں گے اس وقت تک خیر و برکت، بھلائی اور بہتری حاصل کرتے رہیں گے۔

۲۷۵-(ب)- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا نَسِیَ اَحَدُکُمْ فَاَکَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَہٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَہُ اللّٰہُ وَسَقَاہُ۔

(بخاری کتاب الصوم باب الصائم اذا اکل او شرب)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھول کر روزے میں کھا پی لے (اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا)

وہ اپنا روزہ پورا کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کھلایا پلایا ہے۔ یعنی اس نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا۔

۲۷۶ –(الف) – عَنْ الرِّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهُ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَاِنَّهُ طَهُوْرٌ ، وَقَالَ : اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ ۔

(ترمذی کتاب الزکٰوۃ باب فی الصدقۃ علی ذی القرابۃ)

حضرت رباب اپنے چچا حضرت سلمان بن عامرؓ سے بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ افطاری کھجور سے کرو اور اگر کھجور کسی کو میسّر نہ ہو تو سادہ پانی سے کرو۔ اسی طرح فرمایا کہ کسی غریب کی مدد کرنا تو صرف صدقہ ہے لیکن اپنے کسی غریب عزیز کی مدد کرنا دُہرا ثواب ہے ۔ یہ صدقہ بھی ہے اور صِلہ رحمی بھی۔

۲۷۶–(ب)– عَنْ مُعَاذِ بْنِ زَهْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَفْطَرَ، قَالَ : اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ۔

(ابوداؤد کتاب الصیام باب القول عند الافطار)

حضرت معاذ بن زہرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افطار کے وقت یہ دُعا کرتے تھے ۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ یعنی اے اللہ! میں نے تیری رضا کی خاطر روزہ رکھا ہے اور

تیرے دیئے ہوئے رزق سے میں روزہ کھول رہا ہوں۔

۲۷۶-(ج)- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ: ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ۔ (ابوداؤد کتاب الصیام باب القول عند الافطار)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرنے کے بعد یہ فرماتے تھے ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ - پیاس جاتی رہی اور رگیں تر ہوگئیں اور اَجر ثابت ہوا یعنی انشاءاللہ اس کا ثواب ضرور ملے گا۔

۲۷۷ــــ عَنْ مَالِكٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ مِسْکِیْنًا سَاَلَھَا وَھِیَ صَائِمَۃٌ وَلَیْسَ فِیْ بَیْتِھَا اِلَّا رَغِیْفٌ فَقَالَتْ لِمَوْلَاۃٍ لَھَا: اَعْطِیْھَا اِیَّاہُ۔ فَقَالَتْ لَیْسَ لَكِ مَا تُفْطِرِیْنَ عَلَیْہِ فَقَالَتْ: اَعْطِیْھَا اِیَّاہُ. قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا اَمْسَیْنَا اَھْدٰی لَھَا اَھْلُ بَیْتٍ اَوْ اِنْسَانٌ مَا کَانَ یُھْدِیْ لَھَا شَاۃً وَ کَتْفَھَا فَدَعَتْھَا عَائِشَۃُ فَقَالَتْ کُلِیْ مِنْ ھٰذَا خَیْرٌ مِنْ قُرْصِكِ۔

(مؤطا امام مالک علیہ الرحمۃ باب الترغیب فی الصدقۃ)

حضرت امام مالکؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے ایک غریب عورت نے سوال کیا۔ اس دن آپؓ روزہ سے تھیں اور گھر میں

سوائے ایک روٹی کے کچھ نہ تھا۔ آپؓ نے خادمہ سے کہا کہ وہ روٹی اس غریب عورت کو دیدے۔ خادمہ کہنے لگی کہ آپ کیلئے کوئی اور چیز تو موجود نہیں۔ آپ خود کس چیز سے روزہ افطار کریں گی۔ حضرت عائشہؓ نے اس خادمہ سے کہا کہ تم وہ روٹی اس غریب عورت کو دیدو۔ خادمہ کہتی ہے کہ میں نے وہ روٹی اس غریب عورت کو دیدی۔ جب شام ہوئی تو آپ کے پاس کسی عزیز نے یا کسی اور شخص نے بکری کا کچھ گوشت اور اس کا بازو بطور تحفہ بھیج دیا۔ آپ نے اس خادمہ کو بلا کر فرمایا لو کھاؤ یہ تمہاری روٹی سے کہیں بہتر ہے۔

۲۷۸ — عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ فَطَّرَ صَآئِمًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يُنْقَصُ مِنْ اَجْرِ الصَّآئِمِ شَيْئٌ۔

(ترمذی کتاب الصوم باب فضل من فطّر صائمًا)

حضرت زید بن خالدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو روزہ افطار کرائے اسے روزہ رکھنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔ لیکن اس سے روزے دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

۲۷۹ — عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ۔

(مسلم کتاب الصیام باب استحباب صوم ستة ایام من شوال)

حضرت ابو ایّوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے۔اس کے بعد (عید کا دن چھوڑ کر) شوّال کے بھی چھ روزے رکھے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہوں۔(کیونکہ ایک روزے کا دس گنا ثواب ملتا ہے۔اس طرح چھتّیس روزوں کا تین سو ساٹھ گُنا ثواب ملے گا)

۲۸۰ ــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَامَ النَّاسُ مَعَہٗ وَکَانَ اَکْثَرُ الصَّحَابَۃِ مُشَاۃً وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاکِبًا فَمَرُّوْا عَلٰی نَھْرٍ فِیْ الطَّرِیْقِ (اَلْمَاءُ الَّذِیْ بَیْنَ کَدِیْدٍ وَعَسْفَانَ) فَعَطِشَ النَّاسُ۔ فَقِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَیْھِمُ الصِّیَامُ وَاِنَّمَا یَنْظُرُوْنَ فِیْمَا فَعَلْتَ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِشْرَبُوْا اَیُّھَا النَّاسُ فَاَبَوْا فَقَالَ: اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَکُمْ، اِنِّیْ رَاکِبٌ، فَاَبَوْا۔ فَثَنّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخِذَہٗ فَنَزَلَ وَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَّاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ فَشَرِبُوْا وَمَا کَانَ یُرِیْدُ اَنْ یَشْرَبَ فَقِیْلَ بَعْدَ ذٰلِکَ اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰئِکَ الْعُصَاۃُ اُولٰئِکَ الْعُصَاۃُ۔

(مسلم کتاب الصوم باب جواز الصوم والفطر فی شہر رمضان للمسافر، ترمذی)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کیلئے مدینہ سے چلے تو رمضان کا مہینہ تھا۔ آپؐ کے ساتھ سب لوگوں نے بھی روزہ رکھا۔ اکثر صحابہؓ پیدل تھے اور حضورؐ سوار تھے۔ راستے میں کدید اور عسفان کے درمیان ایک چشمے کے پاس سے گزر ہوا لوگوں کو بہت پیاس لگ رہی تھی۔ حضورؐ سے عرض کیا گیا کہ روزہ کی وجہ سے لوگوں کو بڑی تکلیف ہو رہی ہے اور وہ حضورؐ کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ آپؐ کیا کرتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اے لوگو! پانی پی لو، میں تو سوار ہوں اور مجھے کوئی ایسی پیاس نہیں۔ لیکن لوگوں نے پانی نہ پیا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اترے اور یہ عصر کے بعد کا وقت تھا۔ حضورؐ نے پانی کا پیالہ منگوایا اور (باوجود ضرورت نہ ہونے کے پانی) پی لیا۔ لوگوں نے بھی آپؐ کو دیکھ کر پانی پیا۔ اس کے بعد آپؐ کو اطلاع دی گئی کہ اب بھی بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہے اور انہوں نے پانی نہیں پیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا یہ لوگ نافرمان ہیں ۔ یہ لوگ نافرمان ہیں۔

۲۸۱ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(بخاری کتاب الصوم۔ باب فضل من قام رمضان جلد ۱ صفحہ ۲۶۰، مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیّت سے رمضان کی راتوں میں اُٹھ کر نماز پڑھتا ہے اسکے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۲۸۲ —— عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ۔

(بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی العشر الاواخر)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے اور آپؐ کا یہی معمول وفات تک رہا۔اس کے بعد آپؐ کی ازواج مطہرات بھی ان دنوں میں اعتکاف بیٹھتی تھیں۔

۲۸۳ —— عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْمَنَامِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرٰی رُؤْیَاکُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ ، فَمَنْ کَانَ مُتَحَرِّیَهَا فَلْیَتَحَرَّهَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

(بخاری کتاب الصوم باب اِلتمسوا الیلۃ القدر فی السبع الاواخر)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہؓ کو لیلۃ القدر خواب میں رمضان کے آخری سات دنوں میں دکھائی گئی ۔اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں دیکھتا

ہوں کہ تمہارے خواب رمضان کے آخری ہفتہ پر متفق ہیں اس لیے جو شخص لیلۃ القدر کی تلاش کرنا چاہے وہ رمضان کے آخری ہفتہ میں کرے۔

۲۸۴ —— عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ فِيْهَا ؟ قَالَ : قُوْلِيْ: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اے اللہ کے رسول! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو اس میں مَیں کیا دعا مانگوں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ تم یوں دُعا کرنا : اے میرے خدا تو بخشنے والا ہے بخشش کو پسند کرتا ہے۔ مجھے بخش دے اور میرے گناہ معاف کردے۔

۲۸۵ —— عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : أَوْصَانِيْ حَبِيْبِيْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَنْ أَدَعَهُنَّ مَا عِشْتُ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلٰوةِ الضُّحٰى وَبِأَنْ لَا أَنَامَ حَتّٰى أُوْتِرَ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب صلوٰۃ الضحیٰ)

حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے حبیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے مجھے تین باتوں کی تاکید فرمائی جن کو میں زندگی بھر نہیں چھوڑوں گا۔ ایک آپؐ نے یہ فرمایا کہ میں ہر مہینے میں تین روزے رکھوں، دوسرے چاشت کی نماز پڑھوں، تیسرے وتر پڑھے بغیر نہ سوؤں۔

۲۸۶ــــ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّھْرِ ثَلَاثًا فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَۃَ وَاَرْبَعَ عَشْرَۃَ وَخَمْسَ عَشْرَۃَ۔

(ترمذی کتاب الصوم باب صوم ثلٰثة من کل شهر)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ثواب کی خاطر ہر ماہ تین روزے رکھنا چاہو تو ہر مہینے کے ایام بیض یعنی چاند کی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں کو روزہ رکھو۔

زکوٰۃ اور اُسکی اہمیت

۲۸۷ــــ عَنِ الْحَسَنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَصِّنُوْا اَمْوَالَکُمْ بِالزَّکٰوۃِ وَدَاوُوْا مَرْضَاکُمْ بِالصَّدَقَۃِ وَاسْتَقْبِلُوْا اَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ۔

(مراسیل ابوداؤد باب فی الصائم یصیب اهله)

حضرت حسنؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اموال کو زکوٰۃ ادا کر کے محفوظ کرلو (کیونکہ زکوٰۃ ادا کرنا باعثِ برکت ہے) یا مال کو تجارت میں لگاؤ ورنہ اگر مال یونہی پڑا رہا تو اس میں سے زکوٰۃ نکلتے نکلتے سارا مال ختم ہوجائے گا اور اپنے بیماروں کا علاج

صدقات کے ذریعہ بھی کرو اور مختلف علاقوں پر موج در موج آنے والی آفات کا دفعیہ (علاوہ دوسری تدابیر کے) دعاؤں اور تضرّعات کے ذریعہ بھی کرو۔

۲۸۸ — عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَأَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا وَفِيْ يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: أَتُعْطِيْنَ زَكٰوةَ هٰذَا؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: اَيَسُرُّكِ اَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ، قَالَ: فَخَلَعَتْهُمَا فَاَلْقَتْهُمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔ (ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب الکنز ماھو وزکوٰۃ الحلی)

حضرت عَمرو بن شعیبؓ اپنے دادا کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی۔ اس کی بیٹی نے سونے کے بھاری کنگن پہنے ہوئے تھے۔ حضورؐ نے اس عورت سے پوچھا کیا انکی زکوٰۃ بھی دیتی ہو۔ اس نے جواب دیا۔ نہیں، یا حضرت! آپؐ نے فرمایا کیا تو پسند کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے آگ کے کنگن پہنائے۔ یہ سن کر اس عورت نے اپنی بیٹی کے ہاتھ سے کنگن اتار لیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولؐ کیلئے ہیں۔ (جہاں چاہیں آپؐ خرچ فرمائیں۔)

٢٨٩ ــــ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : جَاءَ ثَعْلَبَۃُ بْنُ حَاطِبٍ الْاَنْصَارِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّرْزُقَنِیْ مَالًا ، فَقَالَ : وَیْحَكَ یَا ثَعْلَبَۃُ! قَلِیْلٌ تُؤَدِّیْ شُکْرَہٗ خَیْرٌ مِنْ کَثِیْرٍ لَا تُطِیْقُہٗ. ثُمَّ اَتَاہُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَرْزُقَنِیْ مَالًا قَالَ : أَمَالَكَ فِیَّ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَرَدْتُّ اَنْ تَسِیْرَ الْجِبَالُ مَعِیَ ذَهَبًا وَفِضَّۃً لَسَارَتْ. ثُمَّ أَتَاہُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَرْزُقَنِیْ مَالًا ، وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَئِنْ رَزَقَنِی اللّٰہُ مَالًا لَاُعْطِیَنَّ کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَللّٰھُمَّ ارْزُقْ ثَعْلَبَۃَ مَالًا ، اَللّٰھُمَّ ارْزُقْ ثَعْلَبَۃَ مَالًا ۔ قَالَ : فَاتَّخَذَ غَنَمًا فَنَمَتْ کَمَا یَنْمِی الدُّوْدَ فَکَانَ یُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ وَیُصَلِّیْ فِیْ غَنَمِہٖ سَائِرِ الصَّلٰوتِ ثُمَّ کَثُرَتْ وَنَمَتْ فَتَقَاعَدَ اَیْضًا حَتّٰی صَارَ لَا یَشْھَدُ اِلَّا الْجُمُعَۃَ ثُمَّ کَثُرَتْ وَنَمَتْ فَتَقَاعَدَ اَیْضًا حَتّٰی کَانَ لَا یَشْھَدُ جُمُعَۃً وَلَا جَمَاعَۃً وَکَانَ اِذَا کَانَ یَوْمُ جُمُعَۃٍ خَرَجَ یَتَلَقَّی النَّاسَ یَسْأَلُھُمْ عَنِ الْاَخْبَارِ فَذَکَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ ثَعْلَبَۃُ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! اِتَّخَذَ ثَعْلَبَۃُ غَنَمًا لَا یَسَعُھَا وَادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : یَا وَیْحَ ثَعْلَبَۃَ ! یَا

وَيْحَ ثَعْلَبَةَ! يَا وَيْحَ ثَعْلَبَةَ! وَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ الصَّدَقَةِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ سَلِيْمٍ وَرَجُلًا مِنْ بَنِيْ جُهَيْنَةَ وَكَتَبَ لَهُمَا اَسْنَانَ الصَّدَقَةِ كَيْفَ يَأْخُذَانِ وَقَالَ لَهُمَا مُرَّا بِثَعْلَبَةَ بْنِ حَاطِبٍ وَبِرَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سَلِيْمٍ فَخُذَا صَدَقَاتِهِمَا فَخَرَجَا حَتّٰى اَتَيَا ثَعْلَبَةَ فَسَأَلَاهُ الصَّدَقَةَ وَاَقْرَأَهُ كِتَابَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاهٰذِهٖ اِلَّا جِزْيَةٌ مَا هٰذِهٖ اِلَّا اُخْتُ الْجِزْيَةِ اِنْطَلِقَا حَتّٰى تَفْرُغَا ثُمَّ عُوْدَا اِلَيَّ فَانْطَلَقَا وَسَمِعَ بِهِمَا السَّلَمِيُّ فَنَظَرَ اِلٰى خِيَارِ اَسْنَانِ اِبِلِهٖ فَعَزَلَهَا لِلصَّدَقَةِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَهُمَا بِهَا فَلَمَّا رَأَيَاهَا ، قَالَا مَا هٰذَا عَلَيْكَ قَالَ خُذَاهُ فَاِنَّ نَفْسِيْ بِذٰلِكَ طَيِّبَةٌ فَمَرَّا عَلَى النَّاسِ وَاَخَذَ الصَّدَقَةَ ثُمَّ رَجَعَا اِلٰى ثَعْلَبَةَ فَقَالَ أَرُوْنِيْ كِتَابَكُمَا فَقَرَأَهُ فَقَالَ مَاهٰذِهٖ اِلَّا جِزْيَةٌ مَا هٰذِهٖ اِلَّا اُخْتُ الْجِزْيَةِ اِذْهَبَا حَتّٰى أَرٰى رَأْيِيْ فَاَقْبَلَا فَلَمَّا رَاٰهُمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّكَلِّمَاهُ ، قَالَ يَا وَيْحَ ثَعْلَبَةَ! ثُمَّ دَعَا لِلسَّلَمِيِّ بِخَيْرٍ وَاَخْبَرَاهُ بِالَّذِيْ صَنَعَ ثَعْلَبَةُ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ، وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ، وَعِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ اَقَارِبِ ثَعْلَبَةَ سَمِعَ ذٰلِكَ فَخَرَجَ حَتّٰى أَتٰى ثَعْلَبَةَ ، فَقَالَ وَيْحَكَ يَا ثَعْلَبَةُ قَدْ اَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْكَ كَذَا وَكَذَا فَخَرَجَ ثَعْلَبَةُ

حَتّٰی اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَہٗ اَنْ یَّقْبَلَ مِنْہُ صَدَقَتَہٗ فَقَالَ : اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَنَعَنِیْ اَنْ اَقْبَلَ مِنْکَ صَدَقَتَکَ فَجَعَلَ یُحْثِیْ التُّرَابَ عَلٰی رَاسِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : ھٰذَا عَمَلُکَ قَدْ أَمَرْتُکَ فَلَمْ تُطِعْنِیْ ، فَلَمَّا أَبٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقْبِضَ صَدَقَتَہٗ رَجَعَ اِلٰی مَنْزِلِہٖ وَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَقْبِضْ مِنْہُ شَیْئًا ، ثُمَّ اَتٰی اَبَابَکْرٍ رضی اللہ عنہ حِیْنَ اسْتَخْلَفَ فَقَالَ : قَدْ عَلِمْتَ مَنْزِلَتِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَوْضِعِیْ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاقْبَلْ صَدَقَتِیْ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ لَمْ یَقْبَلْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَاَنَا اَقْبَلُھَا ؟ فَقُبِضَ اَبُوْبَکْرٍ رضی اللہ عنہ وَلَمْ یَقْبَلْھَا ، فَلَمَّا وَلّٰی عُمَرُ ، اَتَاہُ فَقَالَ : یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ! اِقْبَلْ صَدَقَتِیْ ، فَقَالَ : لَمْ یَقْبَلْھَا مِنْکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا اَبُوْبَکْرٍ أَاَنَا اَقْبَلُھَا ؟ فَقُبِضَ وَلَمْ یَقْبَلْھَا ، ثُمَّ وَلّٰی عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ فَاَتَاہُ فَسَأَلَہٗ اَنْ یَّقْبَلَ صَدَقَتَہٗ فَقَالَ : لَمْ یَقْبَلْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا اَبُوْ بَکْرٍ وَلَا عُمَرُ أَاَنَا اَقْبَلُھَا ؟ فَلَمْ یَقْبَلْھَا وَھَلَکَ ثَعْلَبَۃُ فِیْ خِلَافَۃِ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔

(تفسیر الدُّرُّ المنثور سورۃ التوبۃ جلد ۳ صفحہ ۲۶۰ ، اسد الغابۃ جلد ۱ صفحہ ۲۳۷)

حضرت ابوامامہ باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ ثعلبہ بن حاطب انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور!

میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے مال و دولت سے نوازے۔حضوؐر نے فرمایا۔ثعلبہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو یہ چاہتا ہے۔تھوڑے مال پر شکر ادا کرنا زیادہ مال پر شکر ادا کرنے سے آسان ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد ثعلبہ دوبارہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور مال و دولت کے لیے دعا کی درخواست کی۔اس پر حضوؐر نے فرمایا کیا تجھے میرا اُسْوَہ پسند نہیں؟ خدا کی قسم !اگر میں پہاڑ کو کہوں کہ وہ میرے لیے سونے چاندی کا بن جائے تو ایسا ہی ہو(تم اس قسم کی درخواست نہ کیا کرو اور جس طرح میں قناعت اور کفایت شعاری کی زندگی بسر کرتا ہوں تم بھی بسر کرو) اس کے کچھ عرصہ بعد ثعلبہ پھر حاضر ہوا اور دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے مالدار کردے اور کہا خدا کی قسم جس نے آپؐ کو حق وصداقت کے ساتھ بھیجا ہے اگر میں مالدار ہو گیا تو ہر حقدار کا حق ادا کروں گا۔حضور علیہ السلام نے جب دیکھا کہ یہ بار بار آکر دعا کی درخواست کرتا ہے تو آپؐ نے اسکے لیے دعا کی کہ اے اللہ! ثعلبہ کو مالدار کردے۔اے اللہ! ثعلبہ کو دولت مند بنادے۔

حضور علیہ السلام کی دعا کے بعد ثعلبہ نے کچھ بکریاں خریدیں اور ان بکریوں نے اس قدر بچّے دیئے اور وہ اس تیزی سے بڑھے جیسے برسات کے کیڑے مکوڑے بڑھتے ہیں۔شروع شروع میں ثعلبہ ظہر اور عصر کی نمازیں حضورؐ کے ساتھ ادا کرتا اور بقیہ نمازیں وہ اپنے ریوڑ میں پڑھنے لگا۔اس کے بعد جب اس کے بہت سے ریوڑ ہو گئے تو صرف نمازِ جمعہ کے لئے وہ آنے لگا لیکن جب اس کے ریوڑ اور زیادہ ہو گئے تو نمازِ جمعہ کیلئے بھی آنا ترک کر دیا۔

حضور علیہ السلام بالعموم جمعہ کے دن لوگوں سے ان کے حال واحوال دریافت کرنے کیلئے گھر سے نکلتے تھے۔آپ نے ایک جمعہ کے دن ثعلبہ کے بارہ میں لوگوں سے دریافت فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے۔لوگوں نے عرض کیا حضورؐ ثعلبہ نے بکریاں لے لی ہیں اور اب اس کا ریوڑ اس قدر بڑھ گیا ہے کہ وادی میں بھی نہیں سماتا۔حضورؐ نے یہ سُنکر ثعلبہ کے متعلق تین بار اظہارِ افسوس کیا۔

جب اللہ تعالیٰ نے آیاتِ صدقات نازل فرمائیں تو حضور علیہ السلام نے دو شخصوں کو بطور محصّل مقرّر فرمایا اور انہیں صدقات میں لئے جانیوالے جانوروں کی عمروں وغیرہ کے بارہ میں احکام لکھ کر دیئے کہ اس حساب سے زکوٰۃ وصول کرنا۔روانہ کرتے وقت ان دونوں کو خاص طور پر ہدایت فرمائی کہ ثعلبہ بن حاطب اور ایک اور شخص جو بنو سلیم سے تعلق رکھتا تھا ان کے پاس جانا اور اُن سے بھی صدقہ وصول کرنا۔دونوں محصل ثعلبہ کے پاس آئے اور زکوٰۃ کا مطالبہ کیا۔صدقات کی تفصیل پڑھ کر ثعلبہ کہنے لگا۔یہ تو جزیہ ہے اور اگر یہ جزیہ نہیں تو اس سے ملتا جلتا ٹیکس ہے۔اچھا جاؤ فارغ ہوکر واپسی پر یہاں سے ہوتے جانا۔وہ دونوں محصّل یہ سن کر چلے گئے اور دوسرے شخص سلمی کی طرف گئے جب سلمی کو ان محصّلوں کے آنے کا علم ہوا تو اس نے اپنے اونٹوں میں سے اعلیٰ اونٹ چُن کر صدقات کیلئے نکالے اور انہیں محصّلین کے پاس لایا۔جب محصّلوں نے ان جانوروں کو دیکھا تو کہا کہ اس طرح کے قیمتی اور عمدہ جانور لینے کا ہمیں حکم تو نہیں۔یہ سن کر سَلمی کہنے لگا میں یہ اپنی خوشی سے

دے رہا ہوں۔ وہ دونوں محصّل اور لوگوں سے صدقات وصول کرنے کے بعد ثعلبہ کے پاس دوبارہ آئے تو ثعلبہ نے پہلے جیسا طرزِ عمل اختیار کیا اور کہا تم دونوں جاؤ میں سوچ کر فیصلہ کروں گا کہ کتنی زکوٰۃ ادا کرنی ہے۔ وہ دونوں محصّل حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے سلمی اور ثعلبہ دونوں کے بارہ میں سارے حالات عرض کیے حضورؐ نے سلمی کے حق میں دعا کی اور ثعلبہ کے متعلق افسوس کا اظہار فرمایا۔ اسی تسلسل میں یہ آیات نازل ہوئیں۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ فَلَمَّآ اٰتٰهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ۔ (توبہ :۷۶،۷۵)

کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرتے ہیں کہ اگر وہ انہیں مال دیگا تو وہ تمام حقوق ادا کریں گے۔ لیکن بعد میں جب انہیں اللہ نے مال دیا تو انہوں نے بُخل سے کام لیا اور وہ اپنے وعدہ سے پھر گئے۔

حضورؐ کی مجلس میں ثعلبہ کا ایک عزیز بھی بیٹھا ہوا تھا جو تمام باتیں سُن رہا تھا اس نے جا کر ثعلبہ کو ساری صورتِ حال بتائی اور بڑے افسوس کا اظہار کیا اور کہا تمہارا بُرا ہو تمہارے بارہ میں تو قرآن کریم نازل ہوا ہے۔ یہ سُن کر ثعلبہ بہت پچھتایا اور صدقات لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور صدقات قبول کرنے کی درخواست کی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تمہارا صدقہ لینے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرما دیا ہے اس لیے میں نہیں لے سکتا۔ یہ سن کر ثعلبہ نے سر پیٹ لیا گریہ وزاری کی اور اپنی بدبختی پر اظہارِ افسوس

کیا لیکن حضوؐر نے فرمایا یہ سب تمہارا اپنا کِیا دھرا ہے میں نے تو تمہیں سمجھایا تھا کہ دولتمند بننے کی دعا نہ کرواؤ لیکن تم پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا۔ جب ثعلبہ نے دیکھا کہ حضوؐر صدقہ قبول نہیں کرتے تو روتا دھوتا واپس اپنے ڈیرے پر آ گیا۔ حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد وہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس صدقات لیکر حاضر ہوا۔ لیکن انہوں نے بھی یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ جب حضوؐر نے تمہارا صدقہ قبول نہیں کیا تو میں کس طرح قبول کر سکتا ہوں۔ پھر یہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں بھی اپنے صدقات لے کر حاضر ہوتا رہا لیکن ان دونوں نے بھی پہلے جیسا جواب دیا اور حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں ثعلبہ ناکام و نامراد ہو کر فوت ہو گیا۔

۲۹۰۔۔۔ عَنْ مَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ اَبِيْ يَزِيْدُ اَخْرَجَ دَنَانِيْرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ : وَاللهِ ! مَا اِيَّاكَ اَرَدْتُ فَخَاصَمْتُهُ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ ! وَلَكَ مَا اَخَذْتَ يَا مَعْنُ !

(بخاری کتاب الزکٰوۃ باب اذا تصدّق علٰی ابنه وھو لا یشعر)

حضرت معن بن یزیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد یزید نے کچھ دینار صدقہ کی غرض سے نکالے اور مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھے کہ کسی مستحق کو دے دینا۔ مَیں گیا اور وہ دینار اس شخص سے لے لئے اور گھر آ گیا۔ جب میرے والد کو اس کا علم ہوا تو وہ مجھ سے بحث کرنے لگے کہ

میں نے تمہیں دینے کیلئے یہ صدقہ کی رقم نہیں رکھی تھی ۔ آخر یہ معاملہ تصفیہ کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو آپؐ نے میرے والد سے فرمایا۔ اے یزید! تمہیں تمہاری نیت کے مطابق ثواب مل گیا اور مجھے فرمایا اے معن! جس غرض سے تم نے رقم لی ہے اس میں خرچ کر سکتے ہو۔

۲۹۱ ـــــ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : اِسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ : هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا لِيْ، اُهْدِيَ اِلَيَّ ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِيَ اللهُ فَيَاْتِيْ فَيَقُوْلُ : هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ اِلَيَّ ، اَفَلَا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ اَوْ اُمِّهٖ حَتّٰى تَاْتِيَهٗ هَدِيَّتُهٗ اِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللهِ ! لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ اِلَّا لَقِيَ اللهَ تَعَالٰى يَحْمِلُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَاَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِّنْكُمْ لَقِيَ اللهَ يَحْمِلُ بَعِيْرًا لَهٗ رُغَآءٌ اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ اَوْشَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُؤِيَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب تحریم ھدایا العمال)

حضرت عبدالرحمٰن بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے اَزْ دقبیلہ کے ایک آدمی کو جس کا نام ابن لتبیہ تھا، مُحصّل صدقات مقرر کیا۔ جب وہ صدقات وصول کر کے واپس آیا تو اس نے کہا کہ یہ آپؐ کا ہے اور یہ تحفہ کے طور پر مجھے ملا ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی۔ پھر فرمایا۔ دیکھو، میں تم میں سے ایک آدمی کو کوئی ایسا کام سپرد کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے میری نگرانی میں دیا ہے۔ پھر جب وہ کام کر کے واپس آتا ہے، تو کہتا ہے یہ تمہارا ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے۔ اگر وہ سچا ہے تو کیوں نہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا اور تحفے اور ہدیے اس کے پاس آتے رہے۔ خدا کی قسم! جو شخص بھی تم میں سے کچھ بغیر حق کے لے گا وہ قیامت کے دن اُسے اٹھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگا۔ پس تم میں سے کسی کو میں وہاں نہ دیکھوں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور وہ حاضر ہو اور اونٹ اٹھائے ہو جو کہ بلبلا رہا ہو۔ وہ گائے اٹھائے ہو جو ہنکار رہی ہو۔ وہ بکری اٹھائے ہو اور وہ ممیا رہی ہو۔ پھر آپ نے اتنے اونچے ہاتھ اٹھائے کہ آپؐ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی اور فرمایا اے اللہ! میں نے تیرا پیغام ٹھیک پہنچا دیا۔

حج اور اس کی اہمیت

۲۹۲ــــ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ ! اِنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا ، فَقَالَ رَجُلٌ : اَکُلَّ عَامٍ ؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَھَا ثَلَاثًا ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ : ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤَالِھِمْ ، وَاخْتِلَافِھِمْ عَلٰی اَنْبِیَاءِھِمْ ، فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَأْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَھَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْہُ ۔

(مسلم کتاب الحج باب فرض الحج مرّۃ فی العمر)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطاب میں ارشاد فرمایا ۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے اس لیے تم حج کیا کرو ۔ اس پر ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ! کیا ہر سال حج ضروری ہے؟ آپؐ خاموش رہے ۔ اس نے تین بار یہ سوال دہرایا تو آپؐ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر ایک پر ہر سال حج فرض ہو جاتا اور تم ایسا کرنے کی طاقت نہ رکھتے ۔ پھر فرمایا جب تک میں تم کو چھوڑے رکھوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو ۔ بلا ضرورت باتیں پوچھنے

کی حرص نہ کرو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے کثرت سے سوال کیا کرتے تھے اور پھر جو باتیں وہ بتاتے ان کی خلاف ورزی کر کے ہلاکت کے گڑھے میں جا گرتے جب مَیں خود تم کو کوئی حکم دوں تو طاقت کے مطابق اسے بجالاؤ اور اگر کسی چیز سے منع کروں تو اس کو چھوڑ دو۔

۲۹۳ــــ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ : رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ، يَعْنِي الْاَسْوَدَ، وَيَقُوْلُ : اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْ لَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ ۔ (بخاری کتاب الحج باب ما ذکر فی الحجر الاسود)

حضرت عابسؓ بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ وہ حجرِ اَسوَد کو چوم رہے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ مَیں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ تو فائدہ دے سکتا ہے نہ ہی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

۲۹۴ــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا ؟ قَالُوْا : هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ ۔ قَالَ اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا ؟ قَالُوْا بَلَدٌ حَرَامٌ ۔ قَالَ فَاَيُّ شَهْرٍ هٰذَا ؟ قَالُوْا شَهْرٌ حَرَامٌ ۔ قَالَ : اِنَّ اَمْوَالَكُمْ وَدِمَائَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا ثُمَّ أَعَادَهَا مِرَارًا ثُمَّ رَفَعَ رَاسَهُ اِلَى

السَّمَاءِ، فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مِرَارًا قَالَ : يَقُوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ : وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَوَصِيَّةٌ اِلٰى رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ قَالَ : اَلَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

(مسند احمد صفحہ ۲۳۰ جلد اوّل)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا۔

اے لوگو! یہ کون سا دن ہے لوگوں نے عرض کیا یہ عرفہ کا قابلِ احترام دن ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ مکہ کا قابلِ احترام شہر ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ یہ ذی الحجّہ کا قابلِ احترام مہینہ ہے اس سوال و جواب کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنو ! تمہارے اموال اور تمہارے خون اور تمہاری آبروئیں اسی طرح قابلِ احترام اور مستحقِ حفاظت ہیں اور ان کی ہتک تمہارے لیے حرام ہے۔ جس طرح یہ دن یہ شہر اور یہ مہینہ تمہارے لیے قابلِ احترام اور لائقِ ادب ہے اور جس کی ہتک تم پر حرام ہے۔ حضورؐ نے اس بات کو کئی بار دوہرایا پھر آپؐ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا اے میرے اللہ! کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا۔ حضورؐ نے هَلْ بَلَّغْتُ کے الفاظ بھی کئی بار دوہرائے پھر آپؐ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ دیکھو جو یہاں موجود ہیں وہ یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو اس موقعہ پر موجود نہیں۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ یاد

رکھو کہ میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو اور خونریزی کا ارتکاب کرنے لگو۔

ابنِ عباسؓ کہتے ہیں کہ یہ دراصل اللہ تعالیٰ کے حضور اس بات کا برنگِ حقیقتِ واقعہ کھلا اظہار تھا کہ آپؐ نے فریضۂ تبلیغ بڑے عمدہ رنگ میں ادا کر دیا ہے اور لوگوں کو ان کا اصل فرض اچھی طرح سمجھا دیا ہے کہ انسان کے بنیادی حقوق کا ہمیشہ خیال رکھنا اُن کے اموال ان کی جانوں اور انکی آبروؤں کے لیے کبھی خطرہ نہ بننا۔

۲۹۵۔۔۔ عَنْ مُخْنَفِ بْنِ سَلِيْمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَحْنُ وُقُوْفٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ، قَالَ : يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ عَلٰى اَهْلِ كُلِّ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُضْحِيَّةً ۔ (ابوداؤد کتاب الضحایا)

حضرت مخنف بن سلیمؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدانِ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے (وہاں) حضورؐ نے فرمایا ہر صاحبِ استطاعت گھر پر ہر سال قربانی ہے۔

۲۹۶۔۔۔ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَانَ لَهٗ ذِبْحٌ يَذْبَحُهٗ فَاِذَا اُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ شَيْئًا حَتّٰى يُضَحِّيَ ۔

(مسلم کتاب الاضاحی باب نہی من دخل علیہ عشر ذی الحجۃ)

حضرت اُمّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جب ذوالحج کا چاند نکلے تو وہ

قربانی کا جانور ذبح کرنے تک نہ اپنے بال کٹوائے اور نہ ناخن۔

۲۹۷ــــ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِیْدَ الْأَضْحٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ أُتِیَ بِکَبْشٍ فَذَبَحَہٗ فَقَالَ : بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَنِّیْ وَعَنْ مَنْ لَمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ ۔ (ترمذی کتاب الاضحی)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے عید الاضحی کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد حضورؐ کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا جسے آپؐ نے ذبح کیا۔ ذبح کرتے وقت آپؐ نے یہ الفاظ کہے۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ اے میرے خدا! یہ قربانی میری طرف سے اور میری امّت کے ان لوگوں کی طرف سے، جو قربانی نہیں کر سکتے، قبول فرما۔

۲۹۸ــــ عَنْ جُنْدَبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ شَھِدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ صَلّٰی ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ : مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ فَلْیَذْبَحْ مَکَانَھَا اُخْرٰی وَمَنْ لَمْ یَذْبَحْ فَلْیَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰہِ ۔

(بخاری کتاب التوحید۔ باب السوال باسماء اللہ تعالیٰ والاستعاذۃ بہا)

حضرت جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عید الاضحی کے دن دیکھا کہ پہلے آپؐ نے نماز پڑھائی پھر آپؐ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ جس شخص نے نمازِ عید پڑھنے سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر لیا وہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ابھی تک ذبح نہیں کیا

وہ اب بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے۔

جہاد
اور
خدا کی راہ میں تکالیف اور مصائب برداشت کرنا

۲۹۹ ـــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَاہِدُوا الْمُشْرِکِیْنَ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَاَلْسِنَتِکُمْ۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب کراھیۃ ترک الغزو جلد ۱ صفحہ ۳۳۹)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مشرکوں سے اپنے اموال اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ذریعہ جہاد کرو۔

۳۰۰ ـــــ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاہِرِیْنَ عَلٰی مَنْ نَّاوَاھُمْ حَتّٰی یُقَاتِلَ اٰخِرُھُمُ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ۔ (ابوداؤد کتاب الجہاد فی دوام الجہاد)

حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امّت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق کیلئے اپنے

مذہبی دشمنوں سے لڑتا رہے گا یہاں تک کہ آخری گروہ مسیح دجال سے لڑے گا۔

۳۰۱ ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ اَمِيْرٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ ۔ (ابوداؤد کتاب الجهاد باب فی الغزو مع ئمة الجور)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔تم پر امیر کے ساتھ جہاد واجب ہے خواہ وہ تمہاری نظر میں نیک ہو یا بد۔اسی طرح نماز ہر مسلمان کے پیچھے پڑھنی واجب ہے تمہاری نظر میں وہ نیک ہو یا فاجر یا بڑے گناہوں میں ملوّث ہو۔

۳۰۲ ـــــ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِیْ مَالًا فَقُلْتُ الْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَابَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهٗ يَوْمًا ۔ قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ ؟ قُلْتُ مِثْلَهٗ ۔ وَاَتٰى اَبُوْبَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ ؟ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ ۔ قُلْتُ وَاللهِ لَا اَسْبِقُهٗ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا ۔

(ترمذی ابواب المناقب فی مناقب ابی بکرؓ وعمرؓ)

حضرت زید اپنے والد اسلمؓ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے عمر بن خطابؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے ہمیں ایک جنگی ضرورت کے لیے خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کی تحریک فرمائی۔ ان دنوں میرے پاس کافی مال تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا اگر میں ابوبکرؓ سے زیادہ ثواب کما سکتا ہوں تو آج موقعہ ہے۔ میں آدھا مال لے کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضوؐر نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ عمر! کتنا مال لائے ہو اور کس قدر بال بچّوں کیلئے چھوڑ آئے ہو، مَیں نے عرض کیا حضور! آدھا مال لایا ہوں اور آدھا چھوڑ آیا ہوں۔ اور ابوبکر جو کچھ ان کے پاس تھا وہ سب لے کر آ گئے۔ حضور علیہ السلام نے ابوبکر سے دریافت فرمایا۔ ابوبکر! کتنا مال لائے ہو اور کس قدر گھر والوں کے لیے چھوڑ آئے ہو؟ ابوبکر نے عرض کیا۔ حضور! جو کچھ میرے پاس تھا وہ سب لے آیا ہوں اور بال بچوں کے لیے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ یعنی خدا تعالیٰ پر توکّل ہے۔ حضرت عمرؓ کہنے لگے یہ سن کر میں نے اپنے آپ سے کہا کہ مَیں ابوبکرؓ سے کبھی بھی نہیں بڑھ سکتا۔

۳۰۳ —— عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِنَّ اللهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ : صَانِعَهٗ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِيَ بِهٖ، وَمُنْبِلَهٗ۔ وَارْمُوْا وَارْكَبُوْا، وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا ۔ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهٗ رَغْبَةً عَنْهُ فَاِنَّهَا نِعْمَةٌ

تَرَكَهَا اَوْ قَالَ كَفَرَهَا ۔ (ابوداؤد کتاب الجهاد باب في الرمی)

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ ایک تیر کے بدلے میں تین آدمیوں کو جنّت میں لے جائے گا۔ ایک وہ جو بھلائی بہتری اور ثواب کی نیّت سے تیر بناتا ہے دوسرے وہ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جنگ میں تیر اَندازی کرتا ہے اور تیسرے وہ جو تیر اَنداز کو تیر پکڑاتا ہے۔ تیر اندازی اور سواری سیکھو۔ تیر اَندازی میں مہارت حاصل کرنا گھوڑسواری میں ماہر ہونے سے مجھے زیادہ پسند ہے۔ اگر کوئی شخص تیر اندازی سیکھ کر اسے بے رغبتی کیوجہ سے بھلا بیٹھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت سے محروم ہو گیا۔ نعمت کو چھوڑ دیا اور اس کی ناشکری کی۔

۳۰۴ —— عَنْ زَيْدِبْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا ۔

(بخاری کتاب الجهاد باب فضل من جهّز غازيًا)

حضرت زید بن خالد جہنیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنیوالے کو سامان دیتا ہے اور تیاری میں اس کی مدد کرتا ہے تو اس کا ثواب ایسا ہے جیسے وہ خود جہاد کے لیے گیا۔ جو شخص مجاہد فی سبیل اللہ کی عدم موجودگی

میں اس کے اہل وعیال کا خیال رکھتا ہے اور خیر خواہی کا سلوک کرتا ہے تو وہ بھی جہاد میں شامل ہے۔

۳۰۵ــــ عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغٰی وَجْہَ اللّٰہِ وَاَطَاعَ الْاِمَامَ وَاَنْفَقَ الْکَرِیْمَۃَ وَیَاسَرَ الشَّرِیْکَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَاِنَّ نَوْمَہٗ وَنَبْہَہٗ اَجْرٌ کُلُّہٗ وَاَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِیَاءً وَسُمْعَۃً وَعَصَی الْاِمَامَ وَاَفْسَدَ فِی الْاَرْضِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَرْجِعْ بِالْکَفَافِ۔

(مؤطا امام مالک کتاب الجہاد ، الترغیب فی الجہاد صفحہ ۱۷۲ ابوداؤد کتاب الجہاد باب فیمن یغزو ویلتمس الدنیا)

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غزوہ اور جہاد میں دو طرح کے انسان شامل ہوتے ہیں۔ ایک وہ شخص جو خدا کی رضا کیلئے جہاد کرتا ہے امام کی اطاعت کرتا ہے اپنا عمدہ مال خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اپنے ساتھی کے ساتھ نرم سلوک کرتا ہے اور فتنہ و فساد سے بچا رہتا ہے ایسے شخص کو سونے اور جاگنے سب حالات میں ثواب ملتا ہے۔ دوسرا وہ شخص ہے جو فخر اور نام ونمود کیلئے جہاد میں شامل ہوتا ہے۔ امام کی نافرمانی کرتا اور زمین میں فتنہ وفساد پھیلاتا ہے۔ ایسا شخص بے نصیب اور نامراد ہے کچھ بھی حاصل نہ کر پائے گا۔

۳۰۶ــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنَ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِہِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْہَا الْعَدُوَّ یَنْتَظِرُ

حَتّٰی اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِیْہِمْ فَقَالَ : یَاۤاَیُّھَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ ، وَاسْاَلُوا اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ ، فَاِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فَاصْبِرُوْا ، وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّۃَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ ، ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ ، وَھَازِمَ الْاَحْزَابِ اِھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ ۔

(مسلم کتاب الجہاد والسیر باب کراھۃ تمنی لقاء العدو والا سر بالصبر)

حضرت عبداللہ بن اوفیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں میں جبکہ آپ کو ایک دشمن سے جنگ لڑنا تھی ۔ سورج ڈھلنے کا انتظار کیا اور پھر آپؐ کھڑے ہوئے اور بطور نصیحت فرمایا ۔ اے لوگو! دشمن سے مٹھ بھیڑ کی آرزو نہ کرو ۔ اللہ تعالیٰ سے خیر و عافیت کی دُعا مانگو ۔ لیکن جب تم کو دشمن کا مقابلہ کرنا ہی پڑے تو صبر کا مظاہرہ کرو اور سمجھ لو کہ جنّت تلواروں کے سائے میں ہے ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا مانگی ۔ اے اللہ! تُو کتاب نازل کرنیوالا ہے، بادلوں کو چلانے والا ہے دشمن کی جمعیّتوں کو شکست دینے والا ہے سوتُو اس دشمن کو شکست دے اور ان کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما ۔

۳۰۷ــــعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ : اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ ۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب مایقول اذا خاف قومًا)

حضرت ابوموسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی دشمن کے حملے کا ڈر ہوتا تو آپ یہ دعا مانگتے۔ اے اللہ ہم تجھے انکے سینوں میں کرتے ہیں۔ یعنی تیرا رُعب ان کے سینوں میں بھر جائے اور ہم ان کے شرّ سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

۳۰۸ــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ الْخَطْمِیِّ الصَّحَابِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُوَدِّعَ الْجَیْشَ یَقُوْلُ : اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ۔ (ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الدعاء عند الوداع)

حضرت عبداللہ بن یزیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو روانہ کرتے تو فرماتے : میں اللہ تعالیٰ کے پاس تمہارے دین، تمہاری امانتداری اور تمہارے اچھے اعمال کو بطور امانت رکھتا ہوں یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری ان خوبیوں کی ہمیشہ حفاظت کرے۔

۳۰۹ ــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا قَالَ : اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ بِکَ اَحُوْلُ، وَبِکَ اَصُوْلُ، وَبِکَ اُقَاتِلُ۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد ما یدعی عند اللقاء)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم جب جنگ کیلئے نکلتے تو یہ دعا مانگتے۔ اے میرے اللہ! تو ہی میرا بازو ہے، تُو ہی میرا مددگار ہے، تجھ پر ہی میرا اعتماد ہے، تیری مدد سے ہی میں حملہ آور ہوتا

ہوں اور تیری ہی توفیق سے جنگ لڑتا ہوں۔

۳۱۰-(ا)-عَنِ بْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ : اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ. فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ، وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ : سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ۔

(بخاری کتاب الجہاد باب ما قیل فی درع النبیؐ، کتاب المغازی کتاب التفسیر)

۳۱۰-(ب)- وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ، اَللّٰهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي، اَللّٰهُمَّ آتِنِي مَا وَعَدْتَنِي اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ۔ (ترمذی کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الانفال)

حضرت ابنِ عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک خیمہ میں قیام پذیر تھے اور بار بار یہ دعا کرتے تھے کہ اے میرے اللہ! میں تجھے تیرے عہد کا واسطہ دیتا ہوں تجھے تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں۔ میرے اللہ! اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے تو بے شک ہماری مدد نہ کر۔ یعنی اگر مسلمانوں کی یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو پھر تیری عبادت کرنیوالا کوئی نہیں رہے گا۔ حضورؐ اتنی عاجزی اور زاری کے ساتھ

بار بار دعا کر رہے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ سے رہا نہ گیا اور گھبرا کر آپؐ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا اے اللہ کے رسول! کافی ہے اتنی آہ وزاری کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپؐ کی دُعا ضرور قبول کرے گا۔ حضور اس وقت ذرع پہنے ہوئے تھے۔ چنانچہ حضور اس حالت میں خیمہ سے باہر آئے اور مسلمانوں کو خوش خبری دی کہ دشمن کی یہ جمیعت شکست کھا جائے گی۔ ان کے منہ موڑ دیئے جائیں گے بلکہ یہ گھڑی انکے لئے بڑی دہشتناک، ہلاکت خیز اور تلخ ہوگی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ اس وقت حضور نے یہ دعا بھی مانگی اے میرے اللہ! جو وعدہ تُو نے مجھ سے کیا اس کو پورا کر اور مجھے اپنے وعدہ کے مطابق عطا کر۔ اے میرے اللہ! اگر یہ مسلمانوں کی جماعت ہلاک کر دی گئی تو پھر زمین میں تیری سچی عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔

۳۱۱ —— عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ بِحَضْرَۃِ الْعَدُوِّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّۃِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ رَثُّ الْھَیْئَۃِ : أَأَنْتَ سَمِعْتَ ھٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُہٗ؟ قَالَ: نَعَمْ! قَالَ: فَرَجَعَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ قَالَ أَقْرَأُ عَلَیْکُمُ السَّلَامَ وَ کَسَرَ جَفْنَ سَیْفِہٖ فَضَرَبَ بِہٖ حَتّٰی قُتِلَ۔

(ترمذی ابواب فضائل الجہاد ما ذکر ان ابواب الجنۃ تحت ظلال السیوف)

ابوبکر بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے ایک جنگ کے موقع پر سُنا وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا جنّت کے دروازے تلواروں کے سایہ تلے ہیں۔ایک شخص نے جو دیکھنے میں پراگندہ حال تھا، ابوموسیٰ سے پوچھا کہ کیا تم نے حضوؐر کو یہ خود فرماتے ہوئے سنا ہے۔اس پر ابوموسیٰ نے کہاں ہاں۔ یہ سُن کر وہ آدمی اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور انہیں سلام کہہ کر اپنی تلوار کے میان کو توڑ دیا اور لڑتا ہوا شہید ہوگیا۔

۳۱۲ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : غَابَ عَمِّیْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِکِیْنَ لَئِنِ اللّٰهُ اَشْهَدَنِیْ قِتَالَ الْمُشْرِکِیْنَ لَیَرَیَنَّ اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ فَلَمَّا کَانَ یَوْمَ اُحُدٍ وَانْکَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اَعْتَذِرُ اِلَیْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ یَعْنِیْ اَصْحَابَهٗ وَاَبْرَاُ اِلَیْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ یَعْنِی الْمُشْرِکِیْنَ ۔ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهٗ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ : یَا سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ ! اَلْجَنَّةَ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ اِنِّیْ اَجِدُ رِیْحَهَا مِنْ دُوْنِ اُحُدٍ ۔ قَالَ سَعْدٌ ۔ فَمَا اسْتَطَعْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَا صَنَعَ قَالَ اَنَسٌ : فَوَجَدْنَا بِهٖ بِضْعًا وَّثَمَانِیْنَ ضَرْبَةً بِالسَّیْفِ اَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ اَوْ رَمْیَةً بِسَهْمٍ وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَمَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِکُوْنَ فَمَا عَرَفَهٗ اَحَدٌ اِلَّا اُخْتُهٗ بِبَنَانِهٖ ۔ قَالَ اَنَسٌ : کُنَّا نَرٰی اَوْ نَظُنُّ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰیَةَ نَزَلَتْ فِیْهِ وَفِیْ اَشْبَاهِهٖ : مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ اِلٰی اٰخِرِهَا ۔

(بخاری کتاب الجهاد باب قول الله عزوجل مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضرؓ جنگ بدر میں شامل نہیں ہو سکے تھے اور اس کا انکو بڑا افسوس ہوا تھا۔ آپ نے ایک دفعہ کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول! پہلی جنگ جو آپؐ نے مشرکین سے لڑی اس میں مَیں شامل نہیں ہو سکا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے آئندہ کبھی مجھے مشرکین سے جنگ کرنے کا موقعہ دیا تو میں اللہ تعالیٰ کو دکھاؤں گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ لوگ اس کی اس بات سے تعجب کرتے۔ پھر جب اُحد کی لڑائی ہوئی تو ایک ایسا موقعہ آیا کہ مسلمان بکھر گئے اور ان کی صفیں قائم نہ رہ سکیں۔ اس پر انسؓ نے کہا۔ اے میرے اللہ! میں تیرے حضور ان لوگوں (یعنی صحابہ) کے کئے کی معذرت چاہتا ہوں اور دشمنوں یعنی مشرکین کے ظالمانہ سلوک سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں (مطلب یہ تھا کہ صحابہؓ سے جو غلطی ہوئی ان کو معاف کر دے) پھر وہ آگے بڑھے تو ان کو سعد بن معاذؓ ملے۔ انس بن نضرؓ نے ان سے کہا اے سعد! دیکھو جنّت قریب ہے۔ ربِّ کعبہ کی قسم! مجھے اُحد کے اُدھر سے اُس کی خوشبو آ رہی ہے۔ سعدؓ نے یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہوئے کہا جو انسؓ نے کہا اور کر دکھایا میں ایسا نہ کر سکا۔ حضرت انسؓ جو اس واقعہ کے راوی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اپنے چچا (انسؓ) کو ایسی حالت میں شہید پایا کہ اسّی سے کچھ اوپر تلوار، نیزہ یا تیر کے ان کو زخم آئے تھے۔ مشرکین نے ان کی شکل بگاڑ دی ہوئی تھی۔ سوائے ان کی بہن کے کوئی ان کی نعش کو نہ پہچان سکا جس نے انگلیوں کے نشان سے ان کو پہچانا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ

آیت اسی قسم کے لوگوں کے حق (اور شان) میں نازل ہوئی کہ مومنوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا اس کو پورا کر دکھایا اور وہ اپنے اس عہد میں سچّے نکلے۔

۳۱۳ ـــــ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اَرَادَ بَنُوْا سَلِمَۃَ اَنْ یَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَھُمْ : اِنَّہٗ قَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّکُمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟ فَقَالُوْا : نَعَمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ : یَابَنِیْ سَلِمَۃَ دِیَارَکُمْ تُکْتَبُ اٰثَارُکُمْ ،دِیَارَکُمْ تُکْتَبُ اٰثَارُکُمْ ۔

(مسلم کتاب الصلوۃ باب فضل کثرۃ الخطا الی المسجد)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ بنوسلمہ نے طے کیا کہ وہ مسجد نبوی کے قرب و جوار میں رہائش اختیار کریں گے۔ جب یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپؐ نے انکو فرمایا مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ تم میری مسجد کے قُرب میں آ کر بسنا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کی۔ ہاں یا رسول اللہ! ہم ایسا ارادہ کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے بنوسلمہ! تم اپنے انہی گھروں میں رہو تمہیں ان قدموں کا بھی ثواب ملے گا جو مسجد کی طرف آتے ہوئے تمہارے اٹھتے ہیں۔

نوٹ : بنوسلمہ بڑا بہادر قبیلہ تھا اور مدینہ کے مضافات میں رہتا تھا۔ اور ایک طرح سے اس طرف سے مدینہ کی حفاظت کی ذمّہ داری اسی قبیلہ پر تھی۔ ان کے وہاں سے چلے آنے

سے مدینہ کی اس طرف کی حفاظت خطرہ میں پڑسکتی تھی۔
اس لیے آپؐ نے انہیں وہیں رہنے کا ارشاد فرمایا۔

۳۱۴ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا اِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَعْرَى الْمَدِيْنَةُ وَقَالَ يَا بَنِيْ سَلِمَةَ ! اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَكُمْ فَاَقَامُوْا۔

(بخاری کتاب فضائل مدینة باب کراهیة النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تعری المدینة)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ بنوسلمہؓ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ اپنے محلہ سے اُٹھ کر مسجد نبویؐ کے قرب و جوار میں اپنے مکان بنالیں۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پسند نہ فرمایا۔ کیونکہ اس طرح سے مدینہ کی یہ طرف غیر محفوظ ہوجاتی تھی اور ادھر سے دشمن کے اچانک گھس آنے کا خطرہ تھا۔ اس لیے آپؐ نے فرمایا۔ اے بنی سلمہ! کیا تم مسجد کی طرف آتے ہوئے زیادہ قدموں کا ثواب نہیں چاہتے۔ چنانچہ بنوسلمہ نے اپنا ارادہ ملتوی کردیا اور اسی محلہ میں جو مدینہ منوّرہ کے ایک کنارے پر تھا، مقیم رہے۔

۳۱۵ —— عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ۔

(ابوداؤد کتاب الجهاد باب المکر فی الحرب)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جنگ تو ایک دھوکہ ہے یا لڑائی داؤ پیچ کا نام ہے۔ یعنی دشمن کو بھلاوا دینا اور اسے اپنے ارادے سے غافل رکھنا بھی جنگی چال کا ایک حصّہ ہے۔

۳۱۶ —— عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ : اِنَّا کُنَّا یَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ کُدْیَۃٌ شَدِیْدَۃٌ فَجَآءُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ھٰذِہٖ کُدْیَۃٌ عَرَضَتْ فِی الْخَنْدَقِ ۔ فَقَالَ : اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُہٗ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ کَثِیْبًا اَھْیَلَ اَوْ اَھْیَمَ ، فَقُلْتُ : یَارَسُوْلَ اللہِ ائْذَنْ لِیْ اِلَی الْبَیْتِ فَقُلْتُ لِاِمْرَاَتِیْ : رَاَیْتُ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا مَا فِیْ ذٰلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكِ شَیْءٌ ؟ فَقَالَتْ : عِنْدِیْ شَعِیْرٌ وَعَنَاقٌ فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ وَطَحَنَتِ الشَّعِیْرَ حَتّٰی جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِی الْبُرْمَۃِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْعَجِیْنُ قَدِ انْکَسَرَ وَالْبُرْمَۃُ بَیْنَ الْاَثَافِیِّ قَدْ کَادَتْ تَنْضَجُ فَقُلْتُ : طُعَیِّمٌ لِیْ فَقُمْ اَنْتَ یَارَسُوْلَ اللہِ وَرَجُلٌ اَوْرَجُلَانِ، قَالَ : کَمْ ھُوَ ؟ فَذَکَرْتُ لَہٗ فَقَالَ کَثِیْرٌ طَیِّبٌ ۔ قُلْ لَھَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَۃَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّوْرِ حَتّٰی اٰتِیَ فَقَالَ ، قُوْمُوْا فَقَامَ الْمُھَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ فَدَخَلْتُ عَلَیْھَا فَقُلْتُ ، وَیْحَكِ ، قَدْ جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْمُھَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ وَمَنْ مَعَھُمْ ، قَالَتْ : ھَلْ سَاَلَكَ ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ادْخُلُوْا وَلَا تَضَاغَطُوْا

فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَ يَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّوْرَ اِذَا اَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ اِلٰى اَصْحَابِهٖ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَغْرِفُ حَتّٰى شَبِعُوْا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ ، قَالَ : كُلِيْ هٰذَا وَاَهْدِيْ فَاِنَّ النَّاسَ اَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ جَابِرٌ : لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَاَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْصًا فَانْكَفَاْتُ اِلٰى امْرَأَتِيْ فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ ؟ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْصًا شَدِيْدًا فَاَخْرَجَتْ اِلَيَّ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ فَفَرَغَتْ اِلٰى فَرَاغِيْ وَقَطَعْتُهَا فِيْ بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ : لَا تَفْضَحْنِيْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهٗ ، فَجِئْتُ فَسَارَرْتُهٗ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ ، فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ : اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُؤْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى اَجِيْءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتّٰى جِئْتُ امْرَأَتِيْ فَقَالَتْ : بِكَ وَبِكَ ! فَقُلْتُ : قَدْ فَعَلْتُ الَّذِيْ قُلْتِ ، فَاَخْرَجَتْ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ اِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ : ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ

مَعَكِ، وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تَنْزِلُوْهَا وَهُمْ اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَاَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَاِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوة الخندق)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ احزاب میں ہم خندق کھود رہے تھے کہ ایک سخت سی چٹان سامنے آ گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ایک بڑی سخت چٹان آ گئی ہے۔ جو ٹوٹتی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں ابھی آ رہا ہوں پھر آپؐ اُٹھے آپؐ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا۔ تین دن سے آپؐ نے اور ہم نے کچھ نہ کھایا تھا۔ آپؐ نے کدال لی اور پتھر پر ماری وہ سخت پتھر ریت کے ٹیلے کی مانند ریزہ ریزہ ہو گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے گھر جا کر کچھ کھانے کا بندوبست کروں۔ چنانچہ آپؐ نے اجازت دے دی۔ میں نے گھر آ کر بیوی سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی حالت دیکھی ہے کہ اس پر میں صبر نہیں کر سکا۔ کیا کچھ کھانے کو ہے؟ میری بیوی نے جواب دیا۔ کچھ جَو ہیں اور یہ میمنہ ہے۔ چنانچہ میں نے اسے ذبح کیا اور میری بیوی نے جَو پیسے، آٹا گوندھا اور ہانڈی چولہے پر چڑھا دی۔ جب آٹا روٹی پکانے کے قابل ہو گیا اور ہانڈی چولہے پر پکنے کے قریب ہو گئی تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپؐ ایک دو آدمی ساتھ لے کر تشریف لے آئیں، کچھ کھانا تیار کیا ہے۔

آپؐ نے پوچھا کتنا کھانا ہے؟ میں نے آپؐ کو تفصیل بتائی۔ آپؐ نے فرمایا بہت ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا اپنی بیوی کو جا کر کہو کہ وہ نہ چولہے سے ہنڈیا اتارے اور نہ تنور سے روٹی نکالے۔ پھر آپؐ نے مہاجرین اور انصار کو کہا چلو، جا کر کھانا کھا آئیں۔ جب مجھے اس کا علم ہوا بہت گھبرایا اور اپنی بیوی سے کہا خدا تیرا بھلا کرے! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو مہاجر اور انصار سب آ گئے ہیں۔ اب کیا بنے گا۔ میری بیوی نے پوچھا کیا حضورؐ نے تجھ سے کھانے کی تفصیل پوچھی تھی؟ میں نے کہا ہاں، سب کچھ بتا دیا تھا۔ اس نے کہا کہ پھر گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ بہرحال حضورؐ نے لوگوں کو کہا اندر آ جاؤ لیکن رش نہ کرنا۔ پھر آپؐ نے کچھ روٹی توڑی اور اس پر سالن ڈالا اور ہنڈیا اور تنور کو بھی ڈھانپ دیا۔ آپؐ اس سے کچھ کھانا لیتے اور اپنے ساتھیوں کے سامنے رکھتے اس طرح آپؐ روٹی توڑ توڑ کر اس پر سالن ڈالتے گئے اور لوگوں کو کھلاتے گئے یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے اور بھی کافی کھانا بچا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تم خود بھی کھاؤ اور بطور تحفہ دوسروں کو بھی بھیجو کیونکہ بھوک نے لوگوں کو ستا رکھا ہے۔ جابرؓ کا بیان ہے کہ ہزار کے قریب لوگ تھے جنہوں نے کھانا کھایا۔

دوسری روایت کا بھی قریباً قریباً یہی مفہوم ہے۔

۳۱۷ ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا کَانَ غَزْوَةُ تَبُوْكَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا فَاَکَلْنَا وَادَّهَنَّا ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ اِفْعَلُوْا فَجَآءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ ، وَلٰكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ فِيْ ذٰلِكَ الْبَرَكَةَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نَعَمْ ، فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبَسَطَهٗ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ وَيَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَى النَّطَعِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَسِيْرٌ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ : خُذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِكُمْ ـ فَاَخَذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوْا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَئُوْهُ وَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ ـ

(مسلم کتاب الایمان باب من لقی اللہ بالایمان وَھُوَ غیر شاک فیہ دخل الجنۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کے موقعہ پر راشن کم ہو گیا تھا۔ لوگ بھوک سے نڈھال ہونے لگے۔ حضور سے لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اگر آپ اجازت دیں تو ہم اونٹوں کو ذبح کر لیں تا کہ ان کا گوشت کھا کر گزارہ کریں اور ان کی چربی کو استعمال میں لائیں۔ حضور نے اس کی اجازت مرحمت فرما دی۔ اس پر حضرت عمرؓ حضور کے پاس گئے اور

عرض کیا اس طرح سے تو سواریاں کم ہو جائیں گی اور بڑی دِقّت کا سامنا کرنا پڑیگا۔ اس کی بجائے اگر آپؐ ارشاد فرمائیں کہ لوگوں کی خوراک کا جو بچا کھچا ذخیرہ ہے وہ ایک جگہ جمع کر دیا جائے۔ پھر آپؐ برکت کے لیے دعا کریں بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ٹھیک ہے۔ چنانچہ آپؐ نے چمڑے کا ایک بڑا دسترخوان منگوایا اور اسے بچھا کر فرمایا جس کے پاس جو کچھ بچا ہوا خوراک کا ذخیرہ ہو وہ لا کر اس دسترخوان پر ڈال دے۔ چنانچہ کوئی مٹّھی بھر مکئی لے آیا کوئی تھوڑی سی کھجوریں اور کوئی روٹی یا گوشت کا ٹکڑا۔ اس طرح اس دسترخوان پر کچھ خوراک جس کی مقدار بہت تھوڑی سی تھی جمع ہو گئی۔ پھر حضورؐ نے برکت کیلئے دعا کی اور فرمایا اپنے اپنے تھیلوں میں یہ خوراک بھر لو۔ چنانچہ ہر ایک اپنا تھیلہ بھرنے لگا اور لشکر میں جتنے خوراک کے تھیلے تھے وہ سب بھر لئے گئے خوب سیر ہو کر انہوں نے کھایا بھی اور بہت سی خوراک بچ بھی رہی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ جو شخص ان دونوں باتوں پر ایمان رکھتے ہوئے اور یقین کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سامنے جائے گا اللہ تعالیٰ اُسے اپنی جنّت سے محروم نہیں کریگا۔

۳۱۸ —— عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّرَ عَلَيْنَا اَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَتَلَقّٰى عِيْرًا لِقُرَيْشٍ وَّزَوَّدَنَا جِرَابًا مِّنْ تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا

غَيْرَهُ ۔ فَكَانَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ يُعْطِيْنَا تَمْرَةً تَمْرَةً ۔ فَقِيْلَ، كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِهَا ؟ قَالَ نَمُصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَآءِ فَتَكْفِيْنَا يَوْمَنَا اِلَى اللَّيْلِ، وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَآءِ فَنَاكُلُهُ قَالَ : وَانْطَلَقْنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيْبِ الضَّخْمِ فَاَتَيْنَاهُ فَاِذَا هِيَ دَآبَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرُ ۔ فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ ثُمَّ قَالَ : لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوْا ، فَاَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةٍ حَتّٰى سَمِنَّا ، وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنِهٖ بِالْقِلَالِ الدُّهْنَ وَنَقْتَطِعُ مِنْهُ الْقِدَرَ كَالثَّوْرِ اَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ ، وَلَقَدْ اَخَذَ مِنَّا اَبُوْ عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاَقْعَدَهُمْ فِيْ وَقْبِ عَيْنِهٖ وَاَخَذَ ضِلَعًا مِّنْ اَضْلَاعِهٖ فَاَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ اَعْظَمَ بَعِيْرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهٖ وَشَائِقَ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ ، فَقَالَ : هُوَ رِزْقٌ اَخْرَجَهُ اللهُ لَكُمْ ، فَهَلْ مَعَكُمْ مِّنْ لَحْمِهٖ شَيْءٌ فَتُطْعِمُوْنَا ؟ فَاَرْسَلْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَاَكَلَهُ ۔ (مسلم کتاب الصید باب اباحۃ میتۃ البحر)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم کیلئے بھیجا اور حضرت ابوعبیدہؓ کو ہمارا امیر مقرّر کیا۔ ہمارے ذمّہ قریش

کے ایک قافلے کو روکنے کا فرض تھا۔ حضورؐ نے ہمیں بطور زادِ راہ کھجوروں کا صرف ایک تھیلہ دیا۔ ابوعبیدہؓ ہمیں ایک ایک کھجور (یومیہ) دیتے جس پر ہم گزارہ کرتے تھے۔ جابر سے پوچھا گیا کہ تم ایک کھجور پر کیسے گزارہ کرتے تھے؟ جابرؓ نے جواب دیا ہم اسے چُوستے رہتے تھے جیسے بچہ (انگوٹھا) چُوستا ہے۔ جب وہ گُھل جاتی تو ہم اوپر سے پانی پی لیتے اس طرح رات تک گزارہ ہوجاتا تھا۔ اسی طرح ہم لاٹھیاں مار مار کر درختوں کے پتّے جھاڑتے پھر ان کو پانی میں تَر کرتے اور کھا لیتے۔ ایک دن ہم سمندر کے ساحل کے ساتھ ساتھ جا رہے تھے کہ ہمیں ایک ٹیلہ سا نظر آیا۔ جب ہم اس کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ عنبر نامی مچھلی ہے جو کنارے پر مَری پڑی تھی۔ ابوعبیدہؓ نے کہا یہ مُردار ہے اسے نہیں کھانا چاہیئے لیکن تھوڑی دیر کے بعد کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کے بھیجے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلے ہیں اور مجبوری بھی ہے، اس لیے تم کھا سکتے ہو۔ ہم نے اس مچھلی پر ایک ماہ گزارا کیا۔ ہم تین سو آدمی تھے مچھلی کھا کر سب خوب موٹے ہوگئے۔ اس مچھلی کی آنکھ کے گڑھے سے مشکیں بھر بھر کر تیل نکالتے اور بیل کے برابر اس کے ٹکڑے کاٹتے۔ ایک دفعہ ہم میں سے ابوعبیدہؓ نے تیرہ ۱۳ آدمی چُنے اور انہیں اسی مچھلی کی آنکھ کے گڑھے میں بٹھایا وہ سب اس میں سما گئے۔ ابوعبیدہؓ نے اس کی ایک پسلی کو کھڑا کیا وہ اتنی بڑی تھی کہ سب سے بڑے اونٹ پر وہ سوار ہو کر اس کے نیچے سے بآسانی گزر گئے۔ ہم نے اس مچھلی کے گوشت کے بُھنے ہوئے ٹکڑے بطور زادِ راہ رکھ لئے۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس مچھلی کا ذکر

آیا تو آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے یہ رزق مہیا کیا تھا۔ کیا اس گوشت کا کوئی حصّہ تمہارے پاس باقی ہے؟ ہمیں بھی تو کھلاؤ۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ گوشت بھیجا جو آپؐ نے بڑے شوق سے تناول فرمایا۔

۳۱۹ — عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: ھَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْہَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَی اللّٰہِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَاْکُلْ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْئًا مِنْھُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَکَ نَمِرَۃً فَکُنَّا اِذَا غَطَّیْنَا بِھَا رَأْسَہٗ بَدَتْ رِجْلَاہُ وَاِذَا غَطَّیْنَا بِھَا رِجْلَیْہِ بَدَا رَأْسُہٗ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُغَطِّیَ رَأْسَہٗ وَنَجْعَلَ عَلٰی رِجْلَیْہِ شَیْئًا مِّنَ الْاِذْخِرِ، وَمِنَّا مَنْ اَیْنَعَتْ لَہٗ ثَمَرَتُہٗ فَھُوَ یَھْدِبُھَا۔

(بخاری کتاب الرقاق باب فضل الفقر)

حضرت خبابؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر ہجرت کی اور اس سے ہماری غرض اللہ تعالیٰ کی رضا تھی۔ پس ہمارا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمّہ ہے یعنی وہی ہمیں اس کا ثواب دیگا۔ ہم میں سے بعض دنیاوی لحاظ سے اپنا اجر حاصل کئے بغیر اس دنیا سے چل دیئے ان میں مصعب بن عمیرؓ بھی تھے جو جنگِ اُحد میں شہید ہوگئے۔ ان کے پاس ایک چھوٹی سی چادر تھی۔ جب ہم اس چادر سے اُن کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں ننگے ہوجاتے جب پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا ہوجاتا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا

چادر سے سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر تھوڑی سی گھاس ڈال دو۔ کچھ کا تو یہ حال تھا لیکن ہم میں سے بعض کی محنتوں کا پھل پوری طرح پک گیا، جسے وہ کاٹ رہے ہیں یعنی انہوں نے اسی دُنیا میں اپنی قُربانیوں کا بدلہ پالیا۔

۳۲۰ —— عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ : يَا جَابِرُ : مَالِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا؟ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُسْتُشْهِدَا اَبِيْ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ : اَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَاَحْيَا اَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا فَقَالَ يَا عَبْدِيْ ! تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ، قَالَ : يَا رَبِّ! تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلَ فِيْكَ ثَانِيَةً، قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۔ (ترمذی ابواب التفسیر تفسیر سورۃ اٰل عمران)

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے مِلے ۔حضور علیہ السلام نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے جابر آج میں تمہیں پریشان اور اُداس کیوں دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا حضور میرے والد شہید ہو گئے ہیں اور کافی قرض اور بال بچّے چھوڑ گئے ہیں ۔حضور فرمانے لگے کیا میں تمہیں یہ خوشخبری نہ سُناؤں کہ کس طرح تمہارے والد کی اللہ تعالیٰ کے حضور پذیرائی ہوئی ۔میں نے عرض کیا ہاں حضور ضرور سُنائیں ۔اس پر آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر کسی سے گفتگو کی ہے تو ہمیشہ پردہ کے پیچھے

سے کی ہے لیکن تمہارے باپ کو زندہ کیا اور اس سے آمنے سامنے گفتگو کی اور فرمایا میرے بندے مجھ سے جو مانگنا ہے مانگ۔ میں تجھے دونگا تو تمہارے والد نے جواباً عرض کیا اے میرے ربّ میں چاہتا ہوں کہ تو زندہ کر کے مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دے تاکہ تیری خاطر دوبارہ قتل کیا جاؤں۔ اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا یہ نہیں ہوسکتا کیونکہ میں یہ قانون نافذ کر چکا ہوں کہ کسی کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں نہیں لوٹاؤں گا۔

۳۲۱ — عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّمَّاةِ يَوْمَ اُحُدٍ وَكَانُوْا خَمْسِيْنَ رَجُلًا عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَقَالَ اِنْ رَاَيْتُمُوْنَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوْا مِنْ مَّكَانِكُمْ هٰذَا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ وَاِنْ رَاَيْتُمُوْنَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَاَوْطَانَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوْا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ قَالَ فَهَزَمَهُمُ اللهُ قَالَ فَاَنَا وَاللهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَسْنُدْنَ عَلَى الْجَبَلِ فَقَالَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَلْغَنِيْمَةَ اَىْ قَوْمُ! اَلْغَنِيْمَةَ ظَهَرَ اَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُوْنَ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جُبَيْرٍ! أَنَسِيْتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوْا: وَاللهِ لَنَاتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيْبَنَّ مِنَ الْغَنِيْمَةِ، فَأَتَوْهُمْ فَصُرِفَتْ وُجُوْهُهُمْ وَاَقْبَلُوْا مُنْهَزِمِيْنَ۔

(ابوداؤد کتاب الجهاد باب فی الکمناء)

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ اُحد کے موقع پر پچاس تیراندازوں کو عبداللہ بن جبیرؓ کی سرکردگی میں ایک پہاڑی

درّہ کی نگرانی کے لیے مقرّر فرمایا اور انہیں تاکید فرمائی کہ جب تک میں اپنا آدمی بھیج کر تم کو نہ بُلاؤں تُم نے اپنی جگہ پر سے نہیں ہٹنا خواہ ہم سب شہید ہو جائیں اور پرندے ہمیں نوچ نوچ کر کھانا شروع کر دیں۔ خواہ ہم لوگ فتح پائیں کسی بھی صورت میں اپنی جگہ کو نہیں چھوڑنا۔ براءؓ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کو شکست دی اور میں نے کفّار کی عورتوں کو دیکھا کہ وہ پہاڑ پر چڑھی جا رہی ہیں۔ یہ دیکھ کر عبداللہ بن جبیرؓ کے ساتھی کہنے لگے مالِ غنیمت۔ یعنی قوم مالِ غنیمت جمع کر رہی ہے۔ قوم فتح پا چکی ہے اب انتظار کس بات کا چلو چل کر ہم بھی مالِ غنیمت اکٹھا کریں۔ عبداللہ بن جبیرؓ کہنے لگے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بُھول چکے ہو؟ اس پر ان کے ساتھی کہنے لگے لوگ سب مالِ غنیمت لے جائیں گے اور یہ کہتے ہوئے ان لوگوں نے وہ جگہ چھوڑ دی۔ اس نافرمانی کی وجہ سے ان کی فتح شکست میں بدل گئی اور مسلمانوں کا بُرا حال ہوا۔

۳۲۲ —— حدثنا أَبُو اسحٰق قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ: إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ هٰذَا حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ فَهَزَمُوهُمْ. قَالَ: فَأَنَا وَاللهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ وَأَسْوُقُهُنَّ رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ، فَقَالَ أَصْحَابُ

عَبْدِ اللهِ بْنِ جُبَيْرٍ : الغَنِيْمَةَ اَیْ قَوْمُ ! الغَنِيْمَةَ ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُوْنَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جُبَيْرٍ : أَنَسِيْتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَاللهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيْبَنَّ مِنَ الْغَنِيْمَةِ فَلَمَّا أَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وَجُوْهُهُمْ فَأَقْبَلُوْا مُنْهَزِمِيْنَ فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوْهُمُ الرَّسُوْلُ فِيْ أُخْرَاهُمْ فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَأَصَابُوْا مِنَّا سَبْعِيْنَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ اَصَابَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ بَدْرٍ اَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً ، سَبْعِيْنَ أَسِيْرًا وَسَبْعِيْنَ قَتِيْلًا فَقَالَ أَبُوْسُفْيَانَ : أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُجِيْبُوْهُ ثُمَّ قَالَ : أَفِي الْقَوْمِ ابنُ اَبِيْ قُحَافَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى أَصْحَابِهٖ فَقَالَ : أَمَّا هٰؤُلَاءِ فَقَدْ قُتِلُوْا فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهُ، فَقَالَ : كَذَبْتَ وَاللهِ ! يَا عَدُوَّ اللهِ ! إِنَّ الَّذِيْنَ عَدَدْتَ لَأَحْيَاءٌ كُلُّهُمْ وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوْءُكَ قَالَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ اِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ فِي الْقَوْمِ مُثْلَةً لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِيْ، ثُمَّ أَخَذَ يَرْتَجِزُ، اُعْلُ هُبَلُ ! اُعْلُ هُبَلُ ! قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ! اَلَا تُجِيْبُوْا لَهُ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ ! مَا نَقُوْلُ قَالَ : قُوْلُوْا اَللهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ! قَالَ : إِنَّ لَنَا الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلَا تُجِيْبُوْا لَهُ قَالَ : قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَا نَقُوْلُ، قَالَ : قُوْلُوْا اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَكُمْ ۔

(بخاری کتاب الجہاد والسیر باب یکرہُ من االتنازع والا ختلاف فی الحرب)

حضرت براءؓ بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ اُحد میں عبداللہ بن جبیر کو پچاس فوجیوں کے ایک دستے کا امیر مقرّر کیا اور ایک پہاڑی درّہ پر اُنہیں متعیّن کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر تم دیکھو کہ ہمیں پرندے اُچک کر لے جارہے ہیں اور ہمارے گوشت کھا رہے ہیں تو بھی تم نے اس درّہ کو نہیں چھوڑنا جہاں میں تمہیں مقرّر کر رہا ہوں اور اگر تم دیکھو کہ ہم نے دشمن کو شکست دیدی ہے اور ہم انہیں رگیدے چلے جارہے ہیں تب بھی تم نے اس وقت تک اس جگہ کو نہیں چھوڑنا جبتک کہ میں تمہیں واپس چلے آنے کا پیغام نہ بھجواؤں۔ جب جنگ شروع ہوئی اور مسلمانوں نے کفّار کو شکست دیدی اور ہم نے کفّار کی عورتوں کو دیکھا کہ وہ کپڑے سمیٹے ننگی پنڈلیاں بھاگی جارہی ہیں۔ عبداللہ بن جبیر کے دستہ نے یہ دیکھ کر کہا۔ اب کس بات کا انتظار ہے۔ مسلمان فتحیاب ہوگئے ہیں۔ ہمیں بھی چلنا چاہئے۔ عبداللہ بن جبیر نے جواب دیا کیا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا یہ ارشاد بھول گئے ہو کہ جب تک میں واپسی کا پیغام نہ بھیجوں تم نے اس جگہ کو نہیں چھوڑنا لیکن لوگوں نے کہا کہ فتح تو ہو چکی ہے اب ہمیں بھی غنیمت سمیٹنے میں شامل ہونا چاہئے۔ چنانچہ وہ درّہ چھوڑ کر نیچے آ گئے لیکن اس غلطی کو جب دشمن نے دیکھا کہ درّہ خالی ہے تو وہ پلٹا اور درّے میں

سے ہوکر مسلمانوں پر حملہ آور ہوا۔ اس وجہ سے مسلمانوں کی فتح شکست میں بدل گئی (اس واقعہ کا ذکر قرآن کریم میں ہے) کہ رسول اُن کو پیچھے سے بلا رہا تھا۔اس حادثہ میں ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ[۱۲] صحابہؓ رہ گئے اور ستّر کے قریب صحابہؓ لڑتے ہوئے شہید ہوگئے ۔جبکہ جنگِ بدر میں ایک سو چالیس کافر مسلمانوں کے ہاتھوں بدحال ہوئے تھے، ستّر قیدی بنائے گئے تھے اور ستّر مارے گئے تھے اس موقع پر ابوسفیان نے بلند آواز سے تین دفعہ کہا کیا محمّد تم میں موجود ہیں؟ حضوؐر نے جواب دینے سے منع کر دیا۔ پھر اُس نے کہا کہ کیا تم میں ابوقحافہ کے بیٹے ابوبکر موجود ہیں؟ پھر اُس نے تین دفعہ بلند آواز سے کہا کیا تم میں خطّاب کے بیٹے عمر موجود ہیں؟ جب اسے کوئی جواب نہ ملا تو وہ اپنے لشکر کی طرف مُڑا اور کہا۔ یہ سب کے سب قتل ہو چکے ہیں ۔حضرت عمرؓ اس کی اس بات کو برداشت نہ کر سکے اور بلند آواز سے کہا اے اللہ کے دشمن خدا کی قسم جن لوگوں کا تم نے نام لیا ہے وہ سب کے سب زندہ ہیں اور تمہارے لئے رسوائی کے سوا کچھ نہیں ۔اس پر ابوسفیان نے کہا جنگ بدر کا بدلہ چُکا دیا گیا ہے اور لڑائی تو ڈول کی طرح ہوتی ہے کبھی ادھر جھکاؤ ہوتا ہے اور کبھی اُدھر لوگوں میں تمہیں کچھ لاشیں مُثلہ اور بگاڑی ہوئی ملیں گی ۔میں نے ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا تھا لیکن مجھے اس کا افسوس بھی نہیں ۔ پھر وہ یہ رَجزیہ نعرے لگانے لگا **أُعْلُ هُبَلْ ! أُعْلُ هُبَلْ !** ھبل بُت کی جے اور اُسکی بلندی ۔اس موقعہ پر حضوؐر نے فرمایا۔ جواب کیوں نہیں دیتے؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ہم کیا

جواب دیں؟ حضورؐ نے فرمایا تم کہو اَللّٰهُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ اللہ ہی سب سے اعلیٰ اور سب سے بڑا ہے اس کے مقابل میں کوئی بلند نہیں ہے ابوسفیان نے جواب میں نعرہ لگایا لَنَا الْعُزّٰی وَلَا عُزّٰی لَكُمْ ہمیں عُزّٰی بُت کی مدد حاصل ہے اور تمہیں کسی دیوی کی مدد حاصل نہیں حضورؐ نے فرمایا جواب دو۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ جواب میں ہم کیا کہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہو اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ اللہ ہمارا مولیٰ اور ہمارا آقا ہے اور تمہارا ایسا کوئی مولیٰ اور آقا نہیں جو اُس کے مقابلہ میں تمہاری مدد کر سکے۔

۳۲۳ —— عَنِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاخْتَبَأْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ قَالَ بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ وَاَنَا فِئَتُكُمْ۔

(ترمذی فضائل الجهاد باب ماجاء فی الفرار من الزحف)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک فوجی مہم کیلئے بھیجا۔ ہم ڈر کر بھاگ آئے۔ جب مدینہ پہنچے تو چُھپتے پھرے اور پشیمان ہوکر کہنے لگے کہ ہم تو ہلاک ہو گئے۔ پھر ہم حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضورؐ ہم بھاگنے والے ہیں۔ یہ سُن کر حضورؐ نے (ہماری تسلّی کی خاطر) فرمایا۔ نہیں بلکہ تم تو ٹھکانے پر تازہ دَم ہونے اور تقویت

حاصل کرنے کیلئے آئے ہو۔ کیونکہ میں تمہارا ٹھکانہ تمہارا مددگار اور تمہاری پناہ ہوں۔

۳۲۴ —— عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ اَدْرَكَهُ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْأَةٌ وَنَجْدَةٌ فَفَرِحَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَأَوْهُ فَلَمَّا اَدْرَكَهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ لِاَتَّبِعَكَ وَاُصِيْبَ مَعَكَ. قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُوْلِهِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ. قَالَتْ ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ اَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ. قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَاَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُوْلِهِ؟ قَالَ نَعَمْ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَانْطَلِقْ۔ (مسلم کتاب الجہاد والسیر باب کراهة الاستعانة فی الغزو بکافرٍ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر کے لئے روانہ ہوئے اور حَرَّةُ الْوَبرہ نامی مقام پر پہنچے تو آپؐ کو ایک شخص ملا جو جرأت، شجاعت اور بہادری میں بہت مشہور تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اس شخص کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اُس

شخص نے حضوؐر سے عرض کیا کہ میں آپؐ کے ماتحت اور آپؐ کے ساتھ ہو کر لڑنا چاہتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا۔ کیا وہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہے یعنی مسلمان ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ واپس چلے جاؤ میں جہاد فی سبیل اللہ کے فریضہ میں کسی مُشرک کی مدد نہیں چاہتا۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ وہ شخص یہ بات سُن کر چلا گیا جب لشکر شجرہ نامی مقام پر پہنچا تو وہی شخص حضوؐر کی خدمت میں پھر حاضر ہوا اور جنگ میں شامل ہونے کی اجازت چاہی۔ حضوؐر نے اس کو پہلے کی طرح جواب دیا کہ مَیں کسی مشرک کی مدد لینا نہیں چاہتا۔ چنانچہ وہ واپس چلا گیا لیکن پھر بیداء نامی مقام پر آملا پہلی درخواست دوہرائی۔ حضوؐر نے اس سے پھر پوچھا کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاتا ہے؟ اُس نے عرض کیا ہاں! حضوؐر! مَیں اللہ اور اس کے رسول کو مانتا ہوں یعنی مسلمان ہوتا ہوں۔ اس پر حضوؐر نے فرمایا تو ٹھیک ہے۔ اب تم ہمارے ساتھ چل سکتے ہو۔

۳۲۵ —— عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اٰمَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي النَّاسَ إِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَسَمَّاهُمْ وَابْنَ اَبِيْ سَرْحٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ : وَاَمَّا ابْنُ اَبِيْ سَرْحٍ فَاِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا دَعَا

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهٖ حَتّٰى
اَوْقَفَهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ! بَايِعْ
عَبْدَ اللهِ فَرَفَعَ رَاسَهٗ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَأْبٰى
فَبَايَعَهٗ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ
رَشِيْدٌ يَقُوْمُ اِلٰى هٰذَا حَيْثُ رَاٰنِيْ كَفَفْتُ يَدَيَّ عَنْ بَيْعَتِهٖ فَيَقْتُلَهٗ،
فَقَالُوْا مَا نَدْرِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا فِيْ نَفْسِكَ، اَلَّا اَوْمَأْتَ اِلَيْنَا
بِعَيْنِكَ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِنَبِيٍّ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ خَائِنَةُ الْاَعْيُنِ۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الاسیر یقتل ولا یعرض علیہ الاسلام)

حضرت سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکّہ کے موقع پر چار افراد یعنی دو مردوں اور دو عورتوں کے علاوہ باقی تمام اہلِ مکہ کو معاف فرما دیا اوران افراد کا نام لے کر انکی تعیین فرما دی۔ ان میں سے ابن ابی سرح حضرت عثمانؓ کے پاس جا کر چھپ گیا۔ حضورؐ نے جب لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو حضرت عثمانؓ نے ابن ابی سرح کو لے جا کر حضورؐ کے سامنے کھڑا کر دیا اور عرض کیا حضور عبد اللہ کی بیعت لے لیں۔ حضورؐ نے تین مرتبہ نظر اٹھا کر ابن ابی سرح کی طرف دیکھا لیکن ہر بار اس طرح دیکھا گویا اس کی بیعت لینا نہیں چاہتے۔ حضرت عثمانؓ کے تیسری بار عرض کرنے پر حضورؐ نے اس کی بیعت قبول فرمالی۔ پھر صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تم میں سے کوئی سمجھدار زیرک شخص نہیں تھا کہ جب میں اس کی بیعت لینے سے رُک رہا تھا تو اس وقت وہ اس شخص کو قتل کر دیتا۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضور!

ہمیں آپؐ کی دلی خواہش کا علم نہ ہوسکا۔ اگر آپ ہمیں آنکھ سے اشارہ فرما دیتے تو ہم اسے قتل کر دیتے۔ حضورؐ نے فرمایا کسی نبی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ اس کی آنکھیں خیانت کرنے والی ہوں۔

۳۲۶ —— عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ : لَا ھِجْرَۃَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰکِنْ جِھَادٌ وَنِیَّۃٌ وَاِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

(ترمذی ابواب السیر باب فی الھجرۃ)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکّہ کے دن فرمایا کہ ہجرت کی جو تحریک کی گئی تھی وہ اب ختم ہے۔ فتح مکّہ کے بعد کوئی ہجرت نہیں۔ البتہ جہاد اور نیت ہجرت کا ثواب ہے اور جب تمہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو اس کیلئے نکلو۔

۳۲۷ —— عَنْ عِصَامٍ الْمُزَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَقَالَ اِذَا رَأَیْتُمْ مَسْجِدًا اَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا۔

(ابوداؤد کتاب الجھاد باب فی دعاء المشرکین)

حضرت عصام مزنیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک فوجی مہم پر بھیجا اور روانہ کرتے وقت فرمایا جس جگہ تم مسجد دیکھو یا اذان کی آواز سُنو تو وہاں نہ حملہ کرنا اور نہ کسی فرد کو قتل کرنا۔

۳۲۸ —— عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ سَأَلَ اللهَ تَعَالَى الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَغَهُ اللهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَاِنْ مَّاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ ۔

(مسلم کتاب الجھاد باب استحباب طلب الشھادۃ فی سبیل اللہ)

حضرت سہل بن حنیفؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صدقِ نیت سے شہادت کی تمنّا کرے اللہ تعالیٰ اُسے شہداء کے زمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو۔

۳۲۹ —— عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ فَرَّ بِدِيْنِهٖ مِنْ اَرْضٍ اِلٰى اَرْضٍ مَخَافَةَ الْفِتْنَةِ عَلٰى نَفْسِهٖ وَدِيْنِهٖ كُتِبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيْقًا فَاِذَا مَاتَ قَبَضَهُ اللهُ شَهِيْدًا وَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ثُمَّ قَالَ : وَالْفَارُّوْنَ بِدِيْنِهِمْ مِنْ اَرْضٍ اِلٰى اَرْضٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ فِيْ دَرَجَتِهٖ فِي الْجَنَّةِ ۔ (دُرِّ منثور جلد ۶ صفحہ ۱۷۶)

حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے دین میں فتنہ کے ڈر سے (بچاؤ کی خاطر) ایک ملک سے دوسرے ملک میں بھاگ جاتا ہے وہ خدا کی نظر میں صدیق ہے اور اگر وہ اس حالت میں فوت ہوجاتا ہے تو وہ شہید ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی : ’’اور جو لوگ اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں

وہ اپنے ربّ کے ہاں صدیق اور شہید ہیں۔'' پھر آپؐ نے فرمایا جو لوگ اپنے دین کے بچاؤ کی خاطر ایک ملک سے دوسرے ملک میں جاتے ہیں وہ قیامت کے روز (آخری زمانہ میں) عیسیٰ بن مریم کے ساتھ ایک ہی درجہ کی جنّت میں ہوں گے۔

۳۳۰ —— عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلْقَمَۃَ بْنَ مُجَزِّزٍ عَلٰی بَعْثٍ وَاَنَا فِیْہِمْ فَلَمَّا انْتَھٰی اِلٰی رَاْسِ غَزَاتِہٖ اَوْکَانَ بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ اسْتَاْذَنَتْہُ طَائِفَۃٌ مِنَ الْجَیْشِ فَاَذِنَ لَھُمْ وَاَمَّرَ عَلَیْہِمْ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ حُذَافَۃَ بْنِ قَیْسٍ السَّھْمِیَّ فَکُنْتُ فِیْمَنْ غَزَامَعَہٗ فَلَمَّا کَانَ بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ اَوْقَدَ الْقَوْمُ نَارًا لِیَصْطَلُوْا اَوْلِیَصْطَنِعُوْا عَلَیْہَا صَنِیْعًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ وَکَانَتْ فِیْہِ دِعَابَۃٌ: اَلَیْسَ لِیْ عَلَیْکُمُ السَّمْعَ وَالطَّاعَۃَ؟ قَالُوْا بَلٰی، قَالَ: فَمَا اَنَا بِاٰمِرِکُمْ بِشَیْءٍ اِلَّا صَنَعْتُمُوْہُ، قَالُوْا: نَعَمْ! قَالَ فَاِنِّیْ اَعْزِمُ عَلَیْکُمْ اِلَّا تَوَاثَبْتُمْ فِیْ ھٰذِہِ النَّارِ، فَقَامَ نَاسٌ فَتَحَجَّزُوْا، فَلَمَّا ظَنَّ اَنَّھُمْ وَاثِبُوْنَ قَالَ: اَمْسِکُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ، فَاِنَّمَا کُنْتُ اَمْزَحُ مَعَکُمْ، فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَکَرُوْا ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَمَرَکُمْ مِنْھُمْ بِمَعْصِیَۃِ اللّٰہِ فَلَا تُطِیْعُوْہُ۔ (ابن ماجہ ابواب الجہاد باب طاعۃ الامام)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے علقمہ بن مُجزر کی سرکردگی میں ایک فوجی دستہ روانہ فرمایا جس میں مَیں بھی تھا۔لشکر راستہ میں تھا یا منزلِ مقصود پر پہنچ چکا تھا کہ ایک گروہ نے آگے جا کر صورتِ حال کا جائزہ لینے کی اجازت مانگی۔علقمہ نے انہیں اجازت دے دی اور ان کا امیر عبداللہ بن حذافہ کو مقرّر کیا۔مَیں بھی ان لوگوں کے ساتھ تھا۔ الغرض ابھی ہم راستہ میں ہی تھے کہ بعض لوگوں نے آگ سینکنے یا کچھ پکانے کے لئے آگ جلائی۔عبداللہ کہنے لگے۔لوگو بتاؤ کہ میری اطاعت اور میرا حکم ماننا تم پر واجب نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ہم پر تمہاری اطاعت اور فرمانبرداری واجب ہے۔عبداللہ کہنے لگے تو اگر میں تمہیں کوئی حکم دوں تو کیا تم اس پر عمل کرو گے؟ لوگوں نے کہا ہاں ہم عمل کریں گے۔اس پر عبداللہ کہنے لگے کہ اچھا میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس آگ میں کُود جاؤ لوگ یہ حکم سن کر آگ میں کودنے کے لئے تیار ہو گئے۔جب عبداللہ نے یہ دیکھا تو کہنے لگے ٹھہر جاؤ، مَیں تو آزما رہا تھا۔جب ہم لوگ واپس مدینہ آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس واقعہ کا ذکر ہوا تو حضوؐر نے فرمایا (خدا نے تمہیں آگ سے بچانے کے لئے ایمان لانے کی توفیق دی ہے) اگر کوئی سربراہ یا حاکم اس قسم کا حکم دے جس میں اللہ تعالیٰ کی واضح اور کھلی نافرمانی ہو تو اس کی بات نہ مانو (کیونکہ اس صورت میں اس کی اطاعت واجب نہیں)

۱۳۲۱ —— عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

(ترمذی ابواب الدیات باب من قتل دون مالہ فھو شھید، بخاری کتاب المظالم من قتل دون مالہ)

حضرت سعید بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔ جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے، جو اپنے دین و مذہب کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے، جو اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔

۳۳۲ — عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ (ترمذی کتاب الفتن باب افضل الجھاد)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا بہترین جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے حق اور انصاف کی بات کہنا ہے۔

۳۳۳ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُهْجُوْا قُرَيْشًا فَاِنَّهٗ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ۔ (مسلم کتاب الفضائل باب فضائل حسان بن ثابتؓ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش کی ھجو کرو کیونکہ یہ ھجو یہ اشعار انہیں تیر سے بھی زیادہ چبھتے ہیں اور ان

کے لئے نشتر بنتے ہیں۔

۳۳۴ —— عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ قُرَیْظَۃَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ : اُھْجُ الْمُشْرِکِیْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ مَعَکَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ : اَجِبْ عَنِّیْ، اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ۔

(بخاری کتاب المغازی۔ باب مرجع النّبی صلی اللہ علیہ وسلّم من الاحزاب، مسلم کتاب الفضائل باب فضائل حسان بن ثابتؓ)

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے یومِ قریظہ کے دن حسان بن ثابت سے فرمایا۔ مشرکین کی ہجو کرو جبرئیل تمہارے ساتھ ہے۔ حضرت حسانؓ جب کفّار کے جواب میں ہجویہ اشعار پڑھتے تو حضورؐ ساتھ ساتھ فرماتے جاتے۔ میری طرف سے جواب دیتے جاؤ اللہ روح القدس کے ذریعہ تمہاری مدد فرمائے۔

امر بالمعروف اور نہی عَنِ المنکر
دعوت وارشاد اور وعظ وتبشیر

۳۳۵ —— عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ : فَوَاللّٰہِ لَاَنْ یَّھْدِیَ اللّٰہُ

بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فضائل علیؓ بن ابی طالب و بخاری کتاب الجهاد)

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت علیؓ سے فرمایا خدا کی قسم! تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پا جانا اعلیٰ درجہ کے سُرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔

۳۳۶ —— عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا ۔ وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا ۔ (مسلم کتاب العلم باب من سنّ حسنة او سيئة)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ثواب اس بات پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوتا۔ اور جو شخص کسی گمراہی اور برائی کی طرف بلاتا ہے اس کو بھی اسی قدر گناہ ہوتا ہے جس قدر کہ اس بُرائی کے کرنے والے کو ہوتا ہے اور اس کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔

۳۳۷ —— عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ۔

(مسند الامام الاعظم کتاب الادب)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نیک باتوں کا بتانے والا ان پر عمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔ (یعنی عمل کرنے والے کی طرح اُسے بھی ثواب واجر ملتا ہے)

۳۳۸ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا ، وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا۔

(مسلم کتاب الجهاد باب فی الامر بالتیسیر وترک التنفیر)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے لئے آسانی مہیّا کرو، ان کے لئے مشکل پیدا نہ کرو، خوشخبری دو، ان کو مایوس نہ کرو۔

۳۳۹ —— عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ ، وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النهی عن المنکر من الایمان وابوداؤد)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جو شخص برائی دیکھے اور اس میں اس کے روکنے کی مؤثر طاقت ہو تو وہ اس کو اپنے ہاتھ سے روک دے۔ اور

اگراس میں ایسا کرنے کی طاقت نہ ہوتو زبان سے روکنے کی کوشش کرے۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو یعنی اس کی بات کا اثر نہ ہوتو دل میں بُرا منائے اور یہ کمزوری کے لحاظ سے ایمان کا آخری درجہ ہے یعنی برائی کو اگر دل میں بھی بُرا نہ مانے تو اس کے ایمان کی کیا قدر و قیمت!

۳۴۰ —— عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ: مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ اُمَّةٍ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان وان الایمان یزید وینقص وان الامر بالمعروف)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے قبل اللہ تعالیٰ نے جس قدر بھی نبی مبعوث فرمائے انہیں کچھ مخلص ساتھی ایسے ملے جو ان کے طریقۂ کار پر عمل پیرا ہوتے اور ان کی کامل اِتّباع کرتے۔ پھر ان کی وفات کے بعد کچھ ایسے ناخلف پیدا ہوئے جو ایسی باتیں کہتے جن پر وہ خود عمل نہ کرتے اور ایسی باتیں کرتے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا۔ پس جو شخص ان سے ہاتھ کے ذریعہ جہاد کرے وہ صحیح مومن

ہے جو اُن سے اپنی زبان کے ذریعہ جہاد کرے وہ بھی مومن ہے اور جو اُن سے اپنے دل کے ذریعہ جہاد کرے یعنی دل میں بُرا منائے وہ بھی مومن ہے اس کے بعد ایمان میں سے ذرّہ برابر بھی باقی نہیں رہتا۔

۳۴۱ —— عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللهُ اَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ ۔

(ترمذی ابواب الفتن باب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، یا تو تم نیکی کا حکم دو اور بُرائی سے روکو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخت عذاب سے دوچار کریگا۔ پھر تم دعائیں کروگے لیکن وہ قبول نہیں کی جائیں گی۔

۳۴۲ —— عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يَعْمَلُ الْمَعَاصِيَ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ اللهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتُوْا ۔

(ابوداؤد کتاب الملاحم، باب الامر والنھی)

حضرت جریر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جو لوگ بُرے لوگوں میں رہتے ہیں اور باوجود

قدرت کے ان کو برائی سے نہیں روکتے اللہ تعالیٰ اُن کو اُن کے مرنے سے پہلے سخت عذاب میں مبتلا کریگا۔

۳۴۳ ـــــ عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ أَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَآءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ ۔ فَقَالُوْا لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ يَتْرُكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى أَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا ۔

(بخاری کتاب الشرکۃ باب ھل یقرع فی القسمۃ والا ستھام فیہ)

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھتا ہے اور جو ان کو توڑتا ہے ان لوگوں کی طرح ہے جنھوں نے ایک کشتی میں جگہ حاصل کرنے کیلئے قرعہ ڈالا ۔ کچھ لوگوں کو اوپر کا حصّہ ملا اور کچھ کو نیچے کی منزل میں جگہ ملی جو لوگ نیچے کی منزل میں تھے وہ اوپر والی منزل میں سے گزر کر پانی لیتے تھے پھر انہیں خیال آیا کہ خواہ مخواہ ہم اوپر کی منزل والے لوگوں کو تکلیف دیتے ہیں ۔ کیوں نہ ہم نیچے کی منزل میں سوراخ کرلیں اور وہاں سے پانی لے لیا کریں ۔ اب اگر اوپر والے ان کو ایسا احمقانہ فعل کرنے دیں تو سب غرق ہوں گے اور اگر ان کو روک دیں تو سب بچ جائیں گے۔

۳۴۴ —— عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اِنَّكَ تَأْتِیْ قَوْمًا مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ فَادْعُھُمْ اِلٰی شَھَادَۃِ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللہِ ، فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللہَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَیْھِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ ، فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللہَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَیْھِمْ صَدَقَۃً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَآئِھِمْ فَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَآئِھِمْ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِیَّاكَ وَکَرَائِمَ اَمْوَالِھِمْ ۔ وَاتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّہٗ لَیْسَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ اللہِ حِجَابٌ۔

(بخاری کتاب الزکٰوۃ باب لا تؤخذ کرائم اموال الناس فی الصدقۃ)

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے مجھے حاکم بنا کر بھیجا اور فرمایا کہ تجھے بعض اوقات اہلِ کتاب کے لوگوں (عیسائیوں اور یہودیوں) سے واسطہ پڑیگا تو انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مَیں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اگر وہ تیری یہ بات مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ یہ بات بھی مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدقہ فرض کیا ہے جو اُن کے دولتمندوں سے لیا جائے گا اور غریبوں کو دے دیا جائے گا۔ اگر وہ یہ بھی مان لیں تو ان کے زیادہ بہتر مال لینے سے بچیو۔ (صدقہ کی وصولی درمیانے مال سے کرنا)

مظلوم کی دُعا سے بچنا۔ کیونکہ اس کی دُعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی روک حائل نہیں۔ یعنی وہ سیدھی دربارِ الٰہی میں پہنچتی اور قبول ہوتی ہے۔

۳۴۵ —— عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ : کَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُذَکِّرُنَا فِیْ کُلِّ خَمِیْسٍ مَرَّۃً۔ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ : یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ اَنَّکَ ذَکَّرْتَنَا کُلَّ یَوْمٍ فَقَالَ : اَمَا اِنَّہٗ یَمْنَعُنِیْ مِنْ ذٰلِکَ اَنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ اُمِلَّکُمْ وَاِنِّیْ اَتَخَوَّلُکُمْ بِالْمَوْعِظَۃِ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَوَّلُنَا بِہَا مَخَافَۃَ السَّاٰمَۃِ عَلَیْنَا۔

(مسلم کتاب صفۃ القیامۃ باب الاقتصاد فی الموعظۃِ)

حضرت ابووائل بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ ہر جمعرات ہم میں وعظ کیا کرتے تھے۔ آپ کو ایک شخص نے کہا۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آپ ہر روز وعظ کیا کریں۔ ابن مسعودؓ نے فرمایا۔ مَیں نہیں چاہتا کہ تمہاری اکتاہٹ کا موجب بنوں۔ اس لئے وقفہ دے کر تم میں وعظ کہتا ہوں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقفہ وقفہ کے بعد ہم میں وعظ فرمایا کرتے تھے اس خیال سے کہ کہیں ہم اُکتا نہ جائیں۔

اُمّت محمّدیہ کی فضیلت

۳۴۶ —— عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی کَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا یَعْمَلُوْنَ لَهٗ عَمَلًا اِلَی اللَّیْلِ فَعَمِلُوْا اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوْا : لَا حَاجَةَ لَنَا اِلٰی اَجْرِكَ ، فَاسْتَأْجَرَ اٰخَرِیْنَ فَقَالَ : اَکْمِلُوْا بَقِیَّةَ یَوْمِکُمْ وَلَکُمُ الَّذِیْ شَرَطْتُ فَعَمِلُوْا حَتّٰی اِذَا کَانَ حِیْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ ، قَالُوْا : لَكَ مَا عَمِلْنَا فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا فَعَمِلُوْا بَقِیَّةَ یَوْمِهِمْ حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَکْمَلُوْا اَجْرَ الْفَرِیْقَیْنِ ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَغَضِبَ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالُوْا : نَحْنُ اَکْثَرُ عَمَلًا وَاَقَلُّ عَطَآءً ، قَالَ اللّٰهُ : وَهَلْ ظَلَمْتُکُمْ مِنْ حَقِّکُمْ شَیْئًا ؟ قَالُوْا لَا ، قَالَ : فَاِنَّهٗ فَضْلِیْ اُعْطِیْهِ مَنْ شِئْتُ ۔

(بخاری کتاب الصلٰوۃ باب من ادرک رکعۃ من العصر قبل الغروب ، بخاری کتاب الانبیاء)

حضرت ابوموسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں ، یہودیوں اور عیسائیوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی نے کچھ لوگوں کو کام پر لگایا کہ وہ رات تک کام مکمل کریں ، ان کو اس کام کی اتنی اُجرت دی جائے گی ۔ انہوں نے آدھے دن تک کام کیا پھر تھک کر کہنے لگے کہ بس ، جتنا ہم نے کام کیا اتنی مزدوری ہمیں دے دو ۔ چنانچہ

وہ اپنی مزدوری لے کر چلے گئے۔ پھر اس نے اور لوگوں کو کام پر لگایا اور کہا کہ دن کے باقی حصّے میں تم کام مکمل کرو تمہیں مزدوری اتنی ہی ملے گی۔ انہوں نے عصر کے وقت تک کام کیا اور پھر تھک کر کام چھوڑ بیٹھے اور کہا سنبھالو اپنا کام، ہم آگے کام نہیں کریں گے چنانچہ وہ بھی مزدوری لے کر چلے گئے۔ پھر اس نے اور لوگوں کو کام پر لگایا۔ انہوں نے سورج ڈوبنے تک کام مکمل کرلیا اور اس وجہ سے پہلے دونوں گروہوں کے برابر ڈبل مزدوری کے مستحق قرار پائے (یہی حال یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کی اپنی اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کا ہے) ایک اور روایت میں ہے اس پر یہودی اور عیسائی ناراض ہوگئے اور کہنے لگے ہم نے زیادہ کام کیا ہے اور مزدوری ہمیں تھوڑی ملی ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو جواب دیا۔ جو تمہارا حق تھا اور تم سے مقرّر ہوا تھا، کیا میں نے اس سے کم تمہیں دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، وہ تو ہمیں پورا پورا حق مِلا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے ان کو کہا کہ جو زائد میں نے ان مسلمانوں کو دیا ہے وہ میرا فضل ہے (جو کام کے مکمل کرنے پر بطور انعام میں نے انہیں عطا کیا ہے۔ غرض اصل خوبی اور سرخروئی کام کرنا ہے۔ ادھورا کام چھوڑ دینا کسی تحسین کا مستحق نہیں بناتا)

۳۴۷ —— عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ، اَوْقَالَ : اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ

عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ اِلَى النَّارِ ۔

(ترمذی کتاب الفتن باب فی لزوم الجماعة)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امّت کو ضلالت اور گمراہی پر جمع نہیں کریگا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہوا کرتی ہے جو شخص جماعت سے الگ ہوا وہ گویا آگ میں پھینکا گیا۔

۳۴۸ —— عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍؓ قَالَ بَیْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَاہُ رَجُلٌ فَشَکَا اِلَیْہِ الْفَاقَةَ ثُمَّ جَآءَہٗ اٰخَرُ فَشَکَا اِلَیْہِ قَطْعَ السَّبِیْلِ، فَقَالَ یَا عَدِیُّ هَلْ رَأَیْتَ الْحِیْرَةَ ؟ قُلْتُ : لَمْ اَرَهَا وَقَدْ اُنْبِئْتُ عَنْهَا ، قَالَ : فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ لَتَرَیَنَّ الظَّعِیْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِیْرَةِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْکَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ ، قُلْتُ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ نَفْسِیْ فَاَیْنَ دُعَّارُ طَیٍّ الَّذِیْنَ قَدْ سَعَّرُوْا الْبِلَادَ ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ کُنُوْزَ کِسْرٰی قُلْتُ کِسْرٰی بْنِ هُرْمُزَ ؟ قَالَ : کِسْرٰی ابْنِ هُرْمُزَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ لَتَرَیَنَّ الرَّجُلَ یُخْرِجُ مِلْأَ کَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ یَطْلُبُ مَنْ یَّقْبَلُهٗ مِنْهُ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَیَلْقَیَنَّ اللّٰہَ اَحَدُکُمْ یَوْمَ یَلْقَاہُ وَلَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ تَرْجُمَانٌ یُتَرْجِمُ فَیَقُوْلُ لَهٗ : اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَیْكَ رَسُوْلًا فَیُبَلِّغَكَ ؟ فَیَقُوْلُ : بَلٰی ! فَیَقُوْلُ : اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَوَلَدًا

وَأُفَضِّلْ عَلَيْكَ ؟ فَيَقُوْلُ بَلٰى ! فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ۔

قَالَ عَدِیٌّ فَرَاَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللهَ تَعَالٰى وَكُنْتُ فِيْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرٰى بْنِ هُرْمُزَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِیُّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُخْرِجُ مِلْأَ كَفِّهٖ۔

(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ و کتاب الزکوٰۃ)

حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ اس اثناء میں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا۔ فاقہ اور ناداری کی شکایت کی۔ پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے راستے کی بدامنی اور رہزنی کی شکایت کی۔ اس پر حضوؐر نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اے عدی! کیا تُو نے حیرہ دیکھا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ دیکھا تو نہیں البتہ اس کے حالات سُنے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تُو دیکھے گا کہ ایک پردہ نشین شتر سوار عورت حیرہ سے چلے گی، کعبہ کا طواف کریگی۔ اسے اللہ کے سوا کسی اور کا ڈر نہیں ہوگا۔ اس پر مَیں نے اپنے دِل میں کہا کہ قبیلہ طَیّ کے ڈاکو جنہوں نے ملک میں بدامنی پھیلا رکھی ہے وہ کہاں جائیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تُو کسریٰ کے خزانے فتح کرے گا۔ مَیں نے حیرت سے پوچھا۔ حضوؐر! کسریٰ بن ہرمز؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں کسریٰ بن

ہرمز۔ حضوؐر نے پھر فرمایا۔ اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تُو دیکھے گا کہ ایک آدمی سونا چاندی لئے نکلے گا اور اس تلاش میں ہوگا کہ کوئی اس کا یہ صدقہ قبول کرے۔ لیکن وہ کسی کو نہیں پائے گا یعنی سب کی احتیاج ختم ہو جائے گی اور کوئی اپنے آپ کو صدقے کا مستحق نہیں سمجھے گا۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ تم میں سے ہر ایک اللہ سے ملے گا۔ درمیان میں کوئی ترجُمان نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اُسے کہے گا کیا میں نے تمہاری طرف اپنا رسول نہیں بھیجا تھا جس نے میرا پیغام تجھے پہنچایا۔ وہ انسان کہے گا۔ ہاں میرے اللہ! تُو نے بے شک اپنا رسول بھیجا۔ پھر اللہ تعالیٰ کہے گا کیا مَیں نے تجھے مال اور اولاد نہیں دی تھی اور دوسرے فضل نہیں کئے تھے۔ وہ انسان کہے گا۔ ہاں میرے اللہ! یہ سب نعمتیں تُو نے مجھے دی تھیں۔ اس دوران وہ انسان دیکھے گا کہ اس کے دائیں بھی جہنم ہے اور بائیں بھی جہنم، اور وہ اس میں گھِر گیا ہے۔

عدی کہتے ہیں کہ میں نے بعد میں دیکھا کہ واقعی پردہ نشین شتر سوار عورت حیرہ سے چلتی، کعبہ کا طواف کرتی۔ اللہ کے سوا اُسے کسی کا ڈر نہیں ہوتا تھا۔ اور مَیں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو فتح کیا۔ اور اگر تم کو اللہ تعالیٰ نے زندگی دی تو وہ بھی دیکھ لوگے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان ہاتھ میں سونا لئے نکلے گا مگر کوئی بھی اسے قبول نہیں کرے گا۔

نکاح اور شادی

حُسنِ معاشرت اور اولاد کی تربیت

۳۴۹ — عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُھُمْ : لَا أَتَزَوَّجُ وَقَالَ بَعْضُھُمْ : اُصَلِّیْ وَلَا أَنَامُ وَقَالَ بَعْضُھُمْ : اَصُوْمُ وَلَا اُفْطِرُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَا بَالُ اَقْوَامٍ قَالُوْا كَذَا وَ كَذَا ! لٰكِنِّیْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّیْ وَاَنَامُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ ۔ (بخاری کتاب النکاح باب ترغیب فی النکاح)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہؓ نے ترکِ دنیا کا عہد کیا۔ کسی نے کہا میں شادی نہیں کروں گا۔ کسی نے کہا میں مسلسل نماز پڑھتا رہوں گا اور سونا چھوڑ دوں گا۔ کسی نے کہا میں روزے رکھتا چلا جاؤں گا، افطار نہیں کروں گا۔ جب یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ یہ کیسے لوگ ہیں جو اس طرح کہتے ہیں! میں تو روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں نے شادیاں بھی کی ہیں۔ پس جو شخص میری سنّت سے مُنہ موڑتا ہے وہ میرا نہیں ہے یعنی اس کا مجھ سے

کوئی تعلق نہیں۔

۳۵۰ —— عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَا صَرُوْرَةَ فِی الْاِسْلَامِ۔

(ابوداؤد کتاب المناسک باب لا صرورۃ فی الاسلام)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام تجرّد کی زندگی کو پسند نہیں کرتا۔

۳۵۱ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِیْنِهَا، فَاظْفُرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاكَ۔

(بخاری کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کسی عورت سے نکاح کرنے کی چار ہی بنیادیں ہوسکتی ہیں یا تو اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے خاندان کی وجہ سے یا اس کے حُسن و جمال کی وجہ سے یا اس کی دینداری کی وجہ سے۔ لیکن تُو دیندار عورت کو ترجیح دے، اللہ تیرا بھلا کرے اور تجھے دیندار عورت حاصل ہو۔

۳۵۲ —— عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّمَا الدُّنْیَا مَتَاعٌ وَلَیْسَ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْیَا شَیْءٌ اَفْضَلُ مِنَ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ۔ (ابن ماجہ ابواب النکاح باب افضل النساء)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا تو سامانِ زیست ہے اور نیک عورت سے بڑھ کر کوئی سامانِ زیست نہیں۔

۳۵۳ ــــ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَزَوَّجُوْا الْوُدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَإِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ۔ (ابوداؤد کتاب النکاح باب تزویج الابکار، نسائی)

حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تم ایسی عورتوں سے شادی کرو جو محبت کرنا جانتی ہوں اور جن سے زیادہ اولاد پیدا ہو تا کہ میں کثرتِ افراد کی وجہ سے سابقہ امّتوں پر فخر کرسکوں۔

۳۵۴ ــــ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَيُّ النِّسَآءِ خَيْرٌ ؟ قَالَ الَّتِيْ تَسُرُّهٗ إِذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهٗ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهٗ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ۔

(نسائی بیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسی عورت بطور رفیقۂ حیات بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ جس کی طرف دیکھنے سے طبیعت خوش ہو۔ مرد جس کام کے کرنے کیلئے کہے اُسے بجالائے اور جس بات کو اس کا خاوند ناپسند کرے

اس سے بچے۔

۳۵۵ —— عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُنْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهُ اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا ۔ (ترمذی کتاب النکاح باب فی النظر الی المخطوبة)

حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک جگہ منگنی کا پیغام دیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس لڑکی کو دیکھ لو کیونکہ اس طرح دیکھنے سے تمہارے اور اس کے درمیان موافقت اور اُلفت کا اِمکان زیادہ ہے۔

۳۵۶ —— عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا خَطَبَ اَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى مَا يَدْعُوْهُ اِلٰى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ ۔ قَالَ: فَخَطَبْتُ جَارِيَةً فَكُنْتُ اَتَخَبَّأُ لَهَا حَتّٰى رَأَيْتُ مِنْهَا مَا دَعَانِيْ اِلٰى نِكَاحِهَا وَتَزْوِيْجِهَا فَتَزَوَّجْتُهَا ۔

(ابوداؤد کتاب النکاح باب الرجل ینظر الی المرأة وھو یرید تزویجھا)

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جب کسی جگہ رشتہ طے کرنا چاہے تو اگر ہو سکے تو پہلے اس لڑکی اور اس کی سیرت وعادت کے بارہ میں تحقیق کر لے۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک جگہ رشتہ کرنا چاہا تو میں نے پہلے پوشیدہ طور پر اس کے بارہ میں معلومات حاصل کر لیں اور پھر

اس سے شادی کی۔

۳۵۷ —— عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلٰى نَاضِحٍ لَنَا قَدْ أَعْيَا فَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ، فَقَالَ لِيْ مَا لِبَعِيْرِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ عَيِيَ قَالَ: فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهٗ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ فَقَالَ لِيْ كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ؟ قَالَ قُلْتُ: بِخَيْرٍ قَدْ اَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ، قَالَ أَفَتَبِيْعُنِيْهِ قَالَ: فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ۔ قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ! قَالَ: فَبِعْنِيْهِ، فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلٰى اَنَّ لِيْ فَقَارَ ظَهْرِهٖ حَتّٰى اَبْلُغَ الْمَدِيْنَةَ۔ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ عَرُوْسٌ فَاسْتَأْذَنْتُهُ فَاَذِنَ لِيْ، فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيَنِيْ خَالِيْ فَسَأَلَنِيْ عَنِ الْبَعِيْرِ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا صَنَعْتُ فِيْهِ فَلَامَنِيْ، قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ حِيْنَ اسْتَأْذَنْتُهُ: هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا۔ فَقَالَ: هَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تُوُفِّيَ وَالِدِيْ أَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِيْ اَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ اَنْ أَتَزَوَّجَ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُوْمَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَأَعْطَانِيْ ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ۔

(بخاری کتاب الجهاد باب استیذان الرجل الامام وقوله انما المومنون الذین اٰمنوا بالله ورسوله)

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا۔ حضورؐ میرے قریب تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ تمہارے اونٹ کو کیا ہوا جو چل نہیں رہا۔ میں نے عرض کیا حضور! یہ چلنے سے عاجز ہو چکا ہے۔ حضورؐ نے اسے ہانکنا شروع فرمایا اور ساتھ ساتھ دُعا بھی فرماتے رہے یہاں تک کہ یہ اُونٹ تیز چلنے لگا اس پر حضورؐ نے فرمایا اب تمہارا اونٹ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا حضور آپؐ کی برکت اور دُعا کے طفیل سے اب تیز چلنے لگا ہے۔ حضور نے فرمایا کیا تم اسے فروخت کرو گے؟ میرے پاس پانی لانے کیلئے اس اُونٹ کے علاوہ کوئی اور اُونٹ نہیں تھا لیکن میں نے شرما شرمی کہہ دیا کہ اس کو فروخت کروں گا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اچھا اسے میرے پاس فروخت کردو۔ میں نے اس اونٹ کو حضورؐ کے پاس اس شرط پر فروخت کردیا کہ مدینہ تک اس پر سوار ہو کر جاؤں گا۔ دورانِ سفر مَیں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ حضور میری نئی نئی شادی ہوئی ہے مجھے مدینہ پہنچنے کی اجازت دیں۔ حضور نے مجھے اجازت دی اور میں دوسرے لوگوں سے پہلے مدینہ میں آ گیا۔ راستہ میں مجھے میرے ماموں ملے انہوں نے اونٹ کے بارہ میں پوچھا کہ یہ مریل اونٹ اب تیز کس طرح چلنے

لگا۔ میں نے تمام واقعہ انہیں سنا دیا (کہ حضورؐ نے اسے اس طرح اس کے لئے دعا کی حضورؐ کے پاس فروخت کرنے کا بھی ذکر سنایا) تو ماموں نے مجھے ملامت کی۔

حضورؐ سے جب مَیں نے اجازت مانگی تو حضورؐ نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے شادی کنواری لڑکی سے کی ہے یا بیوہ عورت سے۔ مَیں نے عرض کیا۔ حضور! بیوہ عورت سے شادی کی ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا تم نے کسی کنواری لڑکی سے شادی کرنی تھی، وہ تم سے کھیلتی اور تم اس سے کھیلتے۔ میں نے عرض کیا۔ حضور! والد شہید ہو گئے اور پیچھے میرے لئے کئی چھوٹی چھوٹی بہنیں چھوڑ گئے ہیں۔ اس لئے میں نے پسند نہیں کیا کہ انہی جیسی مَیں بیوی گھر لے آؤں اور انکی دیکھ بھال اور نگرانی کرنے والا کوئی نہ ہو۔ جب حضورؐ مدینہ تشریف لائے۔ میں صبح صبح اُونٹ لے کر حاضر ہوا۔ حضورؐ نے مجھے اس کی قیمت بھی عطا فرمائی اور اُونٹ بھی (تحفۃً) دے دیا۔

۳۵۸ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا یَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ أَخِیْهِ حَتّٰی یَنْكِحَ اَوْ یَتْرُكَ ۔ (بخاری کتاب النکاح باب لا یخطب علی خطبۃ اخیه)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے جب

تک اس کا فیصلہ نہ ہو جائے کہ وہ نکاح کرے گا یا اس رشتہ کو چھوڑ دے گا۔

۳۵۹ —— عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ يَعْنِي النِّكَاحَ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَسْتَهْدِيْهِ مَنْ يَّهْدِی اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

الف - يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (آل عمران : ۱۰۳)

ب - وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا (النساء : ۲)

ج - يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا (الاحزاب: ۷۱-۷۲)

(مسند الامام الاعظم کتاب النکاح)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے نکاح کے موقعہ پر اس طرح خطبہ نکاح پڑھنا سکھایا ہے۔

کہ ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے سو ہم اس کی حمد کرتے ہیں اور اُسی سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے بخشش مانگتے ہیں اور اس سے

ہدایت کے طلبگار ہیں کیونکہ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے اللہ گمراہ قرار دے اُسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم یہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ محمد اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

اس کے بعد آپؐ نے ان آیات کے پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ جن کا ترجمہ یہ ہے کہ

الف - اے ایمان دارو! اللہ کا تقویٰ اس کی تمام شرائط کے ساتھ اختیار کرو اور تم پر صرف ایسی حالت میں موت آئے کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔ (آل عمران: ۱۰۳)

ب۔ اور اللہ کا تقویٰ (اس لئے بھی) اختیار کرو کہ اس کے ذریعے سے تم آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور خصوصًا رشتہ داریوں (کے معاملہ) میں (تقویٰ سے کام لو) اللہ تم پر یقیناً نگران ہے۔ (النساء: ۲)

ج - اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور وہ بات کہو جو صاف اور واضح ہو پیچدار نہ ہو (بلکہ سچی اور سیدھی سادھی ہو اگر تم ایسا کرو گے تو) اللہ تمہارے اعمال درست اور بھلائی کا حامل بنادے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کردیگا اور جو شخص اللہ اور اُسکے رسول کی اطاعت کرے وہ بڑی کامیابی حاصل کرنیوالا اور فائز المرام ہے۔[۱] (الاحزاب: ۷۱،۷۲)

---

[۱] بعض دوسری روایات میں حمد وثناء اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد مندرجہ ذیل

۳۶۰ —— عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَعْلِنُوْا ھٰذَا النِّکَاحَ وَاضْرِبُوْا عَلَیْہِ بِالْغِرْبَالِ۔

(ابن ماجۃ کتاب النکاح باب اعلان النکاح)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح کا اچھی طرح اعلان کیا کرو۔ اور اس موقع پر چھاننی بجاؤ (یہ دَف کی قسم کا بجانے کا ایک آلہ ہے)

۳۶۱ —— عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا زَفَّتِ امْرَأَةً اِلٰی رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَآئِشَةُ ! مَا کَانَ مَعَکُمْ لَھْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ یُعْجِبُھُمُ اللَّھْوُ۔

(بخاری کتاب النکاح باب النسوۃ اللاتی یھدین المرءۃ الی زوجھا)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک عورت کو دلہن بنا کر ایک انصاری کے گھر بھجوایا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ اے عائشہ! رخصتانے کے اس موقع پر تم نے گانے بجانے کا اہتمام کیوں نہیں کیا حالانکہ انصار شادی کے موقع پر گانے بجانے کو پسند کرتے ہیں۔ یعنی ہلکے پھلکے اچھے گانے اور ہنسی مذاق کا شریفانہ اہتمام شادی کے موقع پر پسندیدہ ہے یہ منع نہیں۔

آیات پڑھنے کی ہدایت ہے ۔

سورہ نساء آیت ۱۔۲   سورۂ احزاب آیت ۷۱، ۷۲   سورۂ حشر آیت ۱۹

۳۶۲ —— عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : اَنْکَحَتْ عَائِشَةُ ذَاتَ قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْاَنْصَارِ ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَھَدَیْتُمُ الْفَتَاةَ ؟ قَالُوْا : نَعَمْ ! قَالَ ! اَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ یُّغَنِّیْ ؟ قَالَتْ : لَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِنَّ الْاَنْصَارَ قَوْمٌ فِیْہِمْ غَزْلٌ فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ یَّقُوْلُ : اَتَیْنَا کُمْ اَتَیْنَا کُمْ فَحَیَّانَا وَحَیَّا کُمْ ۔

(ابن ماجه ابواب النکاح باب الغناء والدف)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے کسی انصاری عزیزہ کی شادی کی ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ کچھ تحفے تحائف بھی بھجوائے ہیں عرض کیا کہ حضور بھجوائے ہیں ۔ حضورؐ نے فرمایا کیا گانے والیاں بھی بھیجی ہیں حضرت عائشہؓ نے کہا کہ نہیں ۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ انصار ایسے موقعوں پر گانے پسند کرتے ہیں تمہیں چاہئے تھا کہ انہیں ایسی گانے والیاں بھیجتیں جو کہتیں اَتَیْنَا کُمْ اَتَیْنَا کُمْ فَحَیَّانَا وَحَیَّا کُمْ یعنی ہم تمہارے ہاں آئے ہیں ہمیں خوش آمدید کہو۔

۳۶۳ —— عَنْ عَائِشَةَ وَ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَتَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّجَهِّزَ فَاطِمَةَ حَتّٰی نُدْخِلَهَا عَلٰی عَلِیٍّ فَعَمَدْنَا اِلَی الْبَیْتِ فَفَرَشْنَاہُ تُرَابًا لَیِّنًا مِنْ اِعْرَاضِ الْبُطْحَاءِ

ثُمَّ حَشَوْنَا مِرْفَقَيْنِ لِيْفًا فَنَفَشْنَاهُ بِاَيْدِيْنَا ثُمَّ اَطْعَمْنَا تَمْرًا وَزَبِيْبًا وَسَقَيْنَا مَاءً عَذْبًا وَعَمَدْنَا اِلٰى عُوْدٍ فَعَرَضْنَاهُ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ لِيُلْقٰى عَلَيْهِ الثَّوْبُ وَيُعَلَّقُ عَلَيْهِ السَّقَاءُ فَمَا رَأَيْنَا عُرْسًا اَحْسَنَ مِنْ عُرْسِ فَاطِمَةَ ۔ (ابن ماجه كتاب النكاح باب الوليمة)

حضرت عائشہؓ اور حضرت امّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے ہمیں حکم دیا کہ فاطمہ کو (رخصتی کی غرض سے) دُلہن کے طور پر تیار کرو۔ہم نے اس کے کمرے کو لیپ پوت کر ٹھیک کیا۔تکیہ اور گدّے نرم نرم کھجور کے چھلکوں کے تیار کئے۔پھر ہم نے کھانے کے لئے کھجور اور کشمش اور پینے کے لئے میٹھے پانی کا انتظام کیا اور ہم نے کپڑے اور مشکیزہ لٹکانے کیلئے ایک لکڑی کونے میں گاڑی۔اس طرح فاطمہ کی رخصتی سے بڑھ کر کوئی خوبصورت رخصتانہ ہم نے نہیں دیکھا۔

۳۶۴ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ قَالَ : مَا هٰذَا ؟ قَالَ : اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ : بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ۔ (بخاری كتاب النّكاح باب كيف يدعى للمتزوّج)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوفؓ پر زرد رنگ کا نشان دیکھا تو آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ گٹھلی بھر سونا مَہر میں رکھ کر میں نے ایک عورت

سے شادی کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مبارک کرے، ولیمہ بھی کرو چاہے ایک بکری ذبح کرلو۔

۳۶۵ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ : شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَةِ یُدْعٰی لَهَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ لَمْ یُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

(مسلم کتاب النّکاح باب الامر باجابة الداعی الی دعوة وبخاری)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا شادی کی بدترین دعوت وہ ہے جس میں امراء کو بلایا جائے اور غرباء کو چھوڑ دیا جائے۔ اور جو شادی کی دعوت کو قبول نہ کرے وہ اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔

۳۶۶ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِیَارُكُمْ خِیَارُكُمْ لِنِسَائِكُمْ۔

(ترمذی کتاب النکاح باب حق المرأة علی زوجها)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ اور تم میں سے خُلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔

۳۶۷ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ ، وَغُلَامٌ اَسْوَدُ يُقَالُ لَهٗ اَنْجَشَةُ يَحْدُوْ ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا اَنْجَشَةُ ! رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيْرِ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فی رحمۃ النبیؐ للنساء)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں جارہے تھے اور ایک سیاہ رنگ کا غلام جس کا نام اَنجشہ تھا حُدِی خوانی کر رہا تھا اور اس وجہ سے اونٹ تیز چلنے لگتے تھے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا اے اَنجشہ ! ذرا ٹھہر کر اور آہستہ حُدِی خوانی کروتا کہ اونٹ تیز نہ چلیں کیونکہ اونٹوں پر شیشے اور آبگینے ہیں یعنی نازک مزاج عورتیں سوار ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ گھبرانے لگیں اور ان کا نازک دل خوف محسوس کرے۔

۳۶۸ —— عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهٗ مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَقَدْ اَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَعَثَرَتْ نَاقَتُهٗ فَصُرِعَا جَمِيْعًا فَاقْتَحَمَ اَبُوْطَلْحَةَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ. قَالَ : عَلَيْكَ الْمَرْأَةَ فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلٰى وَجْهِهٖ وَاَتَاهَا فَاَلْقَاهَا عَلَيْهَا وَاَصْلَحَ لَهُمَا مَرْكَبَهُمَا فَرَكِبَا ۔

(بخاری کتاب الجهاد والسیر باب ما یقول اذا رجع من الغزو)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ عسفان سے واپسی کے وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ حضورؐ کے پیچھے

اونٹنی پر حضرت صفیہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ اونٹنی کے ٹھوکر کھانے کی وجہ سے دونوں گر پڑے۔ ابوطلحہ حضورؐ کو سہارا دینے کیلئے لپکے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ عورت کا خیال کرو۔ ابوطلحہ یہ سن کر منہ پر کپڑا ڈال کر حضرت صفیہ کے پاس آئے اور ان پر کپڑا ڈال دیا۔ پھر ان دونوں کے لئے سواری کو درست کیا۔ حضورؐ اور حضرت صفیہ اس پر سوار ہو گئے۔

۳۶۹ —— عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰی وَاَيْقَظَ امْرَأَتَهٗ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِیْ وَجْهِهَا الْمَآءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَاِنْ اَبٰی نَضَحَتْ فِیْ وَجْهِهِ الْمَآءَ۔ (ابوداؤد کتاب الصلٰوۃ باب قیام اللیل)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو رات کو اُٹھے، نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اٹھائے، اگر وہ اُٹھنے میں پس و پیش کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے تا کہ وہ اُٹھ کھڑی ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اُٹھی، نماز پڑھی اور اپنے میاں کو جگایا۔ اگر اس نے اُٹھنے میں پس و پیش کیا تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکا تا کہ وہ اُٹھ کھڑا ہو۔

۳۷۰ —— وَفَدَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَاءُ

بِنْتُ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيَّةُ مَبْعُوْثَةً مِنْ مُؤْتَمِرٍ نِسَائِيٍ كَانَ قَدْ عَقَدَ فَقَالَتْ : بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللهِ! اَنَا وَافِدَةُ النِّسَاءِ اِلَيْكَ، اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَكَ اِلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ كَافَّةً. اِنَّا مَعْشَرَ النِّسَاءِ مَحْصُوْرَاتٌ مَقْصُوْرَاتٌ قَوَاعِدُ بُيُوْتِكُمْ وَحَامِلَاتُ اَوْلَادِكُمْ وَاِنَّكُمْ مَعْشَرَ الرِّجَالِ فُضِّلْتُمْ عَلَيْنَا بِالْجُمَعِ وَالْجَمَاعَاتِ وَشُهُوْدِ الْجَنَائِزِ وَالْحَجِّ بَعْدَ الْحَجِّ وَاَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ الْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ اَحَدُكُمْ اِذَا خَرَجَ حَاجًّا اَوْمُعْتَمِرًا اَوْ مُجَاهِدًا حَفَظْنَا لَكُمْ اَوْلَادَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَغَزَلْنَا اَثْوَابَكُمْ وَرَبَّيْنَا اَوْلَادَكُمْ اَفَنُشَارِكُكُمْ فِيْ هٰذَا الْاَجْرِ وَالْخَيْرِ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ اِلٰى اَصْحَابِهٖ بِوَجْهِهٖ كُلِّهٖ ثُمَّ قَالَ : هَلْ سَمِعْتُمْ مَسْأَلَةَ امْرَأَةٍ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْ مَّسْأَلَتِهَا فِيْ اَمْرِ دِيْنِهَا ؟ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَاظَنَنَّا اَنَّ امْرَأَةً تَهْتَدِيْ اِلٰى مِثْلِ هٰذَا ۔ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ اِلَيْهَا فَقَالَ : اِفْهَمِيْ اَيَّتُهَا الْمَرْأَةُ ! وَاعْلَمِيْ مَنْ خَلْفَكِ مِنَ النِّسَاءِ اَنَّ حُسْنَ تَبَعُّلِ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا يَعْدِلُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ ۔ (اُسُد الغابة فی معرفة الصحابة جلد ۵ صفحہ ۳۹۹ الاستیعاب فی مَعْرفۃ الاصحاب جلد ۲ صفحہ ۷۲۶)

ایک دفعہ اسماء بنت یزید انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عورتوں کی نمائندہ بن کر آئیں اور عرض کیا حضور میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ مَیں عورتوں کی طرف سے حضور کی خدمت میں حاضر

ہوئی ہوں ۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مَردوں اور عورتوں سب کی طرف مبعوث فرمایا ہے ۔ ہم عورتیں گھروں میں بند ہو کر رہ گئی ہیں اور مردوں کو یہ فضیلت اور موقعہ حاصل ہے کہ وہ نماز باجماعت ، جمعہ اور دوسرے مواقع اجتماع میں شامل ہوتے ہیں ، نماز جنازہ پڑھتے ہیں ، حج کے بعد حج کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جب آپ میں سے کوئی حج ، عُمرہ یا جہاد کی غرض سے جاتا ہے تو ہم عورتیں آپ کی اولاد اور آپ کے اموال کی حفاظت کرتی ہیں اور سُوت کات کر آپ کے کپڑے بُنتی ہیں ، آپ کے بچوں کی دیکھ بھال اور اُنکی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں ۔ کیا مردوں کے ساتھ ہم ثواب میں برابر کی شریک ہو سکتی ہیں ؟ جبکہ مرد اپنا فرض ادا کرتے ہیں اور ہم اپنی ذمہ داری نبھاتی ہیں ۔ حضورؐ اسماء کی یہ باتیں سُن کر صحابہؓ کی طرف مُڑے اور انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ اس عورت سے زیادہ عمدگی کے ساتھ کوئی عورت اپنے مسئلہ اور کیس کو پیش کر سکتی ہے ؟ صحابہؓ نے عرض کیا حضور ہمیں تو گمان بھی نہیں تھا کہ کوئی عورت اتنی عمدگی کے ساتھ اور اتنے اچھے پیرایہ میں اپنا مقدمہ پیش کر سکتی ہے ۔ پھر آپؐ اسماءؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے خاتونِ (محترم) اچھی طرح سمجھ لو اور جنکی تم نمائندہ بن کر آئی ہو اُن کو جا کر بتا دو کہ خاوند کے گھر کی عمدگی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اور اُسے اچھی طرح سنبھالنے والی عورت کو وہی ثواب اور اجر ملے گا جو اس کے خاوند کو اپنی ذمہ

داریاں ادا کرنے پر ملتا ہے۔

۳۷۱ —— عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا رَاضٍ عَنْهَا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ ۔ (ابن ماجہ کتاب النکاح باب حق الزوج علی المرأۃ)

حضرت امّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو عورت اس حالت میں فوت ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے خوش اور راضی ہے تو وہ جنّت میں جائے گی۔

۳۷۲ —— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ، وَلَا تَأْذَنَ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۔

(بخاری کتاب النکاح باب لا تاذن المرأۃ فی بیت زوجھا الا باذنہٖ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر عورت نفلی روزے نہ رکھے اور نہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر کے اندر آنے دے۔

۳۷۳ —— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ۔ (ترمذی کتاب النکاح باب حق الزوج علی المرأۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اگر میں کسی کو حکم دے سکتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو کہتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

۳۷۴ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا ، فَاِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ مَا فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ، فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ، وَفِي رِوَايَةٍ : اَلْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ اِنْ اَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيْهَا عِوَجٌ۔ (بخاری کتاب الانبیاء باب خلق اٰدم و ذریته)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کی بھلائی اور خیر خواہی کا خیال رکھو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے یعنی اس میں پسلی کی طرح طبعی ٹیڑھا پن ہے، پسلی کے اوپر کے حصّہ میں زیادہ کجی ہوتی ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے۔ اگر تم اسے اس کے حال پر ہی رہنے دو گے تو اس کا جو فائدہ ہے وہ تمہیں حاصل ہوتا رہے گا۔ پس عورتوں سے نرمی کا سلوک کرو اور اس بارہ میں میری نصیحت مانو۔

ایک اور روایت میں ہے کہ عورت پسلی کی طرح ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے۔ لیکن اگر اس کے ٹیڑھے پن کے باوجود اس سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش

کروگے تو فائدہ اٹھالوگے۔

۳۷۵ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا یَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ کَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْهَا آخَرَ۔ (مسلم کتاب النکاح باب الوصیة بالنسآء)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بُغض نہیں رکھنا چاہئے اگر اس کی ایک بات اُسے ناپسند ہے تو دوسری بات پسندیدہ ہوسکتی ہے۔ (یعنی اگر اس کی کچھ باتیں ناپسندیدہ ہیں تو کچھ اچھی بھی ہوں گی۔ ہمیشہ اچھی باتوں پر تمہاری نظر رہنی چاہئے)

۳۷۶ —— عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ حَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَیْهِ؟ قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَکْسُوَهَا اِذَا اکْتَسَیْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ۔ (ابوداؤد کتاب النکاح باب فی حق المراة علی زوجها)

حضرت معاویہ بن حیدہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول! بیوی کا حق خاوند پر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا جو تُو کھاتا ہے اس کو بھی کِھلا، جو تُو پہنتا ہے اس کو بھی پہنا۔ اس کے چہرے پر نہ مار اور نہ اس کو بدصورت بنا۔

(اس کی کسی غلطی کی وجہ سے سبق سکھانے کیلئے) اگر تجھے اس سے الگ رہنا پڑے تو گھر میں ہی ایسا کر یعنی گھر سے اُسے نہ نکال۔

۳۷۷ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُرِيْتُ النَّارَ فَاِذَا اَكْثَرُ اَهْلِهَا النِّسَاءُ يَكْفُرْنَ ، قِيْلَ : اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ ؟ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

(بخاری کتاب الایمان باب کفران العشیر و کفر دون کفر فیہ)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے آگ دکھائی گئی ہے۔ میں نے اس میں اکثر عورتوں کو مبتلا پایا۔ کیونکہ وہ کفر کا ارتکاب کرتی ہیں۔ عرض کیا گیا، کیا وہ اللہ کا انکار کرتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں، بلکہ احسان ناشناسی کی مرتکب ہوتی ہیں۔ اگر ساری عمر احسان کیا جائے اور پھر کوئی بات خلافِ طبیعت وہ دیکھیں تو چیخ اُٹھتی ہیں کہ میں نے تجھ سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔ (مقصد یہ ہے کہ ناشکر گزاری کی عادت کی وجہ سے گھر کا سکون غارت ہو جاتا ہے۔ لڑائی جھگڑے کی راہیں کھلتی رہتی ہیں۔ عورتوں کو اس سے بچنا چاہئے اور جس میں ایسی عادت ہو اُسے ترک کرنے کی کوشش کرنی چاہئے)

۳۷۸ — عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ : اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الطَّلَاقُ۔

(ابوداؤد کتاب الطلاق باب فی کراھیۃ الطلاق وابن ماجہ)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال اور جائز باتوں میں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ مبغوض اور ناپسندیدہ بات طلاق ہے گو ضرورت کی بناء پر اس کی اجازت تو ہے لیکن ہے خدا کو سخت ناپسند۔

۳۷۹ — عَنْ عَآئِشَةَؓ قَالَتْ : كَانَ النَّاسُ وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مَا شَاءَ اَنْ يُطَلِّقَهَا وَهِيَ امْرَأَتُهُ اِذَا ارْتَجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ وَاِنْ طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ اَوْ اَكْثَرَ حَتّٰى قَالَ رَجُلٌ لِاِمْرَأَتِهِ : وَاللّٰهِ! لَا اُطَلِّقُكِ فَتَبِيْنِيْ مِنِّيْ وَلَا اٰوِيْكِ اَبَدًا قَالَتْ : وَكَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ : اُطَلِّقُكِ فَكُلَّمَا هَمَّت عِدَّتُكِ اَنْ تَنْقَضِيَ رَاجَعْتُكِ فَذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ حَتّٰى دَخَلَتْ عَلٰى عَآئِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا فَسَكَتَتْ عَآئِشَةُ حَتّٰى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ : اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاسْتَأْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبِلًا مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ۔

(ترمذی کتاب الطلاق، مستدرک للحاکم جلد ۲ صفحہ ۲۷۹)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ (زمانۂ جاہلیت میں) لوگوں

میں رواج تھا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو جتنی بار چاہتا طلاق دے سکتا تھا کیونکہ طلاق دیکر عدّت کے اندر رجوع کر لیتا اور بعض اوقات تو سَو سَو بار بلکہ اس سے بھی زیادہ دفعہ طلاق دیتا اور پھر رجوع کر لیتا۔ ایک شخص نے ایک بار اپنی بیوی سے کہا کہ نہ میں تجھے اس طرح طلاق دوں گا کہ تُو مجھ سے آزاد ہو جائے اور نہ تجھے اپنے گھر بساؤں گا۔ عورت نے پوچھا، وہ کس طرح؟ اس نے کہا کہ اس طرح کہ تجھے طلاق دوں گا اور جب تمہاری عدّت ختم ہونے لگے گی تو رجوع کر لوں گا اور اسی طرح کرتا رہوں گا۔ وہ عورت حضرت عائشہؓ کے پاس گئی اور اپنے خاوند کی اس زیادتی کا انکے پاس ذکر کیا۔ حضرت عائشہ خاموش رہیں کوئی جواب نہ دیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے آپؐ کے پاس اس عورت کی اس مشکل کا ذکر کیا۔ آپؐ نے بھی کوئی جواب نہ دیا۔ تھوڑا عرصہ ہی گزرا تھا کہ قرآن کریم کی یہ آیات نازل ہوئیں کہ آئندہ اس طرح دو مرتبہ طلاق دی جا سکتی ہے (یعنی پہلی طلاق کے بعد مرد عدّت کے اندر رجوع کر سکتا ہے اور عدّت گزرنے کے بعد باہمی رضامندی سے اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے اگر رجوع یا نکاح کے بعد اس نے پھر طلاق دے دی تو اُسے یہی اختیار حاصل ہو گا یعنی عدّت کے اندر رجوع کر سکے گا اور عدّت گزرنے کے بعد باہمی رضامندی سے نکاح کر سکے گا اگر اس نے اس دوسرے رجوع یا نکاح کے بعد پھر اس نے طلاق دے دی تو پھر نہ وہ رجوع کر سکے

گا اور نہ اس عورت سے نکاح کر سکے گا البتہ اگر عدّت گزرنے کے بعد وہ عورت کسی اور سے شادی کر لے اور دوسرا مرد باہمی نباہ نہ ہو سکنے کی وجہ سے اُسے طلاق دے دے تو پھر اگر پہلا مرد چاہے تو عورت کو رضامند کر کے اس سے تیسری بار شادی کر لے۔ (گویا طلاق اور رجوع کے اختیار کو محدود کر دیا گیا اور اس طرح جاہلیت کے اس بُرے رواج کو ختم کر کے ظالم خاوند سے عورت کی آزادی کی راہ آسان کر دی) چنانچہ اس قانون کے نازل ہونے کے بعد مسلمان اس ہدایت کی پابندی کرنے لگے اور جن لوگوں نے اس طرح طلاق دی ہوئی تھی وہ اس ظلم وزیادتی سے باز آ گئے۔

۳۸۰ —— عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(ابوداؤد باب فی البکر یزوجھا ابوھا ولا یشارھا)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک کنواری لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس آئی اور بیان کیا کہ اس کے والد نے اُس کی شادی کی ہے اور یہ شادی اُسے ناپسند ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے اُسے اختیار دیا کہ وہ چاہے تو اس نکاح کو قائم رکھے اور اگر چاہے تو اسے ردّ کر دے۔

۳۸۱ —— عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ عَنْهَا

زَوْجُهَا وَلَهَا مِنْهُ وَلَدٌ ، فَخَطَبَهَا عَمُّ وَلَدِهَا اِلٰى اَبِيْهَا ، فَقَالَتْ زَوِّجْنِيْهِ فَاَبٰى وَزَوَّجَهَا مِنْ غَيْرِهٖ بِغَيْرِ رِضًى مِنْهَا فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ : نَعَمْ زَوَّجْتُهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْ عَمِّ وَلَدِهَا ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَزَوَّجَهَا مِنْ عَمِّ وَلَدِهَا ۔ (مسند الامام الاعظم کتاب النکاح صفحہ ۱۳۳)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہوگیا اس کا اس سے ایک بچہ بھی تھا ۔ بچہ کے چچا نے عورت کے والد سے اس بیوہ کا رشتہ مانگا۔ عورت نے بھی رضامندی کا اظہار کیا لیکن لڑکی کے والد نے اُس کا رشتہ اس کی رضامندی کے بغیر کسی اور جگہ کر دیا۔ اس پر وہ لڑکی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور شکایت کی ۔ حضورؐ نے اس کے والد کو بلا کر دریافت کیا۔ اس کے والد نے کہا کہ اس کے دیوَر سے بہتر آدمی کے ساتھ میں نے اس کا رشتہ کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے باپ کے کئے ہوئے رشتہ کو توڑ کر بچّے کے چچے یعنی عورت کے دیوَر سے اس کا رشتہ کر دیا۔ (یعنی شادی کے معاملہ میں لڑکی کی پسند اور اس کی مرضی کو بھی مدّنظر رکھنا چاہئے)

۳۸۲ —— عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهٗ قَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَقُضِيَ

بَیْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ یَضُرَّہٗ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب ما یقول اذا اتی اھلہ، مسلم)

حضرت ابنِ عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے مباشرت کرتے وقت یہ دُعا مانگے : اللہ کے نام کے ساتھ، اے میرے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور اس بچّے کو بھی شیطان سے محفوظ رکھ جو تو ہمیں عطا کرے۔ اگر ان کے لئے کوئی بچّہ مقدّر ہوا تو شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔

۳۸۳ —— عَنْ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : کُلُّ غُلَامٍ مُرْتَھَنٌ بِعَقِیْقَتِہٖ تُذْبَحُ عَنْہُ یَوْمَ السَّابِعِ وَیُحْلَقُ رَأْسُہٗ وَیُسَمّٰی وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَمِیْطُوْا عَنْہُ الْاَذٰی۔

(ابن ماجہ ابواب الذبائح باب العقیقہ)

حضرت سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر بچہ اپنے عقیقہ کا پابند ہے یعنی پیدائش کے بعد اسے روحانی اور جسمانی آزار سے بچانا ضروری ہے اس لئے پیدائش کے ساتویں روز اس کی طرف سے قربانی ذبح کی جائے اور اسکا سر مونڈھا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اس نوزائیدہ سے اس کی آلائش دُور کرو۔

۳۸۴ —— عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : تُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِأَسْمَائِکُمْ

وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوْا أَسْمَائَكُمْ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، مشکوۃ باب الاسامی صفحہ ۴۰۸)

حضرت ابودرداء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تمہیں تمہارے ناموں اور تمہارے باپ دادوں کے ناموں کے ذریعہ بلایا جائے گا۔ اس لئے اچھے اچھے نام رکھا کرو۔

۳۸۵ —— عَنْ اَبِیْ وَهْبٍ الْجُشَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : تَسَمُّوْا بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِیَاءِ ، وَاَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَی اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَاَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب تغیر الاسماء)

حضرت ابووہب جشمیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء علیہ السلام کے ناموں جیسے اپنے بچوں کے نام رکھو۔ اور عبد اللہ اور عبدالرحمن نام اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں اور حارث اور ہمام بھی اچھے اور سچائی کے قریب نام ہیں۔ لیکن حرب اور مُرّہ (ان کے معنی لڑائی اور تلخی ہونے کی وجہ سے) بُرے نام ہیں۔

۳۸۶ —— عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُغَیِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِیْحَ۔

(ترمذی ابواب الاداب باب ماجاء فی تغیر الاسماء، وشکوۃ صفحہ ۴۰۸)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بُرے نام کو تبدیل کر دیا کرتے تھے۔

۳۸۷ —— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ وَيُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتِجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ۔

(مسلم کتاب القدر باب معنی کل مولود یولد علی الفطرۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ ہر بچہ فطرتِ اسلامی پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں یعنی قریبی ماحول سے بچّے کا ذہن متأثر ہوتا ہے جیسے جانور کا بچّہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے، کیا تمہیں اُن میں کوئی کان کٹا نظر آتا ہے؟ یعنی بعد میں لوگ اس کا کان کاٹتے ہیں اور اُسے عیب دار بنا دیتے ہیں۔

۳۸۸ —— عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب فی ادب الولد)

حضرت ایّوب اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔

۳۸۹ ــــ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ وَاَحْسِنُوْا اَدَبَهُمْ ۔

(ابن ماجہ ابواب الادب باب بر الوالد)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچوں سے عزّت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔

۳۹۰ ــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَا رَأَیْتُ اَحَدًا کَانَ اَشْبَهَ سَمْتًا وَّهَدْیًا وَّدَلًّا ، وَفِیْ رِوَایَةٍ ، حَدِیْثًا وَکَلَامًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ کَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَیْهِ قَامَ اِلَیْهَا فَاَخَذَ بِیَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِیْ مَجْلِسِهٖ وَکَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَیْهَا قَامَتْ اِلَیْهِ فَاَخَذَتْ بِیَدِهٖ فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِیْ مَجْلِسِهَا ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی القیام)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے فاطمہؓ سے بڑھ کر شکل و صورت ، چال ڈھال اور گفتگو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کسی اور کو نہیں دیکھا ۔ فاطمہؓ جب کبھی حضورؐ سے ملنے آتیں تو حضورؐ ان کے لئے کھڑے ہو جاتے ان کے ہاتھ کو پکڑ کو چُومتے ۔ اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے ۔ اسی طرح جب حضورؐ ملنے کیلئے فاطمہؓ کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں ۔ حضورؐ کے دستِ مبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنی خاص بیٹھنے کی جگہ پر حضورؐ کو بٹھاتیں ۔

۳۹۱ —— عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ بُجْدُدَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُنْفِقُہُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُنْفِقُہٗ عَلٰی عِیَالِہٖ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُہٗ عَلٰی دَابَّتِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُہٗ عَلٰی اَصْحَابِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

(مسلم کتاب الزکٰوۃ باب فضل النفقۃ علی العیال والمملوک)

حضرت ثوبانؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے آزادہ کردہ غلام تھے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین پیسہ، جو انسان خرچ کرتا ہے، وہ ہے جو وہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے یا اللہ کی راہ میں پالے جانیوالے جانور کو کھلانے پلانے پر خرچ کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو جہاد میں اس کے شریکِ کار ہیں ان پر خرچ کرتا ہے۔

۳۹۲ —— عَنْ سُرَاقَۃَ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی اَفْضَلِ الصَّدَقَۃِ اِبْنَتُکَ مَرْدُوْدَۃٌ اِلَیْکَ لَیْسَ لَھَا کَاسِبٌ غَیْرُکَ۔

(ابن ماجہ ابواب الادب بَابُ بِرُّ الوالد والاحسان الی البنات)

حضرت سراقہ بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں بہترین صدقہ کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ تمہاری مُطلّقہ یا بیوہ بیٹی جس کا تمہارے سوا اور کوئی کمانے والا نہ ہو، کی ضروریات کا خیال رکھنا بہترین صدقہ ہے۔

۳۹۳ —— عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ : جَآءَتْنِیْ

مِسْكِيْنَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَاَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَاَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَّرَفَعَتْ اِلٰى فِيْهَا تَمْرَةً لِّتَاكُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِيْ كَانَتْ تُرِيْدُ اَنْ تَاْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَاَعْجَبَنِيْ شَاْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِيْ صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ اَوْ اَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ۔

(بخاری کتاب الزکٰوۃ باب اتقوا النّار ولو بشق تمرۃٍ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک غریب عورت میرے پاس آئی جس نے اپنی دو بچیاں اٹھا رکھی تھیں۔ میں نے اس کو تین کھجوریں دیں۔ اُسنے دونوں بیٹیوں کو ایک ایک کھجور دے دی اور ایک کھجور اپنے مُنہ میں ڈالنے لگی لیکن یہ کھجور بھی اس کی بیٹیوں نے اس سے مانگ لی اس پر اس نے اس کے دو حصّے کئے اور ایک حصّہ ایک کو اور دوسرا دوسری لڑکی کو دے دیا۔ مجھے اس کے مادرانہ پیار پر تعجّب ہوا اور میں نے اس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم سے کیا آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کے اس فعل کی وجہ سے اس کے لئے جنّت واجب کر دی یا یہ فرمایا کہ اس شفقت کی وجہ سے اُسے آگ سے بچا لیا۔

ماں باپ کی خدمت اور صِلہ رحمی

۳۹۴ —— عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ اَحَقُّ

النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ ؟ قَالَ : اُمُّكَ ۔ قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : اُمُّكَ ۔ قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اُمُّكَ ۔ قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : اَبُوْكَ ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ؟ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبُوْكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ ۔

(بخاری کتاب الادب باب من احق الناس بحسن الصحبة ومسلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حُسنِ سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں ۔ پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں ۔ اس نے چوتھی بار پوچھا۔ پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا۔ ماں کے بعد تیرا باپ تیرے حُسنِ سلوک کا زیادہ مستحق ہے پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار۔

۳۹۵ — عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ، قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ ۔

(مسلم کتاب البرّ والصلة باب رغم انف مَن ادرک ابویه)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم

نے فرمایا مٹی میں ملے اس کی ناک! مٹی میں ملے اس کی ناک (یہ الفاظ آپؐ نے تین دفعہ دہرائے) یعنی ایسا شخص قابلِ مذمّت اور بدقسمت ہے لوگوں نے عرض کیا حضور! کونسا شخص؟ آپؐ نے فرمایا۔ وہ شخص جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنّت میں داخل نہ ہوسکا۔

۳۹۶ —— عَنْ اَبِی الطُّفَیلِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَۃِ اِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَۃٌ حَتّٰی دَنَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ رِدَاءَہٗ فَجَلَسَتْ فَقُلْتُ: مَنْ ھِیَ؟ فَقَالُوْا ھِیَ اُمُّہُ الَّتِیْ اَرْضَعَتْہُ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی بر الوالدین)

حضرت ابوطفیلؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام جعرانہ میں دیکھا۔ آپؐ گوشت تقسیم فرما رہے تھے۔ اس دوران ایک عورت آئی تو حضورؐ نے اس کے لئے اپنی چادر بچھادی اور وہ عورت اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ خاتون کون ہے جس کی حضور اس قدر عزّت افزائی فرمارہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضورؐ کی رضاعی والدہ ہیں۔

۳۹۷ —— عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَۃَ الرَّجُلِ اَھْلَ وُدِّ اَبِیْہِ

بَعْدَ اَنْ يُوَلِّيَ۔

(مسلم کتاب البرّ والصلۃ والاداب باب صلۃ اصدقاء الاب والام ونحوھا)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی بہترین نیکی یہ ہے کہ اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے۔ جبکہ اس کا والد فوت ہو چکا ہو یا کسی اور جگہ چلا گیا ہو۔

۳۹۸ —— عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَقُّ كَبِيْرِ الْاِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ۔

(مراسیل ابی داؤد باب فی برّ الوالدین صفحہ ۱۹)

حضرت سعید بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے بھائی کا حق اپنے چھوٹے بھائیوں پر اس طرح کا ہے جس طرح والد کا حق اپنے بچّوں پر (یعنی بڑا بھائی چھوٹے بھائی کے لئے بمنزلہ باپ کے ہے اس لئے اس کا ادب و احترام بھی واجب ہے)

۳۹۹ —— عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَ نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلَمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهٖ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ اَلصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ

عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِيْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا ۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی برّ الوالدین)

حضرت ابو اُسَید الساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی سلمہ کا ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھنے لگا کہ یا رسول اللہ! والدین کی وفات کے بعد کوئی ایسی نیکی ہے جو مَیں ان کیلئے کرسکوں؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں کیوں نہیں۔ تم ان کے لئے دعائیں کرو، ان کے لئے بخشش طلب کرو، انہوں نے جو وعدے کسی سے کر رکھے تھے انہیں پورا کرو۔ ان کے عزیز و اقارب سے اسی طرح صلہ رحمی اور حُسنِ سلوک کرو جس طرح وہ اپنی زندگی میں ان کے ساتھ کیا کرتے تھے اور ان کے دوستوں کے ساتھ عزّت و اکرام کے ساتھ پیش آؤ۔

۴۰۰ — عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُمَدَّ لَهُ فِيْ عُمُرِهٖ وَيُزَادَ فِيْ رِزْقِهٖ فَلْيَبِرَّ وَالِدَيْهِ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ ۔ (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۲۶۶)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی خواہش ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو اور رزق میں فراوانی ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے والدین سے حُسنِ سلوک کرے (اور اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ بنا کر رکھے) اور صِلہ رحمی کی عادت

ڈالے۔

۴۰۱ —— عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ اَوْ يُنْسَأَ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ۔

(مسلم کتاب البرّ والصلة باب صلة الرحمة)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے یا خواہش رکھتا ہے کہ اس کی عمر اور ذکرِ خیر زیادہ ہو اُسے صلہ رحمی کا خُلق اختیار کرنا چاہئے یعنی اپنے رشتہ داروں سے بنا کر رکھنی چاہیے۔

۴۰۲ —— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ لِيْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ۔ فَقَالَ : لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ ۔ (مسلم کتاب البرّ والصلة باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میرے ایسے رشتہ دار ہیں کہ اگر میں ان سے صِلہ رحمی کروں اور بنا کر رکھوں تو وہ مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں۔ اگر حُسنِ سلوک کروں تو بدسلوکی سے

پیش آتے ہیں اور اگر میں ان کے حق میں بُردباری سے کام لوں تو وہ میرے خلاف جہالت یعنی اشتعال انگیزی کا رویّہ اختیار کرتے ہیں۔ آپؐ نے یہ سُن کر فرمایا۔جیسا تُو نے کہا ہے اگر تُو ایسا ہی ہے تو تُو ان کے مُنہ میں مَٹّی ڈالتا ہے۔یعنی تیرا ہاتھ اُوپر ہے تیرا احسان اُن پر ہے اور جب تک تو اس حالت میں ہے اُن کے خلاف اللہ تعالیٰ تیری مدد کرتا رہے گا۔

۴۰۳ ـــــ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِيْ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ قَدْ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِيْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ فَالشَّطْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: لَا، قُلْتُ: فَالثُّلُثُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ، وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ قَالَ: فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ؟ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ۔

اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ لٰکِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ یَرْثِیْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَکَّةَ ۔ (بخاری کتاب الفرائض باب میراث البنات، ومسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے سال مکّہ میں مَیں بیمار پڑ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ مَیں نے حضورؐ کی خدمت میں اپنی بیماری کی شدّت کا ذکر کرتے ہوئے عرض کیا کہ میرے پاس کافی مال ہے اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی قریبی وارث نہیں۔ کیا مَیں اپنی جائیداد کا دو تہائی حصّہ صدقہ کر دوں؟ حضورؐ نے فرمایا نہیں۔ اس پر میں نے درخواست کی کہ آدھا حصّہ؟ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ تیسرے حصّہ کی اجازت دی جائے تو آپؐ نے فرمایا۔ ہاں، جائیداد کے تیسرے حصّہ کی اجازت ہے اور اصل میں تو یہ تیسرا حصّہ بھی زیادہ ہی ہے کیونکہ اپنے وارثوں کو خوشحال اور فارغ البال چھوڑ جانا اس بات سے بہتر ہے کہ وہ تنگدست اور پائی پائی کے محتاج ہوں اور لوگوں سے مانگتے پھریں تم جو بھی خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر خرچ کرو گے۔ وہ اپنے رشتہ دار وارثوں پر ہو یا دوسرے غرباء اور مساکین پر۔ اللہ تعالیٰ اس کا ثواب تمہیں ضرور دے گا۔ یہاں تک کہ اگر تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی غرض سے اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ بھی ڈالے تو اس کا بھی ثواب ملے گا۔ اس قسم کی گفتگو کے بعد میں نے حسرت کے رنگ میں عرض کیا کہ شاید میری یہ بیماری جان لیوا ثابت

ہو اور میں یہیں مکّہ میں دفن کیا جاؤں اور اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ واپس مدینہ نہ جاسکوں۔ اور اس طرح میری ہجرت نامکمل رہ جائے اور اس کا پورا ثواب حاصل نہ کرسکوں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ثواب میں تم ہرگز پیچھے نہیں رہو گے۔ جو کام تم خدا تعالیٰ کی خاطر کرو گے۔ اس کی وجہ سے ثواب اور رفعت ضرور حاصل کرو گے اور شاید ظاہری لحاظ سے بھی تم پیچھے نہ رہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیا بعید ہے کہ وہ تمہیں شفاء دے دے اور تم ہمارے ساتھ مدینہ واپس جاؤ اور مختلف اقوام کو تم سے فائدہ پہنچے اور تیرے مقابل پر آنے والے نقصان اُٹھائیں اور ناکامی کا منہ دیکھیں۔ (حضورؐ کی یہ پیشگوئی حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے انکو شفا دی۔ پھر قادسیہ کے ہیرو بننے اور ایران فتح کرنے کی توفیق بخشی) اسی گفتگو کے تسلسل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی کہ اے میرے خدا! تو میرے صحابہؓ کی ہجرت کے مقصد کو پورا فرما۔ یعنی وہ مدینہ کے ہی ہو رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ جس جگہ کو چھوڑ کر گئے تھے وہیں پچھلے قدم لوٹ آئیں۔ اے سعدؓ! تیری تو مجھے فکر نہیں، افسوس تو سعد بن خولہ کا ہے کہ وہ یہیں مکّہ میں فوت ہو گئے اور واپس مدینہ نہ جا سکے۔

۴۰۴ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ، وَخَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِهِ اللّٰهُ۔ (بخاری کتاب الزکوۃ باب لا صدقۃ الا عن ظھر غنی)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اوپر والا ہاتھ (یعنی دینے والا) نیچے والے ہاتھ (یعنی لینے والے ہاتھ) سے بہتر ہے۔ صدقہ وخیرات میں پہل اس شخص سے کرو جس کی پرورش کے تم ذمہ دار ہو۔ بہترین صدقہ وہ ہے جو اپنی ضرورت کا خیال رکھ کر کیا جائے، یہ نہ ہو کہ آج اپنا مال صدقہ کر دے اور کل خود محتاج بن بیٹھے۔ اور جو سوال سے بچنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے اس کی توفیق عطا کرے گا۔ اور جو غنا کا اظہار کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے غنی بنا دے گا۔

ہر اہم کام میں مشورہ لینے سوچ سمجھ کر قدم اٹھانے اور استخارہ کرنے کی ہدایت

۴۰۵ ـــ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔

(ترمذی ابواب الاستیذان والاداب باب ان المستشار مؤتمن)

حضرت اُمّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔ یعنی مشورہ میں

دیانتداری اور خلوص ہونا چاہئے۔

۴۰۶ ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِی الْهَیْثَمِ بْنِ التَّیِّهَانِ هَلْ لَكَ خَادِمٌ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَاِذَا اَتَانَا سَبْیٌ فَأْتِنَا فَاُوْتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَیْنِ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَیْثَمِ ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَرْ مِنْهُمَا ۔ فَقَالَ : یَانَبِیَّ اللّٰهِ اخْتَرْلِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّیْ رَأَیْتُهُ یُصَلِّیْ وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا ۔

(ترمذی ابواب الزهد باب ماجاء فی معیشة اصحاب النبی صلی اللّٰه علیه وسلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابواُلھَیثم بن تیہان سے فرمایا کہ تمہارے پاس کوئی خادم ہے انہوں نے عرض کیا۔نہیں۔حضوؐر نے فرمایا جب میرے پاس کوئی قیدی آئے تو آنا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس دو قیدی آئے تو اس وقت ابوالہیثم حضوؐر کی خدمت میں حاضر ہوئے۔حضوؐر نے ان سے فرمایا کہ ان دو قیدیوں میں سے جو تمہیں پسند ہو وہ لے لو۔ابوالہَیثم نے عرض کیا حضوؐر میرے لئے آپؐ خود پسند فرماویں ۔ اس پر حضوؐر نے فرمایا ۔ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔کہ جس سے مشورہ مانگا جائے اُسے امین ہونا چاہئے یعنی وہ صحیح مشورہ دے۔پھر ایک قیدی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ لے لو، یہ اچھا ہے میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا

ہے اور پھر فرمایا اس سے اچھا سلوک کرنا۔

۴۰۷ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ مَشْوَرَةً لِاَصْحَابِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

(ترمذی ابواب فضائل الجهاد باب ماجاء فی المشورة)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی اور کو اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (یعنی اہم معاملات میں آپ صحابہ سے مشورہ لیا کرتے تھے۔)

۴۰۸ —— عَنِ ابْنِ غَنَمَ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا : لَوِ جْتَمَعْتُمَا فِیْ مَشْوَرَةٍ مَا خَالَفْتُكُمَا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۲۲۷)

حضرت ابن الغنم الاشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک بار) حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے فرمایا جب تم دونوں کوئی متفقہ مشورہ دیتے ہو تو پھر میں اُس کے خلاف نہیں کرتا۔ یعنی متفقہ مشورہ کی قدر کرتا ہوں۔

۴۰۹ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ اسْتَشَارَكَ فَاَشِرْهُ بِالرُّشْدِ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَقَدْ خُنْتَهٗ۔ (مسند الامام الاعظم کتاب الادب)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم سے کوئی مشورہ مانگے تو اچھا مشورہ دو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا تم نے خیانت سے کام لیا۔

۴۱۰ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ، قَالَ : خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِیْرِ فَاِنْ رَأَیْتَ فِیْ عَاقِبَتِہٖ خَیْرًا فَامْضِہٖ وَاِنْ خِفْتَ غَیًّا فَاَمْسِكْ۔

(مشکوۃ باب الحذر والتأنّی فی الامور)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا کہ مجھے کچھ نصیحت فرماویں۔ فرمایا جو کام کرو پہلے اس پر اچھی طرح غور وفکر کرلیا کرو۔ اگر تم سمجھو کہ بہتر اور فائدہ مند ہے تو کرو اور اگر سمجھو کہ اس کام کے کرنے میں گھاٹا اور نقصان ہے تو اس سے رُک جاؤ۔

۴۱۱ —— عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : یَا اَبَا ذَرٍّ ! لَا عَقْلَ کَالتَّدْبِیْرِ وَلَا وَرَعَ کَالْکَفِّ وَلَا حُبَّ کَحُسْنِ الْخُلُقِ۔

(بیھقی فی شعب الایمان بحوالہ مشکوۃ باب الحذر والتأنّی فی الامور)

حضرت ابوذر غفّاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے مجھے فرمایا۔ ابوذر! اچھی تدبیر اور عمدہ سوچ سے بڑھ کر کوئی عقل والی بات نہیں۔ اور برائی سے بچنا اصل پرہیزگاری ہے اور حُسنِ خلق سے بڑھ

کر کوئی چیز محبوب بنانے والی نہیں۔

۴۱۲ —— عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَۃَ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا کَالسُّوْرَۃِ مِنَ الْقُرْاٰنِ، یَقُوْلُ : اِذَا ھَمَّ اَحَدُکُمْ بِالْاَمْرِ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَۃِ ، ثُمَّ یَقُوْلُ : اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ، وَاَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ ، وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ ۔ اَوْقَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ ، وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ ۔ اَوْقَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ، وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ، ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ ۔ قَالَ : وَیُسَمِّیْ حَاجَتَہٗ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الاستخارۃ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہم امور میں استخارہ کا طریق اس طرح سکھایا کرتے تھے جیسے کوئی قرآن کا حصّہ سکھا رہے ہوں۔ آپؐ فرماتے جب تم میں سے کوئی اہم کام کا ارادہ کرے تو دو۲ رکعت نفل پڑھے پھر آخر میں یہ دعا مانگے ۔ اے اللہ ! میں تجھ سے بھلائی کا طلبگار ہوں ۔ تجھ سے طاقت وقدرت چاہتا ہوں ۔ تیرے فضلِ عظیم کا سوالی

ہوں کیونکہ تُو ہر چیز پر قادر ہے، مَیں قادر نہیں۔ تُو ہر بات کو جانتا ہے، میں نہیں جانتا۔ تُو سارے علم رکھتا ہے اے میرے اللہ! اگر تیرے علم میں میرا یہ کام (کام کا نام لے سکتا ہے) میرے لئے دینی اور دنیوی ہر لحاظ سے اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہے۔ یا فرمایا یوں کہے کہ میری اب کی ضرورت اور بعد میں پیدا ہونے والی ضرورت کے لحاظ سے بابرکت ہے تو یہ کام میرے لئے آسان کر دے اور پھر اس میں میرے لئے برکت ڈال اور اگر تیرے علم میں یہ کام میری دینی اور معاشی حالت کے لحاظ سے اور انجامِ کار کے اعتبار سے مُضر ہے یا یوں فرمایا۔ اب کی ضرورت ـــــ یا مستقبل کی ضرورت کے لحاظ سے میرے لئے مضر ہے تو اس کام کو نہ ہونے دے اور اس کے شر سے مجھے بچالے، اور میرے لئے خیر جہاں بھی ہو، وہ مقدّر فرما اور مجھے اس پر اطمینان بخش۔

شہریت اور اس کے حقوق

۴۱۳ ـــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ۔

(ترمذی کتاب الصلوۃ باب ماجاء لِيَلِينى منكم اولوالاحلام)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تم میں سے صاحبِ فہم اور بڑی عمر والے افراد مجھ سے قریب رہا کریں، پھر درجہ بدرجہ عمر اور فہم والے افراد۔ اور دیکھو آپس میں بُغض، کینہ اور اختلافات نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف ہو جائے گا۔ (یعنی تم میں پُھوٹ پڑ جائے گی) اور بازاروں میں شور وغوغا کرنے سے بچو۔

۴۱۴ ـــــ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : غَطُّوا الْاِنَاۤءَ ، وَاَوْكُوا السِّقَاۤءَ ، وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ ، وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاۤءً ، وَلَا يَفْتَحُ بَابًا ، وَلَا يَكْشِفُ اِنَاۤءً ۔ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ يَعْرُضَ عَلٰى اِنَاۤئِهٖ عُوْدًا ، وَيَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ ۔ (مسلم کتاب الاشربہ باب الامر بتغطیۃ الاناء)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اپنے برتنوں کو ڈھانک کر رکھا کرو۔ مشکوں کا مُنہ بند رہنا رہے یعنی پینے کے بعد پانی کو کُھلے منہ نہ رکھو۔ اپنے دروازے رات کو بند رکھو۔ دیا بُجھا کر سوو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو شیطان تمہاری مشک کا مُنہ کھول نہیں سکے گا۔ تمہارا دروازہ نہیں کھول سکے گا۔ برتن ننگا نہیں کر سکے گا یعنی تم ہر قسم کے نقصان سے بچ جاؤ گے۔ اگر کسی کے پاس برتن ڈھانکنے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو برتن پر آڑے انداز میں لکڑی ہی رکھ دو اور ایسا کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام

لو یعنی بِسمِ اللہ پڑھو۔ دِیا جلتے رہنے سے یہ نقصان ہوسکتا ہے کہ گھر میں رہنے والے چوہے وغیرہ اس کی بتّی گھسیٹ لے جائیں اور اس طرح آگ لگ جائے۔

۴۱۵ —— عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْہَا ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ، قَالُوْا : مَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَ کَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّہْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ ۔

(بخاری کتاب الاستیذان باب یاایّھا الذین اٰمنوا لا تدخلوا بیوتًا)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہم وہاں بیٹھنے پر مجبور ہیں، اس کے بغیر چارہ نہیں، ہم ان جگہوں پر بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں اور آپس میں مشورہ کرتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا جب تم وہاں بیٹھنے پر مجبور اور مُصر ہو تو پھر راستے کو اس کا حق دیا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ راستے کا حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا نظر نیچی رکھنا، دُکھ دینے سے بچنا، سلام کا جواب دینا، نیک بات کی تلقین کرنا اور بُری بات سے روکنا۔

۴۱۶ —— عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَھُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ

فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ : اِسْتَاخِرْنَ فَاِنَّهٗ لَيْسَ لَكُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيْقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِيْقِ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰى اِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ مِنْ لُصُوْقِهَا بِهٖ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی مشی النساء فی الطریق)

حضرت ابی اُسَید انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد سے باہر جس وقت عورتیں گلی میں مردوں کے ساتھ مل کر بھیڑ کی شکل میں چل رہی تھیں یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ خواتین راستہ کے ایک طرف ہو کر یعنی فٹ پاتھ پر چلیں ۔ یہ مناسب نہیں کہ وہ راستہ کی روک بن جائیں ۔ ابواُسَید بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد عورتیں سڑک کے ایک طرف ہو کر دیوار کے ساتھ ساتھ ہو کر چلا کرتیں ۔ بعض اوقات تو وہ اس قدر دیوار کے ساتھ لگ کر چلتیں کہ ان کے کپڑے دیوار کے ساتھ اٹک اٹک جاتے ۔

۴۱۷ —— عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اِلَّا كَانَ مَا اُكِلَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً، وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً وَلَا يَرْزَؤُهٗ اَحَدٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةٌ۔

(مسلم باب فضل الغرس والزرع وبخاری)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان پھلدار درخت لگاتا ہے خواہ اس کا پھل کھایا جائے

یا چُرایا جائے اس کے لگانے والے کو ثواب ملے گا اور وہ اس کی طرف سے صدقہ ہوگا۔ اسی طرح جو اس کی ٹہنیاں کاٹتا ہے اس کا بھی اس کو ثواب ملے گا، اور اس کی طرف سے صدقہ ہوگا۔

۴۱۸ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ یَزْرَعُ زَرْعًا فَیَاکُلُ مِنْہُ اِنْسَانٌ اَوْ طَیْرٌ اَوْ بَہِیْمَۃٌ اِلَّا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃٌ۔

(ترمذی ابواب الاحکام باب فی فضل الغرس)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو کوئی مسلمان درخت لگائے یا کھیتی کرے اور اس کے لگائے ہوئے درخت یا کھیتی کی پیداوار انسان پرندے یا جانور کھائیں تو یہ اس درخت لگانے یا کھیتی کرنے والے شخص کی طرف سے صدقہ ہے۔

۴۱۹ —— عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقَدْ رَاَیْتُ رَجُلًا یَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّۃِ فِیْ شَجَرَۃٍ قَطَعَہَا مِنْ ظَھْرِ الطَّرِیْقِ کَانَتْ تُؤْذِی الْمُسْلِمِیْنَ، وَفِیْ رِوَایَۃٍ، مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَۃٍ عَلٰی ظَھْرِ طَرِیْقٍ فَقَالَ: وَاللّٰہِ! لَاُنَحِّیَنَّ ھٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ لَا یُؤْذِیْہِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ۔ (مسلم کتاب البرّ والصلۃ باب فضل ازالۃ الأذی عن الطریق)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو جنّت میں پھر رہا تھا۔ اس نے صرف

یہ نیکی کی تھی کہ ایک کانٹے دار درخت کو جس سے راہ گزرنے والے مسلمانوں کو تکلیف ہوتی تھی، راستے سے کاٹ دیا تھا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے راستہ میں ایک درخت کی لٹکی ہوئی ٹہنی دیکھی جس سے مسلمانوں کو گزرتے وقت تکلیف ہوتی تھی۔ اس نے کہا۔ خدا کی قسم! میں اس ٹہنی کو کاٹ کر پرے ہٹادوں گا تا کہ مسلمانوں کو یہ تکلیف نہ دے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس (کے اس فعل) کی قدر کی اور اس کو بخش دیا۔

۴۲۰ —— عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا مَرَّ اَحَدُ کُمْ فِیْ مَسْجِدِنَا اَوْ فِیْ سُوْقِنَا وَمَعَہٗ نَبْلٌ فَلْیُمْسِكْ عَلٰی نِصَالِھَا اَنْ تُصِیْبَ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی النبل یدخل فی المسجد)

حضرت ابوموسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد یا بازار سے گزرے تو اپنے نیزہ کی اَنّی کو پکڑ لے ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کو لگ جائے۔

۴۲۱ —— عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَمْسَكَ کَلْبًا فَاِنَّہٗ یَنْقُصُ مِنْ عَمَلِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ اِلَّا کَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِیَۃٍ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ : مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا لَیْسَ بِکَلْبِ صَیْدٍ وَلَا مَاشِیَۃٍ وَلَا اَرْضٍ فَاِنَّہٗ یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِہٖ قِیْرَاطَانِ کُلَّ یَوْمٍ۔ (بخاری کتاب الحرث باب اقتناء الکلب للحرث، مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص بلا ضرورت کتّا رکھتا ہے ہر روز اس کے اعمال میں سے ایک قیراط کم ہوجاتا ہے۔ ہاں، انسان حسبِ ضرورت فصل یا ریوڑ وغیرہ کی رکھوالی کے لئے کتّا رکھ سکتا ہے۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ جو شخص شکاری کتّے یا کھیتی اور مویشیوں کی رکھوالی کرنے والے کتّے کے سوا صرف شوقیہ کتّا پالتا ہے اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوجاتے ہیں۔

پڑوسی کے حقوق اور پڑوسی سے حُسنِ سلوک

۴۲۲ — عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ وَعَآئِشَةَؓ قَالَا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِىْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔ (بخاری کتاب الادب باب الوصایا بالجار)

حضرت ابن عمرؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبریلؑ ہمیشہ مجھے پڑوسی سے حُسنِ سلوک کی تاکید کرتا آرہا ہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ کہیں وہ اُسے وارث ہی نہ بنادے۔

۴۲۳ — عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيْفَ لِيْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ

اَوْ اِذَا اَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ : قَدْ اَحْسَنْتَ ، فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ : قَدْ أَسَأْتَ، فَقَدْ اَسَأْتَ۔

(ابن ماجہ ابواب الزھد باب ثناء الحسن)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے کس طرح معلوم ہو کہ میں اچھا کر رہا ہوں یا بُرا کر رہا ہوں ۔حضورؐ نے فرمایا جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے ہوئے سُنو کہ تم بڑے اچھے ہو تو سمجھ لو کہ تمہارا طرزِ عمل اچھا ہے اور جب تم پڑوسیوں کو یہ کہتے سنو کہ تم بڑے بُرے ہو تو سمجھ لو کہ تمہارا رویّہ بُرا ہے۔

۴۲۴ ـــــ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍوؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ۔

(ترمذی ابواب البرّ والصلة باب ماجاء فی الحق الجوار)

حضرت عبداللہ بن عَمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سے وہ ساتھی اچھا ہے جو اپنے ساتھی کے لئے اچھا ہو۔اور پڑوسیوں میں وہ پڑوسی بہترین ہے جو اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرے۔

۴۲۵ ـــــ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا اَبَا ذَرٍّ ! إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَآءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ ۔ (مسلم کتاب البر والصلة باب الوصية بالجار والاحسان اليه)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! جب تم کبھی اچھا سالن پکاؤ تو اس کا شوربا کچھ زیادہ کرلیا کرو اور اپنے پڑوسی کا بھی خیال رکھو یعنی کسی نہ کسی پڑوسی کو بھی اس میں سے سالن بھجواؤ۔

۴۲۶ —— عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ ۔ (بخاری کتاب الادب باب لا تحقرن جارة لجارتها)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اے مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنی پڑوسن سے حقارت آمیز سلوک نہ کرے۔ اگر بکری کا ایک پایہ بھی بھیج سکتی ہو تو اسے بھیجنا چاہئے۔ (اس میں شرم کی کوئی بات نہیں)

۴۲۷ —— عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا

اَوْلِيَسْكُتْ ۔ (بخاری کتاب الادب باب من کان یؤمن باللہ والیوم الاٰخر)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے یعنی سچّا مومن ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اپنے مہمان کا احترام کرے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ بھلائی اور نیکی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔

۴۲۸ —— عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ! وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ! وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ! قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلَّذِیْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔

(بخاری کتاب الادب باب اثم من لا یأمن جارہ بوائقہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہے۔ آپؐ سے پوچھا گیا۔ یا رسول اللہ! کون مومن نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ وہ جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں اور اس کے اچانک واروں سے محفوظ نہ ہو۔

۴۲۹ —— عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ

اَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَيَحُوْطُهُ مِنْ وَّرَائِهِ۔

(ابوداؤد کتاب الادب فی النصیحۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مومن دوسرے مومن کے لئے آئینہ ہے یعنی اپنا آپ اس میں دیکھتا ہے۔ اور ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے۔ اپنے بھائی کا مال ومتاع ضائع کرنے سے بچو اور اس کی غیر حاضری میں اس کے مال کی دیکھ بھال کرو۔

صفائی اور نظافت

۴۳۰ ـــــ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ۔

(مسلم کتاب الطھارۃ باب فضل الوضوء)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : طہارت ، پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا بھی ایمان کا ایک حصّہ ہے۔

۴۳۱ ـــــ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ بِطِیْبٍ فَلْیَصِبْ مِنْہُ۔

(مسند الامام الاعظم کتاب الادب صفحہ ۲۱۱)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب تمہیں کوئی دوست بطور تحفہ خوشبو دے تو اسے قبول کرو اور اسے استعمال کرو۔

۴۳۲ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ ۔ اَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: اَلْخِتَانُ، وَالْاِسْتِحْدَادُ، وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ۔ (بخاری کتاب اللباس باب قص الشارب ومسلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: پانچ باتیں فطرتِ انسانی میں رکھی گئی ہیں۔ختنہ کرنا، زیرِ ناف بال لینا، ناخن اتروانا، بغلوں کے بال لینا، اور مونچھیں تراشنا۔

۴۳۳ —— عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَآءُ اللِّحْیَةِ، وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَآءِ، وَقَصُّ الْاَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَآءِ قَالَ الرَّاوِیْ: وَنَسِیْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ، قَالَ وَكِیْعٌ، وَهُوَ اَحَدُ رُوَاتِهٖ: اِنْتِقَاصُ الْمَآءِ یَعْنِی الْاِسْتِنْجَآءَ۔

(مسلم کتاب الطهارت باب خصال الفطرة)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس باتیں فطرت انسانی میں داخل ہیں۔مونچھیں تراشنا، داڑھی رکھنا،

مسواک کرنا، پانی سے ناک صاف کرنا، ناخن کٹوانا، انگلیوں کے پورے صاف رکھنا، بغلوں کے بال لینا، زیرِ ناف بال لینا، استنجا کرنا۔ راوی کہتا ہے کہ میں دسویں بات بھول گیا ہوں، شاید وہ (کھانے کے بعد) کُلّی کرنا ہے۔

۴۳۴ —— عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّاسِ وَاللِّحْيَةِ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ كَاَنَّهٗ يَأْمُرُهٗ بِاِصْلَاحِ شَعْرِهٖ وَلِحْيَتِهٖ فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا اَنْ يَّأْتِيَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّاسِ كَاَنَّهٗ شَيْطَانٌ۔

(مؤطا امام مالک۔ جامع ماجاء فی الطعام والشراب واصلاح الشعر)

حضرت عطاء بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم ایک دن مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص پراگندہ بال اور بکھری داڑھی والا آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اشارہ سے سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ سر کے اور داڑھی کے بال درست کرو۔ جب وہ سر کے بال ٹھیک ٹھاک کر کے آیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا یہ بھلی شکل بہتر ہے یا یہ کہ انسان کے بال اس طرح بکھرے اور پراگندہ ہوں کہ شیطان اور بھوت لگے۔

بیت الخلاء میں جانے کے متعلق ہدایات

۴۳۵ —— عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ : اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الخلاء، بخاری کتاب الوضوء باب مایقول عند الخلاء)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء جانے لگتے تو یہ دعا پڑھتے : اے میرے خدا مَیں تیری پناہ چاہتا ہوں، نقصان پہنچانے والے گندے خیالات اور جراثیم سے اور نقصان پہنچانے والی گندگیوں اور بیماریوں سے۔

۴۳۶ —— عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْخَلَآءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ اِدَاوَۃً مِنْ مَّآءٍ وَعَنَزَۃً یَسْتَنْجِیْ بِالْمَآءِ ۔

(بخاری کتاب الوضوء باب حمل العنزۃ مع الماء فی الاستنجاء جلد ۱ صفحہ ۲۷)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء جاتے تو مَیں اور ایک اور لڑکا پانی کا لوٹا اور آپؐ کی چھڑی اُٹھائے ہوتے۔ حضورؐ فراغت کے بعد پانی سے استنجا کرتے۔

۴۳۷ —— عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا اَتَى اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يُوَلِّهَا ظَهْرَهٗ۔

(بخاری کتاب الوضوء باب لا تستقبل القبلة بغائط او بول)

حضرت ابوایّوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لئے بیٹھے تو نہ اپنا منہ قبلہ کی طرف کرے اور نہ اپنی پیٹھ۔

۴۳۸ —— عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ قَالُوْا : وَمَا اللَّعَّانَانِ؟ قَالَ : اَلَّذِیْ يَتَخَلّٰى فِیْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ ظِلِّهِمْ۔

(مسلم کتاب الطهارة باب النهی عن التخلی فِی الطریق والظلال)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو لعنتی کاموں سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ لعنت کا مستحق بنانے والے وہ دو کام کون سے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ لوگوں کی گزرگاہ میں پاخانہ پھرنا یا ایسی سایہ دار جگہ میں پاخانہ کرنا جہاں لوگ آ کر آرام کے لئے بیٹھتے ہوں۔

سونے اور بیدار ہونے کے آداب

۴۳۹ —— عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ نَامَ عَلٰی شِقِّہٖ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قَالَ : اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ، وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ، رَغْبَةً وَرَھْبَةً اِلَیْکَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجٰی اِلَّا اِلَیْکَ، اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ، وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب النوم علی الشق الأیمن)

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر سونے کے لئے جاتے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹ کر یہ دُعا مانگتے ۔ اے میرے اللہ! میں اپنے آپ کو تیرے حوالے کرتا ہوں، اپنی آبرو تیرے سپرد کرتا ہوں، اپنے سب معاملات تیرے حوالے کرتا ہوں اور تجھے اپنا سہارا بناتا ہوں ۔ تیری طرف رغبت رکھتا ہوں اور تجھی سے ڈرتا ہوں ۔ تیرے سوا کوئی جائے پناہ نہیں اور نہ ہی کوئی جائے نجات ۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لاتا ہوں جو تُو نے اُتاری ہے اور تیرے اس نبی پر بھی ایمان لاتا ہوں جو تُو نے بھیجا ہے۔

۴۴۰ —— عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا ، وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب وضع الید تحت الخد الیمنی)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت سونے کے لئے جب بستر پر آتے تو اپنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور پھر یہ دُعا مانگتے ۔ اے اللہ! مَیں تیرے نام کی مدد سے مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں یعنی سوتا ہوں اور جاگتا ہوں ۔ جب آپؐ بیدار ہوتے تو یہ دُعا مانگتے : سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اس کے پاس ہی سب نے جا اکٹھے ہونا ہے۔

۴۴۱ —— عَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا أَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ : بِاسْمِكَ اَللّٰهُمَّ وَ اَحْيَا وَاَمُوْتُ، وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب ما یقول اذا اَصبح)

حضرت حذیفہؓ اور حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سونے کے لئے بستر پر تشریف لے جاتے تو اس طرح دُعا کرتے اے میرے اللہ! میں تیرے نام کی برکت سے زندہ ہوتا ہوں اور مرتا ہوں یعنی بیدار ہوتا ہوں اور سوتا ہوں ۔ اور جب آپؐ بیدار ہوتے تو یہ دُعا

مانگتے۔ اس اللہ کی میں حمد و ثناء کرتا ہوں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف سب نے لوٹ کر جانا ہے۔

۴۴۲ —— عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا فُلَانُ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلْ : اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ، وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ ؛ فَاِنَّكَ اِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنِ الْبَرَاءِ :قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا اَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ وَقُلْ وَذَكَرَ نَحْوَهٗ ثُمَّ قَالَ : وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَقُوْلُ ۔

(مسلم کتاب الذکر باب ما یقول عند النوم و اخذ المضجع)

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے میاں! جب تم اپنے بستر پر آرام کرنے کیلئے آؤ تو یہ دُعا کرو۔ اے میرے اللہ! مَیں نے اپنی جان تیرے سپرد کی، مَیں نے اپنا رُخ تیری طرف پھیر لیا، مَیں نے اپنا سب کچھ تیرے سپرد کر دیا، میری پُشت پناہ تو ہی ہے، مَیں تیری طرف رغبت رکھتا ہوں اور تجھ سے ڈرتا ہوں، نہ کوئی جائے پناہ

ہے نہ کوئی جائے نجات مگر تُو ہی۔ مَیں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تُو نے نازل کی اور تیرے اس نبی کو مانا جس کو تُو نے بھیجا۔ یہ دعا سکھانے کے بعد حضورؐ نے فرمایا۔ اگر تو یہ دُعا پڑھ کر سویا اور اسی رات فوت ہو گیا تو فطرتِ صحیحہ پر تیری وفات ہوگی اور اگر صبح زندہ اُٹھا تو نیکی اور بھلائی تیرے مقدّر میں ہوگی۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جب تو بستر پر لیٹنے لگے تو پہلے وضو کر جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے پھر دائیں پہلو پر لیٹ جا اور پھر یہ دعا پڑھ یہ سب سے آخر میں ہو اس کے بعد کوئی بات چیت نہ کی جائے۔

۴۴۳ ـــــ عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا قَامَ مِنَ النَّوْمِ یَشُوْصُ فَاہُ بِالسِّوَاكِ۔

(بخاری کتاب الجمعة باب السواک یوم الجمعة)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو کر اُٹھتے تو مسواک سے اپنے مُنہ کو صاف کرتے۔

۴۴۴ ـــــ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰی سَطْحٍ لَیْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَیْهِ۔

(ترمذی ابواب الادب)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایسے چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے جس پر پردہ کی دیوار نہ ہو۔

۴۴۵ ـــــ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ :

اِحۡتَرَقَ بَیۡتٌ بِالۡمَدِیۡنَةِ عَلٰی اَھۡلِہٖ مِنَ اللَّیۡلِ ، فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ بِشَأۡنِھِمۡ قَالَ : اِنَّ ھٰذِہِ النَّارَ عَدُوٌّ لَکُمۡ فَاِذَا نِمۡتُمۡ فَاَطۡفِئُوۡھَا ۔

(بخاری کتاب الاستیذان باب لا یترک النّار فی البیت عند النوم)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ کے ایک آدمی کا گھر رات کے وقت جل گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے فرمایا۔ آگ تمہاری دشمن ہے، آگ کو اچھی طرح بُجھا کر سویا کرو۔

آدابِ کلام

۴۴۶ ـــ عَنۡ اَبِیۡ جُرَیٍّ جَابِرِ بۡنِ سَلِیۡمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ : رَاَیۡتُ رَجُلًا یَصۡدِرُ النَّاسُ عَنۡ رَأۡیِہٖ ۔ لَا یَقُوۡلُ شَیۡئًا اِلَّا صَدَرُوۡا عَنۡہُ ، قُلۡتُ : مَنۡ ھٰذَا ؟ قَالُوۡا : رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ : قُلۡتُ : عَلَیۡکَ السَّلَامُ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ ! مَرَّتَیۡنِ ۔ قَالَ : لَا تَقُلۡ عَلَیۡکَ السَّلَامُ ، عَلَیۡکَ السَّلَامُ تَحِیَّةُ الۡمَوۡتٰی ۔ قُلۡ : اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ قَالَ ۔ قُلۡتُ : اَنۡتَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ؟ قَالَ : اَنَا رَسُوۡلُ اللّٰہِ الَّذِیۡ اِذَا

اَصَابَكَ ضَرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَإِذَا اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ اَنْبَتَهَا لَكَ ، وَإِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرٍ اَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّ عَلَيْكَ، قَالَ : قُلْتُ : اِعْهَدْ اِلَيَّ ۔ قَالَ : لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا ، قَالَ : فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا ، وَلَا بَعِيْرًا ، وَلَا شَاةً ۔ وَلَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا ،وَاَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهَكَ ، اِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ ، وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ ، فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ ، وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ ، فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ ، وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ اَوْ عَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ۔

(ابوداؤد کتاب اللباس باب ماجاء فی اسبال الازار)

حضرت ابوجُری جابر بن سلیمؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس سے ہدایت اور مشورہ طلب کرنے کیلئے آتے ہیں یعنی وہ مَرجعِ عوام ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے لوگ اس کو قبول کرتے ہیں۔ مَیں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ چنانچہ میں آگے بڑھا اور دو دفعہ عَلَیْکَ السَّلَامُ کے الفاظ کہے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا یوں سلام نہ کرو، یہ تو مُردوں کا سلام ہے۔ زندوں کا سلام اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ ہے۔ یعنی سلامتی ہو آپ پر' جابر کہتے ہیں پھر میں نے عرض کیا۔ کیا آپؐ اللہ کے رسول ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! میں اُس اللہ کا رسول

ہوں کہ جب تجھے کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور تُو اس سے دُعا کرتا ہے تو وہ تیری دُعا کو سُنتا ہے اور اس تکلیف کو دُور کر دیتا ہے اور جب تجھے قحط سالی سے دو چار ہونا پڑے اور تُو اس سے دعا کرے تو وہ تیرے کھیت ہرے بھرے کر دیتا ہے اور جب تُو کسی بیابان جنگل میں ہو اور تیری سواری گم ہو جائے اور تُو اس سے دعا کرے تو وہ تیری سواری تجھے واپس دلا دیتا ہے۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ پھر میں نے عرض کیا مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا کسی کو گالی نہ دو۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے کسی کو گالی نہیں دی۔ نہ کسی آزاد کو اور نہ کسی غلام کو نہ کسی اونٹ کو نہ کسی بکری کو۔ اسی طرح آپؐ نے یہ بھی فرمایا۔ معمولی سی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو، بشاشت اور خندہ پیشانی کے ساتھ اپنے بھائی سے بات کرنا بھی نیکی ہے۔ اپنا تہبند نصف پنڈلی تک اونچا باندھو۔ اگر ایسا نہ کر سکو تو زیادہ سے زیادہ ٹخنوں تک رکھ سکتے ہو اس سے نیچے لٹکانا ٹھیک نہیں کیونکہ تہبند کا زمین پر گھسٹنا تکبّر کا انداز ہے اور اللہ تعالیٰ تکبّر پسند نہیں کرتا۔ اگر کوئی آدمی تجھے گالی دے یا ایسی کمزوری کا طعنہ دے جو تُجھ میں ہے تو تُو اس کے مقابلے میں اُسے ایسے عیب کا طعنہ نہ دے جو تیرے علم کے مطابق اس میں ہے تو اس شخص کی زیادتی کا سارا وبال اُسی پر پڑے گا۔ (وہی نقصان اٹھائے گا اور تم اللہ تعالیٰ کے حضور سے صبر کا اجر پاؤ گے)

۴۴۷ - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ! مَا النَّجَاةُ ؟ قَالَ : اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ

وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ۔ (ترمذی ابواب الزھد۔باب ماجاء فی حفظ اللسان)

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا نجات اور بچاؤ کی بہترین راہ کیا ہے آپؐ نے فرمایا۔ اپنی زبان کو روک کر رکھو، اپنا گھر مہمانوں کے لئے کھلا رکھو اور اپنی غلطیوں پر نادم ہو کر خدا کے حضور رویا کرو۔

۴۴۸ —— عَنْ ثُوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طُوْبٰى لِمَنْ مَلَكَ لِسَانَهٗ وَوَسِعَهٗ بَيْتُهٗ وَبَكٰى عَلٰى خَطِيْئَتِهٖ۔

(الترغیب والترھیب الترغیب فی العزلۃ صفحہ ۲۲۰ بحوالہ طبرانی فی الاوسط)

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کی زبان اس کے قابو میں ہو اس کا مکان (مہمانوں کے لئے) کشادہ ہو اور وہ خدا کے حضور نادم ہو کر اپنی غلطیوں پر روتا ہو۔

۴۴۹ —— عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سَلِيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَيْسَرِ الْعِبَادَةِ وَاَهْوَنِهَا عَلَى الْبَدَنِ، اَلصَّمْتُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ۔

(الترغیب والترھیب، الترغیب فی الخلق الحسن وفضلہ جلد ۲ صفحہ ۱۸۳ بحوالہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الصمت)

حضرت صفوان بن سلیمؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسی آسان عبادت نہ بتاؤں جو بجالانے کے لحاظ سے بڑی ہلکی ہے۔ خاموشی اختیار کرو بے ضرورت بات نہ کرو اور اچھے اخلاق اپناؤ۔

آداب وامثال

۴۵۰ — عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰی وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَیْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَیِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَأَ ، وَالْعُشْبَ الْكَثِیْرَ ، وَكَانَ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَسَقَوْا وَرَعَوْا وَاَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا اُخْرٰی اِنَّمَا هِیَ قِیْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَآءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً ، فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهٗ بِمَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ ، وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ یَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا ، وَلَمْ یَقْبَلْ هُدَی اللّٰهِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب بیان مثل ما بعث به النبی صلی اللہ علیه وسلم من الهدی والعلم)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے جو ہدایت اور علم دے کر مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال اس بارش کی سی ہے جو زمین پر برسی اس زمین کے اچھے حصّے نے اس بارش کا اثر قبول کیا۔ فصل اچھی ہوئی، چارہ اور گھاس خوب اُگا۔ زمین کی ایک قسم ایسی ہوتی ہے جو پانی روک لیتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے لوگ خود یہ پانی پیتے ہیں، اپنے جانوروں کو پلاتے ہیں اور اپنی کھیتیاں سیراب کرتے ہیں۔ زمین کی ایک تیسری قسم ہوتی ہے چٹیل، شور اور ویران۔ نہ پانی کو روک سکتی ہے، نہ فصل اور گھاس اُگا سکتی ہے۔ پس اسی مثال کے مطابق ایک شخص ایسا ہوتا ہے جو دین کو سمجھ کر حاصل کرتا ہے، اس سے فائدہ اٹھاتا ہے اور جو کچھ اللہ نے مجھے دے کر بھیجا ہے اسے خود بھی سیکھتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے اور چٹیل زمین کی مثال اس شخص کی ہے جس نے اس ہدایت کو نہ سر اُٹھا کر دیکھا نہ اس پر توجّہ دی اور اللہ تعالیٰ نے جو ہدایت دیکر مجھے بھیجا ہے اسے قبول نہ کیا۔

شعر و شاعری

۴۵۱ —— عَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ

سِحْرًا وَّاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا وَاِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عَيَالًا ۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب ماجاء فی الشعر)

حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بعض باتیں جادو کی طرح اثر انگیز ہوتی ہیں اور بعض علم مراحل جہالت کا مظہر ہوتے ہیں اور بعض شعر حکمت اور دانائی کے مضامین سے پُر ہوتے ہیں اور بعض باتیں کہنے والے کے لئے مصیبت اور وبال کا باعث بن جاتی ہیں۔

۴۵۲ —— عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ ذُکِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشِّعْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : ھُوَ کَلَامٌ فَحَسَنُہٗ حَسَنٌ وَقَبِیْحُہٗ قَبِیْحٌ۔

(۱- دارقطنی باب خبر الواحد یوجب العمل جلد ۴ صفحہ ۱۵۵، ۲- مشکوۃ باب البیان والشعر)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس شعر کے اچھے یا بُرے ہونے کا ذکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا۔ شعر ایک اندازِ کلام ہے جو اشعار عمدہ اور پاکیزہ مضامین پر مشتمل ہیں وہ اچھے ہیں اور جو گھٹیا اور فحش مطالب کے حامل ہیں وہ بُرے اور مخربِ اخلاق ہیں۔

۴۵۳ —— عَنْ عَمْرِوبْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :

رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ: ھَلْ مَعَکَ مِنْ شِعْرِ اُمَیَّۃَ بْنِ اَبِی الصَّلْتِ شَیْءٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ! قَالَ: ھِیْہِ، فَاَنْشَدْتُّہٗ بَیْتًا۔ فَقَالَ: ھِیْہِ، ثُمَّ اَنْشَدْتُہٗ بَیْتًا فَقَالَ: ھِیْہِ حَتّٰی اَنْشَدْتُہٗ مِائَۃَ بَیْتٍ۔ (مسلم کتاب الشعر)

حضرت عمرو بن شرید اپنے والد شریدؓ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا۔ حضوؐر نے مجھے فرمایا کہ تمہیں اُمیّہ بن ابی صلت کے اشعار یاد ہیں میں نے عرض کیا۔ حضوؐر یاد ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تو کچھ سناؤ میں نے کچھ اشعار سنائے۔ حضور نے مزید سنانے کا ارشاد فرمایا۔ مَیں نے کچھ اور اشعار سنائے۔ حضوؐر نے فرمایا کچھ اور، میں نے حضور کو اس طرح تقریباً ایک سو شعر سنائے۔

۴۵۴ — عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ اَنْزَلَ فِی الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ یُجَاھِدُ بِسَیْفِہٖ وَلِسَانِہٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَکَاَنَّمَا تَرْمُوْنَھُمْ بِہٖ نَضْحَ النَّبْلِ۔
(مشکوۃ باب البیان والشعر)

حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور شعر اور شعراء کے بارہ میں جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اس کا علم تو حضور کو ہے (پھر میں کس طرح بذریعہ اشعار

کفار کی ہجو لکھوں) اس پر آپؐ نے فرمایا مومن کبھی تلوار سے جہاد کرتا ہے اور کبھی زبان سے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم اس وقت (بذریعہ ہجویہ اشعار) ایک طرح سے انہیں تیروں سے چھلنی کر رہے ہو۔

۴۵۵ — عَنْ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَعْضِ الْمَشَاھِدِ وَقَدْ دَمِیَتْ اِصْبَعُہٗ فَقَالَ :

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ
وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ

(مسلم کتاب الجہاد باب مالقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اذی المشرکین والمنافقین)

حضرت جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک فوجی معرکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی[1] زخمی ہوگئی تو آپؐ نے اُنگلی کو مخاطب کرتے ہوئے یہ شعر پڑھا۔

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ ** وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ

یعنی تُو تو ایک اُنگلی ہے جو زخمی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس تکلیف سے دوچار ہوئی ہے۔

---

[1] اُسد الغابۃ میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کی ایک انگلی زخمی ہوئی تھی۔

تفریح ومزاح اور ورزش

۴۵۶ ـــــ عَنْ قَتَادَةَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ ، هَلْ کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضْحَکُوْنَ ؟ قَالَ : نَعَمْ، وَالْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِهِمْ اَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ ـ وَقَالَ بِلَالُ ابْنُ سَعْدٍ : اَدْرَکْتُهُمْ یَشْتَدُّوْنَ بَیْنَ الْاَغْرَاضِ وَیَضْحَكُ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ فَاِذَا کَانَ اللَّیْلُ کَانُوْا رُهْبَانًا ـ (مشکوۃ باب الضحک صفحہ ۴۰۶)

حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کبھی ہنستے بھی تھے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں ہنستے تھے اور ایمان ان کے دلوں میں پہاڑ سے بھی عظیم تر تھا اور بلالؓ بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میں نے انہیں تیراندازی کی مشق کرتے اور اس دوران ایک دوسرے پر ہنستے بھی دیکھا یعنی وہ بڑے زندہ دل اور خوش مزاج تھے۔لیکن جب رات ہوتی تو وہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں اس طرح محو ہوتے گویا تارک الدنیا ہیں۔

۴۵۷ ـــــ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْهِ الصُّبْحَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَکَانُوْا

يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَأْخُذُوْنَ فِيْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ فَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

(مسلم كتاب الفضائل باب تبسمه صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحسنِ عشرته ، وكتاب الصلٰوة باب فضل الجلوس فى مصلاه بعد الصبح وفضل المساجد)

حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر کے بعد سورج نکلنے تک مصلّے پر تشریف فرما رہتے ۔ جب سورج نکل آتا تو آپؐ اُٹھ جاتے ۔ اس وقت حضورؐ کے صحابہ بیٹھے آپس میں باتیں کرتے رہتے اور ایامِ جاہلیت کے واقعات یاد کر کے ہنستے اور حضورؐ بھی ان کی باتیں سن کر مسکراتے ۔

۴۵۸ —— عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ فَكَانَ اَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُوْنَ أَشْيَاءَ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ ۔

(ترمذی کتاب الادب ۔ باب ماجاء فی انشاء الشعر)

حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں سو سے زیادہ دفعہ بیٹھنے کی سعادت ملی ۔ آپؐ کے صحابہؓ ان مجالس میں (بعض اوقات) ایک دوسرے کو شعر بھی سناتے اور جاہلیت کے زمانہ کے واقعات کا ذکر بھی ہوتا ۔ آپؐ خاموش (بیٹھے باتیں سنتے) رہتے اور بعض اوقات ان کی خوشی میں شامل ہونے کیلئے تبسّم بھی فرماتے ۔

۴۵۹ —— عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ : قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَۃِ تَبُوْكَ اَوْ حُنَیْنٍ وَفِیْ سَھْوَتِہَا سِتْرٌ فَھَبَّتْ رِیْحٌ فَکَشَفَتْ نَاحِیَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَآئِشَةَ لُعَبٍ، فَقَالَ : مَا ھٰذَا یَا عَآئِشَةُ ؟ قَالَتْ بَنَاتِیْ وَرَاٰی بَیْنَھُنَّ فَرَسًا لَّہٗ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ، فَقَالَ : مَا ھٰذَا الَّذِیْ اَرٰی وَسَطَھُنَّ ؟ قَالَتْ فَرَسٌ، قَالَ : وَمَا ھٰذَا الَّذِیْ عَلَیْہِ ؟ قَالَتْ : قُلْتُ : جَنَاحَانِ ، قَالَ فَرَسٌ لَہٗ جَنَاحَانِ ! قَالَتْ : اَمَا سَمِعْتَ اَنَّ لِسُلَیْمَانَ خَیْلًا لَھَا اَجْنِحَةٌ، قَالَتْ : فَضَحِكَ حَتّٰی رَاَیْتُ نَوَاجِذَہٗ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی اللعب بالبنات جلد ۲ صفحہ ۳۱۹)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک یا غزوۂ حنین سے واپس تشریف لائے اور حضرت عائشہؓ کے کمرہ کی الماری کے سامنے پردہ پڑا ہوا تھا۔ ہوا چلی تو پردہ ہٹا۔ وہاں حضرت عائشہؓ کی کچھ گڑیاں رکھی تھیں۔ حضورؐ نے پوچھا۔ اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا یہ میری گڑیاں ہیں۔ ان گڑیوں میں ایک گھوڑا بھی تھا جس کے کاغذ کے دو پَر تھے۔ آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا یہ گھوڑا ہے۔ پھر آپؐ نے اس کے پروں کی طرف اشارہ کیا اور پوچھا یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ نے جواب دیا۔ یہ اس کے پَر ہیں۔ حضورؐ نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ گھوڑا اور پَر۔؟ اس پر حضرت عائشہ نے معصومانہ انداز میں جواب دیا۔ کیا آپ نے نہیں

سُنا کہ حضرت سلیمانؑ کے گھوڑوں کے پَر تھے؟ حضورؐ اس پر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

۴۶۰ —— عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ عَلَيَّ وَقَالَ: ادْخُلْ، فَقُلْتُ أَ كُلِّيْ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ كُلُّكَ فَدَخَلْتُ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب ماجاء فِی المزاح)

حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوۂ تبوک کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور چمڑے کے ایک چھوٹے سے خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ میں نے حضور کو سلام عرض کیا۔ حضور نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا اندر آجاؤ میں نے عرض کیا۔ حضور پورے کا پورا اندر آجاؤں۔ حضور نے فرمایا ہاں پورے کے پورے آجاؤ۔ اس پر خیمہ میں چلا گیا۔

۴۶۱ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اِسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ، فَقَالَ: مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ۔

(ابوداؤد کتاب الادب ماجاء فی المزاح، ترمذی ابواب البرّ والصلۃ باب فی المزاح)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے سواری کے لئے جانور مانگا۔ حضوؐر نے اس سے فرمایا میں سواری کے لئے تمہیں اونٹنی کا بچہ دوں گا۔ وہ کہنے لگا حضوؐر میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا؟ اس پر حضوؐر نے فرمایا کیا اونٹ اونٹنی کا بچہ نہیں ہوتا؟

۴۶۲ — عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ: یَاذَا الْاُذُنَیْنِ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی المزاح، ترمذی ابواب البرّ والصلة باب فی المزاح)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک بار ازراہِ مزاح انہیں کہا اے دو کانوں والے۔

۴۶۳ — عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُمْرَأَةٍ عَجُوْزٍ : اِنَّہٗ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوْزٌ ۔ فَقَالَتْ : وَمَالَھُنَّ ؟ وَکَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ۔ فَقَالَ لَھَا : اَمَا تَقْرَئِیْنَ الْقُرْاٰنَ، اِنَّآ اَنْشَاْنٰھُنَّ اِنْشَآءً ۙ فَجَعَلْنٰھُنَّ اَبْکَارًا ۔

(رواہ الشرح السنة بحوالہ مشکوٰۃ باب المزاح صفحہ ۴۱۶)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک مرتبہ ایک بوڑھی عورت سے فرمایا کہ بوڑھی عورتیں جنّت میں نہیں جائیں گی۔ وہ عورت قرآن کریم پڑھتی تھی۔ گھبرا کر کہنے لگی۔ حضوؐر کس وجہ سے نہیں جائیں گی حضوؐر نے اس سے فرمایا۔ کیا

تُو نے قرآن کریم میں نہیں پڑھا ہے اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۙ کہ ہم نے انہیں (جنّت والیوں کو) نوعمر اور کنواریاں بنایا یعنی بوڑھی عورتیں بھی کنواری اور نوعمر بن کر جنّت میں جائیں گی۔

۴۶۴ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ : يَا اَبَا عُمَيْر ! مَا فَعَلَ النُّغَيْر ؟ وَكَانَ لَهٗ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهٖ فَمَاتَ ۔

(بخاری کتاب الادب باب الانبساط الی النّاس، ترمذی البر والصلة باب فی المزاح)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں بے تکلّف ہو کر گھُل مِل ہو جایا کرتے تھے۔ بعض اوقات میرے چھوٹے بھائی کو پیار سے فرماتے اَے ابوعمیر! تمہارے نُغَیر کو کیا ہوا۔ عمیر کے پاس ایک ممولہ تھا جس کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا اور وہ مر گیا تھا۔

۴۶۵ —— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا ۔ قَالَ : اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا ۔

(ترمذی ابواب البرّ والصلة باب ماجاء فی المزاح)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ کسی بات پر لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ حضور! آپ بھی کبھی کبھی ہم سے مزاح کر لیتے ہیں۔ اس پر حضورؐ نے ارشاد فرمایا میں حق کے سوا کچھ اور نہیں کہتا یعنی میرے مزاح میں خوش مزاجی کے علاوہ حکمت سچائی، بھلائی بھی ہوتی ہے جس کی طرف متوجّہ کرنا مقصد ہوتا ہے۔

۴۶۶ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَاَحَبُّ اِلَی اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ، وَفِیْ کُلٍّ خَیْرٌ، اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَلَا تَعْجَزْ ۔ وَاِنْ اَصَابَكَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ : لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ کَذَا کَانَ کَذَا وَ کَذَا ، وَلٰکِنْ قُلْ : قَدَرُ اللهِ ، وَمَاشَآءَ فَعَلَ ، فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ ۔

(مسلم کتاب القدر باب فی الامر بالقوۃ وترک العجز)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تندرست وتوانا مومن کمزور صحت والے مومن سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔ ہر ایک چیز میں خیر اور بھلائی ہے جو چیز نفع دیتی ہے اس کی ہمیشہ حرص رکھو۔ اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو، عاجز بن کر نہ بیٹھو۔ اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو یہ نہ کہو کہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا نہ ہوتا۔ بلکہ یہ کہو کہ میں نے کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر یہی تھی ۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔ کاش کہنا اور پچھتاوے اور حسرت کا اظہار کرنا شیطان کے اثر ڈالنے کی راہ ہموار کرتا ہے۔

۴۶۷ —— عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا کَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهٗ فَسَبَقْتُهٗ عَلٰی رِجْلِیْ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهٗ فَسَبَقَنِیْ قَالَ : هٰذِهٖ بِتِلْكَ

السَّبْقَةِ ۔ (ابوداؤد کتاب الجهاد باب فی السبق علی الرجل)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک سفر میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں ۔حضورؐ اور حضرت عائشہؓ نے دوڑ میں مقابلہ کیا۔حضرت عائشہؓ آگے بڑھ گئیں ۔لیکن ایک اور موقع پر جب کہ وہ کچھ موٹی ہوگئی تھیں، پھر دوڑ میں مقابلہ ہوا ۔حضرت عائشہؓ کہتی ہیں اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور حضورؐ نے فرمایا اے عائشہ! اس مقابلے کا بدلہ اتر گیا۔(مقصد یہ ہے کہ حضورؐ اپنے اہل سے دِلداری کا سلوک فرمایا کرتے تھے)

قسم کھانے کے آداب

۴۶۸ —— عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْھَا کُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِکُمْ ، فَمَنْ کَانَ حَالِفًا فَلْیَحْلِفْ بِاللّٰہِ اَوْلِیَصْمُتْ ۔

(بخاری کتاب الایمان والنذور باب لا تحلفوا بابائکم)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ تم کو اپنے آباء کے ناموں کی قسمیں کھانے سے منع

کرتا ہے جو شخص قسم کھانا چاہے وہ اللہ کے نام کی قسم کھائے یا چپ رہے۔

۴۶۹ —— عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰی يَمِيْنٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَأْتِ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ وَّ كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ ۔

(بخاری کتاب الایمان و مسلم)

حضرت عبدالرحمن بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اگر تو کسی کام کے متعلق قسم کھالے اور پھر تجھے اس سے بہتر کوئی بات نظر آئے تو اس قسم کو توڑ کر اس بہتر بات کو کرلو اور قسم توڑنے کا کفّارہ ادا کردو۔

ہر اچھا کام دائیں طرف سے شروع کرنے کی ہدایت

۴۷۰ —— عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُ كُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنٰی وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ ۔ لِتَكُنِ الْيُمْنٰی اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ ، وَاٰخِرَهُمَا

تُنْزَعُ۔ (بخاری کتاب الادب باب ینزع النعل الیسریٰ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب کوئی شخص جوتی پہننے لگے تو پہلے دایاں پاؤں پہنے اور جب اتارنے لگے تو پہلے بایاں پاؤں اتارے تا کہ شروع میں بھی دائیں طرف کا خیال رہے اور آخر میں بھی۔

۴۷۱ — عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَأْنِهٖ كُلِّهٖ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَنَعْلِهٖ۔ (ابوداؤد کتاب اللباس باب فی الانتعال)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حتی الامکان تمام کام دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ وضو یا غسل کرنے، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں بھی۔

۴۷۲ — عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ! اَتَأْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ؟ فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا، وَاللّٰهِ! لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا۔ فَتَلَّهٗ فِيْ يَدِهٖ۔

(بخاری کتاب الھبہ باب الھبۃ المقبوضۃ وغیر المقبوضۃ)

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پینے کے لئے کچھ (دودھ) پیش کیا گیا۔ آپؐ کے دائیں طرف ایک نوجوان بیٹھا تھا اور بائیں جانب بزرگ صحابہؓ بیٹھے تھے۔ آپؐ نے نوجوان سے کہا کیا تم اجازت دیتے ہو کہ (پہلے) میں ان (بزرگوں) کو دُوں نوجوان نے جواب دیا۔ نہیں۔ مَیں آپؐ کی طرف سے آئے ہوئے (برکتوں بھرے) اپنے حصّہ کو (کسی اور کے لئے) چھوڑ نہیں سکتا۔ چنانچہ آپؐ نے (پیالہ) اس کے ہاتھ میں پکڑا دیا (کہ اچھا بسم اللہ کرو۔)

لباس اور اس کے آداب

۴۷۳ —— عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِلْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبِیَاضَ فَاِنَّہَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ، وَ کَفِّنُوْا فِیْہَا مَوْتَاکُمْ۔

(ترمذی کتاب الجنائز باب ما یستحب من الاکفان)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ بہترین لباس ہے۔ اسی

طرح سفید کپڑوں میں ہی کفن دیا کرو۔

۴۷۴ — عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَتْ : کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقَمِیْصَ۔

(ترمذی کتاب اللباس باب فی القمیص)

حضرت اُمِّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں میں سے قمیص بہت پسند تھی۔

۴۷۵ — عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاہُ بِاسْمِہٖ ۔ عِمَامَةً ، اَوْ قَمِیْصًا ، اَوْ رِدَاءً ۔ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ، اَسْاَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ۔ (ترمذی کتاب اللباس باب مایقول اذالبس ثوبًا جَدِیْدًا)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے مثلاً عمامہ، قمیص، چادر۔ پھر آپؐ دعا کرتے کہ اے میرے اللہ! تو ہی تعریف کا مستحق ہے، تُو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں تُجھ سے اس کپڑے کے فائدے مانگتا ہوں اور اس کی خیر چاہتا ہوں اور اس کی بھی جس کے لئے یہ بنایا گیا اور مَیں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کپڑے کے نقصان اور اس مقصد کے شَر سے جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔

۴۷۶ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَیْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فِیْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ لِحِکَّةٍ کَانَتْ بِھِمَا۔

(بخاری کتاب اللباس باب ما یرخص للرجال من الحریر للحکۃ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو ریشم پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی کیونکہ ان دونوں کو خارش کی شکایت تھی ۔ (اور یہ لباس اس مرض کے لئے مفید ہے)

۴۷۷ —— عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْھَا ثِیَابٌ رِّقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ : یَا أَسْمَاءُ ! اِنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِیْضَ لَمْ یَصْلُحْ لَھَا اَنْ یُّرٰی مِنْھَا اِلَّا ھٰذَا وَھٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی وَجْھِہٖ وَکَفَّیْہِ۔

(ابوداؤد کتاب اللباس باب فیما تبدی المرأۃ من زینتھا)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ اسماء بنت ابی بکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت میں آئیں کہ وہ باریک کپڑا پہنے ہوئے تھیں۔ حضورؐ نے ان سے اعراض کیا اور فرمایا۔ اے اسماء جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے لئے مناسب نہیں ہے کہ منہ اور ہاتھوں کے سوا اس کے بدن کا کوئی اور حصہ نظر آئے۔

۴۷۸ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ وَالْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ۔

(ابوداؤد کتاب اللباس۔باب فی اللباس بالنساء)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ایسے مردوں پر بھی لعنت بھیجی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں یعنی عورتیں مردانہ اور مرد زنانہ لباس اور انداز بودو باش اختیار نہ کریں۔

سفر اور اس کے آداب

۴۷۹ — عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللهِ ! اِئْذَنْ لِيْ فِي السِّيَاحَةِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ سِيَاحَةَ اُمَّتِي الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(ابوداؤد کتاب الجهاد باب فی النهی عن السیاحة)

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے سیر و سیاحت

کی اجازت دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ میری اُمّت کی سیر و سیاحت اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد ہے۔

۴۸۰ —— عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِیْ سَفَرٍ فَلْیُؤَمِّرُوْا اَحَدَهُمْ ۔ (ابوداؤد کتاب الجهاد باب فی القوم یسافرون یومرون)

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی سفر پر جائیں تو اپنے میں سے کسی ایک کو اپنا امیر مقرّر کرلیں۔

۴۸۱ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِیْ ، قَالَ : عَلَیْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ ، وَالتَّكْبِیْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ ۔ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ : اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ ، وَهَوِّنْ عَلَیْهِ السَّفَرَ ۔

(ترمذی کتاب الدعوات مایقول اذاودع انسان)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! میں سفر پر جانا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جب بھی بلندی پر چڑھو تکبیر کہو۔ جب وہ آدمی واپس ہوا تو آپؐ نے دُعا کی۔ اے اللہ! اس کی دوری کو لپیٹ دے (یعنی اس کا سفر جلد طے ہو) اور اس کا سفر آسان کردے۔

۴۸۲ —— عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ : لَقَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ اِذَا خَرَجَ فِيْ سَفَرٍ اِلَّا يَوْمَ الْخَمِيْسِ۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ۔ (بخاری کتاب الجہاد باب من اراد غزوۃ فوری بغیرھا ...... الخ)

حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ جب کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے لئے نکلتے تو جمعرات کے دن نکلتے۔ اسی طرح حضرت کعب بن مالک سے ہی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لئے جمعرات کے دن نکلے اور جمعرات کے دن سفر کرنے کو آپ پسند فرماتے۔

۴۸۳ —— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا يَوْمَ الْخَمِيْسِ۔ (ابن ماجہ ابواب التجارت باب مایرجی من البرکۃ فی بکورھا)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعرات کے دن سفر کرنے والوں کے لئے اس طرح دُعا فرمائی۔ اے اللہ میری اُمّت کے ان لوگوں کے سفر کو بابرکت فرما جو جمعرات کی صبح کو سفر پر نکلیں۔

۴۸۴ — عَنْ صَخْرِبْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا ـ وَكَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً اَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ ـ وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا ، وَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهٗ اَوَّلَ النَّهَارِ فَاَثْرٰى وَ كَثُرَ مَالُهٗ ـ (ترمذی کتاب البیوع باب التبکیر بالتجارۃ)

حضرت صخر بن وداعہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم یہ دُعا کیا کرتے تھے ۔ اے میرے خدا میری امّت کو صبح جلدی کام شروع کرنے میں برکت دے اور جب کوئی مہم یا لشکر بھجوانا ہوتا تو دن کے پہلے حصّہ میں اُسے روانہ کرتے ۔ اس حدیث کے راوی صحابی تاجر تھے وہ حضورؐ کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنا تجارتی مال دن کے پہلے حصّہ میں روانہ کرتے ۔ آپ کو ہمیشہ خوب فائدہ ہوتا اور بہت نفع ملتا ۔

۴۸۵ — عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلٰى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ : سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ـ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى ، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى ـ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ ـ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ ۔ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

(مسلم کتاب الحج باب ما یقولُ اذا رکب الی سفر الحج)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے ارادہ سے جب اونٹ پر بیٹھ جاتے تو تین بار تکبیر کہتے اور پھر یہ دُعا مانگتے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع فرمان کیا حالانکہ ہم میں اسے قابو میں رکھنے کی طاقت نہیں تھی ۔ ہم اپنے ربّ کی طرف جانے والے ہیں۔ اے ہمارے خدا ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں بھلائی اور تقویٰ چاہتے ہیں۔ تو ہمیں ایسے نیک عمل کرنے کی توفیق دے جو تجھے پسند ہیں۔ اے ہمارے خدا! تو ہی ہمارا یہ سفر آسان کر دے اور اس کی دُوری کو لپیٹ (یعنی یہ جلدی طے ہو) اے ہمارے خدا! تو سفر میں ہمارے ساتھ ہو اور پیچھے گھر میں خبر گیر ہو۔ اے ہمارے خُدا! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختیوں سے، ناپسندیدہ اور بے چین کرنے والے مناظر سے، مال اور اہل و عیال میں بُرے نتیجہ سے اور غیر پسندیدہ تبدیلی سے۔ پھر جب آپؐ سفر سے واپس آتے تو یہی دُعا مانگتے اور اس میں یہ زیادتی فرماتے ۔ہم واپس آئے ہیں توبہ کرتے ہوئے عبادت گزار اور اپنے ربّ کی تعریف میں رطب اللّسان بن کر۔

۴۸۶ —— عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ : اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ، لَمْ يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ ۔

(مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من سوء القضاء ودرک الشقاء وشرہ)

حضرت خولہ بنت حکیمؓ بیان کرتی ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جو شخص کسی مکان میں رہائش اختیار کرتے یا کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے وقت یہ دعا مانگے ”میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اور اس شر سے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے، پناہ چاہتا ہوں۔“ تو اس شخص کو یہاں کی رہائش ترک کرنے یا اس جگہ سے کوچ کرنے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

۴۸۷ —— عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ۔ (بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالک)

حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور وہاں دو رکعت نفل نماز پڑھتے۔

استقبال اور الوداع

۴۸۸ —— عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقَّوْنَهُ إِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ ۔ قَالَ السَّائِبُ : فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَأَنَا غُلَامٌ ۔

(بخاری کتاب الجهاد باب ماجاء فی تلقی الغائب اذا قدم)

حضرت سائبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس آئے تو مدینہ کے لوگ ثنیۃ الوداع تک آپؐ کے استقبال کے لئے پہنچے۔ سائب کہتے ہیں کہ میں بھی لوگوں کے ساتھ گیا تھا۔ اس وقت میں چھوٹی عمر کا لڑکا تھا۔

۴۸۹ —— عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَقّٰى بِالصِّبْيَانِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ ، قَالَ : وَإِنَّهُ قَدِمَ مَرَّةً مِنْ سَفَرٍ قَالَ : فَسُبِقَ بِيْ إِلَيْهِ ، قَالَ : فَحَمَلَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيءَ بِأَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ ، إِمَّا حَسَنٍ وَإِمَّا حُسَيْنٍ ، فَأَرْدَفَهُ خَلْفَهُ ۔ قَالَ : فَدَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ ثَلَاثَةً عَلٰى دَابَّةٍ ۔ (مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۲۰۳)

حضرت عبد اللہ بن جعفرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم جب سفر سے واپس آتے تو اہلِ بیت کے بچے بھی آپؐ کے استقبال کے لئے جاتے ایک دفعہ جب آپؐ سفر سے آئے تو سب سے پہلے مجھے آپؐ تک پہنچایا گیا۔ آپؐ نے مجھے گود میں اٹھالیا۔ پھر حضرت فاطمہؓ کے دو بیٹوں امام حسنؓ یا امام حسینؓ میں سے کسی ایک کو لایا گیا۔ تو آپؐ نے اسے اپنے پیچھے بٹھالیا۔ اس طرح مدینہ منوّرہ میں اس شان سے داخل ہوئے کہ ایک اونٹ پر ہم تین سوار تھے۔

۴۹۰ —— عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : مَشٰی مَعَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ ثُمَّ وَجَّھَھُمْ وَقَالَ : اِنْطَلِقُوْا عَلَی اسْمِ اللّٰہِ ۔ وَقَالَ : اَللّٰھُمَّ أَعِنْھُمْ یَعْنِیْ النَّفَرَ الَّذِیْنَ وَجَّھَھُمْ اِلٰی کَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ ۔ (مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۲۲۶)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک فوجی مہم میں بھیجے جانے والے صحابہ کو الوداع کہنے کے لئے ان کے ساتھ بقیع الغرقد تک گئے۔ ان کو رخصت کیا اور ان کے لئے یوں دُعا کی۔ اللہ کے نام پر یعنی اس کی رضا اور اس کے دین کی خدمت کے لئے جانا نصیب ہو۔ اے میرے اللہ! تو ان کی مدد کر۔ یہ مہم کعب بن اشرف کی شرارتوں کے قلع قمع کرنے کیلئے آپؐ نے بھیجی تھی۔

آدابِ ملاقات اور سلام کا رواج

۴۹۱ —— عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِذَا اَتَاکُمْ کَرِیْمُ قَوْمٍ فَاَکْرِمُوْہُ۔

(ابن ماجه ابواب الادب باب اذا اتاكم كريم قوم فاكرموه)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار یا معزّز آدمی آئے تو (اس کی حیثیت کے مطابق) اس کی عزّت وتکریم کرو۔

۴۹۲ —— عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا۔

(الترغيب والترهيب الترغيب فى زيارة الاخوان والصالحين بحواله طبرانى وبزاز)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وقفہ دے کر اور کبھی کبھی ملنے سے محبت زیادہ ہوتی ہے۔ (روز روز ملنے چلے آنے سے چاہت کم ہو جاتی ہے۔)

۴۹۳ —— عَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : یَا اَیُّھَا النَّاسُ ! اَفْشُوا السَّلَامَ ، وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ ، وَصِلُوا الْاَرْحَامَ ، وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِیَامٌ ، تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ۔ (ترمذى ابواب صفة القيمة)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔اے لوگو! سلام کو رواج دو، ضرورت مند کو کھانا کھلاؤ۔ صلہ رحمی کرو اور اسوقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔اگر تم ایسا کروگے تو سلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔

۴۹۴ —— عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ؟ قَالَ : تُطْعِمُ الطَّعَامَ ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔ (بخاری کتاب الاستئذان باب السلام للمعرفۃ وغیر المعرفۃ)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور پوچھا کون سا اسلام افضل اور بہتر ہے آپؐ نے فرمایا کھانا کھلانا اور ہر ملنے والے کو خواہ جان پہچان ہو یا نہ ہو سلام کرنا۔

۴۹۵ —— عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَیْنِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ۔ فَرَدَّ عَلَیْہِ ثُمَّ جَلَسَ ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : عَشْرٌ ۔ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ ، فَرَدَّ عَلَیْہِ فَجَلَسَ فَقَالَ : عِشْرُوْنَ ۔ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ

وَبَرَكَاتُهٗ ،فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُوْنَ ۔

(ترمذی ابواب الاستئذان فی فضل السلام)

حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے السلام علیکم کہا آپؐ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو دس گنا ثواب ملا ہے۔ پھر ایک اور شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ حضورؐ نے سلام کا جواب دیا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آپؐ نے فرمایا۔ اس کو بیس گنا ثواب مِلا ہے۔ پھر ایک اور شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا۔ آپؐ نے انہی الفاظ میں اس کو جواب دیا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آپؐ نے فرمایا اس شخص کو تیس گنا ثواب مِلا ہے۔

۴۹۶ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا بُنَيَّ ! اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ ۔

(ترمذی کتاب الاستئذان باب فی التسلیم اذا دخل بیتہ)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے میرے بیٹے! جب تم گھر جاؤ تو سلام کہو اس طرح تجھے بھی برکت ملے گی اور تیرے خاندن کو بھی۔

۴۹۷ —— عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ ۔

(بخاری کتاب الاستئذان باب سلام الراکب علی الماشی)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔(یعنی سلام میں پہل کریں)

۴۹۸ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا لَقِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ ، فَاِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ اَوْ جِدَارٌ اَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الرجل یفارق الرجل ثم یلقاہ یسلم علیہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کہے پھر جب کوئی درخت یا دیوار یا پتھر درمیان میں حائل ہو جائے یعنی وہ ایک دوسرے سے اوجھل ہو جائیں اور دوبارہ آپس میں ملیں تو پھر ایک دوسرے کو سلام کہیں۔

۴۹۹ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا جَآءَ اَهْلُ الْيَمَنِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ جَآءَكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ،

وَهُمْ اَوَّلُ مَنْ جَآءَ بِالْمُصَافَحَةِ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی المصافحة)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب اہلِ یمن آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہوکر فرمایا۔ تمہارے پاس اہلِ یمن آئے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مصافحہ کو رواج دیا۔

۵۰۰ —— عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : تَمَامُ عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ اَنْ یَّضَعَ اَحَدُکُمْ یَدَہٗ عَلٰی جَبْهَتِهٖ اَوْ عَلٰی یَدِهٖ فَیَسْأَلُهٗ کَیْفَ هُوَ وَتَمَامُ تَحِیَّاتِکُمْ بَیْنَکُمْ اَلْمُصَافَحَةُ۔

(ترمذی ابواب الادب باب ماجاء فی المصافحة ومشکوٰة باب المصافحة والمعانقة)

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عیادت کا ایک عمدہ طریقہ یہ ہے کہ آدمی مریض کے پاس جائے اس کی پیشانی یا نبض کی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کا حال احوال پوچھے اور آپس میں ملنے ملانے کا عمدہ طریق یہ ہے کہ ایک دوسرے سے ملتے وقت مصافحہ کرو۔

۵۰۱ —— عَنْ اَیُّوْبَ ابْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنْزَةَ اَنَّهٗ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ : هَلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَافِحُکُمْ اِذَا لَقِیْتُمُوْهُ؟ قَالَ : مَا لَقِیْتُهٗ قَطُّ اِلَّا

صَافَحَنِیْ وَبَعَثَ اِلَیَّ ذَاتَ یَوْمٍ وَلَمْ اَکُنْ فِیْ اَھْلِیْ فَلَمَّا جِئْتُ اُخْبِرْتُ فَاَتَیْتُہٗ وَھُوَ عَلٰی سَرِیْرٍ فَالْتَزَمَنِیْ فَکَانَتْ تِلْکَ اَجْوَدَ وَاَجْوَدَ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فِی المصافحة)

حضرت ایّوب بن بشیر قبیلہ عنزہ کے ایک شخص کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ اس شخص نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوقت ملاقات آپ لوگوں سے مصافحہ کیا کرتے تھے۔ اس پر حضرت ابوذرؓ نے بتایا کہ مَیں جب کبھی بھی حضورؐ سے ملا مصافحہ کیا ہے۔ بلکہ ایک مرتبہ حضورؐ نے مجھے بُلا بھیجا۔ میں اس وقت گھر پر نہیں تھا۔ جب میں گھر آیا اور مجھے بتایا گیا تو میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور اس وقت بستر پر تھے۔ حضورؐ نے مجھے اپنے گلے سے لگالیا اور معانقہ کیا۔ اس خوش نصیبی کے کیا کہنے۔

۵۰۲ —— عَنِ الشَّعْبِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَلَقّٰی جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَالْتَزَمَہٗ وَقَبَّلَ مَابَیْنَ عَیْنَیْہِ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی قبلة مابين العينين)

حضرت شعبیؒ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچازاد بھائی جعفر بن ابی طالبؓ سے ملے تو حضور نے بوقتِ ملاقات ان سے معانقہ کیا اور ان کی پیشانی کا بوسہ لیا۔

۵۰۳ —— عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رَقِيْقَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَايِعَهٗ فَقَالَ : اِنِّيْ لَسْتُ اُصَافِحُ النِّسَاءَ ۔ (مسند الامام الاعظم کتاب الادب صفحہ ۲۱۱)

حضرت اُمیمہ بنت رقیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوئی تو حضورؐ نے فرمایا۔ میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا یا عورتوں کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر بیعت نہیں لیتا۔

۵۰۴ —— عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُصْبَةٌ مِنَ النِّسَآءِ قُعُوْدٌ فَاَلْوٰى بِيَدِهٖ بِالتَّسْلِيْمِ ۔

(ترمذی کتاب الاستئذان باب فی التسلیم علی النسآء)

حضرت اسماء بنت یزیدؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں سے گزرے۔ وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی تھی۔ آپؐ نے ہاتھ کے اشارہ سے ان کو سلام کیا۔

۵۰۵ —— عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ : كُنْتُ اٰخِذًا بِيَدِ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ وَهُوَ مُنْصَرِفٌ اِلٰى بَيْتِهٖ فَلَا يَمُرُّ عَلٰى اَحَدٍ صَغِيْرٍ وَلَا كَبِيْرٍ مُسْلِمٍ وَلَا نَصْرَانِيٍّ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ حَتّٰى اِذَا انْتَهٰى اِلٰى بَابِ دَارِهٖ قَالَ : يَا ابْنَ

اَخِیْ! اَمَرَنَا نَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُفْشِی السَّلَامَ ۔
(ابن سنی عمل الیوم واللیلۃ باب کیف افشاء السلام صفحہ ۲۰)

حضرت محمد بن زیاد کرتے ہیں کہ مَیں حضرت ابوامامہ باہلیؓ کا ہاتھ مسجد میں پکڑے ہوئے تھا اور وہ گھر کی طرف واپس آرہے تھے راستہ میں چھوٹا بڑا مسلمان عیسائی جو کوئی بھی ملتا آپ اُسے سلام کہتے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر کے دروازہ پر پہنچ گئے ۔ یہاں پہنچ کر انہوں نے کہا اے بھتیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح سے سلام پھیلانے کا حکم فرمایا ہے۔

۵۰۶ —— عَنْ اُسَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی مَجْلِسٍ فِیْہِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُشْرِکِیْنَ عَبَدَۃِ الْاَوْثَانِ وَالْیَھُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔
(بخاری کتاب الاستئذان باب التسلیم فی مجلس فیہ اخلاط من المسلمین والمشرکین جلد ۲ صفحہ ۹۲۴)

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان ، مشرکین ، بُت پرست ، یہود سب ملے جُلے بیٹھے تھے آپ نے ان کو السلام علیکم کہا۔

۵۰۷ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَھْلُ الْکِتَابِ فَقُوْلُوْا : وَعَلَیْکُمْ ۔ (بخاری کتاب الاستئذان باب کیف الرد علی اھل الذمۃ السلام)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کو یہود و نصاریٰ سلام کریں تو اس کے جواب میں وَعَلَيْكُمْ کہو۔[1]

گھر کے اندر جانے اور اسکے لئے اجازت لینے کے آداب

۵۰۸ —— عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ اَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتٍ ، فَقَالَ : أَأَلِجُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهٖ : اُخْرُجْ اِلٰى هٰذَا فَعَلِّمْهُ الْاِسْتِيْذَانَ فَقُلْ لَهٗ : قُلْ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ! أَ اَدْخُلُ ؟ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ :

---

[1] یہ دراصل ایسے مخالف کے بارہ میں ہے جو منافق طبع ہو مدینہ کے بعض یہود ظاہراً تو سلام کرتے تھے لیکن زبان کو لوچ دیکر السلام علیکم کی بجائے اَلسَّام علیکم کہہ جاتے تھے یعنی تم پر موت اور ہلاکت آئے۔ اس قسم کے حالات میں یہ ہدایت دی گئی کہ اگر تمہیں اس قسم کی شرارت کا خدشہ ہو تو تم جواب میں صرف وعلیکم کہہ دیا کرو (یعنی تم پر بھی وہی ہو جو تم ہمارے لئے چاہ رہے ہو۔)

اَلسَّلَامُ عَلَيۡكُمۡ ! اَ اَدۡخُلُ ؟ فَاَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ ۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی الاستیذان)

حضرت ربعی بن حراشؓ بیان کرتے ہیں کہ بنی عامر کے ایک آدمی نے ہمیں بتایا کہ ایک دفعہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی جبکہ آپؐ گھر میں تشریف فرما تھے کہ اندر آ جاؤں؟ آپؐ نے اپنے خادم کو کہا۔ جاؤ اور اس سے کہو کہ اندر آنے کی اجازت اس طرح مانگتے ہیں ۔ پہلے السلام علیکم کہیں ، پھر پوچھیں کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ جب اس آدمی نے یہ بات سُنی تو ایسا ہی کیا۔ سلام کہا۔ پھر عرض کیا۔ اندر آ سکتا ہوں؟ حضورؐ نے فرمایا۔ اجازت ہے آ جاؤ۔ چنانچہ وہ اندر حاضر ہو گیا۔

۵۰۹ —— عَنۡ عَطَاءِ بۡنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَسۡتَأۡذِنُ عَلٰى اُمِّيۡ ؟ فَقَالَ نَعَمۡ فَقَالَ الرَّجُلُ : اِنِّيۡ مَعَهَا فِي الۡبَيۡتِ ، فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ : اِسۡتَأۡذِنۡ عَلَيۡهَا ۔ فَقَالَ الرَّجُلُ : اِنِّيۡ خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اِسۡتَأۡذِنۡ عَلَيۡهَا ، أَتُحِبُّ اَنۡ تَرَاهَا عُرۡيَانًا ؟ قَالَ : لَا ۔ قَالَ : فَاسۡتَأۡذِنۡ عَلَيۡهَا ۔ (مؤطا امام مالکؒ باب فی الاستیذان)

حضرت عطاء بن یسارؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا میں گھر میں داخل ہوتے وقت اپنی

ماں سے بھی اندر آنے کی اجازت لوں۔حضوؐر نے فرمایا۔ہاں اجازت لے کر گھر میں داخل ہونا چاہئے ۔اس شخص نے کہا مَیں تو ماں کے ساتھ ہی اس گھر میں رہتا ہوں ۔حضوؐر نے فرمایا اجازت لے کر اندر داخل ہوا کرو۔اس شخص نے کہا میں تو اس کا خادم ہوں ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا گھر میں اطلاع دیکر داخل ہوا کرو۔کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اپنی ماں کو ننگی حالت میں دیکھو یعنی وہ بے خیالی میں اس حالت میں بیٹھی ہو کہ اس کے جسم کے کسی حصّہ پر کپڑا نہ ہو۔اس شخص نے عرض کیا میں تو اسے پسند نہیں کرتا۔اس پر حضوؐر نے فرمایا پھر اجازت لے کر اندر جایا کرو۔یعنی بغیر اجازت ،خواہ اپنی ماں کا ہی گھر ہو، اندر نہیں جانا چاہئے کیونکہ اکیلے ہونے کی وجہ سے ہوسکتا ہے کہ وہ کپڑے وغیرہ بدل رہی ہوں یا گرمی کی وجہ سے کپڑے اتار کر لیٹی ہوں یا نہا رہی ہوں۔کئی احتمالات ہیں۔

صُحبتِ صالحین اور آدابِ مجلس

۵۱۰ ـــــ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَجَلِیْسِ السُّوْٓءِ کَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْکِیْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ یُّحْذِیَكَ وَاِمَّا

اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا مُنْتِنَةً ۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب مجالسة الصالحين)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نیک ساتھی اور بُرے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹّی جھونکنے والا ہو۔ کستوری اُٹھانے والا تجھے مفت خوشبو دے گا۔ یا تو اس سے خرید لے گا۔ ورنہ کم از کم تُو اس کی خوشبو اور مہک تو سونگھ ہی لے گا۔ اور بھٹّی جھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلادے گا یا اس کا بدبُودار دھواں تجھے تنگ کرے گا۔

۵۱۱ —— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ ۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب من يؤمر ان يجالس)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ (یعنی دوست کے اخلاق کا اثر انسان پر ہوتا ہے) اس لئے اسے غور کرنا چاہئے کہ وہ کِسے دوست بنا رہا ہے۔

۵۱۲ —— عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسلَّمَ یَقُوۡلُ : خَیۡرُ الۡمَجَالِسِ اَوۡسَعُھَا ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی سعة المجالس)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا بہترین مجالس وہ ہیں جو کشادہ اور فراخ ہوں اور لوگ کُھل کر بیٹھ سکیں۔

۵۱۳ —— عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ : لَا یُقِیۡمَنَّ اَحَدُکُمۡ رَجُلًا مِّنۡ مَّجۡلِسِہٖ ثُمَّ یَجۡلِسُ فِیۡہِ وَلٰکِنۡ تَوَسَّعُوۡا وَتَفَسَّحُوۡا ۔ وَکَانَ ابۡنُ عُمَرَ اِذَا قَامَ لَہٗ رَجُلٌ مِّنۡ مَّجۡلِسِہٖ لَمۡ یَجۡلِسۡ فِیۡہِ ۔

(بخاری کتاب الاستیذان باب اذا قیل لکم تفسّحوا فی المجلس)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔تم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اس غرض سے نہ اٹھائے کہ تا وہ خود اس جگہ بیٹھے۔وسعتِ قلبی سے کام لو اور کُھل کر بیٹھو۔ چنانچہ ابن عمرؓ کا طریق تھا کہ جب کوئی آدمی آپ کو جگہ دینے کے لئے اپنی جگہ سے اُٹھتا تو آپ اس کی جگہ پر نہ بیٹھتے۔

۵۱۴ —— عَنۡ وَاثِلَةَ بۡنِ الۡخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الۡمَسۡجِدِ قَاعِدًا فَتَزَحۡزَحَ لَہٗ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ۔ فَقَالَ الرَّجُلُ : یَا

رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ فِی الْمَکَانِ سَعَةً ـ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا اِذَا رَاٰهُ اَخُوْهُ اَنْ یَتَزَحْزَحَ لَهٗ ـ

(بیھقی فی شعب الایمان ـ مشکوٰۃ باب القیام)

حضرت واثلہ بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا ۔ حضور علیہ السلام اُسے جگہ دینے کیلئے اپنی جگہ سے کچھ ہٹ گئے ۔ وہ شخص کہنے لگا ۔ حضور جگہ بہت ہے آپؐ کیوں تکلیف فرماتے ہیں ۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا ۔ ایک مسلمان کا حق ہے کہ اس کے لئے اس کا بھائی سمٹ کر بیٹھے اور اسے جگہ دے ۔

۵۱۵ ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِّنْ مَّجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ ـ (مسلم کتاب السلام باب اذا قام من مجلسه ثم عاد فهو احق به)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی جلسہ گاہ یا مسجد وغیرہ سے کسی ضرورت کے لئے اپنی جگہ سے اُٹھے تو واپس آنے پر وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے ۔

۵۱۶ ــــ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا کُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا یَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰی تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنَّ ذٰلِكَ یُحْزِنُهٗ ـ

(مسلم کتاب السلام باب تحریم مناجاة الاثنین دون الثالث بغیر رضاه)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم تین ہو تو تم میں سے دو الگ سرگوشی نہ کریں۔ جب تک کہ دوسرے لوگوں کے ساتھ نہ مل جاؤ کیونکہ اس طرح تیسرے آدمی کو رنج ہو سکتا ہے (کہ نہ معلوم انہوں نے کیا بات مجھ سے چھپائی ہے)

۵۱۷ —— عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ قَالَ : اِذَا مَرَّ أَحَدُکُمْ فِیْ مَجْلِسٍ اَوْ سُوْقٍ وَبِیَدِہٖ نَبْلٌ فَلْیَأْخُذْ بِنِصَالِھَا ثُمَّ لِیَأْخُذْ بِنِصَالِھَا ثُمَّ لِیَأْخُذْ بِنِصَالِھَا ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ : فَلْیُمْسِكْ عَلٰی نِصَالِھَا بِکَفِّہٖ اَنْ یُصِیْبَ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْھَا بِشَیْءٍ

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب امر من مرّ بسلاح)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی ہاتھ میں تیر لے کر مجلس یا بازار میں سے گزرے تو اس کا پھل اپنے ہاتھ میں پکڑ لے تا کہ وہ کسی کو زخمی نہ کر دے۔ آپؐ نے یہ ارشاد تاکید کی غرض سے تین دفعہ دہرایا۔

۵۱۸ —— عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْیَعْتَزِلْنَا اَوْ فَلْیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ مَنْ اَکَلَ الْبَصَلَ ، وَالثُّوْمَ ، وَالْکُرَّاثَ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ

الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ اٰدَمَ۔

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب مایکرہ من الثوم)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کچا لہسن یا پیاز کھایا ہوا ہو وہ ہم سے اور ہماری مسجدوں سے الگ رہے۔ یعنی یہ بدبودار چیزیں کھا کر مجلس یا مجمع یا مسجد میں نہ آئے۔ مسلم کی روایت ہے کہ جس نے کچا پیاز یا لہسن یا گندنا کھایا ہو وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے کیونکہ جس چیز کی بدبو سے لوگوں کو تکلیف پہنچے اس سے فرشتے بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

۵۱۹ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهٗ اَوْ ثَوْبَهٗ عَلٰى فِيْهِ وَخَفَضَ اَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ شَكَّ الرَّاوِیْ۔

(ترمذی کتاب الاستیذان باب فی خفض الصوت وتخمیر الوجه)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آپؐ کو چھینک آتی تو اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ کے سامنے رکھ لیتے اور جس قدر ہو سکتا آواز کو دباتے۔

۵۲۰ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَلْيَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهٗ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ۔ فَاِذَا قَالَ لَهٗ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَلْيَقُلْ

يَهۡدِيۡكُمُ اللّٰهُ وَيُصۡلِحُ بَالَكُمۡ۔

(بخاری کتاب الادب باب اذا عطس کیف یشمت)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ کہے اور اُس کا بھائی جو سُن رہا ہے وہ اس کے جواب میں یَرۡحَمُكَ اللّٰهُ کہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے اور جب وہ چھینک مارنے والا یہ جواب سُنے تو یَهۡدِيۡكُمُ اللّٰهُ وَيُصۡلِحُ بَالَكُمۡ کہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حالات اچھے کردے۔

۵۲۱ —— عَنۡ اَبِيۡ مُوۡسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ : كَانَ الۡيَهُوۡدُ يَتَعَاطَسُوۡنَ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَرۡجُوۡنَ اَنۡ يَّقُوۡلَ لَهُمۡ يَرۡحَمُكُمُ اللّٰهُ۔ فَيَقُوۡلُ : يَهۡدِيۡكُمُ اللّٰهُ وَيُصۡلِحُ بَالَكُمۡ۔

(ترمذی کتاب الاستیذان باب کیف یشمت العاطس)

حضرت ابوموسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں یہود جان بوجھ کر چھینک مارتے تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حق میں یَرۡحَمُكُمُ اللّٰهُ کہہ دیں یعنی اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ لیکن حضورؐ اس وقت کہتے یَهۡدِيۡكُمُ اللّٰهُ وَيُصۡلِحُ بَالَكُمۡ یعنی اللہ تعالیٰ تم کو ہدایت دے اور تمہاری اصلاح کردے۔

۵۲۲ —— عَنۡ اَبِيۡ هُرَيۡرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ : قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ : مَنۡ جَلَسَ فِيۡ مَجۡلِسٍ فَكَثُرَ فِيۡهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ

قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ : سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ، اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذاقام من مجلسه)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھا ہو جس میں لغو اور بیکار باتیں ہوتی رہیں اور اس نے اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا مانگی کہ اے میرے اللہ تو پاک ہے تیری حمد بیان کرتے ہوئے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے اس قصور کو معاف کر دے گا جو اس مجلس میں بیکار اور لغو باتوں میں شامل رہنے کی وجہ سے اس سے سرزد ہوا۔

مہمان نوازی اور دعوت کے آداب

۵۲۳ــــ عَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتُهٗ يَوْمُهٗ وَلَيْلَتُهٗ ۔ اَلضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّثْوِيَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ

مُسْنَنٍ اَلضِّيَافَةُ ثَلَاثٌ فَمَا زَادَ عَلٰی ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

(ابوداؤد کتاب الاطعمۃ باب فی الضیافۃ، مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۳۷)

حضرت شُریحؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مہمان کی عزّت کرے اور ایک دن رات سے تین دن رات تک اُسے مہمان رکھے۔ اگر اس سے زائد عرصہ مہمان اس کے پاس ٹھہرتا ہے اور وہ اس کی مہمان نوازی کرتا ہے تو یہ اس کی طرف سے صدقہ اور نیکی کی بات ہوتی ہے اور مہمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ بلا اجازت اس کے ہاں ٹھہرا رہے۔ اور میزبان کو تکلیف میں ڈالے۔

۵۲۴ —— عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهٖ اِلٰی بَابِ الدَّارِ۔ (ابن ماجہ ابواب الاطعمہ باب الضیافۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری سنّت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میزبان اعزاز و تکریم کے ارادہ سے مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک الوداع کہنے آئے۔

۵۲۵ —— عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا دُعِیَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا

فَلْيُصَلِّ، وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ ۔

(مسلم کتاب النکاح باب الامر باجابة الداعی الٰی دعوة)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کرے، اگر روزے سے ہے تو حمد و ثناء اور دعا کرتا رہے اور معذرت کرے اور اگر روزہ دار نہیں تو جو کچھ پیش کیا گیا ہے وہ خوشی سے کھائے۔

۵۲۶ —— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ إِلٰى نِسَائِهِ فَقُلْنَ : مَا مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يَّضُمُّ اَوْ يُضِيْفُ هٰذَا ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ : اَنَا ، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ : اَكْرِمِيْ ضَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ : مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوْتُ صِبْيَانِيْ فَقَالَ : هَيِّئِيْ طَعَامَكِ وَاَصْبِحِيْ سِرَاجَكِ وَنَوِّمِيْ صِبْيَانَكِ إِذَا اَرَادُوْا عَشَاءً ، فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا وَاَصْبَحَتْ سِرَاجًا وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَاَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَاَطْفَأَتْهُ فَجَعَلَا يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ ، فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ ضَحِكَ اللّٰهُ اللَّيْلَةَ اَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ ، وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ

خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الحشر:١٠)

(بخاری کتاب المناقب باب ویُؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ نے گھر کہلا بھیجا کہ مہمان کیلئے کھانا بھجواؤ۔ جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں۔ اس پر حضورؐ نے صحابہؓ سے فرمایا اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا۔ ایک انصاری نے عرض کیا۔ حضور میں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر مدارت کا انتظام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا۔ آج گھر میں تو صرف بچّوں کے کھانے کیلئے ہے۔ انصاری نے کہا اچھا تو کھانا تیار کرو، پھر چراغ جلاؤ اور جب بچّوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو تھپ تھپا کر اور بہلا کر سُلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا چراغ جلایا۔ بچوں کو (بھوکا ہی) سُلا دیا۔ پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور جا کر چراغ بجھا دیا اور پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھے بظاہر کھانا کھانے کی آوازیں نکالتے اور چٹکھارے لیتے رہے تا کہ مہمان سمجھے کہ میزبان بھی میرے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ اس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور وہ خود بھوکے سو رہے۔ صبح جب وہ انصاری حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنسا۔ اسی واقعہ کے ضمن میں یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ پاک باطن اور ایثار پیشہ

مخلص مومن اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ وہ خود ضرورتمند اور بھوکے ہوتے ہیں۔ اور جو نفس کے بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

۵۲۷ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اَوْ لَیْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: مَا اَخْرَجَکُمَا مِنْ بُیُوْتِکُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ ؟ قَالَا: اَلْجُوْعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ وَاَنَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ، لَاَخْرَجَنِی الَّذِیْ اَخْرَجَکُمَا، قُوْمَا، فَقَامَا مَعَهٗ فَاَتٰی رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَیْسَ فِیْ بَیْتِهٖ، فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ: مَرْحَبًا وَّاَهْلًا! فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَیْنَ فُلَانٌ ؟ قَالَتْ: ذَهَبَ یَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَآءَ۔ اِذْ جَآءَ الْاَنْصَارِیُّ فَنَظَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَیْهِ ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْیَوْمَ اَکْرَمَ اَضْیَافًا مِّنِّیْ، فَانْطَلَقَ فَجَآءَهُمْ بِعِذْقٍ فِیْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ: کُلُوْا۔ وَاَخَذَ الْمُدْیَةَ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِیَّاكَ وَالْحَلُوْبَ، فَذَبَحَ لَهُمْ، فَاَکَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا۔ فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ

بِيَدِهٖ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ ۔

(مسلم کتاب الاشربۃ باب جواز استباعہ غیرہ الی دار من یثق بر ضاہ بذالک)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ دن یا رات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے۔ آپؐ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا اور پوچھا۔ اس وقت تم کس وجہ سے باہر نکلے ہو؟ انہوں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! بھوک سے مجبور ہو کر باہر نکل آئے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا اُس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، مَیں بھی اسی وجہ سے نکلا ہوں۔ چنانچہ وہ دونوں آپؐ کے ساتھ ہو لئے اور ایک انصاری کے گھر آئے۔ معلوم ہوا کہ وہ گھر میں نہیں ہے لیکن جب اس انصاری کی عورت نے آپؐ کو دیکھا تو آپؐ کو خوش آمدید کہا۔ حضورؐ نے اس عورت سے فرمایا۔ تمہارا گھر والا کہاں ہے؟ اس عورت نے جواب دیا۔ وہ پانی لینے گیا ہے۔ اسی اثناء میں انصاری آ گیا۔ حضورؐ کو اور آپؐ کے ساتھیوں کو جب دیکھا تو اس کی خوشی کی کوئی انتہاء نہ رہی۔ الحمد للہ پڑھتے ہوئے اس نے کہا۔ آج میں ہی وہ خوش نصیب ہوں جس کے گھر ایسے معزّز اور مبارک مہمان آئے ہیں۔ چنانچہ وہ باہر گیا اور کھجوروں کا ایک خوشہ توڑ کر لے آیا اس میں کچھ اَدھ پکی اَدھ کچی اور کچھ خوب پکی ہوئی کھجوریں تھیں۔ اس نے عرض کیا۔ حضورؐ یہ

کھجوریں کھائیں اور وہ خود چُھری لے کر جانور ذبح کرنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا دودھ والی بکری ذبح نہ کرنا۔ چنانچہ حضورؐ کے فرمان کے مطابق اس نے اُن کیلئے بکری ذبح کی۔ تیار ہونے پر مہمانوں نے بکری کا گوشت کھایا، کھجوریں کھائیں۔ نہایت شیریں اور ٹھنڈا پانی پیا۔ جب سب سیر ہو گئے تو حضورؐ نے ابوبکرؓ و عمرؓ سے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ تم سے ان نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا تم گھروں سے بھوکے نکلے تھے اور یہ نعمتیں کھا کر واپس جا رہے ہو یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے۔

۵۲۸ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ لِاُمِّ سُلَیْمٍ : قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَعِیْفًا اَعْرِفُ فِیْہِ الْجُوْعَ ، فَھَلْ عِنْدَکِ مِنْ شَیْءٍ؟ فَقَالَتْ : نَعَمْ۔ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِیْرٍ ثُمَّ اَخَذَتْ خِمَارًا لَھَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِہٖ ثُمَّ دَسَّتْہُ تَحْتَ ثَوْبِیْ وَرَدَّتْنِیْ بِبَعْضِہٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَھَبْتُ بِہٖ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ وَمَعَہُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَیْھِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَرْسَلَکَ اَبُوْ طَلْحَۃَ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ ، فَقَالَ : اَلِطَعَامٍ۔ فَقُلْتُ : نَعَمْ ، فَقَالَ

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُوْمُوْا ، فَانْطَلَقُوْا وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ ،فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ : يَا اُمَّ سُلَيْمٍ ! قَدْ جَآءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ ؟ فَقَالَتْ : اَللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ،فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهٗ حَتّٰى دَخَلَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَلُمِّيْ مَا عِنْدَكِ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ ! فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَآءَ اللهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ : اِئْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ، ثُمَّ قَالَ : اِئْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ، ثُمَّ قَالَ : اِئْذَنْ لِعَشَرَةٍ حَتّٰى اَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا اَوْ ثَمَانُوْنَ ـ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشَرَةً وَيُخْرِجُ عَشَرَةً حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ فَاَكَلَ حَتّٰى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّأَهَا فَاِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِيْنَ اَكَلُوْا مِنْهَا ـ وَفِيْ رِوَايَةٍ ، فَاَكَلُوْا عَشَرَةً عَشَرَةً حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَ

اَھْلُ الْبَیْتِ وَتَرَکُوْا سُؤْرًا۔

(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہؓ نے اپنی بیوی اُمّ سُلَیم سے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمزور آواز سے اندازہ لگایا ہے کہ آپؐ کو کئی وقتوں کا فاقہ ہے اور بہت بھوک لگی ہوئی ہے۔ کیا کچھ کھانے کو ہے؟ ابوطلحہ کی بیوی نے کہا کچھ جَو کی روٹیاں ہیں چنانچہ وہ روٹیاں اس نے لے لیں اور انہیں اپنی اوڑھنی کے ایک حصّہ میں لپیٹ کر میرے کپڑے کے نیچے چُھپا دیا اور اس کپڑے کا ایک حصّہ مجھے اوڑھایا اور کہا جاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ۔ مَیں پہنچا تو دیکھا کہ حضورؐ مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں اور آپؐ کے پاس کچھ اور لوگ بھی ہیں۔ مَیں پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ کیا تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ مَیں نے عرض کیا۔ جی۔ آپؐ نے فرمایا۔ کھانا لائے ہو؟ میں نے عرض کیا۔ جی! انہوں نے کچھ کھانا بھیجا ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ اُٹھو ابوطلحہؓ کے گھر چل کر کھائیں گے۔ چنانچہ آپؐ اور ساتھ کے لوگ چل پڑے۔ مَیں کچھ آگے نکل آیا اور ابوطلحہؓ کو صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ ابوطلحہؓ گھبرائے اور اپنی بیوی سے کہا۔ حضورؐ بہت سے لوگوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا نہیں کہ سب کو کھلا سکیں۔ ابوطلحہؓ کی بیوی نے جواب دیا۔ اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں چنانچہ ابوطلحہؓ جلدی نکلے اور راستہ

میں ہی حضورؐ کو آ ملے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہؓ کے ساتھ گھر میں داخل ہوئے اور فرمایا۔ اے اُمِّ سُلَیم! جو کچھ تیرے پاس کھانا ہے وہ میرے پاس لاؤ۔ وہ روٹیاں لے آئی۔ حضورؐ نے حکم دیا کہ روٹیاں توڑ کر اس کے ٹکڑے کئے جائیں۔ پھر اُمِّ سلیم نے ان ٹکڑوں پر کُپّی سے گھی ڈالا اور چُوری بنائی اور اس کھانے کے بابرکت ہونے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ پھر فرمایا دس آدمی اندر بلا لاؤ۔ چنانچہ وہ اندر آئے اور سیر ہو کر کھانا کھایا۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ دس اور بلاؤ۔ چنانچہ میں نے دس اور کو اندر آنے دیا۔ انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ دس اور بلاؤ یہاں تک کہ باری باری سب لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا جو ستّر اسّی کے قریب تھے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھایا اور پھر کچھ بچ بھی رہا۔

۵۲۹ — عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَاللهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِيْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ، وَاِنْ كُنْتُ لَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِيْ مِنَ الْجُوْعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلٰى طَرِيْقِهِمِ الَّذِيْ يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ فَمَرَّ اَبُوْ بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ اٰيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ مَا سَأَلْتُهُ اِلَّا لِيُشْبِعَنِيْ، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ۔ ثُمَّ مَرَّ بِيْ عُمَرُ

فَسَأَلْتُهُ عَنْ اٰيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ اِلَّا لِيُشْبِعَنِيْ، فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَاٰنِيْ وَعَرَفَ مَا فِيْ وَجْهِيْ وَمَا فِيْ نَفْسِيْ ثُمَّ قَالَ : اَبَا هِرٍّ ! قُلْتُ : لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : اِلْحَقْ ، وَمَضٰى فَاتَّبَعْتُهُ ، فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنْتُ فَاَذِنَ لِيْ فَدَخَلْتُ فَوَجَدَ لَبَنًا فِيْ قَدَحٍ فَقَالَ : مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ ؟ قَالُوْا اَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ اَوْ فُلَانَةٌ قَالَ : اَبَا هِرٍّ ! قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : اِلْحَقْ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِيْ ، قَالَ : وَاَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافُ الْاِسْلَامِ لَا يَأْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلٰى اَحَدٍ، وَكَانَ اِذَا اَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ وَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَكَهُمْ فِيْهَا ـ فَسَآءَ فِيْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ : وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِيْ اَهْلِ الصُّفَّةِ ! كُنْتُ اَحَقُّ اَنْ اُصِيْبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً اَتَقَوّٰى بِهَا فَاِذَا جَاءُوْا اَمَرَنِيْ فَكُنْتُ اَنَا اُعْطِيْهِمْ وَمَا عَسٰى اَنْ يَبْلُغَنِيْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ ، فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَاَقْبَلُوْا وَاسْتَأْذَنُوْا فَاَذِنَ لَهُمْ وَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ : اَبَا هِرٍّ ! قُلْتُ : لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : خُذْ فَاَعْطِهِمْ ـ قَالَ : فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُعْطِيْهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَاُعْطِيْهِ الْاٰخَرَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى

ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى يَدِهٖ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ : أَبَا هِرٍّ ! قُلْتُ : لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ! قَالَ : بَقِيْتُ أَنَا وَأَنْتَ ، قُلْتُ : صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ! قَالَ : اُقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُّ فَشَرِبْتُ فَقَالَ : اِشْرَبْ فَشَرِبْتُ ، فَمَا زَالَ يَقُوْلُ اِشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ : لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا ، قَالَ : فَأَرِنِيْ ، فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللهَ تَعَالٰى وَسَمّٰى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ ۔

(بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ وتخلیھم من الدنیا وترمذی ابواب صفۃ القیامۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ ابتدائی ایّام میں بھوک کی وجہ سے مَیں اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا یا زمین سے لگا تا تا کہ کچھ سہارا ملے۔ ایک دن مَیں ایسی جگہ پر بیٹھ گیا جہاں سے لوگ گزرتے تھے۔ میرے پاس سے حضرت ابوبکرؓ گزرے مَیں نے ان سے ایک آیت کا مطلب پوچھا۔ میری غرض یہ تھی کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں لیکن وہ آیت کا مطلب بیان کر کے گزر گئے پھر حضرت عمرؓ کا گزر ہوا مَیں نے ان سے بھی اس آیت کا مطلب پوچھا غرض یہی تھی کہ وہ کھانا کھلائیں لیکن وہ بھی آیت کا معنٰی بتا کر چلے گئے پھر میرے پاس سے آنحضرتؐ گزرے تو آپؐ نے تبسّم فرمایا۔ میری حالت دیکھی اور میرے

دل کی کیفیت کو بھانپ لیا۔ حضوؐر نے بڑے مشفقانہ انداز میں فرمایا۔ اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ میرے ساتھ آؤ۔ میں آپؐ کے پیچھے پیچھے ہولیا۔ جب آپؐ گھر پہنچے اور اندر جانے لگے تو مَیں نے بھی اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں آپؐ کی اجازت سے اندر آ گیا۔ آپؐ نے دودھ کا ایک پیالہ پایا۔ آپؐ نے پوچھا۔ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ گھر والوں نے بتایا کہ فلاں شخص یا فلاں عورت تحفۃً دے گئی ہے۔ حضوؐر نے فرمایا۔ ابو ہریرہ! میں نے کہا۔ یا رسول اللہ حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ سب صُفّہ میں رہنے والوں کو بلا لاؤ۔ یہ لوگ اسلام کے مہمان تھے اور ان کا نہ کوئی گھر بار تھا نہ کاروبار۔ جب حضوؐر کے پاس صدقہ کا مال آتا تو ان کے پاس بھیج دیتے اور خود کچھ نہ کھاتے اور اگر کہیں سے تحفہ آتا تو آپؐ صُفّہ والوں کے پاس بھی بھیجتے اور خود بھی کھاتے۔ بہر حال حضوؐر کا یہ فرمان کہ مَیں ان کو بُلا لاؤں، مجھے ناگوار گزرا کہ ایک پیالہ دودھ ہے یہ اہلِ صُفّہ میں کِس کِس کے کام آئے گا، میں اس کا زیادہ ضرورت مند تھا تا کہ پی کر کچھ تقویت حاصل کرتا۔ پھر جب اہلِ صُفّہ آ جائیں اور مجھے ہی حضوؐر ان کو پلانے کے لئے فرمائیں تو یہ اور بھی بُرا ہوگا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ اور حضوؐر کے فرمان کی تعمیل کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ چنانچہ اہلِ صُفّہ کو بلا لایا۔ جب سب آ گئے اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تو

حضورؐ نے مجھے حکم دیا کہ ان کو باری باری پیالہ پکڑاتے جاؤ (میں نے دل میں خیال کیا مجھ تک تو اب یہ دودھ پہنچنے سے رہا) بہر حال میں پیالہ لے کر ہر آدمی کے پاس جاتا۔ جب وہ سیر ہوجاتا تو دوسرے کے پاس، اور جب وہ سیر ہوجاتا تو تیسرے کے پاس، یہاں تک کہ آخر میں مَیں نے پیالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کہ سب کے سب سیر ہوکر پی چکے ہیں۔ پیالہ مَیں نے آپ کے ہاتھ پر رکھا۔ آپؐ نے میری طرف دیکھا اور تبسّم فرمایا پھر کہا۔ اباھرٍّ ! مَیں نے کہا یا رسول اللہ! فرمایئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا اب تو صرف ہم دونوں رہ گئے ہیں۔ مَیں نے عرض کیا حضور ٹھیک ہے اس پر آپؐ نے فرمایا کہ بیٹھو اور خوب پیئو۔ جب مَیں نے بس کیا تو فرمایا۔ ابوہریرہ اَور پیئو! مَیں پھر پینے لگا۔ چنانچہ جب بھی مَیں پیالے سے منہ ہٹاتا تو آپؐ فرماتے۔ ابوہریرہ اور پیئو! جب اچھی طرح سیر ہوگیا تو عرض کیا۔ جس ذات نے آپؐ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے اس کی قَسم اب تو بالکل گنجائش نہیں چنانچہ مَیں نے پیالہ آپؐ کو دے دیا آپؐ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پھر بسم اللہ پڑھ کر دودھ نوش فرمایا۔

۵۳۰ —— عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَاقِی الْقَوْمِ اٰخِرُھُمْ یَعْنِیْ شُرْبًا۔

(ترمذی کتاب الاشربة باب ساقی القوم اٰخِرُھُمْ یَعْنِیْ شُرْبًا)

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا قوم کے ساقی کی باری آخر میں آتی ہے۔

۵۳۱ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : طَعَامُ الْاِثْنَیْنِ کَافِی الثَّلَاثَۃِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَۃِ کَافِی الْاَرْبَعَۃِ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَال: طَعَامُ الْوَاحِدِ یَکْفِیْ الْاِثْنَیْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَیْنِ یَکْفِیْ الْاَرْبَعَۃِ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَۃِ یَکْفِی الثَّمَانِیَۃَ۔

(مسلم کتاب الاشربۃ فضیلۃ المواساۃ فی الطعام)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو آدمیوں کا کھانا تین کے لئے کافی ہے اور تین کا کھانا چار کے لئے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے اور دو کا چار کے لئے اور چار کا آٹھ کے لئے کافی ہے۔

۵۳۲ —— عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ لَهٗ خَامِسَ خَمْسَۃٍ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ۔ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ لَهٗ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذَا تَبِعَنَا ؛ فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَأْذَنَ لَهٗ وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ۔ قَالَ: بَلْ اٰذَنُ لَهٗ یَا

رَسُوْلَ اللّٰہِ!

(مسلم کتاب الاشربۃ باب مایفعل الضیف اذا تبعہ غیر من دعا صاحب الطعام)

حضرت ابو مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور ساتھ چار آدمیوں کو لانے کیلئے بھی عرض کیا۔ جب آپؐ کھانا کھانے کے لئے تشریف لے چلے تو ایک زائد آدمی بھی ساتھ ہولیا۔ دروازہ پر پہنچ کر آپؐ نے میزبان سے کہا۔ یہ آدمی ہمارے ساتھ یونہی آ گیا ہے اگر تم چاہو تو یہ اندر آجائے ورنہ واپس چلا جائے۔ میزبان نے عرض کیا حضورؐ! یہ بھی آجائے اور کھانے میں شریک ہو۔

۵۳۳ —— عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَافَہٗ ضَیْفٌ کَافِرٌ فَاَمَرَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَاۃٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ اُخْرٰی فَحُلِبَتْ فَشَرِبَہٗ ثُمَّ اُخْرٰی فَشَرِبَہٗ حَتّٰی شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِیَاہٍ ثُمَّ اَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَاۃٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَھَا ثُمَّ اَمَرَ لَہٗ بِاُخْرٰی فَلَمْ یَسْتَتِمَّھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلْمُؤْمِنُ یَشْرَبُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ وَالْکَافِرُ یَشْرَبُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَاءٍ۔

(ترمذی ابواب الاطعمۃ باب ان المومن یاکل فی معی واحد)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوا۔ حضورؐ نے اس کے لئے بکریوں کا دودھ نکلوایا وہ یکے بعد دیگرے

سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ دوسرے دن وہ کافر مسلمان ہوگیا۔ حضوؐر نے اسے کے واسطے ایک بکری کا دودھ نکلوایا۔ اس نے وہ پی لیا پھر دوسری بکری کا دودھ نکلوایا تو وہ سارا نہ پی سکا۔ اس پر حضوؐر نے فرمایا مؤمن کفایت وقناعت کی وجہ سے اتنا پیتا ہے کہ ایک انتڑی میں سما سکے۔ اور کافر حرص کی وجہ سے اتنا کچھ پی جاتا ہے کہ سات انتڑیوں میں سمائے۔ (یعنی کھانے پینے میں کفایت کرنا اور قناعت سے کام لینا سچّے مومن کا خاصہ ہوتا ہے اور کافر کا مقصدِ زندگی کھانا پینا عیش منانا اور مال ودولت کی حرص ہوتا ہے)

۵۳۴ —— عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی نیکی ہے۔

حلال وحرام اور کھانے پینے کے آداب

۵۳۵ —— عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰہَ افْتَرَضَ عَلَیْکُمْ فَرَائِضَ فَلَا تُضَیِّعُوْھَا وَحَدَّ لَکُمْ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْھَا وَنَھَاکُمْ عَنْ اَشْیَاءَ فَلَا تَنْتَھِکُوْھَا وَسَکَتَ عَنْ اَشْیَاءَ مِنْ غَیْرِ نِسْیَانٍ فَلَا تُکَلِّفُوْھَا رَحْمَۃً مِنْ رَّبِّکُمْ فَاقْبِلُوْھَا ، نَقُوْلُ مَا قَالَ رَبُّنَا وَنَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلْاُمُوْرُ بِیَدِ اللّٰہِ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ مَصْدَرُھَا وَاِلَیْہِ مَرْجِعُھَا لَیْسَ اِلَی الْعِبَادِ فِیْھَا تَفْوِیْضٌ وَلَا مِشْیَۃٌ۔

(سنن الدارقطنی بالصید والذبائح والاطعمۃ وغیر ذلک)

حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر کچھ فرائض عائد کئے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرنا اور کچھ حدود مقرّر کی ہیں تم ان سے تجاوز نہ کرنا۔ اس نے بعض چیزوں سے تم کو روکا ہے۔ تم ان کے مرتکب نہ ہونا اور بغیر کسی نسیان یا بُھول کے کچھ اشیاء کے بارہ میں وہ خاموش رہا ہے ان کا ذکر نہیں کیا سو تم بلا وجہ تکلّف سے کام لے کر ان کے پیچھے نہ پڑنا کیونکہ اپنی رحمت اور اپنے فضل کی وجہ سے اس نے ان کا ذکر نہیں کیا تا کہ تم پر زیادہ بوجھ نہ پڑے۔ پس خدا کی اس رعایت کو تم خوشش دلی سے قبول کرو اور اس کی رحمت کی قدر کرو۔

(راوی کہتے ہیں کہ) ہم انہی باتوں کے قائل ہیں جنہیں ہمارے ربّ اور ہمارے رسولؐ نے بیان کیا ہے۔ اُس پر کسی زیادتی کی ضرورت نہیں سمجھتے کیونکہ تمام اختیارات ہمارے ربّ کے ہاتھ میں ہیں وہیں سے احکام آتے ہیں اور ان کے مآل کا مالک بھی وہی ہے۔ انسانوں کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنی مرضی چلائیں یا اپنی خواہشات کی پیروی کریں۔

۵۳۶ —— عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ ، اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى ، اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ ، اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ ، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ: اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ ۔

(بخاری کتاب الایمان باب فضل استبرأ لدینہ۔ مسلم کتاب البیوع باب اخذ الحلال)

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ حرام اور حلال اشیاء واضح ہیں اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ پس جو لوگ مشتبہات سے بچتے رہتے ہیں وہ اپنے دین کو اور اپنی آبرو کو محفوظ کر

لیتے ہیں۔اور جو شخص شبہات میں گرفتار رہتا ہے بہت ممکن ہے کہ وہ حرام میں جا پھنسے یا کسی جُرم کا ارتکاب کر بیٹھے۔ایسے شخص کی مثال بالکل اس چرواہے کی سی ہے جو ممنوعہ علاقے کے قریب قریب اپنے جانور چراتا ہے، بالکل ممکن ہے کہ اس کے جانور اس علاقہ میں گھس جائیں۔دیکھو ہر بادشاہ کا ایک محفوظ علاقہ ہوتا ہے جس میں کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہوتی یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا محفوظ علاقہ اس کے محارم ہیں ۔ اور سُنو انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب تک وہ تندرست اور ٹھیک رہے تو سارا جسم تندرست اور ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب اور بیمار ہو جائے تو سارا جسم بیمار اور لاچار ہو جاتا ہے اور اچھی طرح یاد رکھو کہ یہ گوشت کا ٹکڑا انسان کا دل ہے۔

۵۳۷ —— عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ هُنَا اَقْوَامًا حَدِيْثًا عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَأْتُوْنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِيْ يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا اَمْ لَا ، قَالَ اُذْكُرُوْا اَنْتُمْ اِسْمَ اللهِ وَكُلُوْا ۔ (بخاری کتاب التوحید۔باب السُّوال اللہ تعالیٰ والاستعاذۃ بہ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہؓ نے دریافت کیا کہ حضور کچھ لوگ جو کفر سے نئے نئے نکلے ہیں ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں علم نہیں کہ انہوں نے جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھی بھی یا نہیں۔کیا ہم گوشت کھا سکتے ہیں؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔تم خود اس پر بسم اللہ پڑھ لو اور بخوشی کھاؤ۔

۵۳۸ —— عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ يَأْتُوْنَا بِلِحْمَانٍ وَلَا نَدْرِىْ هَلْ سَمُّوا اللّٰهَ عَلَيْهَا اَمْ لَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا اللّٰهَ عَلَيْهَا ثُمَّ كُلُوْهَا ۔

(مؤطا امام مالکؒ کتاب الزکاۃ۔ التسمیة علی الذبیحة)

حضرت عروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ گاؤں والے ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں ہمیں معلوم نہیں کہ جانور کو ذبح کرتے وقت انہوں نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا تھا یا نہیں تو (ایسے گوشت کو) ہم کیا کریں؟ حضورؐ نے فرمایا اس پر بسم اللہ پڑھ لو پھر اس گوشت کو کھا لو۔

۵۳۹ —— عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِيْ غَزَاةٍ، فَقَالَ : اَيْنَ صُنِعَتْ هٰذِهٖ ؟ فَقَالُوْا : بِفَارِسَ وَنَحْنُ نَرَى اَنَّهٗ يُجْعَلُ فِيْهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ : اَطْعِنُوْا فِيْهَا بِالسِّكِّيْنِ وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا ۔

(مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۳۰۲، ابوداؤد کتاب الاطعمہ باب فی اکل الجبن)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پنیر لایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ کہاں

کا تیار شدہ ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ فارس کا یعنی مجوسیوں کا بنایا ہوا ہے اور ہمارا خیال ہے کہ اس میں حرام چیز ملائی جاتی ہے۔ یہ سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ کرید کی ضرورت نہیں بسم اللہ پڑھو اور کاٹ کر کھاؤ۔

۵۴۰ —— فِي السُّنَنِ لِاَبِيْ دَاوٗدَ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِيْ تَبُوْكَ مِنْ عَمَلِ النَّصَارٰى، فَقِيْلَ : هٰذَا طَعَامٌ تَصْنَعُهُ الْمَجُوْسُ فَدَعَا بِسِكِّيْنٍ فَسَمّٰى وَقَطَعَ ۔ وَرَوَى الطَّيَالِسِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ مَكَّةَ رَاٰى جُبْنَةً فَقَالَ : مَا هٰذَا ؟ فَقَالُوْا : طَعَامٌ يُصْنَعُ بِاَرْضِ الْعَجَمِ فَقَالَ ضَعُوْا فِيْهِ السِّكِّيْنَ وَكُلُوْا ۔

وَرَوَى اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْهُ أُتِيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِيْ غَزَاةِ تَبُوْكَ ،فَقَالَ : اَيْنَ صُنِعَتْ هٰذِهٖ ؟ قَالُوْا بِفَارِسَ وَنَحْنُ نَرٰى اَنْ يُجْعَلَ فِيْهَا مَيْتَةٌ ۔ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِطْعَمُوْا ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ ضَعُوْا فِيْهَا السِّكِّيْنَ وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكُلُوْا ۔

وَجُوخٌ اشْتَهَرَ عَمَلُهٗ بِشَحْمِ الْخِنْزِيْرِ وَجُبْنٌ شَامِيٌّ اِشْتَهَرَ عَمَلُهٗ بِاَنْفَحَةِ الْخِنْزِيْرِ وَقَدْ جَاءَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ جُبْنَةٌ مِنْ عِنْدِهِمْ فَأَكَلَ مِنْهَا وَلَمْ يَسْئَلْ عَنْ ذٰلِكَ۔

(فتح المعین شرح قرة العین باب الصلوٰة صفحہ ۱۴ مطبوعہ ۱۳۱۱ھ ۔ زرقانی شرح المواہب اللدنیہ للعلامة قسطلانی جلد ۴، صفحہ ۳۳۵)

امام ابوداؤدؒ نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ غزوۂ تبوک کے سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عیسائیوں کا بنایا ہوا پنیر پیش کیا گیا۔ اس کے متعلق یہ بھی خیال تھا کہ یہ مجوسیوں کا بنایا ہوا تھا۔ آپؐ نے کسی چھان بین کے بغیر چُھری منگوائی اور بسم اللہ پڑھ کر اُسے کاٹا اور استعمال فرمایا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ فتح مکّہ کے موقعہ پر پنیر پیش کیا گیا تو آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ اہلِ عجم اس کو تیار کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ چُھری سے کاٹ کر اسے استعمال کر سکتے ہو (یعنی کسی چھان بین کی ضرورت نہیں)

ایک اور روایت میں ہے کہ لوگوں نے یہ بھی بتایا کہ سُنتے ہیں کہ اس کے بنانے میں مُردار کی چربی استعمال ہوتی ہے آپؐ نے فرمایا زیادہ چھان بین کی ضرورت نہیں چُھری سے کاٹو اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھالو۔

۵۴۱ ــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى ، فَإِنْ نَسِيَ اَنْ يَّذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ

تَعَالٰی فِیْ اَوَّلِہٖ فَلْیَقُلْ : بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔

(ترمذی کتاب الاطعمۃ باب ماجاء فی التسمیۃ علی الطعام)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لے یعنی بسم اللہ پڑھے۔ اگر شروع میں بھول جائے تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ پڑھ لے۔

۵۴۲ —— عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ رَبِیْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : کُنْتُ غُلَامًا فِیْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَۃِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : یَا غُلَامُ ! سَمِّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ فَمَا زَالَتْ تِلْکَ طِعْمَتِیْ بَعْدُ۔

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب التسمیۃ علی الطعام والاکل بالیمین)

حضرت عمر بن ابی سلمہؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب تھے، بیان کرتے ہیں کہ بچپن میں مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر رہتا تھا۔ (کھانا کھاتے وقت) میرا ہاتھ تھالی میں پُھرتی سے ادھر اُدھر گھومتا تھا (یعنی بے صبری سے جلد جلد کھاتا اور اپنے آگے کا بھی خیال نہ کرتا) حضورؐ نے میری اس عادت کو دیکھ کر فرمایا۔ کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے

کھاؤ۔ حضورؐ کی یہ نصیحت میں ہمیشہ یاد رکھتا ہوں اور اس کے مطابق کھانا کھاتا ہوں۔

۵۴۳ —— عَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُوَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَعَثَنِيْ بَنُوْ مُرَّةَ بْنُ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ اَمْوَالِهِمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدْتُّهٗ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ، قَالَ : ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ اِلٰى بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ : هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ فَاُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَذْرِ فَاَقْبَلْنَا نَاكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُّ بِيَدِيْ مِنْ نَوَاحِيْهَا وَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِيَ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَاِنَّهٗ طَعَامٌ وَاحِدٌ ، ثُمَّ اُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانُ التَّمْرِ اَوِ الرُّطَبِ فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ بَيْنَ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ قَالَ : يَا عِكْرَاشُ ! كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَاِنَّهٗ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اُتِيْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهٗ وَقَالَ : يَا عِكْرَاشُ : هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ۔

(ترمذی ابواب الاطعمۃ باب ماجاء فی التسمیۃ علی الطعام)

حضرت عکراشؓ بیان کرتے ہیں کہ بنومُرّہ نے اپنے اموال صدقہ

دیکر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ جب میں مدینہ میں حضوؐر کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت حضوؐر مہاجرین اور انصار کے درمیان رونق افروز تھے۔ حضوؐر نے میرا ہاتھ پکڑا اور امّ سلمہؓ کے گھر لے گئے اور ان سے دریافت کیا۔ کوئی کھانے کی چیز ہے؟ انہوں نے ثرید کا پیالہ پیش کیا جس میں ثرید اور بوٹیاں کافی تھیں۔ ہم اس میں سے کھانے لگے۔ میں کبھی ادھر سے اور کبھی اُدھر سے کھاتا اور حضوؐر اپنے سامنے سے کھا رہے تھے۔ حضوؐر نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے عکراش کھانا ایک جگہ سے کھاؤ تمام کھانا ایک ہی طرح کا ہے۔ پھر ہمارے سامنے ایک طشت لایا گیا جس میں مختلف قسم کے کھجور یا ڈوکے تھے۔ میں تو سامنے سے کھانے لگا اور حضوؐر اپنی پسند کے مطابق کبھی اِدھر سے اور کبھی اُدھر سے چُن چُن کر کھاتے اور فرمایا اے عکراش اپنی پسند کی چُن چُن کر کھاؤ کہ مختلف اقسام کی ہیں پھر پانی لایا گیا۔ حضوؐر نے اپنا ہاتھ دھویا اور اپنا گیلا ہاتھ اپنے چہرے، سر اور بازوؤں پر پھیرا اور فرمایا اے عکراش یہ آگ پر پکی ہوئی چیز کا وضوء ہے یعنی کھانے کے بعد ہاتھ صاف کر لئے جائیں۔

۵۴۴ —— عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلْبَرَکَۃُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ ، فَکُلُوْا مِنْ حَافَتَیْہِ وَلَا تَاْکُلُوْا مِنْ وَسَطِہٖ۔

(ترمذی کتاب الاطعمۃ باب کراھیۃ من وسط الطعام جلد ۲ صفحہ ۳)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھانے کے درمیانی حصّہ میں برکت نازل ہوتی ہے اس لئے کنارے یعنی ایک طرف سے کھایا کرو اور درمیان سے کھانے سے اجتناب کرو۔

۵۴۵ — عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا یَأْکُلَنَّ اَحَدُکُمْ بِشِمَالِہٖ ، وَلَا یَشْرَبَنَّ بِہَا ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَأْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَیَشْرَبُ بِہَا ۔

(مسلم کتاب الاشربۃ باب آداب الطعام والشراب)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تم میں سے کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔

۵۴۶ — عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَوْ شَرِبَ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب ما یقول اذا فرغ من الطعام)

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے یا پانی پیتے تو بعد میں یہ دُعا پڑھتے۔ سب تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان یعنی اطاعت شعار بنایا۔

۵۴۷ — عَنْ جَبَلَۃَ بْنِ سُحَیْمٍؓ قَالَ اَصَابَنَا عَامُ سَنَۃٍ مَعَ ابْنِ

الزُّبَيْرِ فَرَزَقَنَا تَمْرًا ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ فَيَقُوْلُ : لَا تُقَارِنُوْا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقِرَانِ، ثُمَّ يَقُوْلُ : إِلَّا اَنْ يَسْتَاذِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ۔

(بخاری کتاب الاطعمہ باب القران فی التمر جلد ۲ صفحہ ۸۱۹ ۔ مسلم)

حضرت جبلہ بن سحیمؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے عہدِ خلافت میں ایک سال ہمیں سخت قحط سالی سے دوچار ہونا پڑا۔ آپ نے ہمیں کھجوریں دیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہمارے پاس سے گزرے تو فرمایا۔ اکٹھے بیٹھ کر کھانے لگو تو دو دو کھجوریں ملا کر نہ کھاؤ یعنی حرص اور بے صبری کا مظاہرہ نہ کرو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ سوائے اس کے کہ کھانے والا دوسرے شریکِ طعام بھائی سے اس کی اجازت لے لے۔

۵۴۸ —— عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِع فَإِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا ۔ (مسلم کتاب الاشربہ باب استحباب لعق الاصابع)

حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ تین انگلیوں سے کھانا کھاتے اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد انگلیاں صاف کر لیتے۔

۵۴۹ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلٰثَ وَقَالَ : اِذَا مَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَاكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلِتَ الصَّحْفَةَ ، وَقَالَ : اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ ۔ (ترمذی ابواب الاطعمة باب فی اللقمه تسقط)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرمانے کے بعد اپنی انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے اور حضور فرماتے تھے کہ اگر کھاتے وقت کوئی لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالینا چاہئے اور اسے شیطان کے لئے نہیں چھوڑنا چاہئے اور ہمیں حکم فرماتے تھے کہ ہم پلیٹ کو اچھی طرح صاف کر لیا کریں (یعنی کھانا نہ بچایا کریں یا اتنا ڈالیں جتنا کھانا ہے) یہ بھی فرماتے تھے کہ تمہیں یہ علم نہیں ہے کہ کھانے کے کون سے حصّہ میں برکت ہے۔

۵۵۰ — عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُكْثِرَ اللّٰهُ خَيْرَ بَيْتِهٖ فَلْيَتَوَضَّأْ اِذَا حَضَرَ غِذَاؤُهٗ وَاِذَا رُفِعَ ۔

(ابن ماجہ ابواب الاطعمہ باب الوضوءِ عند الطعام)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر و برکت زیادہ کرے تو کھانا کھانے سے پہلے بھی ہاتھ دھوئے

اور کُلّی کرے اور کھانا کھانے کے بعد بھی ہاتھ دھوئے اور کُلّی کرے ۔ (کھانے کا وضو یہی ہے)

۵۵۱ — عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی اَنْ یَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَآئِمًا ۔ قَالَ قَتَادَةُ : فَقُلْنَا لِاَنَسٍ : فَالْاَکْلُ ؟ قَالَ ذٰلِكَ اَشَرُّ اَوْ اَخْبَثُ ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا ۔

(مسلم کتاب الاشربة باب کراهیة الشرب قائما)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (بلاضرورت) کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع فرمایا۔ قتادہ جو حضرت انسؓ کے شاگرد ہیں بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت انسؓ سے پوچھا کھڑے ہوکر کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے۔ تو آپؓ نے فرمایا یہ تو کھڑے ہوکر پانی پینے سے بھی بدتر ہے۔

۵۵۲ — عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : کُنَّا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَأْکُلُ وَنَحْنُ نَمْشِیْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِیَامٌ ۔ (ترمذی کتاب الاشربه باب الرخصة فی الشرب قائما)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ میں ہم بوقتِ ضرورت چلتے ہوئے بھی کھا لیتے تھے اور کھڑے ہوکر پانی پی لیتے تھے۔

۵۵۳ —— عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : سَقَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَھُوَ قَائِمٌ ۔

(مسلم کتاب الاشربۃ باب فی الشرب من زمزم قائمًا)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا جو آپؐ نے کھڑے ہو کر پیا۔

۵۵۴ —— عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُتَنَفَّسَ فِی الْاِنَآءِ اَوْ یُنْفَخَ فِیْہِ ۔

(ترمذی کتاب الاشربۃ باب کراھیۃ النفخ فی الشراب)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پیتے ہوئے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا۔ اسی طرح پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے بھی روکا۔

۵۵۵ —— عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَانَا عَنِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِیْ اٰنِیَۃِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَقَالَ : ھِیَ لَھُمْ فِی الدُّنْیَا، وَھِیَ لَکُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ ۔ (مسلم کتاب اللباس والزینۃ باب تحریم استعمال اناء الذھب والفضۃ)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم اور دیباج پہننے سے منع فرمایا۔ اسی طرح سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ یہ اس دنیا میں دوسروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہوں گے۔

ذبیحہ اور شکار

۵۵۶ —— (ل) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ ، قَالَ : إِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ ، فَإِنْ اَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ ، فَإِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ ۔ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! أَرَأَيْتَ إِنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابٌ أُخْرٰى ، قَالَ : إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلٰى غَيْرِهٖ ۔

(ترمذی ابواب الصید باب فی من یرمی الصید فیجدہ میتاء فی الماء)

حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سدھائے ہوئے شکاری کتّے سے شکار کرنے کے بارہ میں پوچھا۔ حضورؐ نے فرمایا جب تم نے اپنا کتّا بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا ہے تو اس شکار کو کھاؤ جو اس نے تمہارے لئے پکڑ رکھا ہے اور اگر اس نے اس میں سے کچھ کھالیا ہے تو اس شکار کو مت کھاؤ کیونکہ کتّے نے اپنے لئے شکار کیا ہے۔

پھر میں نے پوچھا کہ اگر ہمارے کتّوں کے ساتھ دوسرے کتّے مل جائیں تو کیا حکم ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم نے اپنے کتّے کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا تھا دوسرے کتّوں کو نہیں۔ (اس لئے ایسے شکار کو نہ کھاؤ سوائے اس

کے کہ اس جانور کو خود ذبح کیا ہو)

۵۵۶ —— (ب) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَإِذَا خَالَطَ كِلَابًا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَأَمْسَكْنَ وَقَتَلْنَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِيْ أَيُّهَا قَتَلَ وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهٖ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ ۔

(بخاری کتاب الصید والذبائح ۔ باب الصید اذا غاب عنه یومین او ثلاثة)

حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ جب تم نے بسم اللہ پڑھ کر اپنے کتے کو شکار پر چھوڑا اور اس نے شکار کو تمہارے لئے پکڑے رکھا خواہ وہ مر ہی گیا ہو تو تم اس شکار کو کھا سکتے ہو۔ اور اگر کتے نے اس شکار میں سے کچھ کھالیا ہے تو اس کو نہ کھاؤ کیونکہ کتے نے اپنے لئے شکار کیا ہے تمہارے لئے نہیں۔ اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ دوسرے کتے شامل ہو جائیں جن پر تم نے بسم اللہ نہیں پڑھا اور ان سب نے شکار کو مار کر تمہارے لئے روکے رکھا اور اس میں سے خود کچھ نہیں کھایا تو بھی تم اس شکار کو نہ کھاؤ اس لئے کہ تمہیں نہیں معلوم کہ شکار کو کس کتے نے مارا ہے۔

اگر تم نے شکار کو تیر سے مارا ہے اور تم نے اس کو ایک یا دو دن

بعد مرا ہوا پایا اور مرنے کی وجہ تیر کے سوا کوئی اور چیز نہیں تو تم اس شکار کو کھا سکتے ہو۔ اور اگر شکار پانی میں مرا ہوا مِلا ہے تو اسے نہ کھاؤ۔ (اس لئے کہ ہوسکتا ہے کہ وہ پانی میں گرنے کی وجہ سے مرا ہو تیر کے زخم سے نہیں)

۵۵۷ —— عَنْ اَبِیْ یَعْلٰی شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوْا الْقِتْلَۃَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوْا الذِّبْحَ وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَہٗ وَلْیُرِحْ ذَبِیْحَتَہٗ۔

(مسلم کتاب الصید والذبائح باب الامر باحسان الذبح)

حضرت شدّاد بن اوسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو نرمی اور مہربانی سے پیش آنے کا حکم دیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر تم کسی جانور کو مارنے لگو تو اس میں بھی نرمی اور رحم دِلی دکھاؤ اور جب کسی جانور کو ذبح کرنے لگو تو اچھے اور رحمدلی کے طریق سے ذبح کرو۔ مثلاً اپنی چُھری خوب تیز کرلو اور اس طرح سے اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ۔

۵۵۸ —— عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحَدِّ الشِّفَارِ۔ وَاَنْ تُوَارٰی عَنِ الْبَھَائِمِ وَقَالَ اِذَا ذَبَحَ اَحَدُکُمْ فَلْیُجْھِزْ۔

(ابن ماجہ ابواب الذبائح باب اذا ذبحتم فاحسنوا الذبح)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ جب جانور ذبح کرنے لگو تو چُھری کو اچھی طرح تیز کرلیا کرو۔ ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح نہ کرو اور خوب اچھی طرح ذبح کرو۔ (کہ اس کی جان جلدی نکل جائے اور زیادہ دیر تڑپتا نہ رہے)

تجارت وصنعت، خرید وفروخت اور اجارہ کے آداب

۵۵۹ —— عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ! اَيُّ الْكَسْبِ أَطْيَبُ ؟ قَالَ : عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُوْرٍ۔ (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۱۴۱)

حضرت رافع بن خدیجؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا۔ کون سا ذریعۂ معاش بہتر ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاتھ کی محنت، دستکاری اور صاف ستھری تجارت بہترین ذریعۂ معاش ہے۔

۵۶۰ —— عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : أُتِيَ اللهُ تَعَالٰى بِعَبْدٍ

مِنْ عِبَادِهٖ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَقَالَ لَهٗ : مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا ؟ قَالَ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ۔ قَالَ يَا رَبِّ ! اٰتَيْتَنِيْ مَالَكَ فَكُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ ، وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ ، فَكُنْتُ اَتَيَسَّرُ عَلَى الْمُوْسِرِ وَاُنْظِرُ الْمُعْسِرَ ۔ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْكَ ، تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِيْ ۔ فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ هٰكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

(مسلم کتاب البیوع باب فضل انظار المعسر)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایسا بندہ لایا جائے گا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تم نے دنیا میں کیا عمل کیا اور لوگ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے۔ وہ جواب دیگا۔ اے میرے ربّ! تُو نے مجھے مال دیا، میں لوگوں سے خرید وفروخت اور لین دین کرتا، درگزر کرنا اور نرم سلوک کرنا میری عادت تھی۔ خوشحال اور صاحبِ استطاعت سے بھی آسانی اور سہولت کا رویّہ اختیار کرتا اور تنگدست کو بھی بسہولت ادا کرنے کی مہلت دیتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا مجھے اس بات کا زیادہ حق پہنچتا ہے کہ درگزر سے کام لوں۔ اور اپنے اس بندے سے شفقت کا سلوک کروں۔ عقبہ بن عامرؓ اور ابو مسعود انصاریؓ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے اسی طرح خود سنی تھی۔

۵۶۱ —— عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِذَا وَزَنْتُمْ فَارْجِحُوْا۔

(ابن ماجہ ابواب التجارات باب الرُّجحان فی الوزن)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب تم کسی کو دینے کے لئے کچھ تولو تو جھکتا ہوا تولو۔

۵۶۲ —— عَنْ قَیْلَۃَ اُمِّ بَنِیْ اَنْمَارٍ، قَالَتْ: اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ عُمَرِہٖ عِنْدَ الْمَرْوَۃِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنِّیْ امْرَاَۃٌ اَبِیْعُ وَاَشْتَرِیْ فَاِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَبْتَاعَ الشَّیْئَ سُمْتُ بِہٖ اَقَلَّ مِمَّا اُرِیْدُ ثُمَّ زِدْتُّ ثُمَّ زِدْتُّ حَتّٰی اَبْلُغَ الَّذِیْ اُرِیْدُ وَاِذَا اَرَدْتُّ اَنْ اَبِیْعَ الشَّیْئَ سُمْتُ بِہٖ اَکْثَرَ مِنَ الَّذِیْ اُرِیْدُ ثُمَّ وَضَعْتُ حَتّٰی اَبْلُغَ الَّذِیْ اُرِیْدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا تَفْعَلِیْ، یَا قَیْلَۃُ! اِذَا اَرَدْتِّ اَنْ تَبْتَاعِیْ شَیْئًا فَاسْتَامِیْ بِہِ الَّذِیْ تُرِیْدِیْنَ اُعْطِیْتِ اَوْ مُنِعْتِ۔ فَقَالَ: اِذَا اَرَدْتِّ اَنْ تَبِیْعِیْ شَیْئًا فَاسْتَامِیْ بِہِ الَّذِیْ تُرِیْدِیْنَ اُعْطِیْتِ اَوْ مُنِعْتِ۔

(ابن ماجہ ابواب التجارات باب السوم)

حضرت قَیلہ امِّ بنی انمارؓ بیان کرتی ہیں کہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عمرہ کے موقع پر مَرْوَہ کے مقام میں

حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں ایک تاجر عورت ہوں۔ میرا خریدنے کا طریقہ یہ ہے کہ چیز کی پہلے بہت کم قیمت بتاتی ہوں پھر آہستہ آہستہ قیمت زیادہ کرتی جاتی ہوں اور جس قیمت پر خریدنی مقصود ہو اس پر مال خرید لیتی ہوں۔ اسی طرح جو چیز فروخت کرنی ہوتی ہے پہلے اس کے دام بہت زیادہ بتاتی ہوں پھر آہستہ آہستہ دام کم کرتی جاتی ہوں اور پھر جس قیمت پر مال فروخت کرنا مقصود ہو۔ اس پر مال فروخت کر دیتی ہوں۔ یہ سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے قیلہ! اس طرح نہ کیا کرو بلکہ قیمت مقرّر ہونی چاہئے۔ جس قیمت پر خریدنا ہو وہ صحیح قیمت بتادو اگر اس نے اس قیمت پر دینا ہو تو دیوے اور نہ دینا ہو تو نہ دے۔ اسی طرح فروخت کرتے وقت اصل قیمت بتاؤ اگر کسی نے لینی ہو تو لے ورنہ اس کی مرضی۔ (اس طرح اعتبار بھی قائم ہوگا اور وقت بھی ضائع نہ ہوگا)

۵۶۳ —— عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ۔ (سنن دارمی کتاب البیوع باب فی التاجر الصدوق رواہ ایضًا الحاکم والترمذی کتاب البیوع باب فی التجار وقیمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچا اور دیانتدار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کی معیت کا حقدار ہے۔

۵۶۴ —— عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : التَّاجِرُ الْاَمِیْنُ الصَّدُوْقُ الْمُسْلِمُ مَعَ الشُّھَدَاءِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ (ابن ماجہ ابواب التجارات باب الحثّ علی الکاسب)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیانت دار اور سچّا مسلمان تاجر بروزِ قیامت شہداء میں شامل سمجھا جائے گا۔

۵۶۵ —— عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا ، فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِكَ لَھُمَا فِیْ بَیْعِھِمَا ، وَاِنْ کَتَمَا وَکَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَۃُ بَیْعِھِمَا۔

(بخاری کتاب البیوع باب اذا لم یوقت الخیار ھل یجوز البیع)

حضرت حکیم بن حزامؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خرید و فروخت کرنے والوں کو جب تک وہ ایک دوسرے سے جُدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے کہ وہ سودا فسخ کردیں اور اگر خرید و فروخت کرنے والے سچ بولیں اور مال میں اگر کوئی عیب یا نقص ہے تو اسے بیان کردیں تو اللہ تعالیٰ ان کے اس سودے میں برکت دے گا اور اگر وہ دونوں جھوٹ سے کام لے کر کسی عیب کو چھپائیں گے یا ہیرا پھیری سے کام لیں گے تو اس سودے میں سے برکت نکل جائے گی۔

۵۶۶ —— عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ ، وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ ، وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ ، وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِيْ اِنَآئِهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّيْ وَاَنْ يَبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلْاَعْرَابِيِّ ، وَاَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا ، وَاَنْ يَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ وَنَهٰى عَنِ النَّجَشِ وَالتَّصْرِيَةِ ۔

(بخاری کتاب البیوع باب لا بیع علٰی بیع اخیہ ...... الخ ومسلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شہر کا رہنے والا دلاّل بن کر دیہات سے تجارتی سامان لانے والے کا سودا بیچے۔ اسی طرح آپؐ نے اس سے بھی منع فرمایا کہ صرف بھاؤ بڑھانے کے لئے بولی دی جائے۔ آپؐ نے فرمایا کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام پر پیغام بھجوائے اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ اس غرض سے نہ کرے کہ تا وہ اس کی جگہ لے اور اس کا حصّہ اپنے برتن میں ڈالے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارتی قافلے کو آگے جا کر ملنے اور سودا کر لینے سے منع فرمایا۔ اسی طرح اس بات سے بھی منع فرمایا کہ کوئی شہر کا رہنے والا دلاّل بن کر دیہاتی کا سامان بکوائے۔ آپؐ نے فرمایا کوئی عورت اس شرط پر شادی نہ

کرے کہ اس کا خاوند اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے دے، اسی طرح کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے۔ محض بھاؤ بڑھانے کے لئے بولی نہ دے اور زیادہ قیمت وصول کرنے کے لئے دودھ دینے والے جانور کا دودھ اس کے تھنوں میں نہ روک رکھے۔

۵۶۷ —— عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَتَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا اِلَى الْاَسْوَاقِ۔

(بخاری کتاب البیوع باب النهی عن تلقی الرکبان)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجارتی سامان لانے والے قافلہ کو آگے جا کر نہ ملو یعنی سامان مارکیٹ میں پہنچنے سے پہلے ہی نہ خرید لو بلکہ اس تجارتی سامان کو بازار میں آنے دو تا کہ قیمتوں میں اعتدال رہے۔

۵۶۸ —— عَنْ اَبِي الْحَمْرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَنْبَاتِ رَجُلٍ عِنْدَهٗ طَعَامٌ فِيْ وِعَاءٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهِ فَقَالَ لَعَلَّكَ غَشَشْتَ، مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا

(سنن ابن ماجه ابواب التجارت باب النهی عن الغش)

حضرت ابی حمراءؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک شخص کے پاس سے گزرے جو غلّہ کا تاجر تھا حضورؐ نے اس کے غلّہ کے برتن کے اندر ہاتھ ڈال کر دیکھا تو محسوس کیا کہ نیچے کا غلّہ گیلا ہے تو آپؐ نے فرمایا تم دھوکا دیتے ہو۔ دیکھو دھوکا اور فریب دینا

ہم مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہے۔

۵۶۹ —— عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ۔

(الترغیب والترھیب باب الترغیب فی الاکتساب جلد ۳ صفحہ ۱۸۴ بحوالہ الطبرانی فی الکبیر)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ماہر دست کار اور ہنر مند مومن کو پسند کرتا ہے۔

صحت و مرض، پرہیز اور علاج

۵۷۰ —— عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْہِمَا کَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ، الصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ۔ (بخاری کتاب الرقاق۔ ترمذی)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جن کی قدر نہ کر کے بہت سے لوگ نقصان اٹھاتے ہیں۔ ایک صحت دوسرے فارغ البالی۔

۵۷۱ —— عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ جِبْرِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : یَا مُحَمَّدُ ! اِشْتَکَیْتَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ

نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ، بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ۔

(مسلم کتاب السلام باب الطب والمرض والرقی)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں۔ حضرت جبرائیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے محمدؐ! کیا آپؐ بیمار ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا۔ ہاں مَیں بیمار ہوں۔ اس پر حضرت جبرائیلؑ نے یہ دعا کی۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر میں آپؐ پر دَم کرتا ہوں وہ آپؐ کو ہر ایسی بات سے محفوظ رکھے جو نقصان دِہ ہے۔ ہر ایسی چیز سے بچائے جو دُکھ دے سکتی ہے۔ وہ ہر بُرے شخص کی برائی سے اور ہر حسد کرنے والے کی بدنظری سے آپؐ کی حفاظت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپؐ کو شفاء دے۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر میں آپؐ پر دم کرتا ہوں۔

۵۷۲ —— عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِيْ خَالٌ يَرْقِيْ مِنَ الْعَقْرَبِ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى قَالَ فَأَتَاهُ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى وَاَنَا اَرْقِيْ مِنَ الْعَقْرَبِ، فَقَالَ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ۔ (مسلم کتاب السلام باب استحباب الرقیة ص۱۸ ج۲)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک ماموں تھے جو بچھو کا دَم کرتے تھے۔ حضورؐ نے جب دم کرنے سے منع فرمایا تو وہ حضورؐ کے پاس آئے اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! آپؐ نے دَم کرنے

سے منع فرمایا ہے اور مَیں بچھو کا دَم کرتا ہوں اور لوگوں کو اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو کوئی فائدہ پہنچا سکے وہ ضرور پہنچائے۔ (مقصد یہ ہے کہ دَم درُود کو پیشہ اور کمائی کا ذریعہ بنانا منع ہے لیکن اگر کسی کے پاس کوئی مؤثر بابرکت دعائیہ الفاظ ہیں جن میں شرک کا شائبہ نہیں تو پھر اس سے کسی کو فائدہ پہنچانا منع نہیں)

۵۷۳ —— عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ : اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانُوْا فِیْ سَفَرٍ فَمَرُّوْا بِحَیٍّ مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْھُمْ فَلَمْ یُضِیْفُوْھُمْ فَقَالُوْا لَھُمْ : ھَلْ فِیْکُمْ رَاقٍ ؟ فَاِنَّ سَیِّدَ الْحَیِّ لَدِیْغٌ اَوْ مُصَابٌ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْھُمْ : نَعَمْ ، فَاَتَاہُ فَرَقَاہُ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَبَرَأَ الرَّجُلُ فَاُعْطِیَ قَطِیْعًا مِنْ غَنَمٍ فَاَبٰی اَنْ یَقْبَلَھَا وَقَالَ : حَتّٰی اَذْکُرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَأَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! وَاللّٰہِ مَا رَقَیْتُ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ ، فَتَبَسَّمَ وَقَالَ : وَمَا اَدْرَاکَ اِنَّھَا رُقْیَۃٌ ، ثُمَّ قَالَ : خُذُوْا مِنْھُمْ وَاضْرِبُوْا لِیْ بِسَھْمٍ مَعَکُمْ۔

(مسلم کتاب السلام باب جواز اخذ الاجرۃ علی الرقیۃ)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہؓ سفر میں تھے۔ وہ عرب کے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے اور ان کا مہمان

بننا چاہا لیکن انہوں نے مہمانی نہ کی (اس رات اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا) وہ ان صحابہ کے پاس آئے اور پوچھا تم میں سے کوئی دَم کرتا ہے؟ صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا۔ہاں میں کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ بیمار کے پاس آئے اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر دَم کیا۔اس پر وہ سردار اچھا ہو گیا اور خوش ہو کر بکریوں کا ایک چھوٹا سا ریوڑ اُن کو بطور انعام دیا لیکن انہوں نے یہ ریوڑ قبول نہ کیا اور کہا جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لُوں یہ ریوڑ نہ لُوں گا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ آئے اور اس واقعہ کا ذکر کیا اور ساتھ ہی عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! میں نے صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کر دَم کیا تھا۔اس پر حضورؐ نے تبسّم فرمایا اور پوچھا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ دَم ہے۔ پھر فرمایا تم اس قبیلہ سے بکریاں لے لو اور میرا حصّہ بھی ان بکریوں میں رکھو۔مقصد یہ ہے کہ اس صورتِ حال میں جو انعام یا نذرانہ انہوں نے دیا ہے اس کے لینے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۷۴ ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَا یُصِیْبُ الْمُؤْمِنُ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ وَلَا حُزْنٍ حَتَّی الْهَمَّ یُهِمُّهُ اِلَّا کُفِّرَ بِهٖ مِنْ سَیِّاٰتِهٖ۔

(مسلم کتاب البرّ والصلة باب ثواب المومن فیما یُصیبه)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ مومن کو جو بھی دُکھ یا تکلیف یا بیماری یا رنج پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اس کی کمزوریوں اور غلطیوں کا کفّارہ کر دیتا ہے۔ یعنی بڑے بڑے نقصانات اور آخری گرفت سے اللہ تعالیٰ اس کو بچا لیتا ہے۔

۵۷۵ —— عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ، حَتّٰى اِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهٗ اُمَرَآءُ الْاَجْنَادِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهٗ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ: فَقَالَ لِيْ عُمَرُ: اُدْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ الْوَبَآءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا۔ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: خَرَجْتَ لِاَمْرٍ وَّلَا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى اَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَآءِ، فَقَالَ: اِرْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ: اُدْعُ لِيَ الْاَنْصَارَ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَاسْتَشَارَهُمْ: فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ، فَقَالَ: اِرْتَفِعُوْا عَنِّيْ، ثُمَّ قَالَ: اُدْعُ لِيْ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَّشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُّهَاجِرَةِ الْفَتْحِ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلَانِ فَقَالُوْا: نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَآءِ، فَنَادٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي النَّاسِ: اِنِّيْ مُصَبِّحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَاَصْبِحُوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ : اَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰہِ ؟ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ : لَوْ غَیْرُكَ قَالَھَا یَا اَبَا عُبَیْدَۃَ ! وَکَانَ عُمَرُ یَکْرَہُ خِلَافَہٗ ۔ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰہِ اِلٰی قَدَرِ اللّٰہِ ، اَرَاَیْتَ لَوْ کَانَ لَكَ اِبِلٌ فَھَبَطَتَّ وَادِیًا لَہٗ عُدْوَتَانِ اِحْدَاھُمَا خَصِبَۃٌ وَّالْاُخْرٰی جَدْبَۃٌ ، اَلَیْسَ اِنْ رَعَیْتَ الْخَصِبَۃَ رَعَیْتَھَا بِقَدَرِ اللّٰہِ ، وَاِنْ رَعَیْتَ الْجَدْبَۃَ رَعَیْتَھَا بِقَدَرِ اللّٰہِ ؟ قَالَ : فَجَآءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ، وَکَانَ مُتَغَیِّبًا فِیْ بَعْضِ حَاجَتِہٖ فَقَالَ : اِنَّ عِنْدِیْ مِنْ ھٰذَا عِلْمًا ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اِذَا سَمِعْتُمْ بِہٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَیْہِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِھَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْہُ فَحَمِدَ اللّٰہَ تَعَالٰی عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَانْصَرَفَ ۔

(مسلم کتاب السلام باب الطاعون والطیرۃ والکھانَۃَ)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے ملکِ شام کا سفر اختیار کیا۔ جب آپ سَرَغ نامی مقام پر پہنچے تو سردارانِ فوج حضرت ابوعبیدہؓ اور ان کے دوسرے ساتھی آپ کی پیشوائی کے لیے حاضر ہوئے اور بتایا کہ شام میں وباء پھوٹ پڑی ہے ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مجھے فرمایا کہ مَیں بزرگ مہاجرین کو بلاؤں چنانچہ مَیں ان کو بلا لایا۔ حضرت عمرؓ نے اُن سے مشورہ کیا اور بتایا کہ شام میں وباء پھیلی ہوئی ہے۔ اب کیا کرنا چاہئے؟ مَیں وہاں

جاؤں یا یہیں سے واپس چلا جاؤں ۔صحابہ کی رائے میں اختلاف تھا۔
بعض کہتے تھے کہ آپ ایک مقصد کیلئے مدینہ سے آئے ہیں ۔اس مقصد کو
پورا کئے بغیر آپ کا واپس جانا مناسب نہیں۔بعض کا مشورہ تھا کہ آپ کے
ساتھ چنیدہ لوگ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرّبین ہیں، ہم
مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ انکو لے کر وباء کے علاقہ میں جائیں اور کسی قسم کا
خطرہ مول لیں۔مہاجرین سے مشورہ لینے کے بعد حضرت عمرؓ نے فرمایا۔
انصار کو بلاؤ۔ چنانچہ میں اَنصار کو بلالایا۔ یہ بھی مہاجرین کی طرح مختلف
الرائے تھے۔ان انصار سے مشورہ لینے کے بعد حضرت عمرؓ نے مجھے فرمایا
قریش کے سرداروں میں سے جو یہاں ہیں اور فتح مکّہ کے دوران ہجرت کر
کے آئے ہیں انکو بلالاؤ۔ جب وہ آئے اور صورتِ حال ان کے سامنے آئی
تو انہوں نے متفقہ رائے دی کہ یہی مناسب ہے کہ آپ اپنے ساتھیوں کو
لے کر واپس چلے جائیں اور وباء کے علاقہ میں داخل نہ ہوں۔ چنانچہ
حضرت عمرؓ نے اعلان کروایا کہ میں کل صبح کوچ کروں گا۔ چنانچہ تمام صحابہؓ
صبح صبح آ گئے۔حضرت عمرؓ نے انہیں بھی فرمایا کہ تم بھی میرے ساتھ واپسی
کے لئے تیار ہو جاؤ۔حضرت ابوعبیدہؓ نے اس موقع پر کہا۔کیا آپ اللہ تعالیٰ
کی تقدیر سے بھاگ رہے ہیں۔حضرت عمرؓ نے فرمایا۔اے ابوعبیدہ! کسی
دوسرے کو یہ بات کہنی چاہئے تھی،تمہارے مُنہ سے مجھے اس بات کے سُننے
کی توقع نہ تھی ۔ دراصل حضرت عمرؓ حضرت ابوعبیدہؓ کی

مخالفت پسند نہیں کرتے تھے اور ان کی رائے کو بڑی اہمیت دیتے تھے۔ بہر حال حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ ہم اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگ کر اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہی کی طرف جا رہے ہیں۔ دیکھو! اگر تمہارے اونٹ ایک ایسی وادی میں جائیں جس کی دو گھاٹیاں ہوں ایک سرسبز وشاداب اور دوسری خشک چٹیل اور ویران تو تم اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق اپنے اونٹوں کو سرسبز وشاداب وادی میں چراؤ گے یا خشک اور بے آب وگیاہ حصّہ میں۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ اس موقع پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بھی آ گئے جو کسی کام کے لئے گئے ہوئے تھے اور اس مشورہ میں شامل نہ تھے۔ انہوں نے یہ باتیں سنیں تو کہا کہ اس بارہ میں مجھے صحیح مسلک کا علم ہے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ جب تمہیں معلوم ہو کہ کسی علاقہ میں وباء پھیلی ہوئی ہے تو وہاں نہ جاؤ۔ اور اگر اس علاقہ میں وباء پھیل جائے جس میں تم موجود ہو تو پھر وہاں سے بھاگ کر کسی اور جگہ نہ جاؤ۔ حضرت عمرؓ نے یہ بات سن کر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اپنے فضل سے صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق دی۔ غرض اس مشورہ اور فیصلہ کے بعد آپ واپس مدینہ روانہ ہو گئے۔

٥٧٦ ـــــ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شُرَيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَنَتَدَاوٰى. قَالَ : تَدَاوَوْا فَاِنَّ

اللهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَآءً عَلِمَهٗ مَنْ عَلِمَهٗ وَجَهِلَهٗ مَنْ جَهِلَهٗ۔ (مسند احمد حدیث اسامۃ بن شریک جلد ۴، صفحہ ۲۷۸)

حضرت اسامہ بن شریکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دیہاتی آیا اور پوچھا یا رسول اللہ! ہم علاج معالجہ کر سکتے ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا۔ بیمار کا علاج ضرور کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لئے شفاء رکھی ہے۔کوئی اس کا علاج جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا ہے۔

۵۷۷ — عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ : لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِیْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرِئَ بِاِذْنِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ۔ (مسلم کتاب السلام باب لکل داء دواءٍ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بیماری کی دوا ہے۔پس اگر بیماری کی صحیح دوا مل جائے تو اللہ تعالیٰ کے اِذن سے وہ اچھا ہو جاتا ہے۔

۵۷۸ — عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ وَائِلٍؓ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ شَھِدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَہٗ سُوَیْدُ بْنُ طَارِقٍؓ عَنِ الْخَمْرِ فَنَھَاہُ عَنْہُ فَقَالَ اِنَّا لَنَتَدَاوٰی بِھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِنَّھَا لَیْسَتْ بِدَوَاءٍ وَلٰکِنَّھَا دَاءٌ

(ترمذی ابواب الطب باب کراھیۃ التداوی بالمسکر)

حضرت علقمہؓ اپنے والد کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ اُن

کی موجودگی میں سوید بن طارقؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق دریافت کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے استعمال کرنے سے منع فرمایا۔ اس پر سوید نے کہا کہ ہم اسے بطور دوا پیتے ہیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دوا نہیں ہے بلکہ یہ بیماری ہے۔

۵۷۹ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَسْتَعْتِبَ ۔

(نسائی کتاب الجنائز باب تمنی الموت)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی موت کی تمنّا نہ کیا کرے اگر وہ نیک ہے تو ہوسکتا ہے مزید نیکیاں کرنے کی اُسے توفیق ملے اور اگر وہ گنہگار ہے تو ہوسکتا ہے کہ اُسے توبہ واستغفار کرنے کا موقع ملے۔

۵۸۰ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ اَصَابَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ : اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِیْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِیْ ، وَتَوَفَّنِیْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِیْ ۔

(مسلم کتاب الذکر باب کراھیۃ تمنی الموت لِضُرٍّ نزل بہ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا تم میں سے کوئی کسی بیماری کی وجہ سے موت کی تمنّا نہ کرے۔ جب وہ بہت ہی تنگ آیا ہوا ہو اور اس سلسلہ میں کوئی دُعا مانگنی ہو تو یوں دعا مانگے۔ اے میرے اللہ! تو مجھے زندہ رکھ جب تک کہ زندگی میرے لئے بہتر ہے اور مجھے وفات دے اگر وفات میرے لئے بہتر ہے۔

تیمارداری اور عیادت

۵۸۱ —— عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ، وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ، وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ، وَاِفْشَآءِ السَّلَامِ۔

(بخاری کتاب الادب باب تشمیت العاطس اذا حمد اللہ)

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم بیمار کی عیادت کریں، جنازے کے ساتھ جائیں، چھینک مارنے والے کی چھینک کا جواب دیں، قَسم کھانے والے کو اس کی قسم کے پورا کرنے میں مدد دیں، مظلوم کی مدد کریں اور دعوت کے لئے بُلانے والے کی دعوت قبول کریں اور سلام کو رواج دیں۔

۵۸۲ —— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ عَادَ مَرِيْضًا اَوْ زَارَ اَخًا لَهٗ فِي اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ بِاَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا ۔
(ترمذی باب ماجاء فی زیارۃ الاخوان)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کسی بھائی سے ملنے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا منادی صدا لگاتا ہے کہ تو خوش رہے تیرا چلنا مبارک ہو جنّت میں تیرا ٹھکانہ ہو۔

۵۸۳ —— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : يَا ابْنَ آدَمَ ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ ، قَالَ : يَا رَبِّ ! كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ، قَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَّنِيْ عِنْدَهٗ ۔ يَا ابْنَ اٰدَمَ ! اِسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ ، قَالَ : يَا رَبِّ ! وَ كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ، قَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ ۔ يَا ابْنَ اٰدَمَ ! اِسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ ، قَالَ : يَا رَبِّ ! كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ، قَالَ : اِسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ أَمَا اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ ۔
(مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل عیادہ المریض)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ اے ابنِ آدم! مَیں بیمار ہوا تھا تُو نے میری عیادت نہیں کی تھی۔ اس پر وہ جواب دے گا۔ تُو ربّ العالمین ہے، تُو کیسے بیمار ہوسکتا ہے اور میں تیری عیادت کس طرح کرتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تجھے معلوم نہیں ہوا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے اور تو اس کی عیادت کے لئے نہیں گیا تھا۔ کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا اور اس کی عیادت میری عیادت ہوتی۔ اے ابنِ آدم! مَیں نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تُو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ وہ کہے گا۔ اے میرے ربّ! تُو تو ربّ العالمین ہے، کھانے سے بے نیاز ہے، میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تجھے یہ علم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تُجھ سے کھانا مانگا تھا۔ اور تُو نے اُسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو گویا تو نے مجھے یہ کھانا کھلایا ہوتا۔ اے ابن آدم! مَیں نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تُو نے مجھے پانی نہ پلایا۔ وہ کہے گا۔ اے میرے ربّ! تُو ربّ العالمین ہے، پیاس سے بے نیاز ہے مَیں تجھے کیسے پانی پلاتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے فلاں بندے نے تُجھ سے پانی مانگا تھا۔ تُو نے اسے پانی نہیں پلایا تھا۔ کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تو اُسے پانی پلاتا تو گویا تُو نے یہ مجھے پانی پلایا ہوتا اور اس کا ثواب مَیں تجھے دیتا۔

۵۸۴ —— عَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ : عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِیْضَۃٌ فَقَالَ : اَبْشِرِیْ یَا اُمَّ الْعَلَاءِ! فَاِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ یُذْھِبُ اللّٰہُ بِہٖ خَطَایَاہُ کَمَا تُذْھِبُ النَّارُ خَبَثَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ۔

(ابوداؤد کتاب الجنائز باب عیادۃ النساء)

حضرت اُمّ علاءؓ بیان کرتی ہیں کہ مَیں بیمار تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لئے میرے ہاں تشریف لائے اور میری تسلّی کے لئے فرمایا۔ اُمّ علاء! بیماری کا ایک پہلو خوش کُن بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ مرض کی وجہ سے ایک مسلمان کی خطائیں اس طرح دُور کر دیتا ہے جس طرح آگ سونے اور چاندی کا میل کچیل دُور کر دیتی ہے۔

۵۸۵ —— عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعُوْدُ بَعْضَ اَھْلِہٖ ، یَمْسَحُ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی وَیَقُوْلُ : اَللّٰھُمَّ ، رَبَّ النَّاسِ! اَذْھِبِ الْبَأْسَ ، اِشْفِ ، اَنْتَ الشَّافِیْ ، لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُکَ ، شِفَآءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا ۔

(مسلم کتاب السلام باب استحباب رقیۃ المریض)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے کسی رشتہ دار کی عیادت کے لئے آتے تو اپنا دایاں ہاتھ اس کے سر پر پھیرتے اور یہ دُعا کرتے ۔ اے میرے اللہ! جو لوگوں کا ربّ ہے اس بیماری کو دُور کر دے اور اسے شفاء دے کہ تُو ہی شفاء دینے

والا ہے۔ تیری شفاء کے سوا کوئی اور شفاء نہیں۔ تو اسے ایسی شفاء دے جو بیماری کا کچھ بھی اثر نہ چھوڑے۔

۵۸۶ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ : اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ؟ فَقَالَ : اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ ، فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ۔ (بخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی فمات هل يصلى عليه)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم تھا وہ بیمار ہوگیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس کے سرہانے بیٹھ کر حال احوال پوچھا اور اسلام قبول کرنے کی بھی تحریک فرمائی۔ لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو پاس ہی بیٹھا تھا۔ اس کے باپ نے کہا۔ حضورؐ کی بات مان لو۔ چنانچہ اس نے اسلام قبول کرلیا۔ حضور خوش خوش وہاں سے یہ کہتے ہوئے واپس آئے۔ سب تعریفیں اس اللہ جل شانہٗ کے لئے ہیں جس نے اس نوجوان کو دوزخ کی آگ سے بچالیا۔

وفات اور تعزیت

۵۸۷ —— عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنْ کَانَ اٰخِرَ کَلَامِہٖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔

(ابوداؤد کتاب الجنائز باب من التلقین)

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا وفات کے وقت آخری بول لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں) ہوگا وہ سیدھا جنّت میں جائے گا۔

۵۸۸ —— عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُسْتَنِدٌ اِلَیَّ یَقُوْلُ : اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی۔

(بخاری کتاب المرضی باب نہی تمنی المریض الموت)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے وقت میری گود کا سہارا لے کر لیٹے ہوئے تھے اور یہ دعا کرتے تھے ” اے اللہ! مجھے بخش، مجھ پر رحم کر اور مجھے اعلیٰ ساتھی سے ملا دے (یعنی اپنا قربِ خاص عطا کر)

۵۸۹ —— عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللهُ تَعَالٰی لِمَلَآئِكَتِهٖ : قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : نَعَمْ ۔ فَيَقُوْلُ : قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : نَعَمْ ۔ فَيَقُوْلُ : فَمَاذَا قَالَ عَبْدِیْ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰی : اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ۔

(ترمذی کتاب الجنائز باب فضل المصیبة اذا احتسب)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے بچہ کو وفات دیتا ہے تو اپنے ملائکہ سے کہتا ہے کیا تم نے میرے بندے کے بچّے کی رُوح قبض کی، اس پر فرشتے جواب دیتے ہیں ہاں ہمارے اللہ! پھر فرماتا ہے تم نے اس کے دل کی کلی توڑ لی۔ فرشتے جواب دیتے ہیں ہاں، ہمارے اللہ! پھر وہ پوچھتا ہے۔ اس پر میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اس نے تیری حمد کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَجِعُوْنَ پڑھا اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے تم میرے اس صابر وشاکر بندے کے لئے جنّت میں ایک گھر تعمیر کرو اور اس کا نام بَيْتُ الْحَمْد رکھو۔

۵۹۰ —— عَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمْ مُصِيْبَةٌ فَلْيَقُلْ : اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ، اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ

فِيْهَا وَاَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا ۔ فَلَمَّا احْتَضَرَ اَبُوْ سَلْمَةَ قَالَ : اَللّٰهُمَّ اخْلُفْ فِيْ اَهْلِيْ خَيْرًا مِنِّيْ فَلَمَّا قُبِضَ قَالَتْ اُمُّ سَلْمَةَ : اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ،عِنْدَ اللّٰهِ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَأْجُرْنِيْ فِيْهَا ۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت ابوسلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی پر مصیبت آئے تو وہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، پڑھے اور دعا مانگے کہ میرے اللہ! میں تیرے حضور اپنی مصیبت کو پیش کرتا ہوں مجھے اس کا بہتر اجر دے اور اس کے بدلہ میں خیر و برکت مجھے عطا کر۔ پس جب ابوسلمہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے دُعا کی۔ اے میرے اللہ! میرے اہل کو میرے بدلہ میں اچھا قائم مقام عطا کرنا۔ جب ان کی وفات ہوگئی تو حضرت اُمِّ سلمہ نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور دُعا کی کہ مَیں اپنی مصیبت تیرے حضور پیش کرتی ہوں تُو مجھے اس کا بہتر اجر دے (چنانچہ ایسا ہوا کہ حضرت امّ سلمہ کی شادی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوگئی اور اس طرح بہترین بدلہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیا)

۵۹۱ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى ابْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ ، فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ ، فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ : وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! فَقَالَ : يَا ابْنَ عَوْفٍ !

اِنَّهَا رَحْمَةٌ ، ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى ، فَقَالَ : اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا ، وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ ، يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ۔

(بخاری کتاب الجنائز باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا بک لمحزونون)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات کے وقت تشریف لائے آپؐ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کچھ تعجّب کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا یارسول اللہ! آپؐ بھی روتے ہیں! اس پر آپؐ نے فرمایا۔اے ابن عوف! یہ تو رحمت اور شفقت ہے۔آپ کے آنسو جاری تھے اور کہتے جاتے تھے۔آنکھیں آنسو بہاتی ہیں، دِل غمگین ہے لیکن ہم وہی کہیں گے جس کو ہمارا ربّ پسند کرتا ہے۔اے ابراہیم! تیری جدائی سے ہم غمگین ہیں۔

۵۹۲ —— عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ اِنَّ اِبْنًا لِيْ قُبِضَ فَأْتِنَا ، فَاَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ : اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى ، وَكُلَّ شَيْءٍ عِنْدَ اللّٰهِ بِاَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ ۔ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا ۔ فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ ، فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ ۔ فَقَالَ سَعْدٌ : يَارَسُوْلَ اللهِ ! مَا هٰذَا ؟ قَالَ : هٰذَا رَحْمَةٌ يَجْعَلُهَا اللهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ ۔

(نسائی کتاب الجنائز باب الامر بالاحتساب والصبر)

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے حضورؐ کے پاس پیغام بھیجا کہ میرا لڑکا قریب المرگ ہے آپ ذرا جلدی تشریف لاویں۔

حضورؐ نے فرمایا کہ اس سے میرا جا کر سلام کہو اور کہو کہ صبر کرے۔ اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے اور وہی لے لیتا ہے اور اس نے ہر چیز کے لئے ایک وقت مقرّر کر رکھا ہے۔

آپ کی صاحبزادی نے پھر پیغام بھیجا کہ آپ کو قسم ہے۔ خدا کے واسطے آپ ضرور تشریف لاویں۔ حضورؐ چلنے کے لئے کھڑے ہوئے آپ کے ہمراہ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، اُبیّ بن کعب، زید بن ثابت اور کئی اور لوگ تھے جب آپؐ وہاں پہنچے تو بچّے کو آپ کی گود میں دے دیا گیا بچہ جان کنی کی حالت میں تھا یہ دیکھ کر حضورؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ سعد بن عبادہ کہنے لگے۔ حضور یہ کیا! آپ رو رہے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا یہ رحم کے آنسو ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہر بندے کے دل میں فطرۃً ودیعت کیا ہے اور اللہ تعالیٰ رحم کرنے والوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

۵۹۳ —— عَنْ اُسَيْدِبْنِ اَبِیْ اُسَيْدٍ رضی اللہ عنہ التَّابِعِيِّ عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْمُبَايِعَاتِ قَالَتْ : كَانَ فِيْمَا اَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْمَعْرُوْفِ الَّذِيْ اَخَذَ عَلَيْنَا اَنْ لَا نَعْصِيَهُ فِيْهِ، اَنْ لَا نَخْمِشَ وَجْهًا وَلَا نَدْعُوَ وَيْلًا وَلَا نَشُقَّ جَيْبًا وَأَنْ لَا نَنْشُرَ شَعْرًا ۔ (ابوداؤد کتاب الجنائز باب فی النوح)

حضرت اسیدؓ ایک دستی بیعت کرنے والی صحابیہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لیتے وقت جو عہد اُن سے لیا اس میں یہ بات بھی تھی کہ ہم حضور کی نافرمانی نہیں کریں گی، ماتم کے وقت نہ اپنا چہرہ نوچیں گی اور نہ واویلا کریں گی، نہ اپنا گریبان پھاڑیں گی اور نہ اپنے بال بکھیریں گی ۔یعنی ایسا رویّہ اختیار نہیں کریں گی جس سے سخت برہمی، شدید بے صبری اور مایوسی کا اظہار ہوتا ہو۔

۵۹۴ —— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ، اَلطَّعْنُ فِي النَّسَبِ، وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ ۔

(مسلم کتاب الایمان باب اطلاق اسم الکفر علی الطعن)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو باتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے لوگ کفر میں مبتلا ہو جاتے ہیں ۔ایک کسی کے حسب ونسب اور خاندان پر طعن کرنا اور

دوسری میّت پر نوحہ کرنا۔

۵۹۵ — عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّیَ اَبُوْهَا اَبُوْسُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةٌ خَلُوْقٍ اَوْغَيْرُهٗ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ، ثُمَّ قَالَتْ : وَاللّٰهِ مَالِیَ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ ، غَيْرَ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : عَلَى الْمِنْبَرِ : لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۔ قَالَتْ زَيْنَبُ : ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰی زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ، حِيْنَ تُوُفِّیَ اَخُوْهَا ، فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ : اَمَا وَاللّٰهِ مَالِیْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ ، غَيْرَ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : عَلَى الْمِنْبَرِ : لَا يَحِلُّ لِاِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۔

(بخاری کتاب الجنائز باب احداد المراۃ علی غیر زوجھا)

حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت اُمّ المومنین اُمّ حبیبہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی ۔ ان دنوں آپ کے والد

حضرت ابوسفیانؓ فوت ہوئے تھے۔ حضرت اُمّ حبیبہ نے میری موجودگی میں زرد رنگ کی خوشبو منگوائی ۔ پہلے اپنی لونڈی کو لگائی ۔ پھر اپنا ہاتھ اپنے رخساروں پر ملا اور ساتھ ہی فرمایا۔ خدا کی قسم ! مجھے خوشبو لگانے کی کوئی خواہش نہیں مگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپؐ نے منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا اللہ تعالیٰ اور آخری دن پر ایمان لانے والی کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مرنے والے کا سوگ کرے ۔ البتہ بیوی اپنے خاوند کے مرنے پر چار ماہ دس دن سوگ میں گزارتی ہے۔ اس حدیث کی راویہ زینب کہتی ہیں کہ اس کے بعد مَیں امّ المومنین حضرت زینبؓ کی خدمت میں افسوس کے لئے حاضر ہوئی آپؓ کے بھائی فوت ہو گئے تھے۔ میری موجودگی میں انہوں نے بھی خوشبو منگوا کر لگائی اور فرمایا مجھے خوشبو لگانے کی کوئی خواہش نہیں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں ایسا کر رہی ہوں ۔ آپؐ نے منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا تھا اللہ تعالیٰ اور یومِ آخر پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مرنے والے کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے اس بیوی کے جو اپنے خاوند کے مرنے پر چار ماہ دس دن سوگ میں رہتی ہے۔

۵۹۶ —— عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ قَالَ : هَلَكَتِ امْرَأَةٌ لِّيْ فَاَتَانِيْ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ يُعَزِّيْنِيْ بِهَا، قَالَ : اِنَّهٗ كَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ

رَجُلٌ فَقِيهٌ عَالِمٌ عَابِدٌ مُجْتَهِدٌ وَكَانَتْ لَهُ امْرَأَةٌ وَكَانَ بِهَا مُعْجِبًا وَلَهَا مُحِبًّا فَمَاتَتْ فَوَجَدَ عَلَيْهَا وَجْدًا شَدِيْدًا وَبَقِيَ عَلَيْهَا اَسِفًا حَتّٰى خَلَا فِيْ بَيْتٍ وَغَلَّقَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاحْتَجَبَ مِنَ النَّاسِ فَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْهِ اَحَدٌ ، وَاِنَّ امْرَاَةً سَمِعَتْ بِهٖ فَجَائَتْهُ ، فَقَالَتْ : اِنَّ لِيْ اِلَيْهِ حَاجَةً اَسْتَفْتِيْهِ فِيْهَا لَيْسَ يُجْزِيْنِيْ فِيْهَا اِلَّا شَافَهْتُهُ فَذَهَبَ النَّاسُ وَلَزِمَتْ بَابَهٗ وَقَالَتْ : مَالِيْ مِنْهُ بُدٌّ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ : اِنَّ هَاهُنَا امْرَأَةً اَرَادَتْ اَنْ تَسْتَفْتِيَكَ وَقَالَتْ اِنْ اَرَدْتُّ اِلَّا مُشَافَهَتَهٗ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ وَهِيَ لَا تُفَارِقُ الْبَابَ فَقَالَ : اِئْذَنُوْا لَهَا ، فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ فَقَالَتْ ، اِنِّيْ جِئْتُكَ اَسْتَفْتِيْكَ فِيْ اَمْرٍ ، قَالَ : وَمَا هُوَ ؟ قَالَتْ : اِنِّيْ اسْتَعَرْتُ مِنْ جَارَةٍ لِيْ حُلِيًّا فَكُنْتُ اَلْبَسُهٗ وَاُعِيْرُهٗ زَمَانًا ثُمَّ اِنَّهُمْ اَرْسَلُوْا اِلَيَّ فِيْهِ أَفَأُؤَدِّيْهِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، وَاللّٰهِ ! فَقَالَتْ : اِنَّهٗ قَدْ مَكَثَ عِنْدِيْ زَمَانًا ، فَقَالَ : ذٰلِكَ اَحَقُّ لِرَدِّكِ اِيَّاهُ اِلَيْهِمْ حِيْنَ اَعَارُوْكِيْهِ زَمَانًا ۔ قَالَ : فَقَالَتْ : اَيْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ، أَفَتَأْسَفُ عَلٰى مَا اَعَارَكَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهٗ مِنْكَ ، وَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْكَ ۔ فَاَبْصَرَ مَا كَانَ فِيْهِ وَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِقَوْلِهَا ۔

(مؤطا امام مالک کتاب الجنائز جامع الحسبة فی المصیبة)

قاسم بن محمدؒ بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی فوت ہوگئی تو تعزیت کے لئے میرے پاس محمد بن کعب قرظیؒ تشریف لائے اور بسلسلہ

تعزیت وتسلّی یہ حکایت سنانے لگے کہ بنی اسرائیل میں ایک بڑا
فقیہہ عالم اورعبادت گزار بزرگ شخص تھا۔اس کی بیوی فوت ہوگئی جو بہت
خوبصورت تھی اوراس کو بہت پیاری تھی ۔ بیوی کے مرنے کی وجہ سے اس
عالم کو بہت غم ہوااوراس قدر افسوس ہوا کہ اس نے لوگوں سے ملنا جلنا چھوڑ
دیا اورگھر میں بند ہوکر بیٹھ گیا تا کہ اس کے پاس کوئی بھی نہ آسکے ۔ ایک
عورت کو جب اس بات کا علم ہواتو وہ آئی اور کہا کہ میں ایک اہم فتویٰ پوچھنے
کے لئے اس سے ملنا چاہتی ہوں۔آئے ہوئے تمام لوگ تو ملے بغیر چلے
گئےلیکن یہ عورت جم کر بیٹھ گئی اور کہا کہ میں تو ملے بغیر نہیں جاؤں گی ۔اس
عالم کوگھر والوں میں سے کسی نے جا کر بتایا کہ سب لوگ چلے گئے ہیں ۔
لیکن یہاں پر ایک عورت آئی ہوئی ہے وہ جانے کا نام نہیں لیتی ۔کہتی ہے
کہ میں نے بِالمشافہ ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔اس عالم نے کہا اچھااس کو اندر
آنے دو ۔اس عورت نے اندر جا کر اس عالم سے کہا کہ مَیں تم سے ایک
فتویٰ پوچھنے آئی ہوں ۔ عالم نے کہا پوچھو۔عورت نے کہا۔ میں نے اپنے
پڑوسی سے کچھ زیور عاریۃً لیا تھا۔میں اس زیور کو کافی عرصہ پہنتی رہی ۔اب
انہوں نے یہ زیور واپس مانگ بھیجا ہے۔کیا مجھے یہ زیور جو مجھے بہت پسند
ہے واپس کرنا ہوگا دل تو اس کے واپس کرنے کونہیں چاہتا۔اس فقیہہ اور
عالم نے کہا کیوں نہیں اس زیور کا واپس کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ ان کا

ہے۔عورت کہنے لگی جی تو نہیں چاہتا۔ عالم نے جواب دیا۔ دل کی بات نہیں جن کا مال ہے وہ واپس مانگنے کے حقدار ہیں اور تجھے یہ واپس کرنا ہی پڑے گا۔ یہ جواب سُن کر وہ عورت کہنے لگی۔ میاں اللہ تجھ پر رحم کرے کیا تو ایسی چیز پر اتنا غم اور سوگ کر رہا ہے جو اللہ نے تجھے عاریۃً دی تھی اور پھر اپنی چیز واپس لے لی کیونکہ یہ اس کی امانت تھی اور اس نے اپنا ہی حق واپس لیا ہے۔ اس دانا عورت کی یہ بات سُن کر اس عالم کی آنکھیں کُھل گئیں، اسے صبر کی توفیق ملی اور معمول کی زندگی شروع کر دی۔

تجہیز و تدفین اور نماز جنازہ

۵۹۷ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَیْهِ ، وَاِنْ تَكُ سِوٰی ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ ۔

(بخاری کتاب الجنائز باب السرعة بالجنازة)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنازہ لے جانے میں جلدی کرو۔ اگر مرنے والا نیک ہے تو تم بھلائی اور بہتری کی طرف اسے جلدی لے جاؤ گے اور اگر

وہ صالح نہیں تو تم اُسے جلد دفن کر کے اپنی گردنوں سے بُرائی کا بوجھ اتار سکو گے۔

۵۹۸ —— عَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَجَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَرِضَ ، فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ فَقَالَ : اِنِّيْ لَا اُرٰى طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ فِيْهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِيْ بِهٖ وَعَجِّلُوْا بِهٖ فَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَهْلِهٖ ۔

(ابوداؤد کتاب الجنائز باب تعجیل الجنائز)

حضرت حصین بن وحوجؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت طلحہ بن براء بیمار ہوئے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے ۔ آپؐ نے ان کی کیفیت دیکھ کر فرمایا۔ طلحہ کی حالت نازک ہے موت کے آثار نمایاں ہیں ۔ اگر اس کی وفات ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا اور اس کی تجہیز و تکفین میں جلدی کرنا ۔ مسلمان کی میّت کے لئے مناسب نہیں کہ اسے زیادہ دیر تک گھر والوں میں روک رکھا جائے ۔

۵۹۹ —— عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ قَالَ : لَا تُغَالٰى فِيْ كَفَنٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا تُغَالُوْا فِي الْكَفَنِ فَاِنَّهُ يَسْلُبُهُ سَلْبًا سَرِيْعًا ۔

(ابوداؤد کتاب الجنائز باب کراھیۃ المغالاۃ فی الکفن)

حضرت علی بن ابوطالب کرم اللہ وجہہ نے قیمتی کپڑا بطور کفن

دینے سے منع کرتے ہوئے بیان کیا کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ قیمتی کپڑوں کا کفن مت دو کیونکہ وہ جلد ہی گل سڑ کر ختم ہو جائے گا۔ یعنی قیمتی کپڑا مُردے کے کسی کام نہیں آتا۔ اس واسطے یہ بے ضرورت ہے۔ یا یہ کہ قیمتی کفن کے چوری ہو جانے کا خدشہ ہوتا ہے اور اس طرح نعش کی بھی بے حرمتی ہوتی ہے۔

۶۰۰ ـــــ قَالَ مَالِكٌ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَدُفِنَ يَوْمَ الثَّلٰثَاءِ وَصَلَّى عَلَيْهِ النَّاسُ اَفْذَاذًا لَا يَؤُمُّهُمْ اَحَدٌ ، فَقَالَ نَاسٌ : يُدْفَنُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ : يُدْفَنُ بِالْبَقِيْعِ ، فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ ؓ الصِّدِّيْقُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَا دُفِنَ نَبِيٌّ قَطُّ اِلَّا فِيْ مَكَانِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَحُفِرَ لَهٗ فِيْهِ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ غُسْلِهٖ اَرَادُوْا نَزْعَ قَمِيْصِهٖ فَسَمِعُوْا صَوْتًا يَقُوْلُ لَا تَنْزِعُوا الْقَمِيْصَ فَلَمْ يُنْزَعِ الْقَمِيْصُ وَغُسِلَ وَهُوَ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(مؤطا امام مالکؒ جامع الصلوۃ علی الجنائز باب فی دفن المیت)

حضرت امام مالکؒ بیان کرتے ہیں کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سوموار کے روز ہوئی اور دفن بروز منگل ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ لوگوں نے الگ الگ گروہوں کی شکل میں پڑھا۔ کسی نے امامت نہیں کرائی۔ کچھ لوگوں کی

رائے تھی کہ منبر کے قریب آپ کو دفن کیا جائے اور کچھ لوگوں کی رائے تھی کہ جنّت البقیع میں آپ کو دفن کیا جائے ۔ حضرت ابوبکرؓ نے آکر بتایا کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ نبی اُسی جگہ دفن ہوتا ہے جہاں اس کی وفات ہوئی ہو[1] اس وجہ سے حضور کے لئے اسی کمرے میں قبر تیار کی گئی ۔ حضور علیہ السلام کے غسل دینے کے وقت کپڑے اتارنے کا اردہ کیا گیا تو ایک غیبی آواز آئی ۔ کپڑے نہ اتارو ۔ اس لئے کپڑوں میں ہی حضوؐر کو غسل دیا گیا ۔

۶۰۱ —— عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ ۔

(ابوداؤد کتاب المناسک باب زیارۃ القبور)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ ۔ یعنی اپنے گھر میں قرآن کریم

---

[1] غالبًا یہاں حضوؐر کی ذات اقدس یا مستقل شریعت لانے والا نبی مُراد ہے ورنہ تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کی نعشیں مصر سے ارضِ فلسطین میں لاکر دفن کی گئیں تھیں ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب ۔

نوافل اور سُنتیں پڑھا کرو۔ اسی طرح فرمایا میری قبر کو خانقاہ اور زیارت گاہ نہ بناؤ کہ وہاں پر آ کر سجدے کرو اور چڑھاوے چڑھاؤ۔ پھر فرمایا مجھ پر درود و سلام بھیجا کرو۔ تمہارا درود و سلام جہاں کہیں بھی تم ہو مجھے پہنچ جاتا ہے۔

۶۰۲ —— عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَوْ كُنْتُ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ نِسَائِهٖ.

(ابن ماجه كتاب الجنائز باب ماجاء فى غسل الرجل امرأته وغسل المرأة زوجها)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ اگر مجھے اس قدر علم ہوتا جتنا اب ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی بیویوں کے علاوہ کوئی اور غسل نہ دیتا۔

۶۰۳ —— عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جَعَلْتُ فِدَاكَ مَنْ غَسَّلَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ؟ قَالَ: ذَاكَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔ قَالَ: فَكَاَنِّيْ اسْتَعْظَمْتُ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهٖ۔ قَالَ: فَكَاَنَّكَ ضِقْتَ مِمَّا اَخْبَرْتُكَ بِهٖ، قُلْتُ: فَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ جَعَلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ لَا تَضِيْقَنَّ، فَاِنَّهَا صِدِّيْقَةٌ لَمْ يَكُنْ يَغْسِلُهَا اِلَّا صِدِّيْقٌ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ لَمْ يَغْسِلْهَا اِلَّا عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

(الاستبصار۔ ابواب الجنائز باب فى جواز غسل الرجل امرأتهٗ والمرأة زوجها جلد ۱ صفحه ۱۹۴)

مفضل بن عمر بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کو کس نے غسل دیا تھا تو انہوں نے فرمایا امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام نے غسل دیا تھا۔ مجھے ان کی بات بہت عجیب لگی۔ اس پر آپ فرمانے لگے۔ معلوم ہوتا ہے کہ میری بات سے تمہیں تعجب ہوا ہے۔ میں نے کہا کچھ ایسا ہی معاملہ ہے۔ فرمانے لگے حیران ہونے کی کوئی بات نہیں کیونکہ حضرت فاطمہ صدیقہ تھیں اور انہیں صدیق کے علاوہ کوئی اور غسل نہیں دے سکتا تھا۔ کیا تجھے معلوم نہیں حضرت مریم علیہا السلام کو ان کے بیٹے حضرت عیسٰی علیہ السلام نے غسل دیا تھا۔

٦٠٤ ـــــ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُنَّ فِيْ غُسْلِ ابْنَتِهٖ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : اِبْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا ۔

(بخاری کتاب الجنائز باب یبدأ بمیامن المیت)

حضرت امّ عطیہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو جبکہ وہ آپ کی بیٹی حضرت زینبؓ کو غسل دے رہی تھیں، ارشاد فرمایا کہ دائیں طرف سے نہلانا شروع کرو اور پہلے وضو کے اعضاء دھوؤ۔

٦٠٥ ـــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَسْمَاءَ

بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَأَةَ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ غَسَلَتْ اَبَابَكْرٍ حِيْنَ تُوُفِّیَ فَخَرَجَتْ فَسَأَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ : اِنِّیْ صَائِمَةٌ وَاِنَّ هٰذَا يَوْمٌ شَدِيْدُ الْبَرْدِ فَهَلْ عَلَیَّ مِنْ غُسْلٍ ؟ قَالُوْا : لَا۔

(مؤطا امام محمدؒ ابواب الجنائز باب المرأة تغسل زوجها صفحه ۱۶۶)

حضرت عبد اللہ بن ابوبکرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکرؓ فوت ہوئے تو ان کی بیوی اسماء بنت عمیسؓ نے ان کو غسل دینے کے بعد، مہاجرین صحابہ جو وہاں پر موجود تھے، سے دریافت کیا کہ مَیں روزے سے ہوں اور آج سردی شدّت کی ہے تو کیا غسل دینے کی وجہ سے مجھے بھی غسل کرنا ضروری ہے؟ صحابہ نے کہا نہیں۔ یعنی غسل ضروری نہیں۔

۶۰۶ —— عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَامِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّیْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ۔

(مسلم کتاب الجنائز باب من صلی علیه مائة شفعوا فیه)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میت کا جنازہ سَو ۱۰۰ مسلمان پڑھیں اور وہ سب کے سب اس کی بخشش کی سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کی جائے گی۔

٦٠٧ —— عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهٖ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِیْ كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَقُبِرَ لَيْلًا ، فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتّٰى يُصَلِّیَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يَّضْطَرَّ اِنْسَانٌ اِلٰى ذٰلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهٗ۔

(ابوداؤد کتاب الجنائز باب فی الکفن)

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں سے خطاب فرمایا اور ایک شخص کا ذکر فرمایا جو فوت ہو گیا تھا اور اسے معمولی سا کفن دے کر رات کو ہی دفن کر دیا گیا تھا۔ اس پر آپؐ نے تنبیہہ فرمائی کہ حالت اضطرار کے سوا یہ درست نہیں کہ مرنے والے کو راتوں رات بغیر جنازہ پڑھے دفنا دیا جائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اپنے بھائی کو اچھا کفن پہناؤ۔

٦٠٨ —— عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى جَنَازَةٍ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا ، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا ، وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا ، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ۔

(ترمذی کتاب الجنائز باب ما یقول فی الصلوٰۃ علی المیت)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پڑھا اور اس میں یہ دعا کی۔ اے ہمارے خدا! ہمارے زندوں کو اور ہمارے وفات پانے والوں کو، ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو، ہمارے مَردوں کو اور ہماری عورتوں کو، ہم میں سے جو حاضر ہیں اور جو غائب ہیں سب کو بخش دے۔ اے ہمارے خدا! جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو وفات دے اس کو ایمان پر وفات دے۔ اے ہمارے خدا! تو اس مرنے والے کے ثواب سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں ہر قسم کے فتنہ سے محفوظ رکھ۔

۶۰۹ — عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَآئِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ، وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ، وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ، وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهٖ، وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ۔ (مسلم کتاب الجنائز باب الدعا للمیّت فی الصلٰوۃ)

حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ آپؐ نے جو دعا مانگی وہ مَیں نے یاد کر لی۔ آپؐ نے دعا کی: اے ہمارے خدا! تُو اس کو بخش دے، اس پر رحم کر، اس کو عافیت دے اور اس کو معاف کر، اس کی جگہ عمدہ اور قابلِ عزّت بنا، اس کی قبر وسیع کر اس کو پانی اور برف اور اولوں سے غسل دے یعنی اسے ٹھنڈک پہنچا، اس کو گناہوں اور غلطیوں سے ایسا پاک کر جیسے میلا کپڑا دھونے کے بعد میل کچیل سے تو پاک صاف کر دیتا ہے اس کو اس دنیاوی گھر کے بدلے زیادہ بہتر گھر دے۔ اس دنیا کے اہل سے زیادہ بہتر اہل عطا فرما اور دنیا کی بیوی سے بہتر بیوی بخش اور اس کو جنّت میں داخل کر، اسے قبر اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آپؐ کی یہ دعا اتنی پُراثر تھی کہ میں نے آرزو کی، اے کاش یہ میرا جنازہ ہوتا!

۶۱۰ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَی النَّجَاشِیَّ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِهِمْ وَ کَبَّرَ عَلَیْهِ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ۔

(بخاری کتاب الجنائز باب الرجل ینعی الی اھل المیت بنفسہٖ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جس دن نجاشی شاہِ حبشہ فوت ہوئے اسی دن حضور کو ان کی وفات کا علم ہو گیا اور آپ اپنے اصحاب کے ساتھ جنازہ گاہ میں گئے۔ نجاشی کی نماز جنازہ غائب پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔

۶۱۱ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ ، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ ۔

(بخاری کتاب الایمان باب اتباع الجنائز من الایمان)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ ثواب کی نیت سے جاتا ہے اور اس کے دفن ہونے تک ساتھ رہتا ہے وہ دو قیراط اجر لے کر واپس لوٹتا ہے۔ ہر قیراط اُحد پہاڑ کے برابر سمجھو اور جو شخص دفن ہونے سے پہلے واپس آجاتا ہے وہ صرف ایک قیراط کا ثواب پاتا ہے۔

۶۱۲ —— عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا ۔

(بخاری کتاب الجنائز باب اتباع النسآء الجنائز)

حضرت امّ عطیہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانے سے روکتے۔ لیکن اس بارے میں زیادہ سختی نہیں فرماتے تھے۔

۶۱۳ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَجَبَتْ ، ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَجَبَتْ ۔ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : مَا وَجَبَتْ ؟ فَقَالَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ ، اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ ۔

(بخاری کتاب الجنائز باب ثناء النّاس علی المیت)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے وہاں بیٹھے ہوئے صحابہ نے اس کی تعریف کی اس پر آپؐ نے فرمایا : واجب ہوگئی۔ پھر ایک اور جنازہ گزرا۔ لوگوں نے اس کی برائی کی۔ حضورؐ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ حضرت عمرؓ نے جو پاس بیٹھے تھے عرض کیا۔ حضور کیا واجب ہوگئی؟ آپؐ نے فرمایا۔ جس کی تم نے تعریف کی اس کے لئے جنّت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے بُرائی کی اس کے لئے دوزخ واجب ہوگئی۔ تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔ یعنی نیکی اور بدی میں تمیز کی تم لوگوں کو توفیق دی گئی ہے۔

۶۱۴ —— عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِلْحَمْلِ اِذْ هِيَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ ، فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّمَا هِيَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ : اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَيْتُمْ جَنَازَةً فَقُوْمُوْا ۔ (ابوداؤد کتاب الجنائز باب القیام للجنازۃ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ ہمارے قریب سے ایک جنازہ گزرا۔ ہم اُسے دیکھ کر کھڑے

ہو گئے اور کندھا دینے کے لئے آگے بڑھے تو معلوم ہوا کہ یہ یہودی کا جنازہ ہے۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا موت ایک افسوسناک حادثہ ہوتا ہے۔ جب تم کوئی جنازہ دیکھو تو پسماندگان کی دلداری کے لئے بلاتمیز کھڑے ہو جایا کرو۔

۶۱۵ —— عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ سَهْلُ بْنُ حَنِیْفٍ وَقَیْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بِالْقَادِسِیَّةِ فَمَرَّ عَلَیْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِیْلَ لَهُمَا : اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ ۔ فَقَالَ مَرَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ فَقِیْلَ لَهٗ : اِنَّهٗ یَهُوْدِیٌّ، فَقَالَ : اَلَیْسَتْ نَفْسًا ۔

(نسائی کتاب الجنائز باب القیام لجنازۃ اھل الشرک)

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بن عبادہؓ قادسیہ میں تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو یہ دونوں بزرگ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو گئے ۔ لوگوں نے انہیں بتایا کہ یہ جنازہ یہیں کے کسی (غیر مسلم) باشندے کا ہے۔ یہ سُن کر دونوں بزرگ کہنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ اُسے دیکھ کر آپؐ کھڑے ہو گئے۔ عرض کیا گیا کہ حضورؐ یہ جنازہ تو یہودی کا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو اس سے کیا ہوتا ہے۔ کیا یہ انسان نہیں یعنی احترامِ میّت ہر حال میں ضروری ہے۔

۶۱۶ —— عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ : اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَسَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتَ فَإِنَّهُ الْاٰنَ يُسْأَلُ۔

(ابوداؤد کتاب الجنائز باب الاستغفار عند القبر للمیت فی وقت الانصراف)

حضرت عثمان بن عفّانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب میّت کے دفن سے فارغ ہوتے تو اس کی قبر پر کھڑے ہوکر فرماتے اپنے بھائی کیلئے بخشش مانگو اور اس کی ثابت قدمی کیلئے دعا کرو کیونکہ اب اس سے سوال وجواب شروع ہونے والا ہے۔

۶۱۷ —— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ، صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ، اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ۔

(مسلم کتاب الوصیة باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاته)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہوجاتے ہیں۔ مگر تین عمل ختم نہیں ہوتے۔ اوّل صدقہ جاریہ، دوسرے ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، تیسرے ایسی نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔

قبرستان جانا
اور
وفات یافتہ عزیزوں کیلئے دعا کرنا

۶۱۸ —— عَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُھُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَی الْمَقَابِرِ اَنْ یَّقُوْلَ قَائِلُھُمْ: اَلسَّلَامُ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ !وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ، اَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ۔

حضرت بُریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو سکھایا کہ ان میں سے جب کوئی قبرستان میں جائے تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہے یعنی اے ان گھروں میں رہنے والے مومنو اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو۔ ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ تم سے جلد ملنے والے ہیں۔ مَیں اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت اور سلامتی چاہتا ہوں۔

۶۱۹ —— عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسِ بْنِ مَخْرَمَۃَ بْنِ الْمُطَّلِبِ اَنَّہٗ قَالَ یَوْمًا: اَلَا اُحَدِّثُکُمْ عَنِّیْ وَعَنْ اُمِّیْ؟ قَالَ: فَظَنَنَّا اَنَّہٗ یُرِیْدُ اُمَّہُ الَّتِیْ وَلَدَتْہُ: قَالَ: قَالَتْ عَائِشَۃُ: اَلَا اُحَدِّثُکُمْ عَنِّیْ وَعَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ قُلْنَا بَلٰى ، قَالَ : قَالَتْ : لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِيَ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا عِنْدِيْ ۔ اِنْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَاءَهُ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ إِذَارِهِ عَلٰى فِرَاشِهِ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ اَنْ قَدْ رَقَدْتُ فَاَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا وَانْتَعَلَ رُوَيْدًا وَفَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا فَخَرَجَ ثُمَّ اَجَافَهُ رُوَيْدًا فَجَعَلْتُ دِرْعِي فِيْ رَأْسِيْ وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ اِزَارِيْ ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلٰى اِثْرِهِ حَتّٰى جَاءَ الْبَقِيْعَ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَاَسْرَعَ فَاَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ اِلَّا اَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ : مَالَكِ يَا عَائِشُ حَشْيًا رَابِيَةً ؟ قَالَتْ قُلْتُ : لَاشَيْءَ قَالَ لَتُخْبِرِيْنِيْ اَوْ لَيُخْبِرُنِي اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ، قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ! بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّي ، فَاَخْبَرْتُهُ ، قَالَ : فَاَنْتِ السَّوَادُ الَّذِيْ رَأَيْتُ اَمَامِيْ قُلْتُ : نَعَمْ ، فَلَهَدَنِيْ فِيْ صَدْرِيْ لَهْدَةً اَوْجَعَتْنِيْ ثُمَّ قَالَ : أَظَنَنْتِ اَنْ يَحِيْفَ اللهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ ، قَالَتْ : مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللهُ ، نَعَمْ ، قَالَ : فَاِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِيْ حِيْنَ رَأَيْتِ فَنَادَانِيْ فَاَخْفَاهُ مِنْكِ فَاَجَبْتُهُ فَاَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ وَظَنَنْتُ اَنْ قَدْ رَقَدْتِ

فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَكِ وَخَشِيْتُ اَنْ تَسْتَوْحِيَ فَقَالَ : اِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ اَنْ تَأْتِيَ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ ، قَالَتْ : قُلْتُ : كَيْفَ اَقُوْلُ لَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ ! قَالَ : قُوْلِي : اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔

(مسلم کتاب الجنائز باب ما یقال عند دخول القبور والدعا لا ھلھا)

حضرت محمد بن قیسؒ بیان کرتے ہیں کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک بار فرمایا کہ مَیں تمہیں ایک واقعہ سناتی ہوں ۔ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باری میرے ہاں تھی۔آپؐ نے پہننے کے کپڑے اُتارے جوتی اتاری اور سونے کے لئے لیٹ گئے۔ کچھ دیر کے بعد آپ نے اندازہ لگایا کہ مَیں سوگئی ہوں آپ آہستہ سے اٹھے کپڑے پہنے اور جوتی پہن کر باہر نکل گئے۔ میں جاگ رہی تھی۔ مَیں نے بھی اپنی اوڑھنی لی اور اچھی طرح چادر لپیٹ کر آپؐ کے پیچھے چل پڑی۔ مَیں نے دیکھا کہ آپؐ جنّت البقیع میں پہنچے ہیں اور وہاں بڑی دیر تک دعا کرتے رہے پھر تین دفعہ اپنے ہاتھ اٹھائے اور اس کے بعد آپؐ واپس مڑے تو مَیں بھی واپس چل پڑی۔آپؐ کچھ تیز ہوئے تو مَیں بھی تیز چلنے لگی۔آپؐ اور تیز ہوئے تو مَیں اور تیز چلی ۔ چنانچہ مَیں آپ سے پہلے گھر پہنچ گئی اور جا کر بستر پر لیٹ گئی۔ آپؐ اندر آئے اور پوچھا عائشہ کیا بات ہے۔تمہارا سانس کیوں پھولا ہوا ہے؟

عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے جواب دیا کہ کچھ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ کچھ تو ہے مجھے صحیح صحیح بتاؤ ورنہ میرا لطیف و خبیر خدا مجھے بتا دے گا۔ مَیں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ مَیں دراصل آپؐ کے تعاقب میں گئی تھی تا کہ معلوم کروں کہ آپؐ رات کے وقت کہاں جا رہے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا تو وہ سایہ کی طرح نشان تُو تھی جسے میں کچھ فاصلہ پر اپنے آگے چلتا دیکھتا رہا۔ مَیں نے عرض کیا ہاں حضورؐ یہ میں ہی تھی۔ آپؐ نے ایک ٹُھوکا میرے سینے پر مارا اور فرمایا۔ کیا تُو سمجھتی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول تجھ پر ظلم اور زیادتی کریں گے اور تیرا حق ماریں گے تم نے ایسی بدگمانی کیوں کی؟ عائشہ کہتی ہیں میں نے دل میں سوچا کہ کئی لوگ دوسروں سے اپنی بات چھپاتے ہیں لیکن اللہ اسے جانتا ہے یعنی میری چوری پکڑی گئی۔ پھر آپؐ نے فرمایا بات دراصل یہ ہے کہ اس وقت جبرائیل میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھے آہستہ سے اشارہ کیا تا کہ تجھے پتہ نہ چلے۔ تو میں نے بھی تجھ سے یہ بات چھپائی۔ حقیقت یہ ہے کہ جبرائیل اس حال میں تمہارے سامنے نہیں آنا چاہتے تھے کہ تم نائٹ ڈریس میں ہو اور سوئی ہوئی ہو اور میں نے بھی یہ خیال کیا کہ تم سو چکی ہو اور تمہیں اٹھانا مناسب نہیں بہرحال جبرائیل نے مجھے باہر بُلا کر کہا کہ تیرا رب تجھے حکم دیتا ہے کہ جنّت البقیع میں شہداء کی قبروں پر جاؤ اور ان کی بخشش کی دُعا کرو۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے

عرض کیا۔ بزرگوں کی قبروں پر جا کر کیا دعا کرنی چاہئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ یوں دعا مانگا کرو ۔ اس جگہ میں رہنے والے مومنوں اور مسلمانوں پر اللہ کی سلامتی ہو۔ ہم میں سے جو پہلے جا چکے ہیں اور جو بعد میں جائیں گے سب پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نازل کرے ہم بھی انشاء اللہ جلد تم لوگوں سے ملنے والے ہیں۔

خلافت، حکومت اور شوریٰ

٦٢٠ —— مَا مِنْ نُبُوَّةٍ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ۔

(کنز العمال جلد ٦، صفحہ ١٠٩)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا : ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔

٦٢١ —— عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَا خِلَافَةَ اِلَّا عَنْ مَشْوَرَةٍ۔

(کنز العمال کتاب الخلافۃ مع الامارۃ جلد ٣ صفحہ ١٣٩)

خلافت کا انعقاد مشورہ اور رائے لینے کے بغیر درست نہیں نیز خلافت کے نظام کا ایک اہم ستون مشاورت ہے۔

٦٢٢ —— يُرْوٰى عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : مَا رَأَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ مَشْوَرَةً لِاَصْحَابِهٖ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ۔ (ترمذی کتاب الجہاد۔ باب ماجاء فی المشورۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو اپنے صحابہؓ سے مشورہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۶۲۳ —— عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلْاَمْرُ يَنْزِلُ بِنَا بَعْدَكَ لَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ وَلَمْ يُسْمَعْ مِنْكَ فِيْهِ شَيْئٌ، قَالَ : اِجْمَعُوْا لَهُ الْعَابِدِيْنَ مِنْ اُمَّتِيْ وَاجْعَلُوْهُ بَيْنَكُمْ شُوْرٰى وَلَا تَقْضُوْا بِرَاْيٍ وَاحِدٍ۔

(درمنثور جلد ۶ صفحہ ۱۰، اعلام الموقعین جلد ۱ صفحہ ۵۴ لابن قیّم)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے (ایک بار) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضورؐ بعض اوقات ایسا معاملہ سامنے آجاتا ہے جس کے بارہ میں نہ قرآن کریم میں کوئی تصریح ملتی ہے اور نہ آپ کی کسی سنّت کا علم ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں کیا کیا جائے۔ آپ نے فرمایا۔ اصحاب علم اور سمجھدار لوگوں کو بلاؤ اور معاملہ ان کے سامنے مشورہ کی غرض سے پیش کرو۔ اکیلے صرف اپنی رائے سے کوئی فیصلہ نہ کرو۔

۶۲۴ —— عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَاَبُوْ بَكْرٍ بِالسُّنْحِ قَالَ اِسْمَاعِيْلُ يَعْنِيْ بِالْعَالِيَةِ فَقَامَ عُمَرُ يَقُوْلُ : وَاللّٰهِ مَا مَاتَ رَسُوْلُ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَقَالَ : عُمَرُ ، وَاللهِ ! مَا كَانَ يَقَعُ فِيْ
نَفْسِيْ اِلَّا ذَاكَ وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللهُ فَلَيُقَطِّعَنَّ اَيْدِيْ رِجَالٍ وَاَرْجُلَهُمْ ،
فَجَآءَ اَبُوْبَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ
فَقَبَّلَهٗ فَقَالَ : بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ ! طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ
بِيَدِهٖ لَا يُذِيْقُكَ اللهُ الْمَوْتَتَيْنِ اَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ : اَيُّهَا الْحَالِفُ!
عَلٰى رِسْلِكَ ! فَلَمَّا تَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللهَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاَثْنٰى
عَلَيْهِ وَقَالَ : اَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيهِ
وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ فَاِنَّ اللهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ ، وَقَالَ :
اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ ، وَقَالَ : وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ
يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِى اللهُ الشّٰكِرِيْنَ۔
قَالَ : فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُوْنَ ۔ قَالَ : وَاجْتَمَعَتِ الْاَنْصَارُ اِلٰى
سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ، فَقَالُوْا : مِنَّا اَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ
اَمِيْرٌ فَذَهَبَ اِلَيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ
بْنُ الْجَرَّاحِ، فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَاَسْكَتَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ:
وَاللهِ ! مَا اَرَدْتُ بِذٰلِكَ اِلَّا اَنِّيْ قَدْ هَيَّأْتُ كَلَامًا قَدْ اَعْجَبَنِيْ
خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَبْلُغَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ اَبْلَغَ النَّاسِ
فَقَالَ فِيْ كَلَامِهٖ : نَحْنُ الْاُمَرَآءُ وَاَنْتُمُ الْوُزَرَآءُ ، فَقَالَ

حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ : لَا۔ وَاللهِ ! لَا نَفْعَلُ مِنَّا اَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ : لَا ، وَلٰكِنَّا الْاُمَرَآءُ وَاَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ ، هُمْ اَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَاَعْرَبُهُمْ اَحْسَابًا فَبَايِعُوْا عُمَرَ اَوْ اَبَا عُبَيْدَةَ ابْنَ الْجَرَّاحِ فَقَالَ عُمَرُ : بَلْ نُبَايِعُكَ اَنْتَ فَاَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهٖ فَبَايَعَهٗ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَقَالَ قَآئِلٌ : قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ ، قَالَ عُمَرُ : قَتَلَهُ اللهُ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ زُبَيْدِيِّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ : اَخْبَرَنِيْ الْقَاسِمُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ : شَخَصَ بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى ثَلٰثًا وَقَصَّ الْحَدِيْثَ ، قَالَتْ فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ اِلَّا نَفَعَ اللهُ بِهَا ، لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَاِنَّ فِيْهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللهُ بِذٰلِكَ ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ اَبُوْبَكْرٍ النَّاسَ الْهُدٰى وَعَرَّفَهُمُ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوْا بِهٖ يَتْلُوْنَ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اِلَى الشَّاكِرِيْنَ ۔ (بخاری کتاب المناقب باب فضل ابی بکرؓ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ مدینہ کے بالائی حصہ میں سُنح نامی مقام میں تھے۔ حضرت عمر حضورؐ کی وفات سے بہت گھبرا گئے۔ انہوں نے کہنا شروع کر دیا۔ خدا کی قسم! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت

نہیں ہوئے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ بعد میں حضرت عمرؓ نے بتایا۔ خدا کی قسم مَیں اس وقت یہی سمجھتا تھا اور یقین کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کو مبعوث کرے گا اور آپؐ آکر منافقوں کے ہاتھ پاؤں کاٹیں گے۔ بہر حال حضرت ابوبکرؓ حضورؐ کی وفات کی خبر سن کر پہنچے اور حضورؐ کے چہرۂ مبارک سے کپڑا اٹھا کر بوسہ دیا اور پھر کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ نے زندگی بھی بہت اچھی اور کامیاب گزاری اور وفات بھی اچھے حالات میں ہوئی۔ اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے آپؐ کو اللہ تعالیٰ کبھی دو موتیں نہیں دے گا۔ یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ آپؐ جسمانی وفات کے بعد آپؐ کا دین بھی مٹ جائے یہ کہہ کر آپؐ حجرۂ مبارک سے باہر آئے اور مسجد کی طرف گئے اور حضرت عمرؓ کو کہا۔ اے قسمیں کھانے والے! ذرا ہوش میں آ، اور آرام سے بیٹھ۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے یہ بات کہی تو حضرت عمرؓ بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی۔ اس کے بعد کہا جو شخص محمدؐ کی عبادت کرتا تھا اسے معلوم ہونا چاہئے کہ آپؐ فوت ہو گئے ہیں لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا اور اسلام کو اس کا دین سمجھتا تھا تو اسے یقین رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے قرآن کریم کی یہ آیات پڑھیں اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ، وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ

وَمَنۡ يَّنۡقَلِبۡ عَلٰى عَقِبَيۡهِ فَلَنۡ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيۡـًٔا وَسَيَجۡزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيۡنَ۔ (آل عمران: ۱۴۵)

تو بھی وفات پانے والا ہے اور یہ بھی وفات پانے والے ہیں۔

''محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ سے پہلے سارے رسول فوت ہو چکے ہیں اس لئے اگر محمّد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو کیا تم اس وجہ سے اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔ اور جو شخص اپنی ایڑیوں کے بل پھرتا ہے یعنی ارتداد اختیار کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ شکر کرنے والے بندوں کو اچھی جزا دیگا۔'' حضرت ابوبکرؓ کی یہ تقریر سُن کر لوگوں پر سنّاٹا چھا گیا اور وہ رونے لگے اور انہیں یقین ہو گیا کہ واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں سعد بن عبادہ کے گھر جمع ہوئے اور انہوں نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ ہم میں سے ایک الگ امیر ہو گا اور مہاجرین سے الگ۔ یہ بات سُن کر حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ کے ساتھ انصار کے ہاں گئے۔ حضرت عمرؓ کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن حضرت ابوبکرؓ نے ان کو چپ کرا دیا۔ حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ دراصل میں نے اس موقع کے لئے ایک تقریر سوچی تھی جو میں سمجھتا تھا بہت اچھی ہے اور حضرت ابوبکرؓ ایسی تقریر نہیں کر سکیں گے لیکن حضرت ابوبکرؓ جب بولے تو آپ کی تقریر سب سے زیادہ فصیح و بلیغ

تھی ۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم مہاجرین میں سے امیر منتخب ہونے چاہئیں اور تم انصار میں سے وزیر یعنی انصار کی حیثیت خلفاء کے وزراء اور مشیروں کی سی ہو۔ اس پر حباب بن منذر نے کہا نہیں ہم نہیں مانیں گے ۔ ہمارا الگ امیر ہوگا اور تمہارا الگ ۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ نے کہا ۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ امیر ہم قریش میں سے منتخب ہو اور تم وزیر کی حیثیت سے حکومت میں شامل ہو، کیونکہ مہاجرین ہی قریش میں سے ہونے کی وجہ سے سارے عرب میں بااثر اور سیاسی قیادت کے مالک سمجھے جاتے ہیں ۔ اس لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ تم حضرت عمرؓ یا حضرت ابوعبیدہؓ کی بیعت کرلو۔ اس پر حضرت عمرؓ نے کہا۔ نہیں، ہم آپ کی بیعت کریں گے کیونکہ آپ ہی ہمارے سردار، ہم میں سے بہتر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ محبوب تھے ۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کا ہاتھ پکڑا اور آپ کی بیعت کی۔ اس پر دوسرے لوگوں نے بھی بیعت کرلی۔ مجمع میں سے ایک آدمی نے کہا تم نے سعد بن عبادہ کو قتل کردیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا ہم نے اسے کیا قتل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہی اسے اپنے مقصد میں ناکام بنایا ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت اوپر کی طرف ٹکٹکی باندھی ہوئی تھی ۔ اور کہتے جاتے تھے اَللّٰهُمَّ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى۔ یعنی بُلند تر ساتھی کے پاس چلا ہوں ۔ آپؐ نے یہ الفاظ تین دفعہ کہے۔ بہر حال حضرت عمرؓ اور حضرت ابوبکرؓ کی تقریروں سے لوگوں کو فائدہ

ہوا۔ حضرت عمرؓ کو ڈر تھا کہ کہیں لوگ نفاق میں مبتلا نہ ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت کی طرف لوٹایا اور ابوبکر کو توفیق عطا کی وہ سارے معاملہ کو سنبھال لیں اور لوگوں کو ہدایت کی راہ دکھائیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے تقریر کی تو لوگ آیت کریمہ **وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ** .... بار بار پڑھتے اور روتے اور وہ یوں سمجھے جیسے آج ہی اس آیت کا انہیں علم ہوا ہے۔

٦٢٥ —— عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَؓ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍؓ اَقْبَلَ عَلٰى فَرَسٍ مِنْ مَسْكَنَةٍ بِالسُّنْحِ حَتّٰى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَتَيَمَّمَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبٍ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهٖ ثُمَّ اَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهٗ وَبَكٰى ثُمَّ قَالَ : بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ ، وَاللهِ ! لَا يَجْمَعُ اللهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ ، اَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِیْ كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا ۔ قَالَ : الزُّهْرِیُّ وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ : اِجْلِسْ يَا عُمَرُ ! فَاَبٰى عُمَرُ اَنْ يَجْلِسَ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَتَرَكُوْا عُمَرَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ : اَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللهَ فَاِنَّ اللهَ حَیٌّ لَا يَمُوْتُ ، قَالَ اللهُ تَعَالٰى : وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اِلَى الشَّاكِرِيْنَ ۔

وَقَالَ : وَاللهِ ! لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّ اللهَ اَنْزَلَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ حَتّٰى تَلَاهَا اَبُوْبَكْرٍ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَمَا اَسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ اِلَّا يَتْلُوْهَا ، فَاَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ اَنَّ عُمَرَ قَالَ : وَاللهِ ! مَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ تَلَا هَا فَعُقِرْتُ حَتّٰى مَا تُقِلُّنِيْ رِجْلَايَ وَحَتّٰى اَهْوَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ حِيْنَ سَمِعْتُهٗ تَلَاهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ۔

(بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاتہ)

حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سُن کر اپنے مکان سے جو سَنَخ نامی محلہ میں تھا گھوڑے پر سوار ہوکر آئے اور مسجد کے قریب گھوڑے سے اُتر کر کسی سے کوئی بات کئے بغیر مسجد میں آئے اور حضرت عائشہؓ کے حجرے میں گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک منقش کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا آپؓ نے چہرہ مبارک سے کپڑا اٹھایا جُھک کر بوسہ دیا اور رو کر کہا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپؐ کے لئے دو موتیں اکٹھی نہیں کرے گا۔ جسمانی وفات تو ہوچکی لیکن آپؐ کا لایا ہوا دین کبھی نہیں مِٹ سکتا۔ حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں۔ جب حضرت ابوبکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے حجرے سے باہر آئے اور مسجد میں گئے تو آپ نے دیکھا کہ حضرت عمرؓ لوگوں سے باتیں کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا۔ اے عمر بیٹھ جائیے۔ لیکن حضرت عمرؓ نہ

بیٹھے تاہم لوگ حضرت عمر کو چھوڑ کر حضرت ابوبکرؓ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ آپ نے ان میں تقریر کی اور حمد وثناء کے بعد کہا کہ جو شخص تم میں سے محمدؐ کی عبادت کرتا تھا اسے سمجھ لینا چاہئے کہ وہ تو فوت ہو گئے لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا اسے یقین ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ خود قرآن کریم میں فرماتا ہے

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْل ...... یعنی محمّد بھی اللہ کے رسول ہیں۔ اور آپ سے پہلے جتنے رسول ہوئے وہ سب فوت ہو چکے ہیں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فوت ہونے میں کون سی اچنبھے کی بات ہے۔ یہ پوری آیت آپؓ نے پڑھی۔ راوی کہتے ہیں کہ جب آپ اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے تو یوں لگتا تھا جیسے لوگوں کو آج اس آیت کا علم ہوا ہے۔ اس کے بعد ہر شخص کی زبان پر یہ آیت تھی وہ اسے پڑھتا اور روتا۔ گویا وہ یقین کرنے لگا کہ واقعی ان کے آقا سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں خدا کی قسم! جب میں نے حضرت ابوبکرؓ کو یہ آیت پڑھتے سُنا تو میری جان سکتے میں آ گئی، میرے پاؤں مجھے اٹھا نہیں رہے تھے۔ میری ٹانگیں لڑکھڑانے لگیں۔ میں زمین پر بیٹھ گیا اور مجھے یقین آنے لگا کہ واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔

۶۲۶ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ رَاٰی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِفَّۃً فَاسْتَاذَنَہٗ اِلٰی امْرَأَتِہٖ خَارِجَۃَ

وَكَانَتْ فِيْ حَوَائِطِ الْاَنْصَارِ وَكَانَ ذٰلِكَ رَاحَةُ الْمَوْتِ وَلَا يَشْعُرُ فَاٰذِنَ ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَاَصْبَحَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَرَامُوْنَ فَاَمَرَ اَبُوْبَكْرٍ غُلَامًا يَسْتَمِعُ ثُمَّ يُخْبِرَهُ فقَالَ : اَسْمَعُهُمْ يَقُوْلُوْنَ : مَاتَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ اَبُوْبَكْرٍ وَهُوَ يَقُوْلُ : وَاقَطَعَ ظَهْرَاهُ فَمَا بَلَغَ اَبُوْبَكْرٍ الْمَسْجِدَ حَتّٰى ظَنُّوْا اَنَّهٗ لَمْ يَبْلُغْ وَاَرْجَفَ الْمُنَافِقُوْنَ فَقَالُوْا اِنْ كَانَ مُحَمَّدٌ نَبِيًّا لَمْ يَمُتْ فقَالَ : عُمَرُ : لَا اَسْمَعُ رَجُلًا يَقُوْلُ مَاتَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِلَّا ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ فَكُفُّوْا لِذٰلِكَ فَلَمَّا جَاءَ اَبُوْبَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى كَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهٖ ثُمَّ جَعَلَ يَلْثَمُهٗ فقَالَ : مَا كَانَ اللهُ لِيُذِيْقَكَ الْمَوْتَ مَرَّتَيْنِ، اَنْتَ اَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ : يَاَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ رَبَّ مُحَمَّدٍ فَاِنَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ لَا يَمُوْتُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللهَ شَيْـًٔا وَسَيَجْزِى اللهُ الشّٰكِرِيْنَ۔ قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ لَكَاَنَّا لَمْ نَقْرَأْهَا قَبْلَهَا قَطُّ فَقَالَ النَّاسُ مِثْلَ مَقَالَةِ اَبِيْ بَكْرٍ مِنْ كَلَامِهٖ وَقِرَاءَتِهٖ وَمَاتَ

لَيۡلَةَ الۡاِثۡنَيۡنِ فَمَكَثَ لَيۡلَتَيۡنِ وَدُفِنَ يَوۡمَ الثُّلَثَاءِ وَكَانَ اُسَامَةُ بۡنُ زَيۡدٍ وَاَوۡسُ بۡنُ خَوۡلِى يَصُبَّانِ وَعَلِيٌّ وَالۡفَضۡلُ يَغۡسِلَانِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ۔ (مسند ابی حنیفہ کتاب الفضائل صفحہ ۱۸۰)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے جب دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت پہلے کی نسبت کچھ ٹھیک ہے تو آپ نے حضور علیہ السلام سے اپنی بیوی خارجہ کے یہاں جانے کی اجازت طلب کی جو انصار کے احاطہ میں رہتی تھیں۔ حضور نے اجازت دے دی۔ پھر حضور علیہ السلام اُسی رات فوت ہو گئے۔ صبح لوگ آپس میں مختلف قسم کی چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے غلام کو کہا کہ پتہ کر کے آؤ کہ صورتِ حال کیا ہے۔ غلام نے آ کر بتایا کہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ ابوبکرؓ پر یہ بات بہت گراں گزری اور کہنے لگے ہائے یہ کیا ہو گیا۔ ابوبکرؓ ابھی مسجد نبوی نہیں پہنچے تھے اور یہ سمجھا گیا کہ وہ نہیں آئیں گے۔ اس وقت منافقین یہ مشہور کر رہے تھے کہ محمد اگر نبی ہوتے تو فوت نہ ہوتے یہ سُن کر حضرت عمرؓ نے کہا کہ اگر میں نے کسی شخص کو یہ کہتے سُنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں تو میں اس شخص کا سر تلوار سے اڑا دوں گا۔ لوگ ڈر کی وجہ سے خاموش ہو گئے اور اس قسم کی باتیں کرنے سے رک گئے۔ جب ابوبکرؓ آئے اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر چادر ڈالی ہوئی تھی۔ ابوبکرؓ نے آپؐ کے چہرۂ مبارک پر سے کپڑا اٹھایا اور پیشانی چوم کر کہا اللہ تعالیٰ آپ کو

دو موتوں کا مزہ نہیں چکھائے گا (یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ جسمانی اور روحانی ہر دو لحاظ سے آپؐ فوت ہو جائیں۔ دین کے لحاظ سے آپؐ ہمیشہ زندہ رہیں گے) اس کے بعد حجرۂ مبارک سے باہر آئے اور لوگوں کو مخاطب کر کے کہا جو شخص محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عبادت کیا کرتا تھا تو وہ سُن لے کہ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) فوت ہو گئے ہیں اور جو شخص محمدؐ کے ربّ کی عبادت کیا کرتا تھا تو وہ سُنے کہ محمدؐ کا ربّ زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔ اس کے بعد آپؓ نے یہ آیت پڑھی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (آل عمران: ۱۴۴) یعنی محمدؐ بھی ایک رسول ہیں (وہ بھی فوت ہوسکتے ہیں) جیسے اس سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں۔ پس اگر یہ رسول (یعنی محمدؐ) بھی فوت ہو جائے تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بَل پھر جاؤ گے...... حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ کی یہ باتیں سُن کر مجھے یُوں محسوس ہوا جیسے مَیں نے یہ آیت اس سے قبل پڑھی ہی نہیں تھی۔ (یعنی اس آیت کی طرف پہلے میرا دھیان نہیں گیا تھا) بہر حال سب لوگوں کی زبان پر حضرت ابوبکرؓ کی یہ تقریر اور آیت **وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ**...... جاری تھی اور وہ زار و قطار رو رہے تھے۔ حضورؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام اتوار اور پیر کی درمیانی رات فوت ہوئے۔ جنازہ دو رات رکھا رہا اس کے بعد منگل کے پچھلے پہر تدفین عمل میں آئی۔ حضرت علی اور فضل بن عباس نے آپؐ کو غسل دیا۔ اسامہ بن زید اور اوس بن خولہ نے پانی ڈالا۔

۶۲۷ —— عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ اُدْعِيْ لِيْ اَبَابَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰى وَيَأْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَابَكْرٍ۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب من فضائل ابوبکر)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی بیماری کے دوران فرمایا۔ اپنے والد ابوبکر اور بھائی کو بلوالو تا کہ میں انہیں ایک تحریر لکھ دوں ۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کئی دعویدار اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ کوئی کہے گا کہ میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اور مومن ابوبکر کے سوا کسی کو خلیفہ بنانے پر راضی نہیں ہوں گے۔

۶۲۸ —— عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرِضَ الْمَرَضَ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ خَفَّ مِنَ الْوَجَعِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ لِعَائِشَةَ : مُرِيْ اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاَرْسَلْتُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا اَنِّيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ رَقِيْقٌ وَاِنِّيْ مَتٰى لَا اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُقَامِهٖ اَرِقُّ لِذٰلِكَ فَاجْتَمِعِيْ اَنْتِ وَحَفْصَةَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُرْسِلُ اِلٰى عُمَرَ فَيُصَلِّ بِهِمْ فَفَعَلْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ ، مُرِيْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْمُؤَذِّنَ وَهُوَ يَقُوْلُ : حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِرْفَعُوْنِيْ ۔ فَقَالَتْ عَائِشَةُ : قَدْ اَمَرْتَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ وَاَنْتَ فِيْ عُذْرٍ ۔ قَالَ : ارْفَعُوْنِيْ فَاِنَّهٗ جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ ۔ قَالَتْ عَائِشَةُ : فَرُفِعَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَقَدَمَاهُ تَخُدَّانِ الْاَرْضَ ، فَلَمَّا سَمِعَ اَبَابَكْرٍ لَمَسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَخَّرَ فَاَوْمَأَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَهٗ يُكَبِّرُ وَيُكَبِّرُ اَبُوْبَكْرٍ بِتَكْبِيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيْرِ اَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ غَيْرَ تِلْكَ الصَّلٰوةِ حَتّٰى قُبِضَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ الْاِمَامَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِعٌ حَتّٰى قُبِضَ ۔

(مسند الامام الاعظم کتاب الصلٰوۃ صفحہ ۸۰)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ مرض الوفات کے دوران ایک موقع ایسا بھی آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ افاقہ محسوس ہوا۔ نماز کا وقت تھا۔ آپؐ نے مجھ سے کہا کہ ابوبکر کو نماز پڑھانے کیلئے پیغام بھیج دو۔ میں نے ابوبکرؓ کو کہلا بھیجا کہ حضور نماز پڑھانے کا ارشاد فرماتے ہیں۔ ابوبکرؓ نے کہلا بھیجا کہ میں بڑی عمر کا بوڑھا ہوں اور کمزور دل والا ہوں جب مصلّے پر حضورؐ کو نہ دیکھ پاؤں گا تو اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکوں گا اس لئے تم

اور حفصہ دونوں مل کر حضور سے عمر کے نام پیغام بھجواؤ۔ جب ہم دونوں نے حضورؐ سے ایسا کہا تو حضورؐ نے فرمایا : اَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ۔ کہ تم تو اس طرح کی عورتیں ہو جیسی یوسف کے خلاف سازش کرنے والی تھیں۔ ابوبکر کو نماز پڑھانے کے لئے کہو۔ جب حضورؐ نے مؤذن کی آواز حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ سُنی تو فرمایا مجھے کھڑا کرو (یعنی اٹھا کر نماز کے لئے لے چلو) اس پر عائشہ نے کہا حضور آپ تو ابوبکر کو نماز پڑھانے کے لئے فرما چکے ہیں اور آپ تکلیف کی وجہ سے معذور بھی ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا مجھے اٹھاؤ میری دلی تسکین نماز سے ہوتی ہے۔ اس پر ۲ دو آدمیوں نے پکڑ کر حضورؐ کو اٹھایا اور سہارا دیکر نماز کے لئے لے چلے۔ حضور علیہ السلام کے قدم زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ جب ابوبکر نے حضورؐ کی آمد کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ حضورؐ نے اشارہ سے انہیں اپنی جگہ ٹھہرنے کے لئے فرمایا اور خود ابوبکر کے بائیں طرف بیٹھ گئے اور حضورؐ کی تکبیر پر ابوبکر تکبیر کہتے اور مقتدی ابوبکر کی تکبیر کی اقتداء کرتے اس طرح نماز پوری ہوئی۔ یہ لوگوں کی حضورؐ کے پیچھے آخری نماز تھی اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔

۶۲۹ ـــــ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَؓ قَالَ : وَفَدْتُّ مَعَ اَبِیْ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ بْنِ سُفْیَانَ فَاُدْخِلْنَا عَلَیْہِ فَقَالَ : یَا اَبَا بَکْرَۃَ حَدِّثْنِیْ بِشَیْءٍ سَمِعْتَہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُہُ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ وَیَسْئَالُ عَنْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ : أَیُّکُمْ

رَاٰی رُؤْیَا فَقَالَ رَجُلٌ : أَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! رَأَیْتُ کَأَنَّ مِیْزَانًا دُلِّیَ مِنَ السَّمَآءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ بِأَبِیْ بَکْرٍ فَرَجَحْتَ بِأَبِیْ بَکْرٍ ثُمَّ وُزِنَ اَبُوْبَکْرٍ ؓ بِعُمَرَ ؓ فَرَجَحَ اَبُوْبَکْرٍ ؓ بِعُمَرَ ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ بِعُثْمَانَ فَرَجَحَ عُمَرُ ؓ بِعُثْمَانَ ؓ ثُمَّ رُفِعَ الْمِیْزَانُ فَاسْتَاءَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خِلَافَۃُ نُبُوَّۃٍ ثُمَّ یُؤْتِی اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی الْمُلْکَ مَنْ یَّشَاءُ۔

(مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۴۴-۵۰)

حضرت عبد الرحمن بن ابوبکرۃ ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے باپ کے ساتھ معاویہ ؓ سے ملنے گیا۔ جب ہم ان کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے میرے والد سے کہا۔ اے ابوبکرۃ! مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہو۔ اس پر ابوبکرۃ ؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھے خواب بہت پسند تھے اور آپؐ ان کے بارہ میں پوچھا کرتے تھے۔ ایک دن حضورؐ نے لوگوں سے پوچھا۔ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔ تو حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا۔ اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ترازو آسمان سے لٹکایا گیا ہے۔ آپؐ کا وزن ابوبکرؓ سے کیا گیا۔ آپؐ کا پلڑا جُھک گیا۔ پھر ابوبکرؓ کا وزن عمرؓ سے کیا گیا تو ابوبکرؓ کا پلڑا جھک گیا۔ پھر عمرؓ کا وزن عثمانؓ سے کیا گیا تو عمرؓ کا پلڑہ جُھک گیا۔ پھر ترازو اٹھالیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواب کی یہ تعبیر فرمائی کہ خلافتِ نبوّت کی

طرف اشارہ ہے۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا حکومت دے گا۔

۶۳۰ — عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ قُلْنَا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ هٰذِهٖ لَمَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاِذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا قَالَ: قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا لَا يَزِيْغُ عَنْهَا بَعْدِيْ اِلَّا هَالِكٌ وَمَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ وَعَلَيْكُمْ بِالطَّاعَةِ وَاِنْ عَبْدًا حَبْشِيًّا عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ فَاِنَّمَا الْمُؤْمِنُ كَالْجَمَلِ الْاَنُفِ حَيْثُمَا اُنْقِيْدَ اِنْقَادَ۔

(مسند احمد جز ۴ صفحہ ۱۲۶، ابوداؤد کتاب السنۃ باب فی لزوم السُّنۃِ)

حضرت عبد الرحمٰن بن عمرو سلمیؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرباض بن ساریہؓ کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا پُر اثر وعظ کیا کہ جس کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے دل ڈر گئے۔ ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ! یہ تو ایسی نصیحت ہے جیسے ایک الودع کہنے والا وصیت کرتا ہے۔ ہمیں کوئی ہدایت فرمائیے کہ ہم صراطِ مستقیم پر قائم رہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں تمہیں ایک روشن اور چمکدار راستے پر چھوڑے جا رہا ہوں ۔ اس کی رات بھی اس کے دن کی طرح ہے۔ سوائے بد بخت کے اس سے کوئی بھٹک نہیں سکتا

اورتم میں سے جو شخص رہا وہ بڑا اختلاف دیکھے گا۔ ایسے حالات میں تمہیں میری جانی پہچانی سنّت پر چلنا چاہئے اور خلفائے راشدین مہدیّین کی سنّت پر چلنا چاہئے۔ تم اطاعت کو اپنا شعار بناؤ خواہ حبشی غلام ہی تمہارا امیر مقرّر کر دیا جائے۔ اس دین کو تم مضبوطی سے پکڑو۔ مومن کی مثال نکیل والے اونٹ کی سی ہے۔ جدھر اسے لے جاؤ وہ ادھر چل پڑتا ہے اور اطاعت کا عادی ہوتا ہے۔

۶۳۱ —— عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهٗ ، وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً ، وَفِيْ رِوَايَةٍ : مَنْ مَاتَ وَهُوَ مُفَارِقٌ لِلْجَمَاعَةِ فَإِنَّهٗ يَمُوْتُ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب الامر بلزوم الجماعۃ عند ظھور الفتن)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عُذر۔ اور جو شخص اس حال میں مَرا کہ اس نے امامِ وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔

۶۳۲ —— عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ

الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ إِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً ۔

(بخاری کتاب الفتن باب قول النّبی سترون بعدی امورًا)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص اپنے سردار اور امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جو اسے پسند نہ ہوتو صبر سے کام لے کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی دور ہوتا ہے وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

۶۳۳ ـــــ عَنْ عَرْفَجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ اَتَاكُمْ وَاَمْرُكُمْ مُجْتَمِعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ، يُرِيْدُ اَنْ يَّشُقَّ عَصَاكُمْ اَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ ۔

(مسلم باب حکم من فرق امر المسلمین ھو مجتمع)

حضرت عرفجہؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جب تم ایک ہاتھ پر جمع ہو اور تمہارا ایک امیر ہو اور پھر کوئی شخص آئے اور تمہاری وحدت کی اس لاٹھی کو توڑنا چاہے یا تمہاری جماعت میں تفریق پیدا کرے تو اسے قتل کر دو۔ یعنی اس سے قطع تعلق کرو اور اس کی بات نہ مانو۔

۶۳۴ ـــــ عَنْ سَفِيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ عَامًا ثُمَّ يَكُوْنُ

بَعْدَ ذٰلِكَ الْمُلْكُ ، قَالَ سَفِيْنَةُ أَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ سَنَتَيْنِ وَخِلَافَةَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَشْرَ سِنِيْنَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشْرَ سَنَةً وَخِلَافَةَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ سِتَّ سِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ۔

(مسند احمد جلد ۵، صفحہ ۲۲۰، ۲۲۱)

حضرت سفینہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خلافت تیس سال رہے گی اس کے بعد ملوکیت کا دور ہوگا۔ سفینہ نے کہا اب گن لو ۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت د۲و سال، عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت دس۱۰ سال، عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت بار۱۲ہ سال اور علی رضی اللہ عنہ کی خلافت چھ۶ سال۔ یہ کُل تیس۳۰ سال بنے۔

خلافت - پہرہ - امام کی حفاظت

۶۳۵ ـــــ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ : لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِيْ اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ ، فَقَالَ : مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ : سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ

فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَا جَاءَ بِكَ ؟ فَقَالَ سَعْدٌ : وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهٗ ،فَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ ۔

(ترمذی ابواب المناقب سعد بن ابی وقاصؓ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آنے کے بعد ایک رات سو نہ سکے ۔ اس بے چینی کی کیفیت میں حضورؐ نے فرمایا کاش کوئی خدا کا نیک بندہ آج پہرہ پر ہوتا ۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اسی دوران ہم نے ہتھیاروں کی جھنکار سُنی حضورؐ نے فرمایا۔کون ہے؟ باہر سے جواب ملا حضورؐ! میں سعد بن ابی وقاص ہوں ۔حضورؐ نے فرمایا کس لئے آئے ہو؟ سعد نے جواب دیا میرے دل میں حضورؐ کے متعلق کچھ خدشہ محسوس ہوا اس وجہ سے حضورؐ کی حفاظت کی غرض سے چلا آیا۔حضورؐ نے سعد کے لئے دعا کی اور پھر اطمینان سے سو گئے۔

مقننہ

استنباطِ مسائل کے بارہ میں رہنما اصول اور حکومت کی بین الاقوامی ذمہ داریاں

۶۳۶ ـــــ عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ، فَقَالَ: کَیْفَ تَقْضِیْ؟ قَالَ: اَقْضِیْ بِمَا فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ، قَالَ: فَاِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ؟ قَالَ: فَبِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ، قَالَ: اِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْ سُنَّتِہٖ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: اَجْتَہِدُ رَأْیِیْ، قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔

(ترمذی ابواب الاحکام باب فی القاضی کیف یقضی)

حضرت مُعاذؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مجھے یمن میں حاکم بنا کر بھیجنے لگے تو فرمایا۔ تم کس طرح فیصلے کیا کرو گے؟ مَیں نے عرض کیا حضوؐر! قرآن کریم کے احکامات کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اگر ایسا معاملہ آجائے جس کے بارہ میں قرآن کریم میں کوئی واضح حکم موجود نہ ہو تو پھر کس طرح کرو گے؟ مَیں نے عرض کیا حضوؐر کی سنّت کی روشنی میں فیصلہ کروں گا۔ حضوؐر فرمانے لگے اگر

میری سنّت میں بھی کوئی ایسی مثال نہ ملے تو پھر کس طرح کروگے؟ مَیں نے عرض کیا۔ حضورؐ پھر میں اجتہاد اور غور وفکر کروں گا اور پھر جو رائے بنے اس کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ اس پر حضورؐ نے خوش ہو کر فرمایا تمام تعریفوں کا مستحق اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کو اس فراست اور صحیح سوچ کی ہدایت دی۔

۶۳۷ ـــــ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اِذَا حَکَمَ الْحَاکِمُ فَاجْتَھَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَہٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَکَمَ وَاجْتَھَدَ فَاَخْطَأَ فَلَہٗ اَجْرٌ۔

(بخاری کتاب الاعتصام باب اجر الحاکم اذا اجتہد فاصاب او اخطأ)

حضرت عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جب کوئی حاکم سوچ سمجھ کر اور پوری تحقیق کے بعد فیصلہ کرے اگر اس کا فیصلہ صحیح ہے تو اسے دو ثواب ملیں گے اور اگر باوجود کوشش کے اس سے غلط فیصلہ ہوگیا تو اسے ایک ثواب اپنی کوشش اور نیک نیّت کا بہر حال ملے گا۔

۶۳۸ ـــــ عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِالْاَمِیْرِ خَیْرًا جَعَلَ لَہٗ وَزِیْرَ صِدْقٍ اِنْ نَسِیَ ذَکَّرَہٗ وَاِنْ ذَکَرَ اَعَانَہٗ وَاِذَا اَرَادَ بِہٖ غَیْرَ ذٰلِکَ جَعَلَ لَہٗ

وَزِيْرَ سُوْءٍ اِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَاِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ ۔

(ابوداؤد کتاب الخراج باب فی اتخاذ الوزیر)

حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی حاکم کی بہتری چاہتا ہے تو اُسے سچا خیرخواہ وزیر اور مُشیر عطا فرماتا ہے۔ اگر وہ کوئی بات بھول جائے تو وزیر اسے یاد دلاتا ہے اور اگر اسے یاد ہو تو اس کام میں اس کی مدد کرتا ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کسی کی بہتری نہ چاہے تو اسے بُرا مشیر نصیب کرتا ہے۔ اگر وہ کوئی بات بھول جائے تو اُسے یاد نہیں کراتا اور اگر اسے یاد ہو تو اس میں اس کی صحیح مدد نہیں کرتا۔

حکومت اور خلافت

بین الاقوامی معاہدے

۶۳۹ —— عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا رَافِعٍ اَخْبَرَهُ قَالَ : بَعَثَنِيْ قُرَيْشٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُلْقِيَ فِيْ قَلْبِيْ الْاِسْلَامُ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنِّيْ وَاللّٰهِ ! لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِمْ اَبَدًا ۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنِّیْ لَا اَخِيْسُ بِالْعَهْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰکِنِ ارْجِعْ ۔ فَاِنْ کَانَ فِیْ نَفْسِكَ الَّذِیْ فِی نَفْسِكَ الْاٰنَ فَارْجِعْ قَالَ : فَذَهَبْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمْتُ ۔ (ابوداؤد کتاب الجهاد باب فی الامام یستجن به فی العهود)

حضرت حسن بن علی بن ابی رافعؓ بیان کرتے ہیں کہ انہیں ابورافع نے بتایا کہ قریش نے مجھے سفیر اور ایلچی بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ جب میں نے حضورؐ کو دیکھا تو اسلام کی حقانیت میرے دل میں گھر کر گئی ۔ مَیں نے حضور سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ! خدا کی قسم! اب میں ان کی طرف واپس کبھی نہیں جاؤں گا۔

حضورؐ نے فرمایا میں معاہدات کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا اور نہ ہی سفیر کو روکنا صحیح سمجھتا ہوں ۔ بہتر ہے کہ تم واپس چلے جاؤ اور جو کیفیت اس وقت تمہارے دل کی ہے اگر وہی وہاں جا کر بھی رہے تو واپس آجانا ۔ ابورافع کہتے ہیں چنانچہ مَیں قریش کے پاس گیا اور انہیں بات چیت سے مطّلع کیا۔ اس کے بعد مدینہ واپس آ کر اسلام قبول کرلیا۔

۶۴۰ —— عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا مَنَعَنِیْ اَنْ اَشْهَدَ بَدْرًا اِلَّا اَنِّیْ خَرَجْتُ اَنَا وَاَبِیْ حُسَيْلٌ قَالَ : فَاَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالُوْا : اِنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا : مَا نُرِيْدُهُ : مَا نُرِيْدُ اِلَّا الْمَدِيْنَةَ ۔ فَاَخَذُوْا مِنَّا عَهْدَ اللهِ وَمِيْثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ فَاَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ اِنْصَرِفَا نَفِيْ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ۔

(مسلم کتاب الجهاد والسير باب الوفاء بالعهد)

حذیفہ ابن الیمان بیان کرتے ہیں کہ مَیں اور میرا باپ حُسَیْل مدینہ کی طرف آرہے تھے کہ ہمیں کفّارِ قریش نے پکڑ لیا اور کہا کہ تم محمدؐ کی طرف جانے کا ارادہ رکھتے ہو۔ ہم نے کہا ہم ان کی طرف جانے کا ارادہ نہیں رکھتے ہم تو صرف مدینہ جا رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ہم سے عہد لیا کہ ہم مدینہ ہی جائیں گے اور حضور کے ساتھ جنگ میں شریک نہیں ہوں گے۔ ہم وہاں سے رِہا ہو کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری بات آپؐ کو بتائی۔ حضوؐر بدر کی طرف جا رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا ہم عہد کو پورا کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے مدد چاہیں گے۔ تم مدینہ چلے جاؤ۔ اس طرح ہم بدر کی جنگ میں شریک نہ ہو سکے جس کی بڑی حسرت ہے۔

حکومت اور پبلک ذمہ داریاں

عوام کی خیر خواہی

۶۴۱ —— عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ،

وَالْاَمِيْرُ رَاعٍ ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَّسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ ۔

(بخاری کتاب النکاح باب المرأة راعیة فی بیت زوجھا)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگران ہے۔ اس سے اپنی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔ امیر نگران ہے اور آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے۔ عورت بھی اپنے خاوند کے گھر کی اور اس کی اولاد کی نگران ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اس نے اپنی ذمہ داری کو کس طرح نباہا۔

۶۴۲ —— عَنْ اَبِیْ يَعْلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوْتُ يَوْمَ يَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهٖ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ۔ وَفِیْ رِوَايَةٍ ، فَلَمْ يَحُطْهَا بِنُصْحِهٖ لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ۔ وَفِیْ رِوَايَةٍ مَا مِنْ اَمِيْرٍ يَلِیْ اُمُوْرَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ لَهُمْ اِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ ۔

(مسلم کتاب الایمان باب استحقاق الوالی الغاش لرعیة النار)

حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمّہ دار بنایا ہے وہ اگر لوگوں کی نگرانی، اپنے فرض کی ادائیگی اور ان کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت حرام کردے گا اور اسے بہشت نصیب نہیں کرے گا۔

۶۴۳ —— عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اَنَا اَدْنٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْضِيَاعًا فَاِلَيَّ وَعَلَيَّ۔

(مسلم کتاب الجمعۃ باب تخفیف الصلٰوۃ والخطبۃ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالعموم فرمایا کرتے تھے ہر مومن سے میرا تعلق اتنا قریبی ہے کہ اتنا تعلق اُسے اپنی جان سے بھی نہ ہوگا گویا میں اور مومن یک جان اور دو قالب کی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے اگر وہ کوئی مال چھوڑ جائے تو یہ اُس کے اہل وعیال کو دے دیا جائے گا اور اگر کوئی قرض چھوڑ جائے (اور اُس کے ترکہ میں اسکی ادائیگی کی گنجائش نہ ہو) یا بے سہارا اولاد چھوڑ جائے تو ان ذمّہ داریوں کو (بحیثیت سربراہ حکومت) میں ادا کروں گا (یعنی اُس کے قرض کی ادائیگی اور اس کی بے سہارا اولاد کی پرورش کا انتظام کیا جائے گا)

۶۴۴ —— عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ : مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَى النَّبِيِّ دَيْنٌ اَوْ كَانَتْ

لَهٗ قِبَلَهٗ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا ۔ قَالَ جَابِرٌ : فَقُلْتُ : وَعَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعْطِيَنِيْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔ قَالَ جَابِرٌ : فَحَثٰى لِيْ حَثِيَّةً فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ وَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا ۔

(بخاری کتاب الکفالۃ باب من تکفل عن میّت دَیْنًا فلیس لہ ان یرجع بخاری کتاب الشھادت باب من امر بانجاز الوعد)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے زمانہ میں علاء بن حضرمی والی بحرین کی طرف سے مال آیا تو ابوبکرؓ نے اعلان کیا کہ اگر کسی کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض ادا کرنا ہو یا آپؐ نے کسی کو کچھ دینے کا وعدہ فرمایا ہو تو وہ میرے پاس آئے مَیں حضورؐ کی ذمہ داریوں کو پورا کروں گا۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے کہا کہ مجھ سے حضورؐ نے وعدہ فرمایا تھا کہ مَیں تمہیں اس طرح دوں گا اور اس طرح حضورؐ نے تین مرتبہ اپنا لَپ پھیلا کر فرمایا تھا۔ جابر کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے ایک لَپ بھر کر دیا مَیں نے اسے شمار کیا تو وہ پانچ سو تھے۔ اس پر ابوبکرؓ نے فرمایا دو مرتبہ اتنی رقم اور لے لو۔

۶۴۵ ـــــ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! أَرَأَيْتَ اِنْ جِئْتُ فَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ ، قَالَ

: فَإِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ ۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابة باب من فضل ابی بکرؓ)

حضرت جبیر بن مطعمؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگی آپؐ نے فرمایا پھر کسی دن آنا۔ اس نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں یعنی آپ کی وفات ہو چکی ہو تو پھر میں کیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس آنا وہ تمہاری ضرورت پوری کریں گے۔

منصف مزاج امراء اور حکّام

۶۴۶ —— عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ ، وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ ۔ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ قَالَ : قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ ؟ قَالَ : لَا ، مَا أَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ ۔

(مسلم کتاب الامارة باب خیار الائمة و شرارهم)

حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ تمہارے بہترین سردار وہ ہیں جن سے تم محبّت کرتے ہو اور وہ تم سے محبّت کرتے ہیں۔ تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں۔ تمہارے بدترین سردار وہ ہیں جن سے تم بُغض رکھتے ہو اور وہ تم سے بُغض رکھتے ہیں۔ تم ان پر لعنت بھیجتے ہو اور وہ تم پر لعنت بھیجتے ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ اس پر ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم ایسے سرداروں کو ان سے جنگ کر کے ہٹا کیوں نہ دیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کرتے ہیں (اور تمہارے دینی معاملات میں دخل نہیں دیتے)

٦٤٧ ـــــ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاَدْنَاھُمْ مِنْہُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَاَبْغَضَ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ وَاَبْعَدَھُمْ مِنْہُ مَجْلِسًا اِمَامٌ جَائِرٌ۔

(ترمذی ابواب الاحکام باب فی الامام العادل)

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو لوگوں میں سے زیادہ محبوب اور اس کے زیادہ قریب انصاف پسند حاکم ہوگا۔ اور سخت ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور ظالم حاکم ہوگا۔

٦٤٨ ـــــ عَنْ اَبِی الْحَسَنِ قَالَ : قَالَ عَمْرُوْبْنُ مُرَّۃَ لِمُعَاوِیَۃَ

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ يَقُوْلُ : مَا مِنْ اِمَامٍ يُغْلِقُ بَابَهٗ دُوْنَ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ اِلَّا اَغْلَقَ اللهُ اَبْوَابَ السَّمَاءِ دُوْنَ خَلَّتِهٖ وَحَاجَتِهٖ . فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ ۔

(ترمذی کتاب الاحکام باب فی امام الرعیۃ)

ابوالحسن بیان کرتے ہیں کہ حضرت عَمرو بن مرّہؓ نے حضرت معاویہؓ سے کہا کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو امام حاجتمندوں، ناداروں اور غریبوں کے لئے اپنا دروازہ بند رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضروریات وغیرہ کے لئے آسمان کا دروازہ بند کردیتا ہے۔ حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کو سننے کے بعد حضرت معاویہؓ نے ایک شخص کو مقرر کردیا کہ وہ لوگوں کی ضروریات اور مشکلات کا مداوا کیا کرے اور ان کی ضرورتیں پوری کرے۔

۶۴۹ ـــــ عَنْ اَبِيْ فِرَاسٍ قَالَ : خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ : اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْ عُمَّالِيْ لِيَضْرِبُوْا اَبْشَارَكُمْ وَلَا لِيَاخُذُوْا اَمْوَالَكُمْ فَمَنْ فَعَلَ بِهٖ ذٰلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ اِلَيَّ اُقِصُّهٗ مِنْهُ . قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ : لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَدَّبَ بَعْضَ رَعِيَّتِهٖ اَتُقِصُّهٗ مِنْهُ ؟ قَالَ : اِيْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اُقِصُّهٗ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَصَّ مِنْ نَفْسِهٖ ۔

(ابوداؤد کتاب الدیات باب القود من الضربۃ وقص الامیر من نفسہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۸)

حضرت ابوفراسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک تقریر میں کہا کہ میں نے اپنے عمّال کوتمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا کہ وہ تمہیں ماریں پیٹیں اورتمہارا مال واسباب چھین لیں۔ اگرکسی حاکم نے ایسا کیا ہے تو مجھے بتاؤ میں اس سے بدلہ دلاؤں۔

عَمروبن عاصؓ کہنے لگے اگرکوئی حاکم رعیت کے کسی فرد کوتادیب کی غرض سے سزادے تو کیا آپ اس سے بھی بدلہ لیں گے۔ حضرت عمرؓ فرمانے لگے خدا کی قسم میں اس سے بھی بدلہ لوں گا۔ پھر آپؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے خود اپنے آپ کو بدلہ کے لئے پیش کیا۔ مقصد یہ ہے کہ ثبوت اور باقاعدہ عدالتی کارروائی کے بغیر انتظامیہ کے کسی فرد کو اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ کسی کو من مانی سزادے۔

۶۵۰ —— عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَسِّمُ قَسْمًا اَقْبَلَ رَجُلٌ فَاَکَبَّ عَلَیْہِ فَطَعَنَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُوْنٍ کَانَ مَعَہٗ فَجُرِحَ بِوَجْھِہٖ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : تَعَالَ فَاسْتَقِدْ: قَالَ بَلْ عَفَوْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔

(ابوداؤد کتاب الدیات باب القود من الضربة)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مالِ غنیمت تقسیم فرمارہے تھے کہ ایک شخص آپؐ پر جُھک گیا۔ آپؐ نے اسے

اپنی سوٹی چبھوکر پرے کیا۔جس کی وجہ سے اس کا چہرہ کچھ زخمی ہو گیا۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے کہا کہ مجھ سے بدلہ لے لو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مَیں نے معاف کیا۔

امراء اور حکّام کی اطاعت

۶۵۱ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : عَلَیْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِیْ عُسْرِكَ وَیُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَیْكَ۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک — غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکمِ وقت کے حکم کو سننا (صرف قانونی چارہ جوئی کی حد کے اندر رہنا) اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔

۶۵۲ —— عَنْ اَبِی الْوَلِیْدِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ : فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰی اَثَرَةٍ عَلَیْنَا ، وَعَلٰی اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی

فِيْهِ بُرْهَانٌ وَعَلٰى اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔ (مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء)

حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا کہ تنگی ہو یا آسائش، خوشی ہو یا ناخوشی ہر حال میں ہم آپ کی بات سنیں گے اور اطاعت اور فرمانبرداری کریں گے خواہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے۔ نیز ہم ان لوگوں سے جو کام کے اہل اور صاحبِ اقتدار ہیں مقابلہ نہیں کریں گے سوائے اس کے کہ ہم کھلا کھلا کفر دیکھیں اور ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی برہان آجائے کہ حکّام غلطی پر ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے اور حق بات کہیں گے۔

۶۵۳ —— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ يَعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے میری اطاعت کی۔ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے حاکمِ وقت کی اطاعت

کی اس نے میری اطاعت کی جو حاکمِ وقت کا نافرمان ہے وہ میرا نافرمان ہے۔

۶۵۴ ـــــ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَیْكُمْ عَبْدٌ حَبْشِیٌّ كَاَنَّ رَأْسَهٗ زَبِیْبَةٌ۔

(بخاری کتاب الاحکام باب اسمع والطاعۃ)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : سُنو اور اطاعت کو اپنا شعار بناؤ خواہ ایک حبشی غلام کو ہی کیوں نہ تمہارا افسر مقرّر کر دیا جائے یعنی جو بھی افسر ہو اس کی اطاعت کرو۔

۶۵۵ ـــــ عَنْ عَبْدِاللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ : اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِیْمَا اَحَبَّ وَ كَرِهَ مَالَمْ یُؤْمَرْ بِمَعْصِیَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِیَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

(۱۔ ابوداؤد کتاب الجهاد۔ باب فی الطاعۃ، ۲۔ ترمذی ابواب فضائل الجهاد باب لا طاعۃ لمخلوق معصیۃ الخالق، ۳۔ ابن ماجہ باب طاعۃ الامام)

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام کی اطاعت اور فرمانبرداری ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے خواہ وہ امر اس کے لئے پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ۔ جب تک وہ امر معصیت نہ ہو

لیکن جب امام کھلی معصیت کا حکم دے تو اس وقت اس کی اطاعت اور فرمانبرداری نہ کی جائے۔

٦٥٦ —— عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَّاَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْمَعُوْا لَهٗ وَيُطِيْعُوْا ۔ فَاَجَّجَ نَارًا وَّاَمَرَهُمْ اَنْ يَّقْتَحِمُوْا فِيْهَا فَاَبٰى قَوْمٌ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا وَقَالُوْا : اِنَّمَا فَرَرْنَا مِنَ النَّارِ وَاَرَادَ قَوْمٌ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : لَوْ دَخَلُوْا فِيْهَا لَمْ يَزَالُوْا فِيْهَا وَقَالَ : لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ۔ (ابوداؤد کتاب الجهاد باب فی الطاعة)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس پر ایک شخص کو حاکم مقرر کیا تا کہ لوگ اس کی بات سنیں اور اس کی اطاعت کریں۔ اس شخص نے ایک موقعہ پر راستہ میں آگ جلوائی اور اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ آگ میں کود جائیں۔ بعض نے اس کی بات نہ مانی اور کہا کہ ہم تو آگ سے بچنے کیلئے مسلمان ہوئے ہیں۔ لیکن کچھ افراد آگ میں کودنے کے لئے تیار ہو گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا اگر یہ لوگ آگ میں کود پڑتے تو ہمیشہ ہی آگ میں رہتے امیر کی

اطاعت معروف اور جانے پہچانے اچھے امور میں ہے۔ کھلی معصیت والے کاموں میں اطاعت واجب نہیں۔

٦٥٧ ــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ يَرْوِيْهِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا فَكَرِهَهٗ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوْتُ اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔

(بخاری کتاب الاحکام باب السمع والطاعة للامام مالم تکن معصیةً)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنے امیر میں کوئی ناگوار یا بظاہر بُری بات دیکھے تو وہ صبر کرے یعنی جماعت سے وابستہ رہے کیونکہ جو شخص تھوڑا سا بھی جماعت سے الگ ہوجاتا ہے اور تعلق توڑ لیتا ہے وہ جہالت کی موت مرتا ہے۔

حکومت اور عہدہ کی طلب ناپسندیدہ ہے

٦٥٨ ــــ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

بْنَ سَمُرَةَ : لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا ، وَإِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَ كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ ۔ (بخاری کتاب الاحکام باب عن سال الامارۃ وکل الیھا۔ مسلم)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ اے عبدالرحمٰن! تُو امارت اور حکومت نہ مانگ، اگر تجھے بغیر مانگے یہ عہدہ ملے تو اس ذمّہ داری کے بارہ میں تیری مدد کی جائے گی یعنی اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا اور اگر تیرے مانگنے پر یہ عہدہ تجھے دیا گیا تو تُو اس کی گرفت میں ہوگا۔ تائید الٰہی سے محروم رہے گا۔ اور جب تو کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے متعلق قَسم کھائے اور پھر اس قَسم کے برعکس تجھے بہتر بات نظر آئے تو وہ بہتر بات کر اور اپنی قَسم کو توڑ دے اور اس کا کفّارہ ادا کر۔

عدالت اور پبلک انصاف

۶۵۹ —— عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَرْسَلَتْ

أُخْرٰى بِقَصْعَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ يَدَ الرَّسُوْلِ فَسَقَطَتِ الْقَصْعَةُ فَانْكَسَرَتْ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ الْكَسْرَتَيْنِ فَضَمَّ اِحْدٰهُمَا اِلَى الْاُخْرٰى فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ وَيَقُوْلُ : غَارَتْ اُمُّكُمْ ، كُلُوْا حَتّٰى جَاءَتْ بِقَصْعَتِهَا الَّتِيْ فِيْ بَيْتِهَا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيْحَةَ اِلَى الرَّسُوْلِ وَتَرَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِيْ بَيْتِ الَّتِيْ كَسَرَتْهَا ۔ (ابن ماجه ابواب الاحكام باب الحكم فيمن كسر شيئا)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امہات المؤمنین میں سے کسی کے گھر تھے وہاں کسی دوسری بیوی نے حضورؐ کو ایک پیالے میں کھانا تحفۃً بھیجا۔ یہ دیکھ کر اس گھر والی بیوی نے غصّہ سے لانے والے کے ہاتھ پر مارا جس سے وہ پیالہ گر کر ٹوٹ گیا اور کھانا گر گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ کے دونوں ٹکڑوں کو اکٹھا کر کے جوڑا اور اس میں گرا ہوا کھانا اُٹھا اُٹھا کر جمع کیا۔ ساتھ ساتھ آپ ناراضگی سے فرماتے جاتے۔ تمہارا ستیاناس ہو۔ لو کھاؤ۔ آپؐ نے یہ بار بار کہا تو گھر والی پچھتا کر اور اپنی غلطی کو محسوس کرتے ہوئے اپنا سالم پیالہ لے آئی۔ حضورؐ نے ٹوٹے ہوئے پیالہ کے بدلہ میں یہ سالم پیالہ لانے والے کو دے دیا۔ اور ٹوٹا ہوا پیالہ اس کے گھر رکھوایا جس کے ہاتھ سے پیالہ ٹوٹا تھا۔

۶۶۰ ـــــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى

اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كَانَتِ امۡرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابۡنَاهُمَا جَآءَ الذِّئۡبُ فَذَهَبَ بِابۡنِ اِحۡدَاهُمَا فَقَالَت لِصَاحِبَتِهَا : اِنَّمَا ذَهَبَ بِابۡنِكِ ۔ وَقَالَتِ الۡاُخۡرٰی : اِنَّمَا ذَهَبَ بِابۡنِكِ ۔ فَتَحَا كَمَا اِلٰی دَاوٗدَ عَلَيۡهِ السَّلَامُ ، فَقَضٰی بِهٖ لِلۡكُبۡرٰی ، فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَيۡمَانَ بۡنِ دَاوٗدَ عَلَيۡهِ السَّلَامُ وَاَخۡبَرَتَاهُ فَقَالَ : اِئۡتُوۡنِيۡ بِالسِّكِّيۡنِ اَشُقَّهٗ بَيۡنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغۡرٰی : لَا تَفۡعَلۡ رَحِمَكَ اللهُ هُوَ ابۡنُهَا فَقَضٰی بِهٖ لِلصُّغۡرٰی ۔ (بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ وَوَھبنا لداؤد سلیمان)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا گزشتہ زمانے کا واقعہ ہے کہ ایک شخص کی دو بیویاں تھیں ۔ دونوں کے بیٹے تھے ۔ بھیڑیا آیا اور بڑی کا بچّہ اٹھا کر لے گیا (اسے فکر ہوا کہ جب اس کا خاوند پردیس سے واپس آئے گا تو وہ چھوٹی بیوی سے جس کا بیٹا زندہ ہے زیادہ پیار کرے گا ۔ اور اسے پوچھے گا بھی نہیں چنانچہ) اس نے دوسری کا بچّہ چھین لیا اور دعویٰ کیا کہ یہ تو میرا بچّہ ہے، بھیڑیا تو تیرے بچے کو اٹھا کر لے گیا ہے ۔ چنانچہ یہ دونوں اپنا تنازعہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس لے گئیں ۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے بڑی کے حق میں فیصلہ دیا یہ فیصلہ سُن کر جب وہ دربار سے واپس آرہی تھیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام انہیں ملے ۔ چھوٹی نے یہ جھگڑا آپؑ سے بیان کیا اور صحیح فیصلہ کے لئے امداد چاہی ۔ حضرت سلیمانؑ نے حالات سن کر فرمایا ۔ اچھا

میں اس تنازعہ کا فیصلہ کرتا ہوں۔ ابھی ایک چھُری منگواتا ہوں اور اس بچّہ کے دو ٹکڑے کر کے آدھا ایک کو دے دیتا ہوں اور آدھا دوسری کو۔ جس عورت کا یہ بچّہ تھا اس کی مامتا اس فیصلہ پر تڑپ اُٹھی اور گھبرا کر کہا اللہ تعالیٰ آپؑ پر رحم کرے ایسا نہ کیجئے یہ بچہ اس بڑی کو ہی دے دیجئے۔ مَیں اپنے دعویٰ سے دستبردار ہوتی ہوں۔ حضرت سلیمانؑ حقیقتِ حال کو سمجھ گئے اور بچّہ چھوٹی کے سپرد کر دیا۔ کیونکہ وہی بچہ کی ماں تھی۔

٦٦١ —— عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا : مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالُوْا : وَمَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ ، فَقَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى ؟ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ : اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ ، وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ ، وَاَيْمُ اللّٰهِ ! لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ۔

(مسلم کتاب الحدود باب قطع السارق الشریف وغیرہ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے

چوری کی۔قریش اس واقعہ کی وجہ سے بہت پریشان تھے۔انہوں نے سوچا اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کون بات کرسکتا ہے۔آخر انہوں نے خیال کیا کہ اسامہ بن زید جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ محبوب ہیں۔ان کے سوا اور کوئی ایسی جرأت نہیں کرسکتا۔چنانچہ انہوں نے اسامہ کو اس کیلئے آمادہ کیا جب حضرت اسامہؓ نے اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپؐ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی حدود کے بارے میں تم سفارش کرتے ہو؟ پھر حضورؐ نے کھڑے ہوکر تقریر کی اور فرمایا تم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک ہوئے کہ جب ان کا کوئی بڑا اور بااثر آدمی چوری کرتا تو اس کو مختلف حیلوں بہانوں سے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس کو پوری پوری سزا دیتے۔خدا کی قسم! اگر محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں گا اور ذرا بھی رعایت نہ کروں گا۔

۶۶۲ —— عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ۔

(ترمذی۔ابواب الاحکام باب ماجاء فی الراشی والمرتشی فی الحکم)

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے

دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔اور انہیں ملعون قرار دیا ہے۔

۶۶۳ ـــــ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : اَلرِّشْوَةُ فِیْ الْحُكْمِ كُفْرٌ وَهِیَ بَیْنَ النَّاسِ سُحْتٌ۔

(الترغیب والترهیب جلد ۳ صفحه ۴۶۴ - ترهیب الراشی والمرتشی والساعی بینهما جلد ۳ صفحه ۴۶۴ بحواله الطبرانی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رشوت کفر کے حکم میں شامل ہے۔اور یہ لوگوں کے درمیان حرام ہے برکت کو ختم کرنے والی اور ناراضگی دشمنی اور بے چینی پیدا کرنے والی حرکت ہے۔

خصومات، مراجعات اور جرم وسزا

۶۶۴ ـــــ عَنْ اُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصٍ مِنْ اَصْحَابِ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ اَنْ یَّبْعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْیَمَنِ قَالَ : كَیْفَ تَقْضِیْ اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ ؟ قَالَ : اَقْضِیْ بِكِتَابِ اللهِ ، قَالَ : فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِیْ كِتَابِ اللهِ؟ قَالَ : فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِیْ سُنَّةِ

رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِيْ كِتَابِ اللهِ ؟ قَالَ : اَجْتَهِدُ رَأْيِيْ وَلَا آلُوْ ۔ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهٗ وَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لِمَا يَرْضٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ۔

(ابوداؤد کتاب الاقضیۃ۔ باب اجتهاد الرأی فی القضاء)

حضرت معاذ بن جبلؓ کے کچھ ساتھی جو حمص کے رہنے والے تھے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذؓ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو معاذ سے پوچھا۔ جب کوئی مقدمہ تمہارے سامنے پیش ہو تو کیسے فیصلہ کرو گے؟ معاذ نے عرض کیا کتاب اللہ (قرآن کریم) کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپؐ نے پوچھا اگر کتاب اللہ میں وضاحت نہ ملے تو پھر کیا کرو گے؟ معاذ نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ کے رسول کی سنّت (اور ارشاد) کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ نہ سنّت میں کوئی وضاحت پاؤ اور نہ کتاب اللہ میں، تو پھر کیا کرو گے؟ معاذ نے عرض کیا اس صورت میں غور و فکر کر کے اپنی رائے سے فیصلہ کرنے کی کوشش کروں گا اور اس میں کسی سُستی اور غفلت سے کام نہیں لوں گا۔ حضورؐ نے یہ سن کر معاذ کے سینہ پر شاباش دینے کے لئے ہاتھ مارا اور فرمایا الحمد للہ خدا کا شُکر ہے کہ اس نے اللہ کے رسول کے قاصد کو یہ توفیق دی اور اسے وہ صحیح طریق کار سُجھایا جو اللہ کے رسول کو پسند ہے۔

٦٦٥ ـــــ عَنْ سَعِيْدِبْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ وَأَخْرَجَ الْكِتَابَ فَقَالَ : هٰذَا كِتَابُ عُمَرَ ، ثُمَّ قُرِىءَ عَلٰى سُفْيَانَ مِنْ هَاهُنَا اِلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ ، أَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْقَضَاءَ فَرِيْضَةٌ مُحْكَمَةٌ وَسُنَّةٌ مُتَّبَعَةٌ ، فَافْهَمْ اِذَا اُدْلِيَ اِلَيْكَ ، فَاِنَّهُ لَا يَنْفَعُ تَكَلُّمٌ بِحَقٍّ لَا نَفَاذَ لَهُ ، آسِ بَيْنَ النَّاسِ فِيْ مَجْلِسِكَ وَوَجْهِكَ وَعَدْلِكَ ، حَتّٰى لَا يَطْمَعَ شَرِيْفٌ فِيْ حَيْفِكَ ، وَلَا يَخَافَ ضَعِيْفٌ جَوْرَكَ ، اَلْبَيِّنَةُ عَلٰى مَنِ ادَّعٰى ، وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ ، اَلصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، اِلَّا صُلْحًا اَحَلَّ حَرَامًا اَوْ حَرَّمَ حَلَالًا ، لَا يَمْنَعُكَ قَضَاءٌ قَضَيْتَهُ بِالْاَمْسِ رَاجَعْتَ فِيْهِ نَفْسَكَ وَهُدِيْتَ فِيْهِ لِرُشْدِكَ ، أَنْ تَرَاجِعَ الْحَقَّ فَإِنَّ الْحَقَّ قَدِيْمٌ وَإِنَّ الْحَقَّ لَا يُبْطِلُهُ شَيْءٌ ، وَمُرَاجَعَةُ الْحَقِّ خَيْرٌ مِنَ التَّمَادِيْ فِي الْبَاطِلِ ، اَلْفَهْمَ ! اَلْفَهْمَ فِيْمَا يَخْتَلِجُ فِيْ صَدْرِكَ ، مِمَّا لَمْ يَبْلُغْكَ فِي الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ ، اَعْرِفِ الْاَمْثَالَ وَالْاَشْبَاهَ ثُمَّ قِسِ الْاُمُوْرَ عِنْدَ ذٰلِكَ ، فَاعْمِدْ اِلٰى اَحَبِّهَا اِلَى اللهِ ، وَاَشْبَهِهَا بِالْحَقِّ فِيْمَا تَرٰى ، وَاجْعَلْ لِلْمُدَّعِيْ اَمَدًا يَنْتَهِيْ اِلَيْهِ ، فَاِنْ اَحْضَرَ بَيِّنَةً ، وَاِلَّا وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ فَإِنَّ ذٰلِكَ اَجْلٰى لِلْعَمٰى ، وَأَبْلَغُ فِي الْعُذْرِ ، اَلْمُسْلِمُوْنَ عُدُوْلٌ بَيْنَهُمْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ، اِلَّا مَجْلُوْدًا فِيْ حَدٍّ اَوْ مُجَرَّبًا فِيْ شَهَادَةِ زُوْرٍ ، أَوْ ظَنِيْنًا فِيْ وَلَاءٍ اَوْ قَرَابَةٍ ، فَاِنَّ اللهَ تَوَلّٰى

مِنْكُمُ السَّرَائِرَ ، وَدَرَأَ عَنْكُمُ بِالْبَيِّنَاتِ ، ثُمَّ اِيَّاكَ وَالضَّجَرَ وَالْقَلَقَ وَالتَّاَذِّیْ بِالنَّاسِ ، وَالتَّنَكُّرَ لِلْخُصُوْمِ فِیْ مَوَاطِنِ الْحَقِّ الَّتِیْ يُوْجِبُ اللهُ بِهَا الْاَجْرَ وَيُحْسِنُ بِهَا الذِّكْرَ ، فَاِنَّهٗ مَنْ يُّخْلِصْ نِيَّتَهٗ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللهِ يَكْفِهِ اللهُ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّاسِ ، وَمَنْ تَزَيَّنَ لِلنَّاسِ بِمَا يَعْلَمُ اللهُ مِنْهُ غَيْرَ ذٰلِكَ شَانَهُ اللهُ۔

(سنن دارقطنی ۔ کتاب الاقضیہ والاحکام جلد ۴ صفحہ ۲۰۷)

حضرت سعید بن ابو بردہؓ نے امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب کا ایک خط نکالا جو انہوں نے اپنے ایک والی حضرت ابوموسیٰ اشعری کو لکھا تھا۔ یہ خط مشہور محدّث سفیان عُیَینہ کے سامنے پڑھا گیا۔ اس کا مضمون یہ تھا۔ امّا بعد۔ قضاء ایک محکم اور پختہ دینی فریضہ اور واجب الاتباع سنّت ہے۔ جب کوئی مقدمہ یا کیس آپ کے سامنے پیش ہو تو معاملہ کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرو کیونکہ صرف حق بات کہنا اور اس کے نفاذ کی کوشش نہ کرنا بے فائدہ ہے۔ (یعنی عدل وانصاف کا وعظ کرنا اور عملاً لوگوں کو صحیح انصاف مہیا نہ کرنا ایک بیکار وعظ ہوگا) کیا بلحاظ مجلس، کیا بلحاظ توجہ، اور کیا بلحاظ عدل و انصاف سب لوگوں کے درمیان مساوات قائم رکھو۔ سب سے ایک جیسا سلوک کرو تا کہ کوئی بااثر تم سے ظلم کرانے کی اُمید نہ رکھے اور کسی کمزور کو تیرے ظلم وجور کا ڈر اور اندیشہ نہ ہو۔ اور ثبوت پیش کرنا مدّعی کا فرض ہے اور (اگر اس کے پاس ثبوت نہ ہو تو پھر) قسم مُنکِر مُدعٰی علیہ پر آئے گی۔

مسلمانوں کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کرنا اچھی بات ہے۔ ہاں
ایسی صلح کی اجازت نہیں ہونی چاہئے جس کی وجہ سے حرام حلال بن رہا ہو
اور حلال حرام یعنی خلافِ شریعت صلح جائز نہ ہوگی۔ اگر تم کوئی فیصلہ کرو اور
پھر غور وفکر کے بعد اللہ کی ہدایت سے دیکھو کہ فیصلہ میں غلطی ہوگئی ہے۔ صحیح
فیصلہ اور طرح ہے تو اپنا کل کا فیصلہ واپس لینے اور اُسے منسوخ کرنے
میں ذرّہ برابر ہچکچاہٹ یا شرم محسوس نہیں کرنی چاہئے کیونکہ حق اور عدل ایک
قدیمی صداقت ہے اور حق اور سچ کو کوئی چیز باطل اور غلط نہیں بنا سکتی اس
لئے حق کی طرف لوٹ جانا اور حق کو تسلیم کر لینا باطل میں پھنسے رہنے اور غلط
بات پر مُصِر رہنے سے کہیں بہتر ہے۔ جو بات تیرے دل میں کھٹکے اور
قرآن وسنّت میں اس کے بارہ میں کوئی وضاحت نہ ہو تو اس کو اچھی
طرح سمجھنے کی کوشش کرو اسکی مثالیں تلاش کرو۔ اس سے ملتی جلتی صورتوں پر
غور کرو پھر ان پر قیاس کرتے ہوئے کوئی فیصلہ کرنے کی کوشش کرو اور جو
پہلو اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ لگے اور حق اور سچ کے زیادہ مشابہ نظر
آئے اسے اختیار کرو مدعی کو ثبوت پیش کرنے کے لئے مناسب تاریخ اور
وقت دو تا کہ وہ اپنے دعویٰ کے حق میں ثبوت اکٹھے کر سکے۔ اگر مقرّرہ
تاریخ پر وہ ثبوت اور بیّنہ پیش کر سکے تو فبہا ورنہ اس کے خلاف فیصلہ سنا دو۔
یہ طریق اندھے پن کو جِلا بخشنے والا ہے۔ اور بے خبری کے اندھیرے کو
روشن کرنے والا ہے یعنی اس سے الجھا ہوا معاملہ سُلجھ جائے گا۔ اور ہر قسم

کے عُذر اور اعتراض کا مؤثر جواب ہوگا۔ سب مسلمان برابر شاہد عادل ہیں ایک دوسرے کے حق میں اور ایک دوسرے کے خلاف گواہی دے سکتے ہیں اور ان گواہیوں کے مطابق فیصلہ ہوگا سوائے اس کے کہ کسی کو حد کی سزا مل چکی ہو۔ یا اس کے جھوٹی شہادت دینے کا تجربہ ہو چکا ہو یا وہ غلط وَلاَء یا قرابت کے دعویٰ میں مُتَّہم ہو۔ مولیٰ کسی اور کا ہو اور دعویٰ کسی کے مولیٰ ہونے کا کرے یا اس کا اصل رشتہ کسی اور شخص یا قوم سے ہو اور دعویٰ کسی اور کے رشتہ دار ہونے کا کرے یعنی حسب ونسب کے دعویٰ میں جھوٹا ہو ایسے خفیف الحرکت شخص کے سچّا ہونے پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ باقی سب مسلمان گواہ بننے کے اہل ہونے کے لحاظ سے برابر ہیں۔ کیونکہ کسی کے دل میں کیا ہے؟ اصل راز اور سچائی کیا ہے؟ اسے اللہ نے اپنے ذمّہ لے لیا ہے۔ اگر کوئی غلط بیانی کرے گا تو خدا اس کو اس کی سزا دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بیّنات اور گواہیوں کے ذریعہ معاملات نبٹانے کا مکلَّف بنایا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ تنگ پڑنے سے بچو۔ جلد گھبرا جانے اور لوگوں سے تکلیف اور دُکھ محسوس کرنے اور فریقینِ مقدمہ سے تنفّر اور اجنبی پن سے کبھی پیش نہ آوٗ۔ حق اور سچ معلوم کرنے کے مواقع میں اس طرزِ عمل سے بچنا اور حق شناسی کی صحیح کوشش کرنا۔ اللہ اس کا ضرور اجر دے گا اور ایسے شخص کو نیک شہرت بخشے گا۔ جو شخص اللہ کی خاطر خلوص نیت اختیار کرے گا اللہ اسے لوگوں کے شر سے بچائے گا اور جو شخص محض

بناوٹ اور تصنّع سے اپنے آپ کو اچھا ظاہر کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ کبھی نہ کبھی اس کا راز فاش کردے گا اور اس کی رسوائی کے سامان پیدا کردے گا۔

٦٦٦ ــــ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فِيْ خُطْبَتِهٖ : اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ۔

(ترمذی ابواب الاحکام باب ان البینۃ علی المدعی، بخاری کتاب التفسیر)

عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیّنہ اور ثبوت پیش کرنا مدّعی کا فرض ہے اور (اگر مدعی کے پاس بیّنہ نہ ہوتو) مدّعٰی علیہ پر قسم آتی ہے۔

٦٦٧ ــــ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ .... قَالَ : كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى رِجَالٌ اَمْوَالَ قَوْمٍ وَدِمَاءَهُمْ وَلٰكِنِ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ ۔ (بیہقی جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۲)

ابوملیکہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مقدمہ کے سلسلہ میں میرے استفسار کرنے پر) حضرت ابن عباسؓ نے لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر صرف دعویٰ کی بنیاد پر فیصلے ہوں تو لوگ دعویٰ کر کے لوگوں کے اموال کھا جائیں اور ان کی جانیں لے لیں۔ (ایسا نہیں ہوسکتا)

اصول اور ضابطہ یہ ہے کہ ثبوت اور بیّنہ پیش کرنا مدّعی کی ذمہ داری ہے اور (اگر مدعی کے پاس ثبوت نہ ہوتو) منکر (یعنی مدّعٰی علیہ) پر قسم آئے گی۔ (اگر وہ قسم کھا جائے تو مقدمہ خارج ہو جائے گا۔)

٦٦٨ —— قَالَ مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ خَلِيْفَةَ سَاقَ خَلِيْجًا لَهُ مِنَ الْعَرِيْضِ وَاَرَادَ اَنْ يَّمُرَّ بِهٖ فِيْ اَرْضِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ فَاَبٰى مُحَمَّدٌ فَقَالَ الضَّحَاكُ : لِمَ تَمْنَعُنِيْ وَهُوَ لَكَ مَنْفَعَةٌ تَشْرَبُ بِهٖ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَلَا يَضُرُّكَ فَاَبٰى مُحَمَّدٌ ، فَكَلَّمَ فِيْهِ الضَّحَّاكُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، فَدَعَا عُمَرُ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمَةَ فَاَمَرَهُ اَنْ يُّخَلِّيَ سَبِيْلَهُ ، فَقَالَ مُحَمَّدٌ : لَا ، وَاللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ : لِمَ تَمْنَعُ اَخَاكَ مَا يَنْفَعُهُ وَهُوَ لَكَ نَافِعٌ تَسْقِيْ بِهٖ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَهُوَ لَا يَضُرُّكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ : لَا ، وَاللّٰهِ ! فَقَالَ عُمَرُ : وَاللّٰهِ ! لَيَمُرَّنَّ بِهٖ وَلَوْ عَلٰى بَطْنِكَ فَاَمَرَهُ عُمَرُ اَنْ يَّمُرَّ بِهٖ فَفَعَلَ الضَّحَّاكُ ۔

(مؤطا امام مالکؒ کتاب الاقضیۃ باب القضاء فی المرفق)

حضرت امام مالکؒ یحیٰی مازنیؒ کی روایت سے بیان کرتے ہیں کہ ضحاک بن خلیفہ نے مدینہ کی ایک وادی سے پانی کی ایک نالی نکالنی چاہی تاکہ اپنے کھیت سیراب کر سکے۔ یہ نالی محمد بن مسلمہ کی زمین سے گزرنی تھی۔ محمد بن مسلمہ نے اس کی اجازت نہ دی۔ ضحاک نے ان سے کہا تم کیوں روکتے ہو تمہارا بھی اس میں فائدہ ہے۔ پہلے تم اپنی زمین کو پانی

دے سکو گے اور آخر میں بھی یہ فائدہ حاصل کر سکتے ہو اور تمہارا کوئی نقصان بھی نہیں لیکن محمّد نے کہا بس میری مرضی، مَیں اجازت نہیں دیتا۔ ضحاک نے حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطابؓ کی خدمت میں اس مشکل کا ذکر کیا۔ آپ نے محمّد بن مسلمہ کو بلایا اور کہا کہ وہ ضحاک کی بات مان لیں لیکن محمد بن مسلمہ نے انکار کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا جب تمہارا بھی اس میں فائدہ ہے اور کوئی نقصان نہیں تو تم اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے سے کیوں انکار کرتے ہو؟ محمد بن مسلمہ اپنی ضد پر اڑے رہے اور کہا خدا کی قسم مَیں ان کو ہرگز اجازت نہیں دوں گا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ نالی تمہارے پیٹ پر سے بھی گزارنی پڑے تو بھی گزرے گی۔ (یعنی تم وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ کے مصداق بننا چاہتے ہو) چنانچہ ضحاک نے (حضرت عمرؓ کے حکم سے) یہ نالی بنالی۔

۶۶۹ —— عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ كَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ ۔

(بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسّنۃ باب من دعا الی ضلالۃ اَوْ سَنَّ سُنَّۃً سَيِّئَةً)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ظلمًا یا ناحق قتل کیا جاتا ہے۔ اس کے قاتل کے گناہ میں سے کچھ حصّہ آدم علیہ السّلام کے پہلے لڑکے کو بھی ملتا

ہے۔اس وجہ سے کہ سب سے پہلے اس نے ہی قتل کرنے کا طریقہ رائج کیا تھا۔

٦٧٠ —— عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ نَفِیْعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفِھِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ ، قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ ؟ قَالَ: اِنَّہٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰی قَتْلِ صَاحِبِہٖ

(بخاری کتاب الدّیات ۔ باب قول اللہ ومن احیاھا)

حضرت ابوبکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے سے لڑنے لگیں ان میں سے کوئی قتل ہوجائے تو قاتل و مقتول دونوں آگ میں جائیں گے ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ اللہ کے رسول! اس قاتل کو تو آگ میں جانا چاہئے۔لیکن مقتول کیوں آگ میں جائے آپؐ نے فرمایا وہ بھی تو اپنے مدّمقابل کے قتل کا آرزومند تھا۔

٦٧١ —— عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ خَمْرًا قَالَ : اِضْرِبُوْہُ ، قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ : فَمِنَّا الضَّارِبُ بِیَدِہٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِہٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِہٖ ۔ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : اَخْزَاکَ اللّٰہُ ، قَالَ : لَا تَقُوْلُوْا ھٰکَذَا ، لَا تُعِیْنُوْا عَلَیْہِ الشَّیْطَانَ ۔

(بخاری کتاب الحدود باب مایکرہ من لعن شارب الخمر)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی ہوئی تھی۔آپؐ نے فرمایا اس کو مارو یعنی سزا دو۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہم میں سے کسی نے اسے ہاتھ سے مارا، کسی نے جوتی سے مارا، کسی نے کپڑے سے مارا۔

غرض دَھول دھپّہ کر کے اسے چھوڑ دیا۔جب وہ واپس جانے لگا تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے۔حضورؐ نے فرمایا ایسا مت کہو۔ایسا کہہ کر تم اس کے خلاف شیطان کی مدد کرتے ہو (بلکہ اس کے حق میں دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت اور سمجھ دے)

۶۷۲ —— عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِدْرَءُوْا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ، فَاِنْ كَانَ لَهٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ : فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُّخْطِیءَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يُّخْطِیَ فِي الْعُقُوْبَةِ۔

(ترمذی ابواب الحدود باب ماجاء فی درء الحدود)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔مسلمان کو سزا سے بچانے کی حتی الامکان کوشش کرو۔اگر اس کے بچنے کی کوئی راہ نکل سکتی ہو تو معاملہ رفع دفع کرنے کی سوچو۔امام کا معاف اور درگزر کرنے میں غلطی کرنا سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔

۶۷۳ —— عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِدْرَؤُا الْحُدُوْدَ بِالشُّبُهَاتِ۔

(مسند الامام الاعظم کتاب الحدود صفحہ ۱۵۷)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شبہات کی وجہ سے حدود کا نفاذ روک دو یعنی کسی پر حد جاری کرنے میں جلدی نہ کرو۔ بلکہ اگر شبہ کی وجہ سے گنجائش نکلتی ہو تو اس کی بناء پر درگزر سے کام لو۔

۶۷۴ —— عَنْ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : اَتَاهُ رَجُلٌ بِابْنِ اَخٍ لَهٗ نَشْوَانُ قَدْ ذَهَبَ عَقْلُهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَحُبِسَ حَتّٰى اِذَا صَحَا وَاَفَاقَ عَنِ السَّكَرِ دَعَا بِالسَّوطِ فَقَطَعَ ثَمَرَتَهٗ ثُمَّ رَقَّهٗ وَدَعَا جَلَّادًا ۔ فَقَالَ : اَجْلِدْهُ عَلٰى جِلْدِهٖ وَارْفَعْ يَدَكَ فِيْ جَلْدِكَ وَلَا تَبْدَأُ ضَبْعَيْكَ قَالَ : وَاَنْشَأَ عَبْدُ اللهِ يَعُدُّ حَتّٰى اَكْمَلَ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً خَلّٰى سَبِيْلَهٗ ، فَقَالَ الشَّيْخُ : يَا اَبَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ! وَاللهِ اِنَّهٗ لَابْنُ اَخِيْ وَمَالِيْ وَلَدٌ غَيْرُهٗ ، فَقَالَ : شَرُّ الْعَمِّ وَالِي الْيَتِيْمِ اَنْتَ كُنْتَ وَاللهِ مَا اَحْسَنْتَ اَدَبَهٗ صَغِيْرًا وَلَا سَتَرْتَهٗ كَبِيْرًا ۔ قَالَ ثُمَّ اَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا فَقَالَ : اِنَّ اَوَّلَ حَدٍّ اُقِيْمَ فِي الْاِسْلَامِ لِسَارِقٍ اُتِيَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ قَالَ : اِنْطَلِقُوْا بِهٖ فَاقْطَعُوْهُ ، فَلَمَّا انْطُلِقَ بِهٖ نَظَرَ اِلٰى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا سُفَّ عَلَيْهِ ، وَاللهِ ، الرَّمَادُ فَقَالَ بَعْضُ جُلَسَائِهٖ : يَا رَسُوْلَ

اللهِ ! لَكَاَنَّ هٰذَا قَدِ اشْتَدَّ عَلَيْكَ فَقَالَ : وَمَا يَمْنَعُنِيْ اَنْ يَشْتَدَّ عَلَيَّ اَنْ تَكُوْنُوْا اَعْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ عَلٰى اَخِيْكُمْ ، قَالُوْا : فَلَو لَا خَلَّيْتَ سَبِيْلَهٗ ، قَالَ : اَفَلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاتُوْنِيْ بِهٖ ، فَاِنَّ الْاِمَامَ اِذَا انْتَهٰى اِلَيْهِ حَدٌّ فَلَيْسَ يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يُّعَطِّلَهٗ ۔ قَالَ : ثُمَّ تَلَا وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۔ (مسند الامام الاعظمؒ کتاب الحدود صفحہ ۱۵۵)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اپنے بھتیجے کو جو نشہ میں دُھت تھا ان کے پاس لایا۔ انہوں نے اسے قید کرنے کا حکم دیا جب اس کے ہوش ٹھکانے لگے اور نشہ اُتر گیا تو انہوں نے ایک کوڑا منگوایا اور اس کی اگلی گانٹھ کاٹ ڈالی اور اسے نرم کیا پھر جلّاد کو بُلا کر کہا کہ اس کے گوشت والی جگہ پر کوڑے لگا ؤ لیکن مارتے وقت اپنے ہاتھ کو اس قدر نہ اٹھانا کہ تمہاری بغلیں ظاہر ہوں ۔ پھر عبد اللہ کوڑے گننے لگے یہاں تک کہ اسی ۸۰ کی تعداد پوری ہوگئی تو اسے چھوڑ دیا۔ سزا دلانے کے بعد وہ آدمی جو ملزم کو لایا تھا کہنے لگا کہ اے ابوعبد الرحمٰن ! خدا کی قسم یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے علاوہ میری کوئی اولاد نہیں ہے یہ سُن کر عبد اللہ بن مسعودؓ فرمانے لگے۔ تُو بہت بُرا چچا ہے جو یتیم کا والی اور نگران تو بنا لیکن بچپن میں نہ اس کی اچھی تربیت کی اور جب وہ بڑا ہو گیا تو نہ اس کی پردہ پوشی کی۔ پھر آپ نے یہ حدیث بیان کی کہ شروع کے دنوں میں سب سے پہلے ایک چور کو حد کی سزا دی گئی اسے حضورؐ کے پاس

لایا گیا تھا جب اس کے جرم کا کھلا ثبوت مل گیا تو حضوؐر نے فرمایا اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ لوگ جب اُسے لیکر جانے لگے تو انہوں نے دیکھا کہ حضوؐر کے چہرۂ مبارک پر اس کا اثر ہے آپ پُر ملال اور اداس اداس ہیں۔ اس پر بعض نے عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ حضوؐر کو اس واقعہ کا بے حد افسوس ہے حضوؐر نے فرمایا کیوں نہ افسوس ہو تم لوگ اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن جاتے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا حضور نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا تم میرے پاس یہ شکایت لانے سے پہلے چھوڑ سکتے تھے۔ جب امام کے پاس ملزم کو لایا جائے اور جرم ثابت ہو جائے تو اس کاروائی کے بعد حد (کی سزا) واجب ہو جاتی ہے۔ اور امام (قاضی) یہ سزا معطل نہیں کرسکتا یہ فرمانے کے بعد آپؐ نے یہ آیت پڑھی وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا (نور: ۲۳) یعنی عفو اور درگزر سے کام لیا کرو۔

۶۷۵ —— عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ يَخْتَصِمَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوَارِيْثَ بَيْنَهُمَا قَدْ دَرَسَتْ، لَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهٖ اَوْ قَدْ قَالَ لِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاِنِّيْ اَقْضِيْ بَيْنَكُمْ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا

يَاخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ يَاتِيْ بِهَا اِسْطَامًا فِيْ عُنُقِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَبَكَى الرَّجُلَانِ وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا حَقِّيْ لِاَخِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَمَّا اِذَا قُلْتُمَا فَاذْهَبَا فَاقْتَسِمَا ثُمَّ تُوَخِّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لِيُحَلِّلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهٗ۔

وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ اِنِّيْ اِنَّمَا اَقْضِيْ بَيْنَكُمْ بِرَاْيِيْ فِيْمَا لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ فِيْهِ۔

(مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۳۲۰، ابوداؤد کتاب القضاء باب فی قضاء القاضی اذا اخطأ)

حضرت امّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمی آئے جن میں وراثت کی ملکیت کے بارہ میں جھگڑا تھا اور معاملہ پرانا ہوجانے کی وجہ سے ثبوت کسی کے پاس نہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات سن کر فرمایا میں انسان ہوں اور ہوسکتا ہے کہ تم میں سے کوئی زیادہ لسّان ہو اور بات کو بڑے عمدہ انداز اور لہجہ میں بیان کرسکتا ہو اور میں اس کی باتوں سے متاثر ہوکر کوئی رائے قائم کروں اور اس کے حق میں فیصلہ دے دوں حالانکہ حق دوسرے فریق کا ہو۔ ایسی صورت میں اسے اِس فیصلہ سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے اور اپنے بھائی کا حق نہیں لینا چاہئے کیونکہ اُس کے لئے وہ ایک آگ کا ٹکڑا ہے جو میں اُسے دلا رہا ہوں۔ اگر وہ لے گا تو قیامت کے دن وہ سانپ بن کر اس کی گردن پر لپٹا ہوا ہوگا۔ حضورؐ کی یہ بات

سُن کر دونوں کی چیخیں نکل گئیں اور ہر ایک نے عرض کیا حضور! وہ کچھ نہیں لینا چاہتا۔ ساری جائیداد میرے بھائی کو دے دی جائے۔ آپؐ نے یہ سن کر فرمایا جب تم اس پر آمادہ ہو تو یوں کرو کہ جائیداد تقسیم کر کے قرعہ اندازی کر لو جس حصّہ کے بارہ میں جس کا قرعہ نکلے وہ، وہ حصّہ لے لے اور دوسرے کے حصّہ میں نکلا ہوا قرعہ اسے بخش دے یعنی اگر اس کا کوئی حق دوسرے کے حصّہ میں ہے تو وہ اسے معاف کر دے اور اُسے بخش دے۔

جُھوٹی شہادت

٦٧٦ —— عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاِسْلَامِ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِیَّ وَعْكٌ بِالْمَدِیْنَةِ فَجَاءَ الْاَعْرَابِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ ، فَاَبٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ ثُمَّ جَاءَهٗ فَقَالَ : اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ ۔ فَاَبٰی ، ثُمَّ جَاءَهٗ فَقَالَ : اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ ۔ فَاَبٰی ، فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّمَا الْمَدِیْنَةُ كَالْكِیْرِ تَنْفِیْ

خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيْبُهَا۔

(بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة باب ما ذکر النبی صلی اللہ علیه وسلم وحض علی اتفاق اهل العلم وما اجمع علیه)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی عرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کر کے مسلمان ہوا۔ کچھ دنوں کے بعد اس کو مدینہ میں بخار ہوگیا۔ وہ اس تکلیف سے گھبرا کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اپنا اسلام واپس لے لو۔ حضور علیہ السلام نے انکار فرمایا۔ وہ دوسرے دن پھر آیا اور کہنے لگا میرا اقرارِ بیعت واپس کردو۔ حضورؐ نے فرمایا واپس لینے کے کیا معنی؟ وہ بدوی تیسرے دن پھر آیا اور یہی مطالبہ کیا۔ حضورؐ نے فرمایا ہم تمہارا مطالبہ پورا نہیں کرسکتے۔ آخر وہ خود ہی مدینہ سے چلا گیا اس پر حضورؐ نے فرمایا مدینہ تو بھٹّی کی طرح ہے کہ گند اور میل کچیل کو نکال پھینکتی ہے اور خالص اور طیّب حصّہ کو قائم اور باقی رکھتی ہے۔ (جس سے مختلف چیزیں بنتی ہیں اور لوگوں کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں)

٦٧٧ —— عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَلَا مَجْلُوْدَةٍ وَلَا ذِيْ غِمْرٍ لِاَخِيْهِ وَلَا مُجَرَّبٍ شَهَادَةٍ وَلَا الْقَانِعِ اَهْلَ الْبَيْتِ لَهُمْ وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ۔

(ترمذی کتاب الشهادة)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی خیانت کرنے والے مرد یا عورت کی گواہی درست نہیں اور نہ اس مرد یا عورت کی جسے حد کی سزا ملی ہو۔ نہ کینہ ور دشمن کی اور نہ ایسے شخص کی جس کی جھوٹی شہادت کا تجربہ ہو چکا ہو اور نہ ایسے شخص کی جس کا گزارہ ان لوگوں پر ہو جن کے حق میں وہ گواہی دے رہا ہے اور نہ ایسے شخص کی جس پر اس شخص کے وارث یا رشتہ دار ہونے کی تہمت لگے جس کے حق میں وہ گواہی دے رہا ہے۔

٦٧٨ —— عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلْكَبَائِرُ ، اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ ، وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ ، اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : مَا الْكَبَائِرُ ؟ قَالَ : اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ ، قَالَ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : اَلْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ ، قُلْتُ : وَمَا الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ ؟ قَالَ : الَّذِيْ يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَعْنِيْ بِيَمِيْنٍ هُوَ فِيْهَا كَاذِبٌ ۔

(بخاری کتاب الایمان باب الیمین الغموس و کتاب استعابة المرتدین والمعاندین بابھا)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بڑے گناہ یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا۔ والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔ ایک اور روایت

میں ہے کہ ایک دیہاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ۔ یا رسول اللہ ! بڑے بڑے گناہ کون سے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا۔ اس نے عرض کیا اور کیا؟ آپؐ نے فرمایا یمین غموس ۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس پر میں نے عرض کیا یمین غموس کیا ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا جھوٹی قسم جس کے ذریعہ انسان کسی مسلمان کا حق مارے۔

٦٧٩ ـــــ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اِیَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ بِیَمِیْنِہٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَیْہِ الْجَنَّةَ ، فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ : وَاِنْ کَانَ شَیْئًا یَسِیْرًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ؟ قَالَ : وَاِنْ کَانَ قَضِیْبًا مِّنْ اَرَاكٍ ۔

(مسلم کتاب الایمان باب وعید من اقتطع حق مسلم بیمین فاجرۃ بالنّار)

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلمًا کسی مسلمان کا حق مارے اللہ تعالیٰ اس کیلئے دوزخ کی آگ مقدّر کر دیتا ہے اور جنّت اس پر حرام کر دیتا ہے۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا ۔ حضورؐ! اگر وہ تھوڑی سی چیز ہو تو پھر بھی؟ آپؐ نے فرمایا ہاں ، چاہے پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو۔

لوگوں میں مصالحت کرانے کی فضیلت

٦٨٠ ــــــ عَنْ أُمِّ كُلْثُوْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِيْ خَيْرًا أَوْ يَقُوْلُ خَيْرًا ۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الکذب وبیان ما یباح منہ)

حضرت امّ کلثومؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں کہلا سکتا جو لوگوں کے درمیان صلح صفائی کرانے میں لگا رہتا ہے اور بات کو اچھے معنے پہنا تا ہے یا بھلے اور نیکی کی بات کہتا ہے۔

اَخلاقِ حَسَنہ

٦٨١ ــــــ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب کان رسول اللہ احسن النّاس خلقا)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے۔

۶۸۲ ــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَكَانَ يَقُوْلُ: اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا ۔

(بخاری کتاب الادب باب لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا متفحشا)

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نہ تو خود حد سے بڑھتے تھے اور نہ حد سے بڑھنا پسند کرتے تھے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے تم میں سے وہ بہتر ہے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہے۔

۶۸۳ ــــ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ۔

(ترمذی کتاب البرّ والصلة باب فی معاشرة الناس)

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں بھی تم ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اگر کوئی بُرا کام کر بیٹھو تو اس کے بعد نیک کام کرنے کی کوشش کرو یہ نیکی اس بدی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے خوش اخلاقی اور حُسنِ سلوک سے پیش آؤ۔

۶۸۴ ــــ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا ، وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِكُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدِكُمْ

مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَیْهِقُوْنَ۔ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللہِ ! قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا الْمُتَفَیْهِقُوْنَ؟ قَالَ : اَلْمُتَکَبِّرُوْنَ۔

(ترمذی کتاب البرّ والصلة باب فی معالی الاخلاق)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم میں سے سب سے زیادہ مجھے محبوب اور سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہوں گے۔ اور تم میں سے سب سے زیادہ مبغوض اور مجھ سے زیادہ دُور وہ لوگ ہوں گے جو ثرثار یعنی مُنہ پھٹ، بڑھ بڑھ کر باتیں بنانے والے ہیں، متشدِّق یعنی منہ پُھلا پُھلا کر باتیں کرنے والے اور متفیہق یعنی لوگوں پر تکبّر جتلانے والے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ثرثار اور متشدّق کے معنے تو ہم جانتے ہیں مُتفیہق کسے کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا مُتفیہق متکبّرانہ باتیں کرنے والے کو کہتے ہیں۔

٦٨٥ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : کُنْ وَرِعًا تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَکُنْ قَنِعًا تَکُنْ أَشْکَرَ النَّاسِ وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَکُنْ مُؤْمِنًا وَاَحْسِنْ مُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَكَ تَکُنْ مُسْلِمًا وَأَقِلِّ الضِّحْكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ۔ (قشیریہ باب القناعة صفحہ ١٨)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ متّقی بنو۔ سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے، قناعت اختیار کرو سب سے زیادہ شکر گزار سمجھے جاؤ گے۔ لوگوں کے لئے وہی چاہو جو اپنے لئے چاہتے ہو، حقیقی مومن کہلاؤ گے۔ اچھے پڑوسی بنو سچے مسلمان کہلاؤ گے۔ کم ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مُردہ بنا دیتا ہے۔

٦٨٦ —— عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰہِ فَاَعِیْذُوْہُ وَمَنْ سَأَلَ بِاللّٰہِ فَاَعْطُوْہُ وَمَنْ دَعَاکُمْ فَاَجِیْبُوْہُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَیْکُمْ مَّعْرُوْفًا فَکَافِئُوْہُ. فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا مَا تُکَافِئُوْنَہٗ بِہٖ فَادْعُوْا لَہٗ حَتّٰی تَرَوْا اَنَّکُمْ قَدْ کَافَاْتُمُوْہُ۔ (ابوداؤد کتاب الزکٰوۃ باب عطیۃ من سأل باللّٰہ)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے نام پر پناہ چاہتا ہے۔ اسے تم بھی پناہ دو اور جو شخص اللہ کا نام لے کر مانگتا ہے اسے کچھ نہ کچھ ضرور دو (خواہ کلمۂ خیر ہی کی توفیق ملے) اور جو شخص دعوت کے لئے بلاتا ہے اس کی دعوت قبول کرو۔ جو شخص تم سے نیک سلوک کرتا ہے اس کے اس نیک سلوک کا بدلہ کسی نہ کسی رنگ میں ضرور دو اگر بدلہ دینے کیلئے تمہارے پاس کچھ نہ ہو تو کم از کم اس کے لئے دعائے خیر ہی کرو تم اس کے لئے اتنی دعا کرو کہ تمہیں احساس ہونے لگے کہ تم نے

اس کے احسان کا بدلہ اتار دیا ہے۔

٦٨٧ ـــــ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ حَسَنُھَا وَسَیِّئُھَا فَوَجَدْتُّ فِیْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِھَا الْاَذٰی یُمَاطُ عَنِ الطَّرِیْقِ وَوَجَدْتُ فِیْ مَسَاوِیْ اَعْمَالِھَا النُّخَاعَۃَ تَکُوْنُ فِی الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ۔

(مسلم باب النھی عن البصاق فی المسجد)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امّت کے اچّھے اور بُرے اعمال میرے سامنے پیش کئے گئے تو مَیں نے ان کے اچھے اعمال میں راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کا عمل بھی پایا اور ان کے بُرے اعمال میں مسجد یا پبلک جگہ میں ناک صاف کرنے اور اس پر مٹی ڈال کر اسے نہ چھپانے کا عمل بھی نظر آیا۔

٦٨٨ ـــــ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَا یَعْنِیْہِ۔ (ترمذی کتاب الزھد جلد ۲ صفحہ ۵۵)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے اسلام کا ایک حسن یہ بھی ہے کہ انسان لایعنی، یعنی بیکار اور فضول باتوں کو چھوڑ دے۔

نیکی کے مختلف راستے
اور
سبقت الی خیر العمل

۶۸۹ —— عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُّدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ ، قَالَ : تَعْبُدُ اللّٰہَ لَا تُشْرِكُ بِہٖ شَیْئًا ، وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ ، وَتُؤْتِی الزَّکٰوۃَ ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ ۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان الذی یدخلہ بہ الجنۃ)

حضرت ابوایوبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا گُر بتایئے جو مجھے جنّت میں لے جائے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز باجماعت پڑھو، زکوٰۃ دو اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور حُسنِ سلوک کرو۔

۶۹۰ —— عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُّدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ ۔ قَالَ : لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِیْمٍ ۔ وَاِنَّہٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَّسَّرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ ۔ تَعْبُدُ اللّٰہَ لَا تُشْرِكُ بِہٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمُ

رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ، اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ، ثُمَّ قَالَ : اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَآءُ النَّارَ ، وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ ، ثُمَّ تَلَا : تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُوْنَ ۔ ثُمَّ قَالَ : اَلَا اُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْاَمْرِ كُلِّهٖ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ ؟ قُلْتُ : بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ ، وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ، ثُمَّ قَالَ : اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ ؟ قُلْتُ : بَلٰى! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ ، قَالَ : كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا ۔ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ ؟ فَقَالَ : ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ! وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلَّا حَصَآئِدُ اَلْسِنَتِهِمْ ؟ (ترمذی کتاب الایمان باب فی حرمة الصلوٰة)

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا کام بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے اور دوزخ سے دُور رکھے۔ آپؐ نے فرمایا تم نے ایک بہت بڑی اور مشکل بات پوچھی ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو یہ آسان بھی ہے۔ تُو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز پڑھ، باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھ، اگر زادِراہ ہو تو بیت اللہ کا حج کر۔ پھر آپؐ نے یہ فرمایا۔ کیا میں بھلائی اور نیکی کے دروازوں کے متعلق تجھے

نہ بتاؤں ؟ سُنو ! روزہ گناہوں سے بچنے کی ڈھال ہے صدقہ گناہ کی آگ کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ رات کے درمیانی حصّہ میں نماز پڑھنا اجرِ عظیم کا موجب ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی : تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ......الخ۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا میں تم کو سارے دین کی جڑ بلکہ اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں یا رسول اللہ! ضرور بتایئے آپؐ نے فرمایا دین کی جڑ اسلام ہے اس کا ستون نماز ہے اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا میں تجھے اس سارے دین کا خلاصہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ یا رسول اللہ! ضرور بتایئے۔ آپؐ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا اسے روک کر رکھو۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! کیا ہم جو کچھ بولتے ہیں اس کا بھی ہم سے مؤاخذہ ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا تیری ماں تجھ کو گُم کرے (عربی میں یہ محاورہ پیار ملے افسوس کے موقع پر بولتے ہیں) لوگ اپنی زبانوں کی کاٹی ہوئی کھیتیوں یعنی اپنے بُرے بول اور بے موقع باتوں کی وجہ سے ہی جہنم میں اوندھے منہ گرتے ہیں۔

۶۹۱ —— عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ ، يَا عَبْدَ اللّٰهِ ! هٰذَا خَيْرٌ ، فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ

دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ : نَعَمْ ! وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ ۔ (بخاری کتاب الصوم باب الریان للصائمین)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا کی راہ میں جس نیکی میں ممتاز ہوا اسے اس نیکی کے دروزے میں جنّت کے اندر آنے کے لئے کہا جائے گا۔ اُسے آواز آئے گی۔ اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ تیرے لئے بہتر ہے۔ اسی سے اندر آؤ۔ اگر وہ نماز پڑھنے میں ممتاز ہوا تو نماز کے دروازے سے اسے بلایا جائے گا۔ اگر جہاد میں ممتاز ہوا تو جہاد کے دروازے سے، اگر روزے میں ممتاز ہوا تو سیرابی کے دروازے سے۔ اگر صدقہ میں ممتاز ہوا تو صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ حضورؐ کا یہ ارشاد سُن کر حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا۔ اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں جسے ان دروازوں میں سے کسی ایک سے بلایا جائے اسے کسی اور دروازے کی ضرورت تو نہیں لیکن پھر بھی کوئی ایسا خوش نصیب بھی ہوگا جسے ان سب دروازوں سے آواز پڑے گی؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم بھی ان خوش نصیبوں میں شامل ہو۔

۶۹۲ ـــــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ ، رَدُّ السَّلَامِ ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ ، وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ ، اِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ ، وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحُكَ فَانْصَحْ لَهُ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ ، وَاِذَا مَاتَ فَاَتْبِعْهُ ۔ (بخاری کتاب الاستیذان باب افشاء السلام)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کے پانچ حق ہیں۔ ۱۔سلام کا جواب دینا۔ ۲۔بیمار ہوجائے تو اس کی عیادت کرنا۔ ۳۔فوت ہوجائے تو اس کے جنازے میں شامل ہونا۔ ۴۔اس کی دعوت قبول کرنا۔ ۵۔اور اگر وہ چھینک مارے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو اس کی چھینک کا جواب (یَرْحَمُكَ اللهُ کی دُعا کے ساتھ) دینا۔ ایک اور روایت میں یہ زائد باتیں بھی ہیں کہ جب تُو اسے ملے تو اسے سلام کہے اور جب وہ تجھ سے خیرخواہانہ مشورہ مانگے تو خیرخواہی اور بھلائی کا مشورہ دے۔

۶۹۳ ـــــ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ ، اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ

الْمُقْسِمِ ، وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ ، وَاِفْشَآءِ السَّلَامِ ۔ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ ، وَعَنِ الْقَسِيِّ ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ ۔ (بخاری کتاب الادب باب تشمیت العاطس)

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے روکا۔ حکم دیا کہ بیمار کی عیادت کریں، جنازوں میں شامل ہوں۔ چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دیں۔ قسم کھانے والے کو قسم پوری کرنے میں امداد دیں۔ مظلوم کی مدد کریں۔ دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کریں اور سلام کو رواج دیں۔ آپؐ نے ہمیں روکا : سونے کی انگوٹھی پہننے سے، چاندی کے برتن میں پانی پینے سے، سرخ رنگ کے ریشمی گدّوں پر بیٹھنے سے (یعنی زریں مرصّع پالان اور کاٹھیاں بنانے ریشمی فرش بچھانے سے) قسی نامی کپڑا (جو ریشم اور سُوت سے ملا کر بنایا جاتا ہے) پہننے سے۔ اطلس اور دیباج (یعنی خالص ریشم) پہننے سے۔

۶۹۴ —— عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : یَانَبِیَّ اللّٰهِ! اَوْصِنِیْ ، فَقَالَ : عَلَیْكَ بِتَقْوَی اللّٰهِ فَاِنَّهٗ جُمَاعُ کُلِّ خَیْرٍ وَعَلَیْكَ بِالْجِهَادِ فَاِنَّهٗ رَهْبَانِیَّةُ الْمُسْلِمِ وَعَلَیْكَ بِذِکْرِ

اللہِ فَاِنَّہٗ نُوْرٌ لَّکَ ۔ (قشیریہ باب التقوٰی صفحہ ۵۶)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ تمام بھلائیوں کی یہ بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرو کیونکہ یہ مسلمان کی رہبانیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کیونکہ یہ تیرے لئے نور ہے۔

۶۹۵ —— عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَعْظَمُ اَجْرًا ؟ قَالَ : اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰی وَلَا تُمْھِلُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ : لِفُلَانٍ کَذَا لِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ۔

(بخاری کتاب الزکوۃ باب فضل صدقۃ الشحیح الصحیح)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسولؐ ! ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا سب سے بڑا صدقہ یہ ہے کہ تُو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تُو تندرست ہو اور مال کی ضرورت اور حرص رکھتا ہو، غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو۔ صدقہ و خیرات میں ایسی دیر نہ کر مبادا جب جان حلق تک پہنچ جائے تو تُو کہے

فلاں کو اتنا دے دو اور فلاں کو اتنا۔ حالانکہ وہ مال اب تیرا نہیں رہا وہ تو فلاں کا ہو ہی چکا۔ (یعنی مرنے والے کے اختیار سے نکل چکا ہے)

٦٩٦ —— عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ یُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَیَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ ، قَالَ : اَوَلَیْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ بِهٖ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِیْحَةٍ صَدَقَةً ، وَكُلِّ تَكْبِیْرَةٍ صَدَقَةً ، وَكُلِّ تَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَهْلِیْلَةٍ صَدَقَةً وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ ، وَنَهْیٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ ، وَفِیْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ ۔ قَالُوْا : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَیَاْتِیْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَیَكُوْنُ لَهٗ فِیْهَا اَجْرٌ ؟ قَالَ : اَرَاَیْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِیْ حَرَامٍ اَكَانَ عَلَیْهِ وِزْرٌ ؟ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِی الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ ۔

(مسلم کتاب الزکوٰۃ باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف)

حضرت ابوذر ؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ سے عرض کی کہ دولت مند لوگ سارا ثواب لے گئے ۔ وہ بھی نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم رکھتے ہیں اور پھر اپنے زائد اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے تم کو مال نہیں دیا جو تم بطور صدقہ خرچ کرو؟ یاد رکھو ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے اور

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا صدقہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے برائی سے روکنا صدقہ ہے بلکہ وظیفہ زوجیت ادا کرنا بھی صدقہ ہے ۔لوگوں نے عرض کیا ۔ یا رسول اللہ ! کیا اپنی خواہش پوری کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے ؟ آپؐ نے فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں کہ اگر کوئی حرامکاری کا مرتکب ہوتو اس کو گناہ ہوگا تو اِسی طرح اگر وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر حلال اور جائز راہ اختیار کرے تو اس کو ثواب بھی ملے گا۔

صدق وصفا

۶۹۷ —— عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ الصِّدْقَ یَهْدِیْ اِلَی الْبِرِّ ۔ وَاِنَّ الْبِرَّ یَهْدِیْ اِلَی الْجَنَّةِ ،وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّیْقًا ۔ وَاِنَّ الْکَذِبَ یَهْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ ، وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَهْدِیْ اِلَی النَّارِ ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ کَذَّابًا ۔

(بخاری کتاب الادب باب قول اللہ اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنّت کی طرف اور جو

انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ اور فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنم کی طرف اور جو آدمی ہمیشہ جھوٹ بولے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذّاب لکھا جاتا ہے۔

٦٩٨ ــــ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَالَا يُرِيْبُكَ ، فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِيْنَةٌ وَالْكِذْبَ رِيْبَةٌ۔

(بخاری کتاب البیوع باب تفسیر الشبہات، ترمذی ابواب القیمۃ)

حضرت حسن بن علیؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اچھی طرح یاد ہے کہ شک میں ڈالنے والی باتوں کو چھوڑ دو شک سے مبرّا یقین کو اختیار کرو۔ کیونکہ یقین بخش سچائی اطمینان کا باعث ہے اور جھوٹ اضطراب اور پریشانی کا موجب ہوتا ہے۔

٦٩٩ ــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِنْطَلَقَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى اٰوَاهُمُ الْمَبِيْتُ اِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوْهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارُ فَقَالُوْا: اِنَّهٗ لَا يُنْجِيْكُمْ مِّنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ تَعَالٰى بِصَالِحِ اَعْمَالِكُمْ ۔ قَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ : اَللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَكُنْتُ لَا اَغْبُقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَلَا مَالًا

فَنَأى بِيْ طَلَبُ الشَّجَرِ يَوْمًا فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا فَوجَدْتُهُمَا نَآئِمَيْنِ ، فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَاَنْ اَغْبِقَ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَمَالًا ، فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدِيْ اَنْتَظِرُ اسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرِقَ الْفَجْرُ وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا ـ اَللّٰهُمَّ ! اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ ، فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهُ ـ قَالَ الْاٰخَرُ : اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِيْ ابْنَةُ عَمٍّ كَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ ، وَفِيْ رِوَايَةٍ : كُنْتُ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَآءَ فَاَرَدْتُهَا عَلٰى نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّيْ حَتّٰى اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِيْنَ فَجَآءَتْنِيْ فَاَعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ دِيْنَارٍ عَلٰى اَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ ، حَتّٰى اِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا ، وَفِيْ رِوَايَةٍ : فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ : اِتَّقِ اللهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِيْ اَعْطَيْتُهَا اَللّٰهُمَّ ! اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا ـ وَقَالَ الثَّالِثُ : اَللّٰهُمَّ اسْتَاْجَرْتُ اُجَرَاءَ وَاَعْطَيْتُهُمْ اَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِيْ لَهٗ وَذَهَبَ ، فَثَمَّرْتُ اَجْرَهٗ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ

الْاَمْوَالُ فَجَآءَنِیْ بَعْدَ حِیْنٍ فَقَالَ : یَا عَبْدَ اللّٰہِ ! اَدِّ اِلَیَّ اَجْرِیْ ، فَقُلْتُ : کُلَّ مَا تَرٰی مِنْ اَجْرِكَ : مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِیْقِ ۔ فَقَالَ : یَا عَبْدَ اللّٰہِ ! لَا تَسْتَھْزِئْ بِیْ ! فَقُلْتُ : لَا اَسْتَھْزِئُ بِكَ ، فَاَخَذَہٗ کُلَّہٗ فَاسْتَاقَہٗ فَلَمْ یَتْرُكْ مِنْہُ شَیْئًا : اَللّٰھُمَّ ! اِنْ کُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْھِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْہِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَۃُ فَخَرَجُوْا یَمْشُوْنَ ۔

(بخاری کتاب الاجارۃ باب من استاجر اجرًا فترک اجرہ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی سفر کے لئے نکلے رات انہیں ایک غار میں بسر کرنی پڑی۔ وہ اس کے اندر آرام کر رہے تھے کہ پہاڑ سے ایک چٹان لڑھک کر غار کے منہ پر آ گئی اور وہ اندر بند ہو گئے ۔ انہوں نے آپس میں گفتگو کی کہ اس مصیبت سے اب صرف دُعا کے ذریعہ ہی نجات مل سکتی ہے۔ آؤ اپنے اپنے نیک اعمال کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں ۔ اُن تینوں میں سے ایک آدمی نے کہا اے اللہ! میرے ماں باپ ضعیف العمر تھے اور میں اپنے اہل وعیال اور مال مویشی کو اُن سے پہلے کچھ کھلانا پلانا حرام سمجھتا تھا۔ ایک دن باہر سے چارہ لانے میں مجھے دیر ہو گئی اور شام کو جلدی والدین کے سونے سے پہلے نہ آ سکا۔ جب میں نے ان کے لئے دودھ دوہا اور ان کے پاس لایا تو ان کو سویا ہوا پایا۔ تب میرے دل نے ان کو جگانا پسند نہ کیا۔ اور نہ میں نے یہ

چاہا کہ ان کو کھلانے پلانے سے پہلے اپنے اہل و عیال اور مویشی کو کھلاؤں پلاؤں ۔ پس دودھ کا پیالہ اپنے ہاتھ میں پکڑے میں اس انتظار میں کھڑا رہا کہ وہ بیدار ہوں تو ان کو دودھ پلاؤں اسی انتظار میں فجر ہوگئی اور بچے بھوک کی وجہ سے میرے قدموں میں بلبلاتے رہے۔ صبح کے وقت جب وہ بیدار ہوئے تو رات کا دودھ انہوں نے پیا۔ اے میرے اللہ! اگر میں نے یہ کام صرف تیری ہی رضا کی خاطر کیا ہے تو تُو اس مصیبت کو جس میں ہم مبتلا ہیں دُور کر دے اور اس پتھر کو ہٹا دے۔ اس دعا کی برکت سے پتھر تھوڑا سا سرک گیا اور کچھ راستہ بن گیا۔ لیکن وہ ابھی اس میں سے نکل نہیں سکتے تھے۔ اب دوسرے نے کہا۔ اے میرے اللہ! میرے چچا کی ایک لڑکی تھی جس سے مجھے بہت ہی محبّت تھی۔ ایسی محبّت شاید ہی کوئی مرد کسی عورت سے کر سکے میں نے اسے بدی کے لئے ورغلانا چاہا۔ لیکن اس نے انکار کر دیا اور مجھ سے بچتی رہی ۔ ایک دفعہ سخت قحط پڑا اور میری اس محبوبہ کو مالی دشواری پیش آئی۔ وہ مجبور ہو کر میرے پاس آئی اور مدد چاہی۔ میں نے اس کو ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ مجھے میری مرضی کرنے دے اور اپنا آپ میرے سپرد کر دے وہ مجبور تھی اس لئے مان گئی ۔ جب میں نے اس پر قابو پا لیا اور بدی کے لئے تیار ہو گیا تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ناجائز طریقے سے اس مُہر کو نہ توڑو۔ اس کی اس بات سے میں اللہ کے خوف سے کانپ اٹھا اور اس کو چھوڑ کر اُٹھ کھڑا ہوا۔ حالانکہ اس وقت بھی وہ مجھے سب سے پیاری لگ رہی تھی۔ میں نے وہ سونے کے دینار

بھی اسی کے پاس رہنے دیئے۔ اے میرے اللہ! اگر میں نے یہ اقدام صرف تیری رضا کی خاطر کیا تھا تو ہمیں اس مصیبت سے نکال جس میں ہم پھنس گئے ہیں۔ اس پر پتھر کچھ اور ہٹ گیا۔لیکن اب بھی وہ اس غار میں سے نکل نہیں سکتے تھے۔اس پر تیسرا آدمی بولا۔اے میرے اللہ! میں نے کچھ مزدور رکھے تھے اور کام لینے کے بعد ان کو مزدوری ادا کر دی تھی۔ البتہ ایک آدمی نے مزدوری (کم سمجھتے ہوئے) نہ لی اور (ناراض ہوکر) چلا گیا۔ میں نے اس کی یہ چھوڑی ہوئی رقم کاروبار میں لگا دی۔اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت دی اور بہت نفع ہوا۔ کچھ مدّت کے بعد (تنگدستی سے مجبور ہوکر) وہ شخص پھر آیا اور کہنے لگا مجھے میری وہ مزدوری دے دو (جو تم نے مقرّر کی تھی) میں نے کہا یہ اونٹ، یہ گائیں، یہ بکریاں اور غلام جو تو دیکھ رہا ہے۔ یہ سب تیری مزدوری ہیں۔ وہ کہنے لگا اللہ کے بندے! اگر مزدوری نہیں دیتے تو مذاق نہ کرو۔ میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا۔ حقیقتاً یہ تیرا ہی مال ہے جو کاروبار میں تیری مزدوری لگانے سے بڑھا ہے۔ جب اُسے حقیقتِ حال کا علم ہوا تو خوشی خوشی وہ سارا مال ہانک لے گیا اور کچھ بھی پیچھے نہ چھوڑا۔ اے میرے اللہ! اگر میں نے یہ کام صرف تیری رضا کی خاطر کیا تھا تو اس مصیبت سے ہمیں رہائی بخش جس میں ہم مبتلا ہیں۔ اس دُعا کی برکت سے بقیہ پتھر بھی سرک گیا اور وہ تینوں خوشی خوشی باہر نکلے اور اپنی راہ لی۔

امانت و دیانت کی فضیلت

۷۰۰ —— عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ : اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُنَفِّذُ مَا اُمِرَ بِہٖ فَیُعْطِیْہِ کَامِلًا مُوَفَّرًا طَیِّبَۃً بِہٖ نَفْسُہٗ فَیَدْفَعُہٗ اِلَی الَّذِیْ اُمِرَ لَہٗ بِہٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِیْنَ۔

(مسلم کتاب الزکٰوۃ باب اسر الخازن الامین والمرأۃ اذا تصدقت من بیت)

حضرت ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مسلمان جو مسلمانوں کے اموال کا نگران مقرّر ہوا ہے اگر دیانتدار ہے اور جو اُسے حکم دیا جاتا ہے اسے صحیح صحیح نافذ کرتا ہے اور جسے کچھ دینے کا حکم دیا جاتا ہے اسے پوری بشاشت اور خوش دِلی کے ساتھ اس کا حق سمجھتے ہوئے دیتا ہے تو ایسا شخص بھی عملاً صدقہ دینے والے کی طرح صدقہ دینے والا شمار ہوگا۔

وفائے عہد اور ایفائے وعدہ

۷۰۱ — عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ سَمِعَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَکَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَۃَ یُخْبِرَانِ خَبَرًا مِنْ خَبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ

عُمْرَةِ الْحُدَيْبِيَّةِ ، فَكَانَ فِيْمَا اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْهُمَا أَنَّهُ لَمَّا كَاتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰى قَضِيَّةِ الْمُدَّةِ وَكَانَ فِيْمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو ، اَنَّهُ قَالَ : لَا يَأْتِيْكَ مِنَّا اَحَدٌ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَهُ اِلَيْنَا وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ وَاَبٰى سُهَيْلٌ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا عَلٰى ذٰلِكَ فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُوْنَ ذٰلِكَ وَامَّعَضُوْا فَتَكَلَّمُوْا فِيْهِ فَلَمَّا اَبٰى سُهَيْلٌ اَنْ يُّقَاضِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا عَلٰى ذٰلِكَ كَاتَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا جَنْدَلَ بْنِ سُهَيْلٍ يَوْمَئِذٍ اِلٰى اَبِيْهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ مِّنَ الرِّجَالِ اِلَّا رَدَّهُ فِيْ تِلْكَ الْمُدَّةِ وَاِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَكَانَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَاتِقٌ وَجَاءَ اَهْلُهَا يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَرْجِعَهَا اِلَيْهِمْ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْمُؤْمِنَاتِ مَا اُنْزِلَ ۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الحدیبیۃ)

عروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مروان بن حکم اور مِسْوَر بن مَخْرَمہ سے سنا کہ عمرۃ الحدیبیہ کے موقع پر جب صلح کے سلسلہ

میں سہیل بن عمرو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات چیت ہوئی تو سہیل نے معاہدۂ صلح میں یہ شرط لکھوانے پر اصرار کیا کہ ہم میں سے جو شخص بھی مدّتِ صلح کے دوران مسلمان ہوکر آپ کے پاس آئے آپ اُسے ہمارے حوالے کرنے کے پابند ہوں گے اور کوئی روک نہیں ڈالیں گے۔ مسلمانوں کو یہ شرط سخت ناپسند تھی اور وہ اس کے ماننے کے لئے بالکل تیّار نہ تھے۔ لیکن سہیل نے یہ شرط منوائے بغیر معاہدہ کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ آخر حضوؐر نے اس شرط کو تسلیم کرلیا (کیونکہ حضوؐر ہر قیمت پر مصالحت کرنا چاہتے تھے) معاہدہ صلح لکھے جانے کے بعد سہیل کا بیٹا ابوجندل مسلمان ہوکر وہیں آ گیا۔ سہیل نے اصرار کیا کہ معاہدہ کے مطابق اسے واپس کیا جائے۔ چنانچہ حضوؐر نے اُسے سہیل کے سپرد کر دیا کہ اسے لے جا سکتے ہو۔ اسی طرح مدّتِ صلح (جو دس سال کی تھی) کے دوران جتنے بھی نئے مسلمان مکّہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے۔ اہلِ مکّہ کے مطالبہ پر آپؐ نے ان کو واپس بھجوا دیا۔[1] کچھ عورتیں بھی ہجرت کر کے

---

[1] آخر یہ شرط خود کفّارِ مکّہ کیلئے مصیبت بن گئی۔ وہ اس طرح کہ ایک بہادر مسلمان کو مکّہ والے واپس لے جا رہے تھے۔ رات کو موقعہ پا کر اس نے ایک نگران کو قتل کر دیا دوسرا بھاگ گیا۔ اس بہادر مسلمان نے ایک مناسب جگہ اڈا بنالیا دوسرے نئے مسلمان بھی مدینہ جانے کی بجائے وہاں جمع ہونے لگے اس طرح ایک اور جمعیت بن گئی جس نے اہلِ مکّہ کے لئے خطرہ پیدا کر دیا اور وہ خود یہ شرط ترک کرنے پر مجبور ہو گئے......

آئیں ان میں امّ کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بھی تھیں جن کے گھر والوں کا اصرار تھا کہ انہیں ہمارے سپرد کیا جائے تا کہ واپس لے جائیں۔ لیکن اس بارہ میں اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ مہاجر عورتوں کو واپس نہیں بھجوانا۔(چنانچہ کفّارِ مکّہ کا یہ مطالبہ ردّ کر دیا گیا)

۷۰۲ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَکَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ، سَأَلَ بَعْضَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یُسْلِفَهٗ اَلْفَ دِیْنَارٍ فَقَالَ: اِئْتِنِیْ بِالشُّهَدَآءِ اُشْهِدُهُمْ ، فَقَالَ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ، فَقَالَ فَائْتِنِیْ بِالْکَفِیْلِ ، قَالَ کَفٰی بِاللّٰهِ کَفِیْلًا ، قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا اِلَیْهِ اِلٰی اَجَلٍ مُسَمًّی فَخَرَجَ فِی الْبَحْرِ فَقَضٰی حَاجَتَهٗ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْکَبًا یَرْکَبُهَا یَقْدَمُ عَلَیْهِ لِلْاَجَلِ الَّذِیْ اَجَّلَهٗ فَلَمْ یَجِدْ مَرْکَبًا فَاَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِیْهَا اَلْفَ دِیْنَارٍ وَصَحِیْفَةً مِنْهُ اِلٰی صَاحِبِهٖ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ اَتٰی بِهَا اِلَی الْبَحْرِ ، فَقَالَ اَللّٰهُمَّ : اِنَّكَ تَعْلَمُ اِنِّیْ کُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا اَلْفَ دِیْنَارٍ فَسَأَلَنِیْ کَفِیْلًا فَقُلْتُ : کَفٰی بِاللّٰهِ کَفِیْلًا فَرَضِیَ بِكَ وَسَأَلَنِیْ شَهِیْدًا فَقُلْتُ : کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا فَرَضِیَ بِكَ ، وَاِنِّیْ جَهَدْتُ اَنْ اَجِدَ مَرْکَبًا اَبْعَثُ اِلَیْهِ الَّذِیْ لَهٗ فَلَمْ اَقْدِرْ وَاِنِّیْ اَسْتَوْدِعُکَهَا ، فَرَمٰی بِهَا فِی الْبَحْرِ حَتّٰی وَلَجَتْ فِیْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِیْ ذٰلِكَ یَلْتَمِسُ مَرْکَبًا یَخْرُجُ اِلٰی بَلَدِهٖ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِیْ کَانَ

اَسْلَفَهٗ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَآءَ بِمَالِهٖ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِيْ فِيْهَا الْمَالُ فَاَخَذَهَا لِاَهْلِهٖ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيْفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِيْ كَانَ اَسْلَفَهٗ فَاَتٰى بِاَلْفِ دِيْنَارٍ وَقَالَ : وَاللّٰهِ مَازِلْتُ جَاهِدًا فِيْ طَلَبِ مَرْكَبٍ لِاٰتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِيْ اَتَيْتُ فِيْهِ : قَالَ : هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ اِلَيَّ شَيْئًا اُخْبِرُكَ اِنِّيْ لَمْ اَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِيْ جِئْتُ فِيْهِ قَالَ : فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَدّٰى عَنْكَ الَّذِيْ بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ، فَانْصَرِفْ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ رَاشِدًا ۔

(بخاری کتاب الکفالۃ باب الکفالۃ فی القرض والدیون)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا قصّہ بیان فرمایا کہ اس نے اپنی قوم کے ایک مالدار شخص سے ایک ہزار اشرفی قرض مانگا۔ اس نے ضمانت اور گواہوں کا مطالبہ کیا۔قرض مانگنے والے نے جواب میں کہا اللہ تعالیٰ کے سوا نہ میرا کوئی ضامن ہے نہ گواہ۔ وہی میرا گواہ اور ضامن ہے۔ قرض دینے والے نے اس کی بات پر اعتبار کرلیا اور مقررہ مدّت کیلئے اسے ایک ہزار اشرفی قرض دے دیا۔اس کے بعد قرض لینے والا اپنے کام کے لئے سمندری سفر پر روانہ ہوا اور کام کو سرانجام دیا۔ جب قرض کی واپسی کی مدّت قریب آئی تو اس نے سمندری کشتی کا پتہ کیا۔لیکن اسے کوئی کشتی نہ مل سکی جو اس طرف جانے والی ہو جہاں اس نے رقم ادا کرنی تھی ۔جب وہ کشتی ملنے سے مایوس ہو گیا تو اس نے ایک موٹی سی لکڑی لی۔اس میں

سوراخ کیا۔ ایک ہزار اشرفی اور ایک خط جس میں حسبِ وعدہ نہ پہنچ سکنے کی معذرت تھی۔ اس سوراخ میں رکھے اور اوپر سے ڈاٹ لگا کر اس کو بند کر دیا۔ پھر لکڑی سمندر میں ڈال دی اور یہ دعا کی : اے میرے صادق الوعد خدا! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں سے ایک ہزار اشرفی قرض لیا تھا، اس نے مجھ سے ضامن مانگا تو میں نے کہا میرا ضامن اللہ تعالیٰ ہے۔ اس نے مجھ سے گواہ طلب کیا تو میں نے کہا کہ اللہ ہی گواہ ہے چنانچہ وہ تیرے نام کے واسطہ پر راضی ہو گیا اور تیری رضا کی خاطر اس نے مجھے رقم دے دی۔ اب میں نے کشتی حاصل کرنے کی بڑی کوشش کی ہے تاکہ میں اصل مالک کو رقم پہنچا سکوں لیکن مجھے کوئی کشتی نہ مل سکی۔ اب میں یہ رقم تیری حفاظت اور امانت میں تیرے سپرد کرتا ہوں۔ تُو یہ رقم بحفاظت اس کے مالک تک پہنچا دے اور میری دعا سُن۔ اس دُعا کے بعد اُس نے لکڑی کو سمندر میں پھینک دیا اور وہ اس میں بہنے لگی۔ یہ شخص واپس آ گیا۔ لیکن پھر بھی کشتی کی تلاش میں رہا جو اس طرف کو جانے والی ہو۔ ادھر وہ آدمی جس نے قرض دیا تھا اس خیال سے بندرگاہ کی طرف آیا کہ شاید مسافر جہاز آ گیا ہو اور حسبِ وعدہ وہ شخص اس کی رقم لے آیا ہو۔ ایسی کشتی تو اسے کوئی نظر نہ آئی لیکن اس نے ایک موٹی سی لکڑی دیکھی جو سمندر کے کنارے لگی ہوئی تھی۔ اس نے ایندھن خیال کر کے اُسے اٹھا لیا اور گھر لے آیا جب اس نے اسے چیرا تو اس میں سے ایک ہزار اشرفی اور ایک خط نکلا

جس میں صورتِ حال کی وضاحت تھی۔ اس اثناء میں اس شخص کو کشتی مل گئی اور اس خیال سے کہ شاید رقم ملی ہو یا نہ ملی ہو۔ وہ رقم لے کر آ گیا اور معذرت کی کہ کشتی نہ ملنے کی وجہ سے دیر ہو گئی ہے۔ اس آدمی نے اس سے پوچھا۔ کیا پہلے بھی تم نے مجھے کچھ بھیجا تھا؟ اس پر اُس نے پورا قِصّہ سنایا۔ تب اشرفیوں کے مالک نے اسے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیری دُعا قبول کر لی ہے۔ لکڑی کا تنا جو تُو نے بھیجا تھا وہ مجھے مل گیا ہے اس میں رقم بھی تھی اور خط بھی۔ تب وہ نیک شخص خوشی خوشی مع اس رقم کے جو وہ لے کر گیا تھا اپنے گھر واپس آ گیا۔

احترامِ آدمیت
یتامیٰ اور کمزوروں سے حُسنِ سلوک
شفقت علیٰ خلق اللہ

۷۰۳ —— عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ نُفَیْعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ کَھَیْئَتِہٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ : اَلسَّنَۃُ اِثْنَا عَشَرَ شَھْرًا مِنْھَا

اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ: ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ : ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادِي وَشَعْبَانَ ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا ؟ قُلْنَا : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ ۔ قَالَ: اَلَيْسَ ذَالْحِجَّةِ ؟ قُلْنَا : بَلٰى ۔ قَالَ : فَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا ؟ قُلْنَا : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ ۔ قَالَ : اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ ۔ قُلْنَا بَلٰى ۔ قَالَ : فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا ؟ قُلْنَا : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ ۔ فَقَالَ: اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ ؟ قُلْنَا : بَلٰى ۔ قَالَ : فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ ۔ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُّبَلَّغُهٗ اَنْ يَّكُوْنَ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهٗ ، ثُمَّ قَالَ : اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ؟ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ : اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ۔

(مسلم کتاب القسامۃ باب تغلیظ تحریم الدماء والاعراض والاموال)

حضرت ابوبکرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ اپنی پہلی حالت پر گھوم آیا جیسے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ ۱۲ ماہ کا ہوتا ہے جن میں سے چار احترام

والے مہینے ہیں ۔ یعنی ذوالقعدہ ، ذوالحجہ اور محرّم اور چوتھا قبیلہ مضر کا رجب یعنی وہ جو جمادی اور شعبان کے درمیان آتا ہے ۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ اے لوگو! یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ بہتر جانتے ہیں ۔آپؐ کچھ دیر خاموش رہے ۔ہمیں گمان ہوا کہ شاید آپؐ اس کا کوئی اور نام رکھنا چاہتے ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا یہ ذوالحجۃ نہیں ہم نے عرض کیا۔ ہاں یارسول اللہ! پھر آپؐ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔آپؐ کچھ دیر خاموش رہے ۔ہمیں خیال ہوا کہ شاید آپؐ اس کا کوئی اور نام رکھنا چاہتے ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا یہ شہر مکّہ مکرّمہ نہیں۔ہم نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! پھر آپؐ نے پوچھا یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپؐ کچھ دیر خاموش رہے ہم نے خیال کیا ۔شاید آپؐ اس کا کوئی اور نام رکھنا چاہتے ہیں ۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا۔ ہاں یارسول اللہ! اس پر آپؐ نے فرمایا۔ آج کے دن تمہارے خون ،تمہارے مال ، تمہاری آبروئیں تم پر حرام اور قابلِ احترام ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح تمہارا یہ دن تمہارے اس شہر میں تمہارے اس مہینہ میں واجب الاحترام ہے اے لوگو! عنقریب تم اپنے ربّ سے ملوگے وہ تم سے پوچھے گا کہ تم نے کیسے عمل کئے؟ دیکھو میرے بعد دوبارہ کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگا جاؤ اور آگاہ رہو تم میں سے جو یہاں موجود ہے ان لوگوں کو پیغام

پہنچادے جو کہ موجود نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ جس کو پیغام پہنچایا جائے وہ سننے والے سے زیادہ سمجھدار ہو۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ کیا مَیں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام ٹھیک ٹھیک پہنچادیا؟ آپؐ نے یہ الفاظ تین بار دہرائے۔ ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام ٹھیک ٹھیک پہنچادیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا اے اللہ تعالیٰ! گواہ رہنا۔

۷۰۴ ـــــ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ خُطْبَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ وَسْطِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَلَا اِنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ وَاِنَّ اَبَاکُمْ وَاحِدٌ، اَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَلَا لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَلَا لِاَحْمَرَ عَلٰی اَسْوَدَ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی اَبَلَّغْتُ؟ قَالُوْ: اَبَلَّغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ثُمَّ قَالَ: اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا؟ قَالُوْا: یَوْمُ حَرَامٍ، قَالَ: اَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا؟ قَالُوْا: شَھْرُ حَرَامٍ، قَالَ: ثُمَّ اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا؟ قَالُوْا: بَلَدُ حَرَامٍ، قَالَ: فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ حَرَّمَ بَیْنَکُمْ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ، قَالَ: وَلَا اَدْرِیْ ،قَالَ اَوْ بَلَدَکُمْ ھٰذَا ۔ اَبَلَّغْتُ؟ قَالُوْا: بَلَّغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ۔

(مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۴۱۱ مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۲۳۰ عن ابن عباسؓ)

ابونضرہؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے حضور کا وہ خطبہ حجۃ الوداع سُنا جو آپؐ نے ایام مِنٰی میں دیا تھا۔ کہ آپ نے

اپنے اس خطبہ میں فرمایا اے لوگو! تمہارا خدا ایک ہے۔تمہارا باپ ایک ہے یاد رکھو کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر اور کسی سُرخ وسفید رنگ والے کو کسی سیاہ رنگ والے پر اور کسی سیاہ رنگ والے کو کسی سرخ و سفید رنگ والے پر کسی طرح کی کوئی فضیلت نہیں۔ہاں تقویٰ اور صلاحیت وجہ ترجیح اور فضیلت ہے۔کیا میں نے یہ اہم پیغام پہنچا دیا لوگوں نے (بلند آواز سے) عرض کیا ہاں اللہ کے رسول نے یہ پیغامِ حق اچھی طرح پہنچا دیا پھر آپؐ نے فرمایا یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے جواب دیا (ایّام حج کا) بڑا محترم دن ہے۔ پھر آپؐ نے پوچھا یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ (ذوالحجہ کا) بڑا محترم مہینہ ہے۔پھر پوچھا یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے جواب دیا۔یہ (مکّہ کا) بڑا محترم شہر ہے۔اس پر آپؐ نے فرمایا۔تمہاری جانیں تمہارے اموال (راوی کو یاد نہیں کہ آپؐ نے آبرو کا ذکر بھی فرمایا یا نہیں) اسی طرح قابلِ عزّت اور حُرمت والے ہیں جس طرح یہ دن یہ مہینہ اور یہ شہر حُرمت والے ہیں (یعنی جس طرح ان کی بے حُرمتی کا تم خیال بھی نہیں کر سکتے اسی طرح لوگوں کی جانوں اور ان کے مالوں اور ان کی آبروؤں کی بے حرمتی بھی ناجائز ہے۔) پھر آپؐ نے پوچھا۔کیا میں نے یہ اہم پیغام پہنچا دیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ہاں اللہ کے رسول نے سب کچھ پہنچا دیا ہے۔آپؐ نے فرمایا تو جو موجود ہیں وہ ان تک بھی اس پیغام کو پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں۔

۷۰۵ ـــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم : لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَاتَدَابَرُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ ، وَ كُوْنُوْا عِبَادَاللهِ اِخْوَانًا ۔ اَلْمُسْلِمُ اَخُوالْمُسْلِمِ : لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ ۔ التَّقْوٰى هٰهُنَا ۔ وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ ۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم ظلم المسلم وخذله)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے کونقصان پہنچانے کے لئے بڑھ چڑھ کر بھاؤ نہ بڑھاؤ۔ ایک دوسرے سے بُغض نہ رکھوایک دوسرے سے پیٹھ نہ موڑو یعنی بے تعلقی کا رویّہ اختیار نہ کروایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اورآپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ مسلمان اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا۔ اس کی تحقیر نہیں کرتا۔ اس کو شرمندہ یا رسوانہیں کرتا۔ آپؐ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ تقویٰ یہاں ہے۔ یہ الفاظ آپؐ نے تین دفعہ دہرائے پھرفرمایا۔ انسان کی بدبختی کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھے ہر مسلمان کا خون، مال اورعزّت وآبرو دوسرے مسلمان پر حرام اوراس کے لئے واجب الاحترام ہے۔

۷۰۶ —— عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم :

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيْرِنَا۔

(ترمذی کتاب البرّ والصلة باب ماجاء فی رحمة الصبیان)

حضرت عمرو بن شعیبؒ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں جو چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور بڑے کا شرف نہیں پہچانتا یعنی بڑے کی عزّت نہیں کرتا۔

۷۰۷ —— عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔

(مسلم کتاب الجنّة باب النّار یدخلها الجبارون)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ ان کے بال پراگندہ اور غبار آلود ہوتے ہیں یعنی بظاہر معمولی نظر آتے ہیں دروازوں پر سے ان کو دھکّے دیئے جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اگر وہ قسم کھا لیں کہ ایسا ہو تو خداوند تعالیٰ ویسا ہی کر دیتا ہے۔

۷۰۸ —— عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ

بِاَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ۔

(مسلم کتاب الجنّة وصفة النعيم باب النار يدخلها الجبارون)

حضرت حارثہ بن وہبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔کیا جنّت میں بسنے والوں کے متعلق میں تمہیں کچھ بتاؤں؟ ہر وہ کمزور جس کو لوگ کمزور سمجھتے ہیں مگر جب وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اسی کے نام کی قسم کھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کر دیتا ہے اور جیسا وہ چاہتا ہے ایسا ہی کر دیتا ہے۔ پھر فرمایا ۔کیا میں تم کو دوزخ میں رہنے والوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر سرکش خود پسند، شعلہ مزاج، متکبّر دوزخ کا ایندھن بنے گا۔

۷۰۹ —— عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِبْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَائِكُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ۔

(ترمذی کتاب الجهاد باب ماجاء فِي الاستفتاح بصعاليک المسلمين)

حضرت ابوالدرداء بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔کمزوروں میں مجھے تلاش کرو۔یعنی میں ان کے ساتھ ہوں اور اُنکی مدد کر کے تم میری رضا حاصل کر سکتے ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ کمزوروں اور غریبوں کی وجہ سے ہی تم خدا کی مدد پاتے ہو اور اس کے حضور سے رزق کے مستحق بنتے ہو۔

۷۱۰ —— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَأَةً سَوْدَآءَ كَانَتْ

تُقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَآبًّا فَفَقَدَهَا اَوْ فَقَدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا اَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا : مَاتَ ۔ قَالَ : اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِيْ بِهٖ ؟ فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا اَوْ اَمْرَهٗ فَقَالَ : دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ ۔ فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِيْ عَلَيْهِمْ ۔

(مسلم کتاب الجنائز باب الصلوٰۃ علی القبر)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد کی صفائی اوراس کی دیکھ بھال کرتی تھی (راوی کوشک ہے کہ عورت تھی یا کوئی نوجوان) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی دن تک اس کو نہ دیکھا تو آپؐ نے اس کے متعلق پوچھا۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اس کی تو وفات ہوگئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا مجھے کیوں نہ اس کی اطلاع دی؟ دراصل صحابہؓ نے اس کو معمولی انسان سمجھ کر یہ خیال کیا تھا کہ اس کے متعلق حضور کو کیا تکلیف دینی ہے۔ چنانچہ حضورؐ نے فرمایا مجھے اس کی قبر دکھاؤ۔ لوگوں نے قبر بتائی تو آپؐ نے وہاں جاکر اس کی نمازِ جنازہ پڑھی اور فرمایا۔ یہ قبریں تاریکی سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ میری نماز اور دُعا کی وجہ سے ان کو منوّر اور روشن فرما دیتا ہے۔

۱۱ے — عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ ۔

(مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۲۳)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔ یعنی اُسے اپنی صفات کا مظہر بنایا ہے اور اس میں یہ اہلیت اور استعداد رکھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو ظلّی طور پر اپنا سکے۔

۷۱۲ ــــ عَنْ عَبْدِاللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِهٖ۔

(بیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق صفحہ ۴۲۵)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تمام مخلوقات اللہ کی عیال ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کو اپنے مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کے عیال (مخلوق) کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔

۷۱۳ ــــ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍوؓ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا اَهْلَ الْاَرْضِ یَرْحَمُکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی الرّحمۃ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا۔ تم اہلِ زمین پر رحم کرو۔ آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

۷۱۴ ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَبَّلَ النَّبِیُّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَعِنْدَهُ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ الْاَقْرَعُ : اِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔

(بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد وتقبیلہ جلد ۲ صفحہ ۸۸۷ ومسلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے حضرت حسنؓ بن علیؓ کو بوسہ دیا۔ اس وقت آپؐ کے پاس اَقرع بن حابس بھی بیٹھا تھا۔ اقرع نے یہ دیکھ کر عرض کیا۔ میرے دس بیٹے ہیں، میں نے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ آپؐ نے اس کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا اور فرمایا جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

۷۱۵ ـــــ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم : مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللهُ۔ (مسلم کتاب الفضائل باب رحمۃ الصبیان والعیال)

حضرت جریرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

۷۱۶ ـــــ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا۔

(بخاری باب فضل من یعول یتیمًا)

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اور یتیم کی دیکھ بھال میں لگا رہنے والا جنّت میں اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے۔ آپؐ نے وضاحت کی غرض سے انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھ کر دکھایا کہ اس طرح۔

۷۱۷ —— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُحْسَنُ اِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُسَاءُ اِلَيْهِ ۔

(ابن ماجہ ابواب الادب۔ باب حق الیتیم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے گھروں میں سے سب سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے اور مسلمانوں کے گھروں میں سے بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ بُرا سلوک ہوتا ہو۔

۷۱۸ —— عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيْمَةٌ ، وَهِيَ اُمُّ اَنَسٍ ، فَرَاٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيْمَةَ ، فَقَالَ : أَنْتِ هِيَهْ ! لَقَدْ كَبِرْتِ لَا كَبِرَ سِنُّكِ فَرَجَعَتِ الْيَتِيْمَةُ اِلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِيْ ، فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ : مَا لَكِ يَا بُنَيَّةُ ؟ قَالَتِ الْجَارِيَةُ دَعَا عَلَيَّ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يَكْبَرَ سِنِّيْ فَالْآنَ لَا يَكْبَرُ سِنِّيْ أَبَدًا ، اَوْ قَالَتْ قَرْنِيْ ، فَخَرَجَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلُوْثُ خِمَارَهَا حَتّٰى لَقِيَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى

اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهَا رَسُوۡلُ اللهِ : مَالَكِ يَا اُمَّ سُلَيۡمٍ ؟ فَقَالَتۡ : يَا نَبِيَّ اللهِ أَدَعَوۡتَ عَلٰى يَتِيۡمَتِيۡ ؟ قَالَ : وَمَا ذَاكِ يَا اُمَّ سُلَيۡمٍ ؟ قَالَتۡ : زَعَمَتۡ اَنَّكَ دَعَوۡتَ اَنۡ لَا يَكۡبَرَ سِنُّهَا وَلَا يَكۡبَرَ قَرۡنُهَا ۔ قَالَ : فَضَحِكَ رَسُوۡلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ : يَا اُمَّ سُلَيۡمٍ ! اَمَا تَعۡلَمِيۡنَ اَنَّ شَرۡطِيۡ عَلٰى رَبِّيۡ أَنِّيۡ اشۡتَرَطۡتُ عَلٰى رَبِّيۡ فَقُلۡتُ : اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ أَرۡضٰى كَمَا يَرۡضَى الۡبَشَرُ وَاَغۡضَبُ كَمَا يَغۡضَبُ الۡبَشَرُ فَاَيُّمَا أَحَدٍ دَعَوۡتُ عَلَيۡهِ مِنۡ اُمَّتِيۡ بِدَعۡوَةٍ لَيۡسَ لَهَا بِأَهۡلٍ اَنۡ يَّجۡعَلَهَا لَهٗ طَهُوۡرًا وَزَكَاةً وَقُرۡبَةً يُقَرِّبُهٗ بِهَا مِنۡهُ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ ۔ (مسلم کتاب البر والصلة باب من لعنه النبیؐ)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ اُمّ سلیم (جو حضرت انس کی والدہ تھیں) کے پاس ایک یتیم بچی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچّی کو دیکھا اور مزاحًا فرمایا : ہیں تم اتنی بڑی ہوگئی ہو، تیری عمر آئندہ نہ بڑھے۔

وہ یتیم لڑکی اُمّ سلیم کے پاس روتی ہوئی گئی۔ اُمّ سلیم نے کہا۔ بیٹی کیوں روتی ہو؟ اس نے جواب دیا کہ حضورؐ نے مجھے بددعا دی ہے کہ میری عمر بڑی نہ ہو۔ اب میں کبھی لمبی عمر نہ پاؤں گی۔ اور جلدی مَر جاؤں گی۔ اُمّ سلیم جلدی جلدی اپنی اوڑھنی لپیٹے چل پڑیں اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضورؐ نے اُمّ سلیم سے پوچھا کیا بات ہے؟ کیسے آئیں؟ اُمّ سلیم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی کیا آپؐ نے اس

یتیم بچّی کو یہ بددُعا دی ہے کہ اس کی عمر لمبی نہ ہو۔ حضورؐ نے فرمایا۔ یہ کیسے؟ اُمّ سلیم نے کہا کہ آپؐ نے اسے بددُعا دی ہے کہ اس کی عمر لمبی نہ ہو۔ حضور ہنس پڑے اور فرمایا۔ میں نے تو یونہی بچّی سے دل لگی کی بات کی ہے۔ اے اُمّ سلیم ! کیا تجھے معلوم نہیں کہ میں نے اپنے ربّ سے یہ شرط منوائی ہوئی ہے کہ میں انسان ہوں، خوش بھی ہوتا ہوں جیسے لوگ خوش ہوتے ہیں اور ناراض بھی ہوتا ہوں جیسے لوگ ناراض ہوتے ہیں، اگر میں ناراض ہوکر کسی کو بددعا بھی دوں اور وہ بددعا کا اہل نہیں ہے تو اے میرے اللہ! تو اس میری بددعا کو اس کیلئے طہارت پاکیزگی اور قربت کا ذریعہ بنادے، قیامت کے دن وہ تیرا قرب حاصل کرلے۔ یعنی اسے دعائے خیر میں بدل دے۔

۷۱۹ ـــــ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ! اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ : اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ وَالْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِهٖ ۔ قُلْتُ : اَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا وَاَکْثَرُهَا ثَمَنًا ۔ قُلْتُ : فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ ؟ قَالَ : تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ ۔ قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! أَرَأَیْتَ اِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ ؟ قَالَ : تَکُفُّ شَرَّكَ عَنِ النَّاسِ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلٰی نَفْسِكَ ۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان کون الایمان باللہ افضل الاعمال)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم سے پوچھا کہ عملوں میں سے کون سا عمل افضل ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اس کے راستہ میں جہاد کرنا۔ پھر میں نے پوچھا قربانیوں میں کون سی قربانی افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ ان جانوروں میں سے جو مالک کو زیادہ پسند ہو، زیادہ قیمتی ہو۔ میں نے عرض کی اگر میں ایسا نہ کرسکوں تو پھر کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا کسی کام کرنے والے کی مدد کر یا اناڑی جو اپنا کام اچھی طرح نہیں کرسکتا اس کا ہاتھ بٹا۔ پھر میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! اگر میں اس کام کو بھی پوری طرح نہ کر سکوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ لوگوں کو نقصان پہنچانے سے بچ۔ کیونکہ یہ بھی تیری طرف سے ایک طرح کا صدقہ ہے اور تیرے لئے فائدہ مند ہے۔

۷۲۰ —— عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِیْ بِطَرِيْقٍ اِشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِیْ كَانَ قَدْ بَلَغَ مِنِّیْ ، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهٗ مَآءً ثُمَّ اَمْسَكَهٗ بِفِيْهِ حَتّٰى رَقِیَ فَسَقَى الْكَلْبَ ، فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ لَنَا فِی الْبَهَآئِمِ اَجْرًا ؟ فَقَالَ : فِیْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ ، وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا : بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيْفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ اِذْ رَأَتْهُ بَغِیٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِیْٓ اِسْرَآئِيْلَ فَنَزَعَتْ

مُوْقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهٗ بِهٖ فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهٖ۔

(بخاری کتاب المساقاۃ باب فضل سقی الماء)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ایک آدمی راستے پر جا رہا تھا۔اسے سخت پیاس لگی۔وہ ایک کوئیں پر گیا اور اس میں اتر کر پانی پیا۔جب وہ نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتّا ہانپ رہا ہے اور گیلی مٹّی پیاس کے مارے چاٹ رہا ہے اس نے دل میں کہا کہ پیاس کی وجہ سے اس کتّے کو بھی اتنی ہی تکلیف پہنچی ہے جتنی تکلیف مجھے پہنچی تھی یہ سوچ کر وہ دوبارہ کوئیں میں اترا۔پانی سے اپنا موزا بھرا اور اس کو اپنے منہ میں پکڑ کر اوپر چڑھا اور کتّے کو پانی پلایا۔اللہ تعالیٰ نے اس کے اس فعل کو قبول فرمایا اور اس کو بخش دیا۔صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا چار پایوں پر رحم کرنے سے بھی ہمیں ثواب ملے گا۔آپؐ نے فرمایا۔ہر زندہ جان پر رحم کرنے میں ثواب ہے۔ایک اور روایت میں ہے کہ ایک پیاسا کتّا کنویں کا چکّر لگا رہا تھا اور پیاس سے مرا جا رہا تھا کہ بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت نے دیکھ لیا۔اس نے اپنا جُوتا اتارا اور اس سے پانی بھر کر کتّے کو پلایا۔اللہ تعالیٰ نے اس کی اس نیکی کی وجہ سے اُسے بخش دیا۔

۷۲۱ —— عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهٗ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَسَرَّ اِلَيَّ حَدِيْثًا لَا اُحَدِّثُ بِهٖ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ وَكَانَ اَحَبَّ فَاسْتَتَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ هَدَفًا اَوْ حَائِشَ نَخْلٍ قَالَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا جَمَلٌ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ: مَنْ رَّبُّ هٰذَا الْجَمَلِ ؟ لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ ؟ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: لِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ قَالَ : اَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِيْ مَلَّكَكَ اللّٰهُ اِيَّاهَا ؟ فَاِنَّهٗ شَكَا اِلَيَّ اَنَّكَ تُجِيْعُهٗ وَتُدْئِبُهٗ ۔ (ابوداؤد کتاب الجهاد باب ما يُؤمر به من القيام على الاداب)

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک دن اپنی سواری کے پیچھے مجھے بٹھایا اور کچھ راز کی باتیں مجھے بتائیں جنہیں میں کسی پر ظاہر نہیں کروں گا ۔ حضوؐر حوائجِ ضروریہ کیلئے پردے کا بڑا خیال رکھتے تھے اور دیوار یا کھجور کی جھاڑی وغیرہ کی اوٹ پسند فرماتے ۔ چنانچہ قضائے حاجت کے لئے حضوؐر ایک انصاری کے باغیچہ میں گئے تو ایک اونٹ حضوؐر کو دیکھ کر بلبلایا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے حضوؐر اس کے پاس گئے اور اس کے سر اور گدّی پر ہاتھ پھیرا۔ اس پر اونٹ خاموش ہو گیا۔ پھر حضوؐر نے دریافت فرمایا کہ یہ اونٹ کس کا ہے؟ ایک انصاری نے آکر بتایا کہ حضوؐر یہ میرا اونٹ ہے۔ حضوؐر نے اس سے کہا۔ کیا تمہیں خوفِ خدا نہیں آتا ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس اونٹ کا مالک بنایا ہے اور یہ شکایت کر رہا ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور کام

مشقّت کا لیتے ہو یعنی زیادہ بوجھ لادتے ہو۔

۷۲۲ ـــــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِیْ هِرَّةٍ : حَبَسَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ ، لَا هِیَ اَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا اِذْ هِیَ حَبَسَتْهَا وَلَا هِیَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ ـ

(مسلم کتاب قتل الحیات باب تحریم قتل الھرۃ، بخاری کتاب الانبیاء)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو بلّی کو تکلیف دینے کی وجہ سے سزا دی گئی۔ اس نے بلّی کو بند کر کے بھوکا مار دیا۔ نہ کھانا دیا نہ پانی اور نہ اس کو چھوڑا کہ زمین کے چوہے وغیرہ کھا کر گزارہ کر سکے۔ اس ظلم کی وجہ سے وہ آگ میں دھکیل دی گئی۔

۷۲۳ ـــــ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَرَأَيْنَا حُمَرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَاَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَرَةُ فَجَعَلَتْ تَعْرِشُ ، فَجَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا ؟ رُدُّوْا وَلَدَهَا اِلَيْهَا ـ رَأٰی قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَقْنَاهَا فَقَالَ : مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ ؟ قُلْنَا : نَحْنُ ، قَالَ : اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِیْ اَنْ يُّعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ ـ

(ابوداؤد کتاب الجھاد باب کراھیۃ حرق العدوّ بالنّار)

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے آپؐ کسی ضرورت کے لئے باہر تشریف لے گئے۔ ہم نے حُمرہ نامی ایک چڑیا دیکھی اس کے ساتھ اس کے دو۲ بچے بھی تھے۔ ہم نے اس کے دونوں بچّوں کو پکڑ لیا۔ حُمرہ نے سر پر منڈلانا شروع کر دیا۔ اس دوران حضور واپس تشریف لے آئے اور فرمایا کس نے اسے بچوں کی وجہ سے پریشان کیا ہے اس کے بچّوں کو واپس لوٹا دو۔ پھر آپؐ نے دیکھا کہ کسی نے چیونٹیوں کے بل کو جلا دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اسے کس نے جلایا ہے۔ ہم نے عرض کیا حضور ہم نے جلایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کیلئے مناسب نہیں کہ وہ کسی جاندار کو آگ سے جلائے۔

خادموں اور مزدوروں سے حسنِ سلوک

۷۲۴ ـــــ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ : رَأَيْتُ اَبَا ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلٰى غُلَامِهٖ مِثْلُهَا فَسَأَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَذَكَرَ اَنَّهٗ سَابَّ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَعَيَّرَهٗ بِاُمِّهٖ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ، هُمْ اِخْوَانُكُمْ ، وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ۔ وَلَا

تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَأَعِيْنُوْهُمْ ۔

(مسلم کتاب الایمان باب اطعام الملوک مِمَّا یأ کل ولباسه مما یلبس)

حضرت معرور بن سویدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذرؓ کو ایک خوبصورت جوڑا پہنے ہوئے دیکھا۔ ان کے غلام نے بھی ایسا ہی جوڑا پہن رکھا تھا۔ میں نے تعجّب سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں انہوں نے اپنے غلام کو بُرا بھلا کہا اور اس کی ماں کے عیب بیان کر کے اسے شرم دلائی۔ حضورؐ کو جب اس کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا۔ تم میں جہالت کی رگ ابھی باقی ہے۔ یعنی یہ جہالت کی حرکت ہے۔ یہ غلام تمہارے بھائی ہیں وہ تمہارے خادم ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری نگرانی میں دیا جس شخص کے ماتحت اس کا بھائی ہو وہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے ۔ وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے ۔ اپنے غلاموں سے ان کی طاقت سے زیادہ کام نہ لو۔ اگر تم کوئی مشکل کام ان کے سپرد کرو تو اس کام میں خود بھی ان کا ہاتھ بٹاؤ اور ان کی مدد کرو۔

۷۲۵ —— عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ...... قَالَ : لَقِيْنَا اَبَا الْيَسَرِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ ، وَعَلَى اَبِي الْيَسَرِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ فَقَالَ لَهُ اَبِيْ يَا عَمِّ ! ...... لَوْ اَنَّكَ اَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَاَعْطَيْتَهُ مَعَافِرِيَّكَ وَاَخَذْتَ مَعَافِرِيَّهُ وَاَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ فَمَسَحَ رَأْسِيْ

وَقَالَ : اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ ، يَاابْنَ اَخِيْ بَصَرَ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَسَمِعَ اُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى مَنَاطِ قَلْبِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ وَاَلْبِسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ وَكَانَ اَنْ اَعْطَيْتُهٗ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اَنْ يَأْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(مسلم کتاب الزھد باب حدیث جابر الطویل وقصة ابی الیَسَرِ)

حضرت عبادۃ بن ولید جو عبادۃ بن صامتؓ کے پوتے ہیں بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو یسرؓ سے ملے۔ ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا۔ ابو یسرؓ نے تہبند اور رنگ کی اور قمیض اور رنگ کی پہن رکھی تھی اور غلام نے بھی ایسا ہی لباس پہنا ہوا تھا۔ میرے والد نے ان سے کہا اے چچا۔ اگر آپ اپنے غلام سے تہبند والا کپڑا لے لیتے اور قمیص والا کپڑا اسے دے دیتے یا اس کا اُلٹ کر لیتے تو دونوں کا ایک ہی رنگ کا سوٹ بن جاتا۔ اس پر ابو یسر نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا۔ اے میرے بھتیجے! اللہ تعالیٰ تجھے برکت اور سمجھ دے میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور ان دونوں کانوں نے سُنا اور اپنے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس دل میں یہ بات تازہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تم اپنے غلاموں کو بھی وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو، وہی لباس پہناؤ، جو تم خود پہنتے ہو۔ اگر میں اس سے دنیوی مال ومتاع میں برابر کا سلوک کروں تو یہ میرے لئے اس بات سے بہت

زیادہ آسان ہے کہ یہ اگلے جہان میں میری نیکیاں لے جائے۔ یعنی اگر اس سے میں حُسنِ سلوک نہ کروں تو اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ اسے میری نیکیاں عطا کردے گا اور میں خالی رہ جاؤں۔

۷۲۶ ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا اَتٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَاِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ اَوْ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ فَاِنَّهٗ وَلِیَ عِلَاجَهٗ ۔ (بخاری کتاب العتق باب اذا اتاہ خادمہ بطعامہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کا نوکر کھانا تیار کر کے لائے اور تم اسے اپنے پاس بٹھا کر نہ کھلا سکو تو کم از کم ایک دو لقمے تو اسے کھانے کو دے دو کیونکہ اس نے یہ کھانا محنت کر کے تمہارے لئے تیار کیا ہے۔ اس میں اس کا بھی حق ہے۔

۷۲۷ ـــــ عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ نَشَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ وَالشَّفْقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْاِحْسَانُ اِلَى الْمَمْلُوْكِ ۔
(ترمذی صفۃ القیامۃ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ تین۳ باتیں جس میں ہوں اللہ تعالیٰ اُسے اپنی حفاظت اور رحمت میں رکھے گا اور اسے جنّت میں داخل کرے گا۔ پہلی یہ کہ وہ کمزوروں پر رحم

کرے، دوسری یہ کہ وہ ماں باپ سے محبت کرے۔ تیسری یہ کہ خادموں اورنوکروں سے اچھا سلوک کرے۔

۷۲۸ —— عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَعْطُوا الْاَجِیْرَ اَجْرَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُہٗ۔ (ابن ماجہ کتاب الرھون باب اجر الاجراء)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔

۷۲۹ —— عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثَلَاثَۃٌ أَنَا خَصْمُھُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ، رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَکَلَ ثَمَنَہٗ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْہُ وَلَمْ یُعْطِہٖ اَجْرَہٗ۔

(بخاری کتاب البیوع باب اثم من باع حرًّا و ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن مَیں سخت باز پُرس کروں گا۔ ایک وہ جس نے میرے نام پر کسی کو امان دی اور پھر دھوکا بازی اور غدّاری کی۔ دوسرا آدمی وہ ہے جس نے کسی آزاد کو پکڑ کر بیچ دیا اور اس کی قیمت لے کر کھا گیا۔ تیسرا آدمی وہ ہے جس نے کسی کو مزدوری پر رکھا، اس سے پورا پورا کام لیا لیکن اس کو طے شدہ مزدوری نہ دی۔

۷۳۰ —— قَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ: كَانَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مِنۡ أَحۡسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرۡسَلَنِیۡ يَوۡمًا لِحَاجَةٍ، فَقُلۡتُ: وَاللّٰهِ ! لَا اَذۡهَبُ، وَفِیۡ نَفۡسِیۡ أَنۡ أَذۡهَبَ لِمَا اَمَرَنِیۡ بِهٖ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجۡتُ حَتّٰی أَمُرَّ عَلٰى صِبۡيَانٍ وَهُمۡ يَلۡعَبُوۡنَ فِی السُّوۡقِ ، فَاِذَا رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَدۡ قَبَضَ بِقَفَایَ مِنۡ وَّرَائِیۡ، قَالَ: فَنَظَرۡتُ اِلَيۡهِ وَهُوَ يَضۡحَكُ فَقَالَ يَا أُنَيۡسُ ! أَذَهَبۡتَ حَيۡثُ أَمَرۡتُكَ ؟ قَالَ: قُلۡتُ: نَعَمۡ، أَنَا أَذۡهَبُ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ، قَالَ اَنَسٌ، وَاللّٰهِ ! لَقَدۡ خَدَمۡتُهٗ تِسۡعَ سِنِيۡنَ مَا عَلِمۡتُهٗ قَالَ لِشَیۡءٍ صَنَعۡتُهٗ، لِمَ فَعَلۡتَ كَذَا وَ كَذَا ؟ اَوۡلِشَیۡءٍ تَرَكۡتُهٗ، هَلَّا فَعَلۡتَ كَذَا وَ كَذَا۔ ؟

(مسلم كتاب الفضائل باب كان رسول الله احسن النّاس خلقا)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ایک بار آپؐ نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا۔میں نے کہا مَیں نہیں جاؤں گا،لیکن دل میں میرے یہ تھا کہ مَیں ضرور جاؤں گا کیونکہ حضورؐ حکم دے رہے ہیں بہرحال میں چل پڑا اور بازار میں کھیلتے ہوئے بچّوں کے پاس سے گزرا اور ان کے پاس کھڑا ہو گیا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پیچھے سے میری گردن پکڑ لی۔میں نے مڑکر آپ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔آپؐ نے فرمایا۔اُنَیس ! جس کام کی طرف میں نے تجھے بھیجا تھا وہاں گئے۔میں نے عرض کیا۔اے اللہ کے

رسول ! ہاں ابھی جاتا ہوں ۔ انسؓ کہتے ہیں خدا کی قسم ! میں نے نو سال تک حضورؐ کی خدمت کی ، مجھے علم نہیں کہ آپؐ نے کبھی فرمایا ہو کہ تُو نے یہ کام کیوں کیا یا کوئی کام نہ کیا تو آپ نے فرمایا ہو کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔

اتّحاد واتّفاق ، محبّت واخوّت اُلفت اور شفقت

۷۳۱ ـــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

(بخاری کتاب الایمان باب من الایمان ان یحب لاخیه ما یحب لنفسه)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ دوسرے کے لئے بھی وہی چیز پسند نہیں کرتا جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ یعنی اگر اپنے لئے آرام، سُکھ اور بھلائی چاہتا ہے تو دوسرے کے لئے بھی یہی چاہے۔

۷۳۲ ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ : اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ ؟ اَلْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ۔

(مسلم کتاب البرّ والصلة باب فی فضل الحب فی الله)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کے لئے ایک دوسرے سے محبّت کرتے تھے۔ آج جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں میں انہیں اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دوں گا۔

۷۳۳ —— عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ ۔ (ترمذی کتاب الزھد باب اعلام الحب وابوداؤد)

حضرت مقداد بن معدی کربؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب ایک آدمی اپنے بھائی سے محبّت کرے تو اپنے بھائی کو یہ بتا بھی دے کہ وہ اس سے محبّت کرتا ہے۔

۷۳۴ ——عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا ، وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا : فَيَرْضٰى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ، وَأَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا ، وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ ۔

(مسلم کتاب الاقضیة باب النھی عن کثرۃ المسائل من غیر حاجتہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری تین باتیں پسند کرتا ہے اور تین باتیں ناپسند۔ اُسے پسند ہے کہ تم اس کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور

سب کے سب اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اتفاق واتّحاد سے رہو اور تفرقہ بازی اختیار نہ کرو اور اُسے ناپسند ہے قیل وقال یعنی حُجّت بازی، کثرتِ سوال اور مال ضائع کرنا اور اُس کا بے جا خرچ کرنا۔

۷۳۵ ـــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهٗ۔

(ترمذی ابواب البرّ والصلة باب ماجاء فی المراء، مشکٰوة باب المزاح)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اپنے بھائی سے جھگڑے کی طرح نہ ڈالو اور نہ اس سے بیہودہ تحقیر آمیز مذاق کرو۔ اور نہ اس سے ایسا وعدہ کرو جسے پورا نہ کر سکو یعنی جھوٹے وعدے نہ کیا کرو۔

۷۳۶ ـــــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا ۔

(ابن ماجہ ابواب الحدود باب من شہر السلاح)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھاتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ یعنی اگر ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر حملہ کرتا ہے تو حملہ آور مسلمان نہیں رہتا۔

انفاق فی سبیل اللہ جود وسخا

صدقہ کی اہمیت

۷۳۷ ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ یَّوْمٍ یُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْهِ اِلَّا مَلَکَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُهُمَا : اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَیَقُوْلُ الْاٰخَرُ : اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا ۔

(بخاری کتاب الزکوۃ باب قول اللہ فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر صبح دو فرشتے اُترتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقشِ قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے۔ اے اللہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا مال ومتاع برباد کر۔

۷۳۸ ـــــ عَنْ خُرَیْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کُتِبَ لَهٗ سَبْعُمِائَةِ ضِعْفٍ ۔ (ترمذی باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ)

حضرت خریم بن فاتکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتا ہے۔ اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

۷۳۹ — عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فَمِ امْرَأَتِكَ۔

(بخاری کتاب الایمان باب انما الاعمال بالنیّۃ)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی رضا کی خاطر جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا اجر تمہیں ملے گا۔ یہاں تک کہ اگر اس نیت سے اپنی بیوی کے منہ میں بھی ایک لقمہ ڈالو گے تو اس کا بھی اجر ملے گا۔

۷۴۰ — عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَآءَ ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّآءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ ، قَالَ اَنَسٌ : فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ : لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ، جَاءَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْزَلَ عَلَيْكَ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ، وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَآءُ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَضَعْهَا يَا

رَسُوْلَ اللهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللهُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَخٍ ! ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ ۔ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ : اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ! فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ ۔

(بخاری کتاب التفسیر باب لن تنالوا البرّ حتّٰی تنفقوا ممّا تحبّون)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہؓ انصاری مدینہ کے انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے۔ ان کے کھجوروں کے باغات تھے جن میں سے سب سے زیادہ عمدہ باغ بیرحاؔ نامی تھا جو حضرت طلحہؓ کو بہت پسند تھا اور مسجد (نبویؐ) کے سامنے بالکل قریب تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالعموم اس باغ میں جاتے اور اس کا میٹھا اور عمدہ پانی پیتے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ جب تک تم اپنے پسندیدہ مال میں سے خرچ نہیں کرتے نیکی کو نہیں پا سکتے۔ تو حضرت ابوطلحہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپؐ پر اس مضمون کی آیت نازل ہوئی ہے اور میری سب سے پیاری جائیداد بیرحاؔ کا باغ ہے۔ میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں اور امیّد رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس نیکی کو قبول کرے گا اور میرے آخرت کے ذخیرہ میں شامل کرے گا۔ حضورؐ اپنی مرضی کے مطابق اس کو اپنے مَصرف میں لائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ واہ واہ! بہت ہی اعلیٰ اور عمدہ مال ہے، بڑا نفع مند ہے اور جو تُو نے کہا ہے

وہ بھی میں نے سن لیا ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ تم یہ باغ اپنے رشتہ داروں کو دے دو۔ چنانچہ ابوطلحہؓ نے وہ باغ اپنے قریبی رشتہ داروں اور چچیرے بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

۷۴۱ ـــــ عَنِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِیْ اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰی هَلَکَتِهٖ فِی الْحَقِّ ، وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِکْمَةً فَهُوَ یَقْضِیْ بِهَا وَیُعَلِّمُهَا ۔ (بخاری کتاب الزکوۃ باب انفاق المال فی حقه)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہِ حق میں خرچ کر دیا دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم وحکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔

۷۴۲ ـــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی قَرِیْبٌ مِنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِیْدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی بَعِیْدٌ مِنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِیْبٌ مِنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّخِیُّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی مِنَ الْعَابِدِ الْبَخِیْلِ ۔

(قشیریہ۔ الجود والسخاء صفحہ ۱۲۲)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے لوگوں سے قریب ہوتا ہے اور جنّت کے قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دُور ہوتا ہے۔ اس کے برعکس بخیل اللہ تعالیٰ سے دُور ہوتا ہے، لوگوں سے دُور ہوتا ہے، جنّت سے دُور ہوتا ہے لیکن دوزخ کے قریب ہوتا ہے۔ ان پڑھ سخی بخیل عابد سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔

۷۴۳ ــــ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِتَّقُوْا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ۔

(بخاری کتاب الزکوۃ باب اتقوا النّار ولو بشق تمرۃ)

حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دے کر آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی ہی استطاعت ہو۔

۷۴۴ ــــ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اِنَّ ثَلَاثَۃً مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰی فَاَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَبْتَلِیَھُمْ فَبَعَثَ اِلَیْھِمْ مَلَکًا فَاَتَی الْاَبْرَصَ۔ فَقَالَ : اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ ؟ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَیَذْھَبُ عَنِّی الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِیَ النَّاسُ فَمَسَحَہٗ فَذَھَبَ عَنْہُ قَذَرُہٗ وَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا۔ فَقَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ ؟ قَالَ : اَلْاِبِلُ۔ اَوْ قَالَ اَلْبَقَرُ، شَکَّ الرَّاوِیْ، فَاُعْطِیَ نَاقَۃً عُشَرَاءَ فَقَالَ : بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْھَا۔ فَاَتَی الْاَقْرَعَ فَقَالَ : اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ ؟ قَالَ : شَعْرٌ حَسَنٌ وَیَذْھَبُ عَنِّیْ ھٰذَا الَّذِیْ

قَذِرَنِیْ النَّاسُ فَمَسَحَہٗ فَذَھَبَ عَنْہُ وَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا۔ قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ ؟ قَالَ : اَلْبَقَرُ فَاُعْطِیَ بَقَرَۃً حَامِلًا ، قَالَ: بَارَکَ اللہُ لَکَ فِیْھَا ۔ فَاَتَی الْاَعْمٰی فَقَالَ : اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ ؟ قَالَ : اَنْ یَرُدَّ اللہُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَاُبْصِرُ بِہِ النَّاسَ فَمَسَحَہٗ فَرَدَّ اللہُ اِلَیْہِ بَصَرَہٗ ، قَالَ: فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ ؟ قَالَ : اَلْغَنَمُ ، فَاُعْطِیَ شَاۃً وَالِدًا ، فَاُنْتِجَ ھٰذَانِ وَوَلَّدَ ھٰذَا ، فَکَانَ لِھٰذَا وَادٍ مِنَ الْاِبِلِ وَلِھٰذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِھٰذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ ۔ ثُمَّ اِنَّہٗ اَتَی الْاَبْرَصَ فِیْ صُوْرَتِہٖ وَھَیْئَتِہٖ فَقَالَ : رَجُلٌ مِسْکِیْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللہِ ثُمَّ بِکَ اَسْأَلُکَ، بِالَّذِیْ اَعْطَاکَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ ، بَعِیْرًا اَتَبَلَّغُ بِہٖ فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ : اَلْحُقُوْقُ کَثِیْرَۃٌ ۔ فَقَالَ کَاَنِّیْ اَعْرِفُکَ اَلَمْ تَکُنْ اَبْرَصَ یَقْذَرُکَ النَّاسُ فَقِیْرًا فَاَعْطَاکَ اللہُ ؟ فَقَالَ لَہٗ اِنَّمَا وَرِثْتُ ھٰذَا الْمَالَ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ ، فَقَالَ اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللہُ اِلٰی مَا کُنْتَ وَاَتَی الْاَقْرَعَ فِیْ صُوْرَتِہٖ وَھَیْئَتِہٖ فَقَالَ لَہٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِھٰذَا وَرَدَّ عَلَیْہِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَیْہِ ھٰذَا ۔ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللہُ اِلٰی مَا کُنْتَ وَاَتَی الْاَعْمٰی فِیْ صُوْرَتِہٖ وَھَیْئَتِہٖ فَقَالَ : رَجُلٌ مِسْکِیْنٌ وَابْنُ سَبِیْلٍ انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللہِ ۔ ثُمَّ بِکَ اَسْأَلُکَ، بِالَّذِیْ رَدَّ عَلَیْکَ بَصَرَکَ ،شَاۃً اَتَبَلَّغُ بِھَا فِیْ سَفَرِیْ؟ فَقَالَ : قَدْ کُنْتُ اَعْمٰی فَرَدَّ اللہُ اِلَیَّ بَصَرِیْ وَفَقِیْرًا فَقَدْ

اَغْنَانِیْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَاشِئْتَ فَوَاللّٰہِ لَا اَجْھَدُكَ الْیَوْمَ بِشَیْءٍ اَخَذْتَہٗ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ : اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِیْتُمْ فَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلٰی صَاحِبَیْكَ۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب حدیث ابرص......ومسلم کتاب الزھد)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل کے تین آدمی تھے۔ایک کوڑھی، دوسرا گنجا، تیسرا اندھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی آزمائش کے لئے ان کے پاس انسانی شکل میں ایک فرشتہ بھیجا۔ پہلے وہ کوڑھی کے پاس آیا اور اسے کہا تجھے کیا چیز پسند ہے؟ اس نے جواب دیا خوبصورت رنگ، خوبصورت جلد، میری وہ بدصورتی جاتی رہے جس کی وجہ سے لوگوں کو مجھ سے گھن آتی ہے اس فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اس کی بیماری جاتی رہی اور خوبصورت رنگ اس کو مل گیا۔ پھر فرشتے نے کہا کون سا مال تجھے پسند ہے؟ اس نے اونٹ یا گائے کا نام لیا۔ اسے اعلیٰ درجہ کی دس ماہہ حاملہ اونٹنیاں دے دی گئیں۔فرشتے نے دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ تیرے مال میں برکت دے پھر وہ گنجے کے پاس گیا ور اسے کہا کون سی چیز تجھے زیادہ پسند ہے؟ اس نے جواب دیا۔خوبصورت بال ملیں اور گنجے پن کی بیماری چلی جائے جس کی وجہ سے لوگوں کو مجھ سے گھن آتی ہے۔فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری جاتی رہی اور خوبصورت بال اس کے اُگ آئے۔ پھر فرشتے نے کہا کون سا مال تجھے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا۔گائیں۔فرشتے

نے اس کو گابھن گائیں دے دیں اور دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کے مال میں برکت دے۔ پھر وہ اندھے کے پاس گیا اور کہا کہ تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے جواب دیا۔ میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری نظر کو لوٹا دے تا کہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو نظر واپس دے دی۔ پھر فرشتے نے پوچھا کون سا مال تجھے زیادہ پسند ہے؟ اس نے جواب دیا بکریاں۔ چنانچہ خوب بچّے دینے والی بکریاں اسے دے دی گئیں۔ پس اونٹ، گائیں اور بکریاں خوب پھلی پھولیں۔ اونٹوں کی قطاروں، گائیوں کے گلوں اور بکریوں کے ریوڑوں سے وادیاں بھر گئیں۔ کچھ مدّت کے بعد پھر فرشتہ کوڑھی کے پاس خاص غریبانہ شکل وصورت میں آیا اور کہا میں غریب آدمی ہوں۔ میرے تمام ذرائع ختم ہو چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی مدد کے سوا آج میرا کوئی وسیلہ نہیں جس سے میں منزِل مقصود تک پہنچ سکوں، میں اس خدا تعالیٰ کا واسطہ دے کر تجھ سے ایک اونٹ مانگتا ہوں جس نے تجھے خوبصورت رنگ دیا، ملائم جلد دی اور بے شمار مال عنایت کیا۔ اس پر اس نے کہا مجھ پر بہت سی ذمہ داریاں ہیں، میں ہر ایک کو کس طرح دے سکتا ہوں۔ انسان نما فرشتہ نے کہا۔ تو وہی کوڑھی غریب اور محتاج نہیں ہے۔ جس سے لوگوں کو گھن آتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے صحت عطا فرمائی اور مال دیا۔ اس پر وہ بولا۔ تم کیسی باتیں کرتے ہو؟ مال تو مجھے آباؤ اجداد سے ورثہ میں ملا ہے یعنی میں خاندانی امیر ہوں۔ اس پر فرشتہ نے کہا اگر تُو جھوٹا ہے تو اللہ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو پہلے تھا۔ پھر وہ گنجے کے

پاس آیا اور اس کو بھی وہی کہا جو پہلے کو کہا تھا اس نے بھی وہی جواب دیا جو پہلے نے دیا تھا اس پر فرشتہ نے کہا اگر تُو جھوٹ بول رہا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تُو پہلے تھا۔ پھر وہ فرشتہ اسی ہیئت اور صورت میں اندھے کے پاس آیا اور اسے مخاطب کر کے کہا میں غریب مسافر ہوں۔ سفر کے ذرائع ختم ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ کی مدد کے سوا منزلِ مقصود تک پہنچنے کا کوئی وسیلہ نہیں پاتا تجھ سے میں اس خدا کا واسطہ دیکر مانگتا ہوں جس نے تجھے تیری نظر واپس دے دی اور تجھے مال و دولت سے نوازا۔ اس آدمی نے کہا بے شک میں اندھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے نظر عطا کی۔ غریب تھا اس نے مال دیا۔ جتنا چاہو اس مال میں سے لے لو اور جتنا چاہو چھوڑ دو۔ سب کچھ اسی کا دیا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کی قسم آج جو کچھ بھی تم لو اس میں سے کسی قسم کی تکلیف اور تنگی محسوس نہیں کروں گا۔ اس پر اس انسان نما فرشتہ نے کہا اپنا مال اپنے پاس رکھ۔ یہ تو تمہاری آزمائش تھی۔ اللہ تعالیٰ تجھ سے خوش ہے اور تیرے دوسرے ساتھیوں سے ناراض ہے۔ تو اس کی رحمت کا مستحق اور وہ اس کے غضب کے مورد بن گئے۔

۷۴۵ ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِیْ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِیْ سَحَابَةٍ : اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَآءَهٗ فِیْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَآءَ كُلَّهٗ فَتَتَبَّعَ الْمَآءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِیْ حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَآءَ بِمِسْحَاتِهٖ ، فَقَالَ لَهٗ : يَا عَبْدَ اللّٰهِ ! مَا اسْمُكَ ؟ قَالَ : فُلَانٌ

لِلْاِسْمِ الَّذِیْ سَمِعَ فِی السَّحَابَۃِ فَقَالَ لَہٗ : یَا عَبْدَ اللّٰہِ ! لِمَ تَسْأَلُنِیْ عَنِ اسْمِیْ ؟ فَقَالَ : إِنِّیْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِی السَّحَابِ الَّذِیْ ھٰذَا مَآؤُہٗ ، یَقُوْلُ : اِسْقِ حَدِیْقَۃَ فُلَانٍ لِاِسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِیْھَا ؟ فَقَالَ : اَمَّا اِذْ قُلْتَ ھٰذَا فَاِنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مَا یَخْرُجُ مِنْھَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِہٖ وَاٰکُلُ اَنَا وَعِیَالِیْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِیْھَا ثُلُثَہٗ ۔

(مسلم کتاب الزھد باب الصدقۃ فی المساکین)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قصّہ بیان کیا کہ ایک آدمی بے آب وگیاہ جنگل میں جارہا تھا۔ بادل گھرے ہوئے تھے۔ اس نے بادل میں سے آواز سُنی کہ اے بادل فلاں نیک انسان کے باغ کو سیراب کر۔ وہ بادل اس طرف کو ہٹ گیا۔ پتھریلی سطح مرتفع پر بارش برسی ۔ پانی ایک چھوٹے سے نالے میں بہنے لگا۔ وہ شخص بھی اس نالے کے کنارے کنارے چل پڑا کیا دیکھتا ہے کہ یہ نالہ ایک باغ میں جا داخل ہوا ہے اور باغ کا مالک کدال سے پانی ادھر اُدھر مختلف کیاریوں میں لگا رہا ہے ۔ اس آدمی نے باغ کے مالک سے پوچھا۔ اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے وہی نام بتایا جو اس مسافر نے اس بادل میں سے سُنا تھا۔ پھر باغ کے مالک نے اس مسافر سے پوچھا۔ اے اللہ کے بندے! تم مجھ سے میرا نام کیوں پوچھتے ہو؟ اس نے کہا میں نے اس بادل میں سے جس کی بارش کا تم پانی لگا رہے ہو یہ آواز سُنی تھی کہ اے بادل

فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کر۔تم نے کون سا ایسا نیک عمل کیا ہے جس کا یہ بدلہ تجھ کو ملا ہے۔ باغ کے مالک نے کہا۔اگر آپ پوچھتے ہیں تو سنیں۔ میرا طریقِ کار یہ ہے کہ اس باغ سے جو پیداوار ہوتی ہے اس کا ایک تہائی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں، ایک تہائی اپنے اور اپنے اہل وعیال کے گزارہ کے لئے رکھتا ہوں اور باقی ایک تہائی دوبارہ ان کھیتوں میں بیج کے طور پر استعمال کرتا ہوں۔

۷۴۶ ـــــ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ اَنْ يُّعْطِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ وَلٰكِنِ ابْتَعْ عَلَيَّ فَاِذَا جَاءَنِيْ شَيْءٌ قَضَيْتُهُ . فَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَدْ اَعْطَيْتَهُ فَمَا كَلَّفَ اللّٰهُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَرَفَ الْبَشَرَ فِيْ وَجْهِهٖ لِقَوْلِ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا اُمِرْتُ ۔

(شمائل الترمذی باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے سوال کیا کہ کچھ عطا فرماویں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تمہیں دینے کے لئے میرے پاس

کچھ نہیں ہے لیکن میری طرف سے اپنی ضرورت کی چیز ادھار خرید لو یہ تیرا مجھ پر قرض رہا جب میرے پاس کوئی مال آئے گا تو میں ادا کر دوں گا۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ اسے دے چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وہ ذمّہ داری آپؐ پر نہیں ڈالی جو آپؐ کے بس میں نہیں۔

حضورؐ نے حضرت عمرؓ کی اس بات کو ناپسند فرمایا۔ اتنے میں ایک انصاری کہنے لگا یا رسول اللہ خوب خرچ کریں اور عرش والے خدا کے بارہ میں یہ کبھی نہ سوچیں کہ وہ آپؐ کا ہاتھ تنگ رکھے گا۔ انصاری کی یہ بات حضور کو بہت پسند آئی اور آپؐ کا چہرہ مبارک بشاشت سے کِھل گیا اور مسکرا کر فرمایا مجھے سوچ کے اسی انداز کا حکم دیا گیا ہے۔

۷۴۷ —— عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : بَیْنَمَا نَحْنُ فِیْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ عَلٰی رَاحِلَۃٍ لَہٗ فَجَعَلَ یَصْرِفُ بَصَرَہٗ یَمِیْنًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنْ کَانَ مَعَہٗ فَضْلُ ظَھْرٍ فَلْیَعُدْ بِہٖ عَلٰی مَنْ لَا ظَھْرَ لَہٗ وَمَنْ کَانَ لَہٗ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْیَعُدْ بِہٖ عَلٰی مَنْ لَا زَادَ لَہٗ ۔ فَذَکَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ وَمَا ذَکَرَ حَتّٰی رَاَیْنَا اَنَّہٗ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِنَّا فِیْ فَضْلٍ۔

(مسلم کتاب اللقطہ باب استحباب المؤاساۃ بفضول المال)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم سفر تھے۔ایک شخص سواری پر آیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا یعنی بڑا ضرورت مند نظر آتا تھا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جس کے پاس زائد سواری ہو اسے دے دے جس کے پاس سواری نہیں۔جس شخص کے پاس زائد خوراک ہے وہ اسے دے دے جس کے پاس کوئی زادِراہ نہیں۔آپؐ نے اسی طرح مال کی مختلف اقسام کا ذکر فرمایا۔ یہاں تک کہ ہم سمجھنے لگے کہ شائد ضرورت سے زیادہ اموال میں کسی کا کوئی ذاتی حق ہی نہیں اور اسے چاہئے کہ وہ اس زائد مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے پر ہمیشہ تیار رہے۔

۷۴۸ —— عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ: بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا۔

(ترمذی ابواب صفة القیامة۔ الترغیب والترهیب جلد ۲ صفحه ۱۲۹)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کروائی (اور اس کا گوشت غرباء میں تقسیم کیا اور کچھ گھر میں بھی کھانے کے لئے رکھ لیا) اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کس قدر گوشت بچ گیا عائشہ نے جواب دیا دستی بچی ہے۔ یہ سن کر حضور نے فرمایا سارا بچ گیا ہے سوائے اس دستی کے۔ یعنی جس قدر تقسیم کیا گیا وہ ثواب ملنے کی وجہ سے بچ گیا ہے اور جو بچا کر خود کھانے کیلئے رکھا ہے چونکہ اس کا ثواب نہیں ملے گا۔اس لئے حقیقةً وہ نہیں بچا

ہدیہ، مصافحہ، ہبہ کی اہمیت

۷۴۹ —— عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُرَاسَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : تَصَافَحُوْا يَذْهَبُ الْغِلُّ وَتَهَادُّوا تَحَابُّوْا تَذْهَبُ الشَّحْنَاءُ۔

(مؤطا امام مالک باب ماجاء فی المهاجرة)

حضرت عطاء بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں مصافحہ کیا کرو اس سے بُغض اور کینہ دُور ہو جائے گا اور آپس میں تحفے تحائف دیا کرو اس سے ایک دوسرے سے محبّت زیادہ ہوگی اور عداوت اور رنجش دُور ہو جائے گی۔

۷۵۰ —— عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَهُ بِلَبَنٍ وَجَدَايَةٍ وَضَغَابِيْسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلَى الْوَادِيْ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ وَلَمْ اَسْتَأْذِنْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِرْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ، أَ اَدْخُلُ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الاستیذان ، ترمذی کتاب الاستیذان باب فی التسلیم قبل الاستیذان)

حضرت کلدہ بن حنبلؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے صفوان بن امیّہ نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ، ہرن کے بچّے کا گوشت اور ککڑیاں دے کر بھیجا۔ میں حضوؐر کے پاس بلا اجازت اور بغیر سلام کہے چلا گیا۔ آپؐ نے مجھے فرمایا۔ پہلے باہر واپس جاؤ پھر السلام علیکم کہہ کر اندر آنے کیلئے اجازت مانگو۔

۷۵۱ —— عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهٗ مِثْلَ هٰذَا ؟ فَقَالَ : لَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَارْجِعْهُ، وَفِيْ رِوَايَةٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ : أَفَعَلْتَ هٰذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ ؟ قَالَ : لَا، قَالَ : اِتَّقُوا اللهَ وَاعْدِلُوْا فِيْ اَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ اَبِيْ فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ، وَفِيْ رِوَايَةٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا بَشِيْرُ اَلَكَ وَلَدٌ سِوٰى هٰذَا ؟ فَقَالَ : نَعَمْ، قَالَ : اَكُلُّهُمْ وَهَبْتَ لَهٗ مِثْلَ هٰذَا ؟ قَالَ : لَا، قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِيْ اِذًا فَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ۔

(بخاری کتاب الھبۃ باب الھبۃ للولد و اذا اعطی بعض ولدہ شیئا)

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ ان کے ابّا جان ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور عرض کیا میں نے اپنے اس بچّے کو ایک غلام تحفۃً دیا ہے۔ حضوؐر نے فرمایا کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایسا تحفہ دیا ہے۔ میرے ابّا نے عرض کیا۔ نہیں حضوؐر۔ آپؐ نے فرمایا یہ تحفہ

واپس لے لو۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضوؐر نے فرمایا : اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد سے انصاف اور مساوات کا سلوک کرو۔ اس پر میرے والد نے وہ تحفہ واپس لے لیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضوؐر نے فرمایا مجھے اس ھبہ کا گواہ نہ بناؤ کیونکہ میں ظلم کا گواہ نہیں بن سکتا۔

۷۵۲ —— عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلَّذِیْ یَعُوْدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَرْجِعُ فِیْ قَیْئِہٖ۔

(مسلم کتاب الهبات باب تحريم الرجوع فی الصدقة والهبة بعد القبض)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہبّہ کرکے چیز واپس لے وہ اس کُتّے کی طرح ہے جو اپنی کی ہوئی قَے کو چاٹتا ہے۔

دولت اور شکر نعمت احسان کا شکریہ

۷۵۳ —— عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یَّرٰی اَثَرَ نِعْمَتِہٖ عَلٰی عَبْدِہٖ۔

(ترمذی کتاب الادب باب ان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہٖ علی عبدہ)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اپنے فضل اور اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے یعنی خوشحالی کا اظہار اور توفیق کے مطابق اچھا لباس اور عمدہ رہن سہن اللہ تعالیٰ کو پسند ہے بشرطیکہ اس میں تکبّر اور اسراف کا پہلو نہ ہو۔

۷۵۴ ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَیْنَا اَیُّوْبُ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا فَخَرَّ عَلَیْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَیُّوْبُ یَحْثِیْ فِیْ ثَوْبِهٖ ۔ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ عَزَّ وَجَلَّ : یَا اَیُّوْبُ ! اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَیْتُكَ عَمَّا تَرٰی ؟ قَالَ : بَلٰی وَعِزَّتِكَ ! وَلٰكِنْ لَا غِنٰی بِیْ عَنْ بَرَكَتِكَ ۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب وایوب اذ نادٰی ربّہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دفعہ حضرت ایوب علیہ السلام ننگے نہا رہے تھے کہ اسی اثناء میں سونے کی ٹڈیوں کی بارش ہونے لگی (غالباً یہ کشفی نظارہ تھا) حضرت ایّوب علیہ السلام دوڑ کر ٹڈیوں کو جمع کرنے لگے (اور اپنے ننگے ہونے کا بھی خیال نہ کیا) اس پر اللہ تعالیٰ کی ان کو آواز آئی۔ اے ایّوب! کیا میں نے تجھے سب کچھ نہیں دیا۔ اور تجھے بے نیاز نہیں کر دیا۔ پھر ان ٹڈیوں کی اتنی حرص کیوں؟ اس پر حضرت ایّوب علیہ السلام نے جواب دیا

میرے ربّ تیری عزّت کی قسم یہ بالکل ٹھیک ہے لیکن تیری رحمت اور برکت سے کون بے نیاز ہوسکتا ہے۔

۷۵۵ ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَتَ اللهِ عَلَیْكُمْ ، وَفِیْ رِوَایَةِ الْبُخَارِیِّ ، اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ۔

(بخاری کتاب الرقاق باب ینظر الی من ھو اسفل منہ، مسلم کتاب الزھد)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی طرف دیکھو جو تم سے کم درجہ کا ہے کم وسائل والا ہے۔ لیکن اس شخص کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر اور اچھی حالت میں ہے۔ یہ بھی شکر کا ایک انداز ہے۔

۷۵۶ ــــ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صُنِعَ اِلَیْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ : جَزَاكَ اللهُ خَیْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَآءِ۔

(ترمذی کتاب البرّ والصلۃ باب فی ثناء بالمعروف)

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر کوئی احسان کیا گیا ہو اور وہ احسان کرنے والے کو کہے اللہ تجھے اس کی جزائے خیر اور اس کا بہتر بدلہ دے تو اس نے ثناء کا حق ادا کر دیا

یعنی ایک حد تک شکریہ کا فرض پورا کر دیا۔

۷۵۷ —— عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ اُعْطِیَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْیُجْزِ بِهٖ فَاِنْ لَمْ یَجِدْ فَلْیُثْنِ بِهٖ فَمَنْ اَثْنٰی بِهٖ فَقَدْ شَكَرَهٗ وَمَنْ كَتَمَهٗ فَقَدْ كَفَرَهٗ۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی شکر المعروف)

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص کو کوئی تحفہ دیا جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کا بدلہ دے۔ اگر وہ بدلہ دینے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ تعریف کے رنگ میں اس کا ذکر کرے اگر اس نے ایسا کیا تو گویا اس نے شکر کا حق ادا کر دیا۔ اگر اس نے بات کو چھپایا تعریف کا ایک کلمہ تک نہ کہا تو گویا وہ ناشکری کا مرتکب ہوا۔

وقارِ عمل ۔ کسبِ حلال
اور
سوال سے بچنا

۷۵۸ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِیًّا اِلَّا رَعَی الْغَنَمَ ، قَالَ

اَصْحَابُهٗ ، وَاَنْتَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰی قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ ۔ (بخاری کتاب الاجارات باب رعی الغنم علی قراریط)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی نے قبل از بعثت بکریاں چرائی ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کیا حضورؐ نے بھی؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں کچھ معاوضہ پر میں بھی مکّہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔

۷۵۹ — عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ ۔

(مشکوۃ باب کسب وطلب الحلال صفحہ ۲۴۲ بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ کے مقرّر کردہ فرائض کی طرح محنت کی کمائی بھی فرض ہے۔

۷۶۰ — عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ ۔ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ ۔ (بخاری کتاب البیوع باب کسب الرجل وعملہ بیدہ)

حضرت مقدادؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی روزی سے بہتر کوئی روزی نہیں۔ جیسا

کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کھایا کرتے تھے۔

۷۶۱ ـــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاَنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ ـ

(ترمذی ابواب الاحکام باب ان الوالد یاخذ من مال ولده)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاکیزہ خوراک وہ ہے جو تم خود کما کر کھاؤ۔ اور تمہاری اولاد بھی تمہاری عمدہ کمائی میں شامل ہے۔

۷۶۲ ـــــ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ فَقَالَ : اَمَا فِيْ بَيْتِكَ شَيْءٌ ؟ قَالَ : بَلٰى ، حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهٗ وَنَبْسُطُ بَعْضَهٗ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيْهِ مِنَ الْمَآءِ ، قَالَ : اِئْتِنِيْ بِهِمَا قَالَ : فَاَتَاهُ بِهِمَا فَاَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ : مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَيْنِ ؟ قَالَ رَجُلٌ : اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ ـ قَالَ : مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ ؟ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ـ قَالَ رَجُلٌ : اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا اِيَّاهُ وَاَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا الْاَنْصَارِيَّ وَقَالَ : اِشْتَرِ بِاَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ اِلٰى اَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْاٰخَرِ قَدُّوْمًا فَاْتِنِيْ بِهٖ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشَدَّ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عُوْدًا بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ لَهٗ : اِذْهَبْ. فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا اَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيْعُ فَجَاءَ وَقَدْ اَصَابَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرٰى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هٰذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَجِيْءَ الْمَسْأَلَةُ نُكْتَةً فِيْ وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ اِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِثَلَاثَةٍ لِّذِيْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ اَوْلِذِيْ غُرْمٍ مُقْطِعٍ اَوْلِذِيْ دَمٍ مُوْجِعٍ۔

(ابوداؤد کتاب الزکٰوۃ باب ماتجوز فیہ المسألۃ)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری سوالی بن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضوؐر نے اس سے دریافت فرمایا کہ تمہارے گھر میں کچھ ہے اس نے عرض کیا ایک چادر ہے جسے آدھا بچھاتا ہوں اور آدھا اوڑھتا ہوں اور چھاگل ہے جس میں پانی پیتا ہوں۔حضوؐر نے فرمایا جاؤ دونوں چیزیں لے آؤ۔ وہ دونوں چیزیں لے کر حاضر ہوگیا۔حضوؐر نے ان کو لے کر فرمایا۔ یہ دونوں چیزیں کون خریدتا ہے؟ ایک شخص نے کہا میں ایک درہم میں خریدتا ہوں۔حضوؐر نے دو۲ تین۳ مرتبہ فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ اس پر ایک اور شخص نے کہا کہ میں دو درہم میں خریدتا ہوں۔حضوؐر نے وہ چیزیں اُسے دو درہم میں دے دیں۔ اور اس انصاری کو کہا کہ یہ لو ایک درہم سے کھانے پینے کی چیزیں خرید کر گھر دے دو اور دوسرے درہم کی کلہاڑی خرید کر میرے پاس لے آؤ۔جب وہ کلہاڑی خرید کر حضوؐر کی خدمت میں حاضر ہوا تو

حضور علیہ السلام نے اس میں خود لکڑی کا دستہ ڈالا اور اس شخص سے فرمایا : جاؤ اور اس سے لکڑیاں کاٹ کاٹ کر فروخت کرو اور پندرہ دن سے پہلے میں تجھے ادھر آتا نہ دیکھوں۔ وہ شخص لکڑیاں کاٹ کر اور لا کر بیچتا رہا یہاں تک کہ جب وہ حضورؐ کے پاس آیا تو اس نے دس درہم کما لئے تھے۔ چنانچہ ان درہموں سے اس نے کچھ کے کپڑے خریدے اور کچھ کا کھانے پینے کا سامان خریدا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ تیرے لئے خود کما کر کھانا اس بات سے زیادہ اچھا ہے کہ تُو دردر مانگتا پھرے اور قیامت کے دن اس حالت میں اللہ کے حضور آئے کہ تیرا چہرہ خراش زدہ ہو۔ دیکھو مانگنا صرف تین شخصوں کے لئے جائز ہے ایک وہ شخص جو غربت کی وجہ سے پس گیا ہو۔ دوسرے وہ شخص جس پر ناحق مصیبت آپڑی ہو اور اس قرض کے بوجھ تلے دب گیا ہو اور اس کے ادا کرنے کی کوئی صورت نہ دیکھتا ہو۔ تیسرے وہ شخص جس کے ہاتھ سے کوئی غلطی سے قتل ہو گیا ہو اور اس وجہ سے اس نے دیت یعنی خون بہا ادا کرنا ہو۔

۷۶۳ ـــــ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَاَنْ يَّأْخُذَ اَحَدُكُمْ اَحْبُلَهٗ ثُمَّ يَأْتِيَ الْجَبَلَ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةٍ مِّنْ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْأَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ۔

(بخاری کتاب الزکوة باب استعفاف عن المسألة)

حضرت زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص رسّی لے کر جنگل میں جاتا ہے اور وہاں سے لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر بازار میں آتا ہے اور اسے بیچتا ہے اور اس طرح اپنا گزارہ چلاتا ہے اور اپنی آبرو اور خودداری پر حرف نہیں آنے دیتا وہ بہت ہی معزز ہے اور اس کا یہ طرز عمل لوگوں سے بھیک مانگنے سے ہزار درجہ بہتر ہے نہ معلوم وہ لوگ اس کے مانگنے پر اسے کچھ دیں یا نہ دیں۔

۷۶۴ ــــ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : طُلِّقَتْ خَالَتِیْ ثَلَاثًا فَخَرَجَتْ تَجُدُّ نَخْلًا لَّھَا فَلَقِیَھَا رَجُلٌ فَنَھَاھَا فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ ذٰلِكَ لَہٗ فَقَالَ : اُخْرُجِیْ فَجُدِّیْ نَخْلَكِ لَعَلَّكِ اَنْ تُصَدِّقِیْ مِنْہُ اَوْ تَفْعَلِیْ خَیْرًا۔

(ابوداؤد کتاب الطلاق باب فی المبتوتۃ تخرج بالنھار)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ کو تین طلاقیں مل گئی تھیں۔ اس حالت میں وہ اپنے گزارہ کے لئے کھجوریں توڑنے نکلیں تو ایک آدمی نے ایامِ عدّت میں گھر سے نکلنے سے انہیں منع کیا۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور اس واقعہ کا ذکر کیا۔ حضورؐ نے فرمایا کھجوریں توڑنے جایا کرو ہوسکتا ہے کہ تم اس میں سے کچھ صدقہ خیرات کرو یا نیک راستہ اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کرو۔

۷۶۵ ــــ عَنِ ابْنِ اَعْبُدَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ لِیْ عَلِیٌّ : اَلَا

اُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مِنْ اَحَبِّ اَهْلِهِ اِلَيْهِ . قُلْتُ : بَلٰى ! قَالَ : اِنَّهَا جَرَّتْ بِالرَّحٰى حَتّٰى اَثَّرَ فِيْ يَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتّٰى اَثَّرَ فِيْ نَحْرِهَا وَكَنَسَتِ الْبَيْتَ حَتّٰى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدَمٌ فَقُلْتُ : لَوْ اَتَيْتِ اَبَاكِ فَسَاَلْتِهِ خَادِمًا فَاَتَتْهُ فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَّاثًا فَرَجَعَتْ فَاَتَاهَا مِنَ الْغَدِ فَقَالَ : مَا كَانَ حَاجَتُكِ ؟ فَسَكَتَتْ . فَقُلْتُ : اَنَا اُحَدِّثُكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ! جَرَّتْ بِالرَّحٰى حَتّٰى اَثَّرَتْ فِيْ يَدِهَا وَحَمَلَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتّٰى اَثَّرَتْ فِيْ نَحْرِهَا فَلَمَّا اَنْ جَاءَكَ الْخَدَمُ اَمَرْتُهَا اَنْ تَاْتِيَكَ فَتَسْتَخْدِمُكَ خَادِمًا يُقِيْهَا حَرَّمَا هِيَ فِيْهِ قَالَ : اِتَّقِي اللهَ يَا فَاطِمَةُ ! وَاَدِّيْ فَرِيْضَةَ رَبِّكِ وَاعْمَلِيْ عَمَلَ اَهْلِكِ فَاِذَا اَخَذْتِ مَضْجَعَكِ فَسَبِّحِيْ ثَلَاثًا وَثَلٰثِيْنَ وَاحْمَدِيْ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبِّرِيْ اَرْبَعًا وَثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ مِائَةٌ فَهِيَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ ـ قَالَتْ رَضِيْتُ عَنِ اللهِ وَعَنْ رَسُوْلِهٖ ـ

(ابوداؤد کتاب الخراج والفی والامارۃ۔ باب فی بیان مواضع قسم الخمس)

حضرت ابن اعبد بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت علیؓ نے کہا کہ کیا میں تجھے اپنا اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا ایک واقعہ نہ سناؤں؟ حضرت فاطمہؓ تمام رشتہ داروں میں حضورؐ کو سب سے

زیادہ عزیز تھیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں ضرور سنائیں۔ اس پر حضرت علیؓ سنانے لگے کہ چکّی چلا چلا کر فاطمہ کے ہاتھ میں گٹّے اور پانی ڈھوڈھو کر سینے پر مشکیزہ کے نشان پڑ گئے تھے اور گھر میں جھاڑو دینے کی وجہ سے کپڑے میلے کچیلے ہوجاتے تھے۔ اس عرصہ میں حضوؐر کے پاس کچھ خادم آئے۔ میں نے کہا فاطمہ حضوؐر کے پاس خادم آئے ہوئے ہیں اگر مانگو گی تو ایک آدھ مل جائے گا۔ جاؤ جا کر کوئی خادم مانگ لو۔ جب وہ حضوؐر کے پاس آئیں تو دیکھا کہ لوگ بیٹھے باتیں کر رہے ہیں وہ اس دن واپس آ گئیں پھر دوسرے دن گئیں۔ حضوؐر نے پوچھا کیسے آئی ہو تو وہ خاموش رہیں۔ میں نے کہا حضور میں بتاتا ہوں یہ کس لئے آئی ہے۔ چکّی چلا چلا کر ہاتھ میں گٹّے پڑ گئے ہیں اور مشک اٹھا اٹھا کر سینے پر نشان نظر آتے ہیں۔ اور آپؐ نے فرمایا تھا کہ اگر میرے پاس خادم آئے تو میں تمہیں دوں گا۔ پس آپؐ اسے کوئی خادم دے دیں تا کہ وہ اس جانکاہ محنت سے بچ جائے۔

حضور علیہ السّلام یہ سُن کر فرمانے لگے فاطمہ! اللہ سے ڈرو اپنے ربّ کے فرائض ادا کرو۔ گھر کے کام کاج خود کرو۔ جب رات کو سونے لگو تو ۳۳بار سبحان اللہ۔ ۳۳بار الحمد للہ اور ۳۴بار اَللّٰہ اکبر کا ذکر کرو۔ یہ کُل سو بار ہوئے۔ یہ طرزِ عمل نوکر چاکر کی تمنّا سے زیادہ بہتر ہے۔ اس پر فاطمہؓ نے عرض کیا میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی رضا پر راضی ہوں۔

٧٦٦ —— عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ : اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى۔ وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ، وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّآئِلَةُ۔

(مسلم کتاب الزکوۃ۔ باب بیان ان الید العلیا خیر من الید السفلی)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا : لوگوں کو سوال کرنے سے بچنا چاہئے۔ اوپر والا ہاتھ جو کہ خرچ کرنے والا ہے نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

۷۶۷ ــــ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ۔ ثُمَّ سَأَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ۔ ثُمَّ سَأَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ۔ ثُمَّ قَالَ : يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ۔ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى۔ قَالَ : حَكِيْمٌ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَأُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا : فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدْعُوْ حَكِيْمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَآءَ فَيَأْبٰى اَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهٗ فَاَبٰى اَنْ يَّقْبَلَهٗ، فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ ! اِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ عَلٰى حَكِيْمٍ اَنِّيْ اَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِيْ قَسَمَهُ اللّٰهُ لَهٗ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبٰى اَنْ يَأْخُذَهٗ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيْمٌ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ۔

(بخاری کتاب الوصیۃ باب تاویل قولہ من بعد وصیۃ یوصی بھا)

حضرت حکیم بن حزامؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ امداد کے لئے عرض کیا تو آپؐ نے میرے سوال کے مطابق مجھے عنایت فرمایا۔ ایک بار پھر ایسی ہی مَیں نے درخواست کی۔ آپؐ نے یہ بھی منظور فرمالی۔ تیسری بار پھر مَیں درخواست گزار ہوا۔ اُسے بھی آپؐ نے منظور فرمالیا لیکن ساتھ ہی ارشاد فرمایا دنیا بہت مرغوب چیز ہے۔ بہت کچھ سمیٹنے کو جی چاہتا ہے لیکن برکت بے نیازی میں ہی ہے۔ جو شخص اس دنیا کے حاصل کرنے میں حرص و لالچ کا مظاہرہ کرتا ہے وہ بے برکتی کا منہ دیکھتا ہے اور اس کی مثال اس بھوک کے مریض کی سی ہے جو کھاتا جاتا ہے لیکن اس کی بھوک ختم نہیں ہوتی۔ یاد رکھو اوپر والا یعنی دینے والا ہاتھ نیچے والے یعنی لینے والے ہاتھ سے افضل ہے یعنی دینے والے بنو لینے والے نہ ہو۔ حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں۔ مَیں نے حضورؐ کا یہ ارشاد سن کر عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ ! اس ذات کی قسم جس نے سچائی دے کر آپؐ کو بھیجا ہے آئندہ مَیں آپؐ کے سوا کسی سے کچھ نہیں لوں گا۔ چنانچہ بعد میں ابوبکرؓ کے زمانہ خلافت میں حکیم بن حزامؓ کو بلایا جاتا تا کہ وہ اپنا عطیہ لے جائیں لیکن وہ قبول نہ کرتے اور اس کے لینے سے انکار کر دیتے۔ حضرت عمرؓ نے بھی ان کو دینا چاہا لیکن انہوں نے انکار کیا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے عام لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے مسلمانو! مَیں تم کو حکیم بن حزامؓ

کے متعلق گواہ بنا تا ہوں کہ مَیں نے اُن کے سامنے اُن کا حق پیش کیا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ غرض حکیم بن حزامؓ تا وفات اپنے اس عہد پر مضبوطی سے قائم رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتے دم تک کسی سے کچھ نہ لیا۔

۷۶۸ ــــ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنْ یُبَایِعُ ؟ فَقَالَ ثَوْبَانُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : بَایِعْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! قَالَ عَلٰی اَنْ لَا تَسْأَلَ اَحَدًا شَیْئًا فَقَالَ ثَوْبَانُ : فَمَا لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ؟ قَالَ اَلْجَنَّۃُ ۔ فَبَایَعَہٗ ثَوْبَانُ ۔

قَالَ اَبُوْ اُمَامَۃَ فَلَقَدْ رَاَیْتُہٗ بِمَکَّۃَ ۔ فِیْ اَجْمَعِ مَا یَکُوْنُ مِنَ النَّاسِ یَسْقُطُ سَوْطُہٗ وَھُوَ رَاکِبٌ فَرُبَّمَا وَقَعَ عَلٰی عَاتِقِ رَجُلٍ فَیَاخُذُہُ الرَّجُلُ فَیُنَاوِلُہٗ فَمَا یَاخُذُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ ھُوَ یَنْزِلُ فَیَاخُذُہٗ ۔

(الترغیب والترھیب جلد ۲ صفحہ ۱۰۰)

حضرت ابوامامہ باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا۔ مجھ سے کون عہد باندھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ثوبان نے عرض کیا حضور! مَیں عہد باندھنے کے لئے تیار ہوں۔ حضوؐر نے فرمایا۔ تو عہد کرو کہ تم کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگو گے۔ اس پر ثوبان نے عرض کیا حضور! اس عہد کا اجر کیا ہوگا؟ حضوؐر نے فرمایا۔ اس کے بدلہ میں جنّت ملے گی۔ اس پر ثوبان نے حضوؐر کے

اسس عہد پر عمل کرنے کا اقرار کیا۔

ابوامامہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ثوبان کو مکّہ میں دیکھا کہ سخت بھیڑ کے باوجود سواری کی حالت میں اگر آپ کے ہاتھ سے چابک بھی گر جاتا تو خود اتر کر زمین پر سے اُٹھاتے اور اگر کوئی شخص خود ہی انہیں چابک پکڑانا چاہتا تو نہ لیتے بلکہ خود اتر کر اٹھاتے۔

۷۶۹ —— عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْأَلُ فِيْهَا فَقَالَ : اَقِمْ حَتّٰى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرُ لَكَ بِهَا ؛ ثُمَّ قَالَ : يَا قَبِيْصَةُ اِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَةٍ : رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ ، وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اِجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ : سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ، وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْلَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِى الْحِجَا مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ: سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ، فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا ۔ (مسلم کتاب الزکوۃ من تحل له المسألة)

حضرت قبیصہ بن مخارقؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے ایک شخص کے قرض کی ذمہ داری اُٹھائی ۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے بارہ میں آپؐ سے مدد کے لئے درخواست کی

آپؐ نے فرمایا صدقہ کا مال آنے تک ٹھہرو۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ اے قبیصہ! تین آدمیوں کے سوا کسی کے لئے مانگنا جائز نہیں۔ ایک وہ آدمی جس نے کسی مصیبت زدہ کی ذمّہ داری اٹھائی ہے اسے مانگنے کی اجازت ہے تا کہ وہ اس ذمّہ داری کو پورا کر سکے۔ دوسرے وہ جس پر کوئی مصیبت آ پڑے جس نے اس کے مال کو تباہ و برباد کر دیا ہو، اس کے لئے بھی سوال کرنا جائز ہے تا کہ بقدر کفایت اپنا گزارہ چلا سکے۔ تیسرے وہ جس پر فاقہ کی نوبت آ گئی ہو اور محلّے کے تین سمجھدار اور معتبر آدمی اس بات کی تصدیق کریں کہ وہ بھوکوں مر رہا ہے۔ اس کے لئے بھی مانگنا جائز ہے تا کہ وہ گزر اوقات کر سکے۔ ایسے ضرورت مندوں کے علاوہ کسی کا مانگنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینا ہے۔

•۷۷ —— عَنْ اَبِیْ كَبْشَةَ عَمْرِو بْنِ سَعْدِنِ الْاَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ثَلَاثَةٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ: مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ، وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا، وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ قَالَ: اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَ عِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَيَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ وَيَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ: لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ

فُلَانٍ فَهُوَ نِيَّتُهٗ فَاَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِيْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ وَلَا يَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ ، وَعَبْدٌ لَّمْ يَرْزُقْهُ مَالًا وَّلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ : لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ نِيَّتُهٗ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ ۔

(ترمذی کتاب الزھد باب مثل الدنیا مثل اربعۃ نفر)

حضرت عمرو بن سعد انماریؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تین باتوں کے مؤثر ہونے کے بارہ میں مَیں قسم کھا سکتا ہوں تم ان باتوں کو یاد رکھو۔ اوّل یہ کہ صدقہ سے کسی کا مال کم نہیں ہوتا۔ دوسرے کوئی مظلوم جب ظلم پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کو عزّت دیتا ہے۔ تیسرے جب کوئی انسان اپنے لئے سوال اور مانگنے کا دروازہ کھول لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ غربت اور احتیاج کا دروازہ اس پر کھول دیتا ہے۔ یاد رکھو دنیا میں رہنے والے چار قسم کے انسان ہو سکتے ہیں ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دیا اور وہ اس نعمت کی وجہ سے اپنے ربّ سے ڈرتا ہے، رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حق کو پہچانتا ہے۔ یہ تو سب سے اعلیٰ درجہ کا انسان ہے۔ دوسرا وہ انسان جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا لیکن مال نہیں دیا اور سچّی نیت سے کہتا ہے کہ اگر مجھے مال بھی ملتا تو میں فلاں سخی کی طرح اپنے مال کو خرچ کرتا۔ ایسے شخص کو اس کی نیت

کا ضرور ثواب ملے گا اور پہلے آدمی کے برابر اس کا درجہ ہوگا۔ تیسرا وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال تو دیا ہے لیکن علم نہیں دیا چنانچہ وہ اپنے مال کو سوچے سمجھے بغیر بے جا خرچ کرتا ہے اور اس خرچ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔ صلہ رحمی اور رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کے حق کو نہیں پہچانتا۔ یہ انسان بڑا بدقسمت اور بدکردار ہے۔ چوتھے وہ انسان جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ مال دیا ہے اور نہ علم، لیکن آرزو رکھتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہو تو میں بھی اس بدکردار شخص کی طرح اسے خرچ کروں اور عیش و عشرت میں زندگی بسر کروں۔ پس ایسے بدنہاد شخص کو بھی اس کی نیت کا بدلہ ملے گا اور اس کا انجام اس تیسرے شخص کی طرح بلکہ اس سے بھی بدتر ہوگا۔

۷۷۱ ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِیْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ اِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِیْ يَتَعَفَّفُ ۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۂ بقرہ باب لا یسألون النّاس الحافًا)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسکین وہ نہیں ہے جسے ایک کھجور یا دو کھجوروں، ایک لقمہ یا دو لقموں کے لئے دَردَر کے دھکّے کھانے پڑیں بلکہ مسکین وہ ہے جو باوجود احتیاج اور ضرورتمند ہونے کے سوال کرنے سے بچتا ہے اور گھر بیٹھ رہتا ہے اور اس کی بے نیازی کی وجہ سے لوگوں کو بھی بظاہر اس کی غربت کا علم نہیں ہوتا تا کہ وہ

اس کی مدد کرنے کی کوشش کریں۔

۷۷۲ ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِیْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ ، وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِیْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهٗ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ۔

(بخاری کتاب الزکٰوۃ باب قول اللہ لا یسألون النّاس الحافًا)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسکین وہ نہیں جو ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوروں کے لئے دردر پھرتا ہے۔ بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس بقدر کفاف گزارہ نہ ہو لیکن اس کے باوجود اس کی غربت سے کوئی واقف نہ ہو سکے تا کہ وہ اس پر صدقہ خیرات کرے اور ضرورتمند ہوتے ہوئے بھی وہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے۔

میانہ روی اور متوازن زندگی

۷۷۳ ـــــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْاِقْتِصَادُ فِی النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّوَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ۔

(بیھقی فی شعب الایمان مشکوۃ باب الحذر والتانی فی الامور صفحہ ۴۳۰)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اخراجات میں میانہ روی اور اِعتدال نصف معیشت ہے اور لوگوں سے محبّت سے پیش آنا نصف عقل ہے اور سوال کو بہتر رنگ میں پیش کرنا نصف علم ہے۔

۷۷۴ — عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرَاهُ رَفَعَهٗ قَالَ : اَحْبِبْ حَبِيْبَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ بَغِيْضَكَ يَوْمًا مَّا وَاَبْغَضْ بِغَيْضِكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ حَبِيْبَكَ يَوْمًا مَّا ۔

(ترمذی ابواب البرّ والصّلة باب اقتصاد فی الحب والبغض)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے دوست سے اِعتدال کے اندر رہ کر محبت کرو کیونکہ عین ممکن ہے کہ کل کلاں وہی شخص تیرا دشمن بن جائے اور اسی طرح اپنے دشمن سے بھی حد کے اندر رہ کر دشمنی رکھ کیونکہ ممکن ہے کہ وہی کل تیرا دوست بن جائے (اور پھر کی ہوئی زیادتیوں پر تُو شرمندہ ہوتا پھرے)

۷۷۵ — عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ثَلَاثٌ مِنْ اَخْلَاقِ الْاِيْمَانِ ، مَنْ اِذَا غَضِبَ لَمْ يُدْخِلْهُ غَضَبُهٗ فِیْ بَاطِلٍ ، وَمَنْ اِذَا رَضِیَ لَمْ يُخْرِجْهُ رِضَاهُ مِنْ حَقٍّ وَمَنْ اِذَا قَدِرَ لَمْ يَتَعَاطَ مَا لَيْسَ لَهٗ ۔

(المعجم الصغير للطبرانی باب من اسمه احمد جلد ۱ صفحه ۶۱)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین اخلاق ایمان کا تقاضا ہیں۔ اوّل یہ کہ جب کسی مومن کو غصّہ

آئے تو غصہ اسے باطل اور گناہ میں مبتلا نہیں کر سکتا (وہ حد کے اندر رہتا ہے) اور جب وہ خوش ہو تو اس کی خوشی اسے حق سے باہر نکلنے نہیں دیتی (وہ خوشی میں بھی اعتدال کو نہیں چھوڑتا) اور جب اسے قدرت اور اقتدار ملتا ہے تو (اس وقت بھی) وہ اپنے حق سے زیادہ نہیں لیتا یعنی جو اس کا نہیں اس کو لینے کے لئے کوشش نہیں کرتا۔

۷۷۶ ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ (بخاری کتاب الایمان باب الدین یُسرٌ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین آسان ہے لیکن جو دین پر قابو پانا اور اس پر غالب آنا چاہتا ہے وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکے گا لہٰذا میانہ روی اختیار کرو سہولت کے قریب قریب رہو۔ لوگوں کو خوشخبری دو۔ صبح و شام اور رات کے کچھ حصے میں (بذریعہ نوافل) اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔

۷۷۷ ـــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ اِلٰى بُيُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا وَقَالُوْا : اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ وَقَدْ غُفِرَ

لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ ۔ قَالَ اَحَدُهُمْ : اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّيْ اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ : وَاَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ اَبَدًا وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ : وَاَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا ۔ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ : اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا ، اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۔ (بخاری کتاب النکاح الترغیب فی النکاح و کتاب الایمان باب قول النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم انا اعلمکم باللہ ملخصًا)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ تین آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے گھروں میں آئے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق پوچھنا چاہتے تھے۔ جب انہیں آپ کی عبادت کے متعلق بتایا گیا تو انہوں نے اسے کم سمجھا اور اس کی یوں توجیہہ کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں بھلا ہماری کیا حیثیت ہے، آپؐ کے تو اگلے پچھلے قصور معاف کردیئے گئے ہیں یعنی آپؐ کو گناہ سے محفوظ کردیا گیا۔ ان میں سے ایک نے کہا مَیں رات بھر نماز پڑھا کروں گا دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا اور کبھی افطار نہ کروں گا تیسرے نے کہا مَیں عورتوں سے الگ رہوں گا۔ کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا تو آپؐ ان کے پاس آئے اور ان سے پوچھا۔ کیا تم لوگوں نے ایسا ایسا کہا ہے۔ دیکھو، خُدا کی

قسم! میں تمہاری نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہوں اور تم سے زیادہ متّقی ہوں۔ لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور سو بھی لیتا ہوں۔ عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں جو شخص میری سنّت سے مُنہ موڑے گا۔ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

۷۷۸ —— عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرًا فَتَرَخَّصَ فِيْهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فَكَاَنَّهُمْ كَرِهُوْا وَتَنَزَّهُوْا عَنْهُ فَبَلَغَهٗ ذٰلِكَ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ : مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّيْ أَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيْهِ فَكَرِهُوْهُ وَتَنَزَّهُوْا عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَأَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب علمہ صلی اللہ علیہ وسلم باللہ تعالیٰ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ایک معاملے کے بارے میں رخصت اور سہولت کا پہلو اختیار کیا جب اس بات کا علم آپؐ کے صحابہؓ کو ہوا تو ان میں سے بعض نے اسے ناپسند کیا اور وہ یہ سمجھے کہ آنحضرتؐ تو معصوم ہیں، ہم تو ایسا نہیں کر سکتے۔ حضور کو جب صحابہ کے اس خیال کا علم ہوا تو آپ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اے لوگو! جب مَیں نے ایک معاملے میں رخصت اور سہولت کے پہلو کو اختیار کیا ہے تو تم اس کو کیوں ناپسند کرتے ہو اور کیوں اس سے بچتے ہو؟ خدا کی قسم! مجھے ان سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کی ذات کا عرفان حاصل ہے اور مَیں ان سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا

ہوں ۔ یعنی اگر اس میں خدا کی ناراضگی کا کوئی پہلو ہوتا تو مَیں اس سہولت کے پہلو کو کبھی اختیار نہ کرتا۔ پس میرے اس اقدام میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مجھے حاصل ہے۔

۷۷۹ —— عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَنْ هٰذِهِ ؟ قُلْتُ : فُلَانَةٌ لَا تَنَامُ تَذْكُرُ مِنْ صَلٰوتِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَهْ : عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ ، فَوَاللّٰهِ ! لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا ، قَالَتْ : وَكَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ الَّذِيْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ ۔

(ابن ماجہ ابواب الزھد باب المداومۃ علی العمل)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا یہ کون عورت ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ فلاں ہے جو اس قدر عبادت اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتی ہے کہ سوتی بھی نہیں ۔ یہ سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھوڑو۔ تم پر اسی قدر عبادت واجب ہے جتنی تم میں طاقت ہے۔ خدا کی قسم! تم تھک اور اُکتا جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ نہیں اُکتائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو وہی عمل پسند ہے جس پر میانہ روی کے ساتھ مداومت ہو۔

۷۸۰ —— عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ

سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَآءِ ، فَرَاٰى اُمَّ الدَّرْدَآءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ : مَا شَانُكِ؟ قَالَتْ : اَخُوْكَ اَبُو الدَّرْدَآءِ لَيْسَ لَهٗ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا ۔ فَجَآءَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فَقَالَ لَهٗ : كُلْ فَاِنِّيْ صَآئِمٌ قَالَ : مَا اَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰى تَاْكُلَ فَاَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ اَبُو الدَّرْدَآءِ يَقُوْمُ فَقَالَ لَهٗ : نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُوْمُ فَقَالَ لَهٗ نَمْ، فَلَمَّا كَانَ اٰخِرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ : قُمِ الْاٰنَ ، فَصَلَّيَا جَمِيْعًا فَقَالَ لَهٗ سَلْمَانُ : اِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ، وَلِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ۔ فَاَعْطِ كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ ۔ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَدَقَ سَلْمَانُ۔

(بخاری کتاب الصوم باب من اقسم علی اخیہ لیفطر فی التطوع)

حضرت وہبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمانؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ کے درمیان بھائی چارہ کروایا۔ حضرت سلمانؓ ابوالدرداءؓ کو ملنے آئے تو دیکھا کہ درداء کی ماں یعنی ابوالدرداء کی بیوی نے پراگندہ حالت میں کام کاج کے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ سلمانؓ نے پوچھا تمہاری یہ حالت کیوں ہے؟ اس (عورت) نے جواب دیا۔ تمہارے بھائی ابودرداء کو تو اس دنیا کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ وہ تو دنیا سے بے نیاز ہے۔ اسی اثناء میں ابودرداء بھی آ گئے۔ انہوں نے حضرت سلمانؓ کیلئے کھانا تیار کروایا اور ان سے کہا۔ آپ کھایئے میں

تو روزہ سے ہوں۔ سلمانؓ نے کہا جب تک آپ نہ کھائیں گے میں بھی نہ کھاؤں گا۔ چنانچہ انہوں نے روزہ کھول دیا اور کھانا کھایا (روزہ نفلی تھا) جب رات ہوئی تو ابودرداء نماز کیلئے اٹھنے لگے۔ سلمانؓ نے ان کو کہا۔ ابھی سوئے رہو چنانچہ وہ سو گئے۔ کچھ دیر بعد وہ دوبارہ نماز کیلئے اٹھنے لگے تو سلمانؓ نے انہیں کہا کہ ابھی سوئے رہیں۔ پھر جب رات کا آخری حصّہ آیا تو سلمانؓ نے کہا اب اٹھو۔ چنانچہ دونوں نے اٹھ کر نماز پڑھی۔ پھر سلمانؓ نے کہا۔ اے ابودرداء! تمہارے پروردگار کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ پس ہر حقدار کو اس کا حق دو۔ اس کے بعد ابودرداء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ سلمانؓ نے ٹھیک کہا ہے۔

۷۸۱ ـــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم : رَاٰى شَيْخًا يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ ، قَالَ مَا بَالُ هٰذَا ؟ قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ ، قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ لَغَنِيٌّ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّرْكَبَ۔

(بخاری کتاب الحج ابواب العمرة من نذر المشی الی الکعبة)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے سفر میں ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے دونوں بیٹوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے گھسٹتا چلا جارہا ہے آپؐ نے پوچھا یہ کیوں پیدل چلتا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس نے نذر مانی ہے کہ وہ پیدل حج کرے گا۔

آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ یہ اس طرح اپنے آپ کو دُکھ اور تکلیف دے یعنی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا یہ کوئی مقبول ذریعہ نہیں ہے۔ پھر آپؐ نے اس بوڑھے سے فرمایا۔ میاں اونٹ پر سوار ہو جاؤ (تمہارے لئے پیدل چلنا ضروری نہیں)

۷۸۲ —— عَنِ ابْنِ عُمَرؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ تُوْتَى رُخَصُهُ كَمَا يُحِبُّ اَنْ تُوْتَى عَزَائِمُهُ، وَفِي رِوَايَةٍ اُخرٰى، عَنِ ابْنِ عُمَرؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخَصُهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ تُؤْتَى مَعْصِيَتُهُ۔ (صحیح ابن حبان ۔ فصل فی صلٰوۃ السفر ۔ باب ذکر استحباب قبول رخصة الله اذ الله جلّ وعلا یحب قبولها)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو یہ بات بڑی پسند ہے کہ اس کی طرف سے دی ہوئی رخصت پر عمل کیا جائے۔ اور اس رعایت سے فائدہ اٹھایا جائے جس طرح اسے یہ بات پسند ہے کہ (اگر کوئی عذر نہ ہو تو) عزیمت اور اصل حکم پر عمل کیا جائے (تعمیلِ حکم اور رعایت کے موقع پر رعایت سے فائدہ اٹھانا یہی حقیقی فرمانبرداری ہے)

ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو رخصتوں اور رعایتوں سے فائدہ اٹھانا اسی طرح پسند ہے (اور اس پر وہ خوش ہوتا ہے) جس طرح نافرمانی اور حکم عدولی اُسے ناپسند ہے (اور اس پر وہ

ناراض ہوتا ہے)

۷۸۳ —— عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاُسَيْدِيِّ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ الْكَاتِبِ اَحَدِ كُتَّابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَقِيَنِىْ اَبُوْبَكْرٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ : كَيْفَ اَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ ؟ قُلْتُ : نَافَقَ حَنْظَلَةُ! قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ مَا تَقُوْلُ؟ قُلْتُ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ كَاَنَّا رَأْىَ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا ۔ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ : فَوَاللهِ اِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا ، فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ : نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ : وَمَاذَاكَ ؟ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَأْىَ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنْ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِىْ وَفِى الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِىْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ ! سَاعَةً وَسَاعَةً ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔

(مسلم کتاب التوبة باب فصل دوام الذکر والفکر فی الامور الاخرة)

حضرت حنظلہ بن ربیعؓ جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے حضرت ابوبکرؓ ملے اور کہا کہ اے حنظلہ! تم کیسے ہو؟ میں نے جواب دیا۔ حنظلہ تو منافق ہو گیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا۔ سبحان اللہ! یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یعنی آپ نے تعجّب کا اظہار کیا۔ حنظلہ نے اس پر کہا۔ جب تک ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے رہتے ہیں اور آپؐ ہمیں نصائح فرماتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے جنّت و دوزخ ہمارے سامنے ہے۔ لیکن جب ہم آپؐ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو بیوی بچّوں اور مال و منال میں منہمک ہو جاتے ہین اس لئے بہت سی باتیں بھول جاتی ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا خدا کی قسم! ہماری بھی یہی حالت ہے۔ حنظلہ کہتے ہیں۔ چنانچہ ان باتوں کے بعد میں اور ابوبکرؓ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی اس کیفیت کا ذکر کیا اس پر آپؐ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم ہمیشہ اسی حالت میں رہو جو میری موجودگی میں ہوتی ہے تو پھر تم سے فرشتے مصافحہ کریں، تمہارے بستروں پر بھی اور تمہارے راستوں پر بھی۔ لیکن اے حنظلہؓ! کوئی گھڑی نیک خیال کی ہوتی ہے اور کسی گھڑی سُستی طاری ہو جاتی ہے۔ آپؐ نے یہ الفاظ تین دفعہ دہرائے۔ یعنی اس کیفیت سے گھبرانا نہیں چاہئے اور نہ ہی کوئی منافقت کی بات ہے کیونکہ بھول اور بے خیالی ایک بشری

خاصہ ہے۔

قناعت اور سادگی

۷۸۴ —— عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحْصِنٍ الْاَنْصَارِيِّ الْخَطْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعَافًى فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا۔

(ترمذی کتاب الزهد باب فی الزهاد فی الدنیا)

حضرت عبید اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دلی اطمینان اور جسمانی صحت کے ساتھ صبح کی اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک ہے اس نے گویا ساری دنیا جیت لی اور اس کی ساری نعمتیں اسے مل گئیں۔

۷۸۵ —— عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: أَلَكَ امْرَأَةٌ تَاوِيْ اِلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْتَ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ: قَالَ: فَاِنَّ لِيْ خَادِمًا: قَالَ: فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ۔ (مسلم کتاب الزهد والرقائق)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ ہم فقراء مہاجرین میں شامل نہیں؟ اس پر عبداللہ بن عمرو بن عاص نے اس سے پوچھا۔ کیا تمہاری بیوی ہے جس کے پاس رہ کر تم آرام پاتے ہو، اس نے کہا ہاں بیوی ہے۔ پھر اس سے پوچھا کیا تمہارے پاس رہنے کیلئے مکان ہے اس نے کہا ہاں مکان بھی ہے اس پر انہوں نے کہا پھر تو تم دولتمندوں میں سے ہو۔ وہ شخص کہنے لگا کہ میرے پاس ایک خادم بھی ہے۔ اس پر عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا پھر تو تم خاصے امیر اور حاکم بھی ہو۔

۷۸۶ ــــ عَنْ عَلِيٍّؓ أَنَّ فَاطِمَةَؓ اشْتَكَتْ مَا تَلْقٰى مِنَ الرَّحٰى فِيْ يَدِهَا وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيَتْ عَآئِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيْءِ فَاطِمَةَ اِلَيْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَكَانِكُمَا ، فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهٖ عَلٰى صَدْرِيْ ثُمَّ قَالَ : أَلَا أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا اِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا اَنْ تُكَبِّرَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَثَلٰثِيْنَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدَاهُ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔ (مسلم کتاب الذکر باب التسبیح اوّل النہار وعند النوم)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ کو چکّی پیسنے کی وجہ سے ہاتھوں میں تکلیف ہوگئی اور ان دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے تھے۔ حضرت فاطمہؓ حضورؐ کے پاس گئیں لیکن مل نہ سکیں۔ حضرت عائشہؓ سے ملیں اور آنے کی وجہ بتائی۔ جب حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ کے آنے کا ذکر کیا۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر آئے ہم بستروں میں لیٹ چکے تھے۔ حضورؐ کے تشریف لانے پر ہم اٹھنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں لیٹے رہو۔ حضورؐ ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ حضورؐ کے قدموں کی ٹھنڈک مَیں نے اپنے سینے پر محسوس کی۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا مَیں تمہیں تمہارے سوال سے بہتر چیز نہ بتاؤں۔ جب تم بستروں پر لیٹنے لگو تو چونتیس دفعہ اللہ اکبر کہو تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ کہو۔ یہ تمہارے لئے نوکر سے بہتر ہے یعنی ان کلمات کی بدولت اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے گا اور اس قسم کے سوال سے بے نیاز ہو جاؤ گے۔

۷۸۷ —— عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَآءَ فَاَقُوْلُ: اَعْطِهِ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ: خُذْهُ اِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ فَاِنْ شِئْتَ كُلْهُ وَاِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْ بِهٖ وَمَا لَا

فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ۔ قَالَ سَالِمٌ : فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَسْأَلُ اَحَدًا شَيْئًا وَلَا يَرُدُّ شَيْئًا اُعْطِيَهٗ ۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ، مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ عطا فرماتے تو میں عرض کرتا حضور! یہ کسی ایسے شخص کو عطا فرماویں جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے۔ اس پر آپؐ فرماتے۔ جو مال حرص طمع اور آرزو کے بغیر تجھے ملے وہ لے لینا چاہئے اس کا انکار نہیں کرنا چاہئے ۔ یہ لے لو اور محفوظ رکھو، پھر چاہو تو استعمال میں لاؤ اور چاہو تو صدقہ کر دو۔ جو تجھ کو نہیں ملتا۔ اس کے پیچھے مت بھاگو اور جو ملتا ہے اس کے لینے سے بلا وجہ انکار نہ کرو۔

سالم کہتے ہیں حضور کے اس ارشاد کے مطابق حضرت عبداللہ بن عمر کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے اور جو چیز انہیں دی جاتی وہ لینے سے انکار نہیں کرتے تھے۔

۷۸۸ —— عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِمَالٍ اَوْ سَبْيٍ فَقَسَّمَهٗ فَاَعْطٰى رِجَالًا وَتَرَكَ رِجَالًا فَبَلَغَهٗ اَنَّ الَّذِيْنَ تَرَكَ عَتَبُوْا ، فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ ! اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِيْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الَّذِيْ اُعْطِيْ وَلٰكِنِّيْ اِنَّمَا اُعْطِيْ اَقْوَامًا لِمَا اَرٰى فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَكِلُ اَقْوَامًا اِلٰى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

مِنَ الْغِنٰى وَالْخَيْرِ مِنْهُمْ عَمْرُوبْنُ تَغْلِبَ ۔ قَالَ عَمْرُوبْنُ تَغْلِبَ : فَوَاللّٰهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِيْ بِكَلِمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ ۔ (بخاری کتاب الجمعة باب من قال فی الخطبة بعد الثناء اما بعد)

حضرت عمرو بن تغلبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بہت سا مال اور قیدی آئے آپؐ نے ان اموال کو تقسیم فرمایا۔ کچھ لوگوں کو دیا اور بعض کو کچھ نہ دیا۔ آپؐ کو اطلاع ملی کہ جن لوگوں کو کچھ نہیں ملا وہ بڑے افسردہ ہیں اور سمجھتے ہیں کہ شاید حضور ان سے ناراض ہیں۔ اس پر آپؐ تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی، پھر فرمایا۔ مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ بعض اوقات میں ایک آدمی کو دیتا ہوں اور دوسرے کو نہیں دیتا۔ لیکن جس کو مَیں نہیں دیتا وہ مجھے اس آدمی سے زیادہ محبوب اور پیارا ہوتا ہے جس کو میں دیتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ مَیں کچھ لوگوں کو اس لئے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں مال ودولت کی خواہش اور حرص ہوتی ہے اور بعض کے متعلق یہ بھروسہ اور اطمینان ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں بھلائی، بے نیازی اور استغناء رکھا ہے اور عمرو بن تغلب بھی انہی لوگوں میں شامل ہیں۔ عمرو کہتے تھے آپ کی اس بات سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ اعلیٰ درجہ کے سُرخ اونٹ پا کر بھی مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔

۷۸۹ ـــــ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا اَعْطٰی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مَا اَعْطٰی مِنْ تِلْكَ الْعَطَایَا فِیْ قُرَیْشٍ وَقَبَائِلِ الْعَرَبِ وَلَمْ یَكُنْ فِی الْاَنْصَارِ مِنْهَا شَیْئٌ وَجَدَ هٰذَا الْحَیُّ مِنَ الْاَنْصَارِ فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی كَثُرَتْ فِیْهِمُ الْقَالَةُ قَالَ قَائِلُهُمْ : لَقِیَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَوْمَهٗ فَدَخَلَ عَلَیْهِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ : یَارَسُوْلَ اللهِ ! اِنَّ هٰذَا الْحَیَّ قَدْ وَجَدُوْا عَلَیْكَ فِیْ اَنْفُسِهِمْ لِمَا صَنَعْتَ فِیْ هٰذَا الْفَیْءِ الَّذِیْ اَصَبْتَ قَسَمْتَ فِیْ قَوْمِكَ وَاَعْطَیْتَ عَطَایَا عَظَامًا فِیْ قَبَائِلِ الْعَرَبِ وَلَمْ یَكُنْ فِیْ هٰذَا الْحَیِّ مِنَ الْاَنصَارِ شَیْئٌ قَالَ : فَاَیْنَ أَنْتَ مِنْ ذٰلِكَ یَا سَعْدُ! قَالَ : یَارَسُوْلَ اللهِ ! مَا اَنَا اِلَّا امْرُءٌ مِنْ قَوْمِیْ وَمَا اَنَا ۔ قَالَ : فَاجْمَعْ لِیْ قَوْمَكَ فِیْ هٰذِهِ الْحَظِیْرَةِ قَالَ : فَخَرَجَ سَعْدٌ فَجَمَعَ النَّاسَ فِیْ تِلْكَ الْحَظِیْرَةِ ۔ قَالَ : فَجَاءَ رِجَالٌ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ فَتَرَكَهُمْ فَدَخَلُوْا وَجَاءَ اٰخَرُوْنَ فَرَدَّهُمْ ۔ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا اَتَاهُ سَعْدٌ فَقَالَ : قَدِ اجْتَمَعَ لَكَ هٰذَا الْحَیُّ مِنَ الْاَنْصَارِ، قَالَ : فَاَتَاهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ بِالَّذِیْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ ثُمَّ قَالَ : یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ! مَا قَالَةٌ بَلَغَتْنِیْ عَنْكُمْ وَجِدَةٌ وَجَدْتُمُوْهَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ اَلَمْ اٰتِكُمْ ضَلَالًا فَهَدَاكُمُ اللهُ وَعَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللهُ وَاَعْدَاءً فَاَلَّفَ اللهُ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ ؟ قَالُوْا : بَلٰی ! اَللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمَنُّ وَاَفْضَلُ ، قَالَ : أَلَا تُجِیْبُوْنَنِیْ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ ! قَالُوْا :

وَبِمَاذَا نُجِيبُكَ يَارَسُوْلَ اللهِ ! وَلِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ الْمَنُّ وَالْفَضْلُ ، قَالَ : اَمَا وَاللهِ ! لَوْ شِئْتُمْ لَقُلْتُمْ فَلَصَدَّقْتُمْ اَتَيْتَنَا مُكَذَّبًا فَصَدَّقْنَاكَ وَمَخْذُوْلًا فَنَصَرْنَاكَ وَطَرِيْدًا فَآوَيْنٰكَ وَعَائِلًا فَاَغْنَيْنَاكَ أَوَجَدْتُّمْ فِيْ اَنْفُسِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ ! فِيْ لِعَاعَةٍ مِنَ الدُّنْيَا تَاَلَّفْتُ بِهَا قَوْمًا لِيُسْلِمُوْا وَوَكَّلْتُكُمْ اِلٰى اِسْلَامِكُمْ اَفَلَا تَرْضَوْنَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيْرِ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ) فِيْ رِحَالِكُمْ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ لَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْاَنْصَارِ وَلَو سَلَكَ النَّاسُ شَعْبًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شَعْبًا لَسَلَكْتُ شَعْبَ الْاَنْصَارِ ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَاَبْنَاءَ الْاَنْصَارِ وَاَبْنَاءَ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ ـ قَالَ : فَبَكَى الْقَوْمُ حَتّٰى اَخْضَلُّوْا لِحَاهُمْ وَقَالُوْا : رَضِيْنَا بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقْنَا ـ (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۷۶)

وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَالَ الْاَنْصَارُ اَلْمَنَّ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَالْفَضْلُ عَلَيْنَا وَعَلٰى غَيْرِنَا فَقَالَ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَسَكَتُوْا فَقَالَ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَقَالَ فُقَهَاءُ الْاَنْصَارِ : اَمَا رُؤَسَاؤُنَا فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَاَمَّا نَاسٌ مِنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانِهِمْ قَالُوْا : يَغْفِرُ اللهُ تَعَالٰى لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ ... (سیرۃ حلبیہ جلد ۳ صفحہ ۱۴۱)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے قریش اور عرب کے قبائل میں وہ تمام مالِ غنیمت تقسیم فرما دیا جو فتح ہوازن وحنین میں ہاتھ لگا تھا اور انصار کو کچھ نہ ملا تو انصار کے کچھ لوگوں نے اپنے دلوں میں انقباض محسوس کیا۔ یہاں تک کہ اس بارہ میں چہ میگوئیاں بڑھ گئیں۔ اور کسی کہنے والے نے یہ بھی کہہ دیا کہ اب کیا ہے اب تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم سے آملے ہیں (اب ہماری ضرورت نہیں رہی) انصار میں سے سعد بن عبادہؓ نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضورؐ آپ کی اس تقسیم کی وجہ سے کچھ انصار کے دل میں شکوک پیدا ہوگئے ہیں کہ آپؐ نے اپنی قوم کو مالِ غنیمت میں سے اتنے بڑے بڑے عطیات مرحمت فرمائے ہیں اور انصار کو کچھ نہیں ملا۔ حضور نے فرمایا۔ اے سعد! تم کہاں تھے لوگوں کو سمجھانا تھا۔ سعد نے عرض کیا حضورؐ! میں بھی تو اس قوم کا ایک فرد ہوں میری کون سنتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ سعد اپنی قوم کو اس چوپال میں جمع کرو میں اُن سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ سعد انصار کو چوپال میں جمع کرنے لگے۔ مہاجرین میں سے بھی چند لوگوں کو اندر جانے کی اجازت دی اور باقی مہاجرین کو لوٹا دیا۔ جب تمام انصار اکٹھے ہوگئے تو حضور علیہ السلام کو اطلاع دی کہ حضور لوگ اکٹھے ہوگئے ہیں۔ ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ پھر حضور تشریف لائے اور حمد وثناء کے بعد فرمایا۔ اے انصار! تم نے جو گلے شکوے کئے ہیں وہ مجھ تک پہنچے ہیں۔ اے انصار سوچو تو میں تمہارے پاس اس وقت آیا تھا جب تم بھٹکے ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں ہدایت دی۔ تم تنگدست تھے اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں دولتمند بنایا۔ تم آپس میں ایک دوسرے

کے دشمن تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں بھائی بھائی بنا دیا۔ کیا یہ سب سچ نہیں۔ انصار نے عرض کیا کیوں نہیں۔ خدا اور اس کے رسول کا یہ بڑا فضل و احسان ہے۔

حضور نے فرمایا۔ اے انصار! تم میری ان باتوں کا جواب کیوں نہیں دیتے؟ انصار نے عرض کیا حضورؐ! ہم کیا جواب دیں۔ ہم تو اللہ اور اس کے رسول کے زیرِ احسان ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا تم اگر چاہو تو یہ جواب دے سکتے ہو اور یہ جواب صحیح ہوگا کہ آپ ہمارے پاس اس حالت میں آئے جب آپؐ کی قوم نے آپ کو جھٹلایا اور تکذیب کی اور ہم نے اس وقت آپؐ کی تصدیق کی۔ آپ پریشان حال ہمارے پاس آئے ہم نے آپؐ کی مدد کی۔ آپ ہمارے پاس بے گھر ہو کر آئے ہم نے آپ کو پناہ دی۔ آپ محتاج اور بے سر و سامان ہو کر آئے ہم نے آپؐ کی محتاجی دور کی اور آپؐ کا سہارا بنے۔

اے انصار! کیا تم ان دنیاوی چمک دمک کے سامانوں کی وجہ سے اپنے دلوں میں انقباض محسوس کرتے ہو جو میں نے قریش اور قبائل عرب کے نومسلموں کو اُن کی دلجوئی اور تالیف قلب کے طور پر دیئے ہیں۔ اے انصار کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ لوگ تو اپنے گھر بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اپنے ساتھ اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ۔ خدا کی قسم جس کے قبضے اور اختیار میں محمدؐ کی جان ہے اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر تمام لوگ ایک وادی اور ایک راہ پر چلیں اور انصار کوئی اور

راہ اختیار کریں تو مَیں انصار کے ساتھ چلوں گا۔

اے اللہ! تو انصار پر رحم فرما۔ انصار کی اولاد پر رحم فرما۔ انصار کی اولاد کی اولاد پر رحم فرما۔

حضور کی اس تقریر کو سُن کر انصار زار زار روئے یہاں تک کہ ان کی داڑھیاں تر ہو گئیں اور عرض کیا حضور! ہم آپؐ سے راضی ہیں آپ کی تقسیم پر راضی ہیں۔ کچھ ناسمجھ لوگوں کے منہ سے ایسی نازیبا باتیں نکلی ہیں اور سنجیدہ اور بزرگ انصار اس سے بیزار ہیں۔ بہر حال اس صورتِ حال کے سلجھنے کے بعد حضورؐ اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے اور لوگ بھی اپنے اپنے ٹھکانوں کی طرف چلے گئے۔

۷۹۰ —— عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَا يَفْنٰى۔

(رسالہ قشیریہ باب القناعة ...... صفحہ ۲۱)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قناعت ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔

۷۹۱ —— عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِیْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ۔ وَقَالَ : هُنَّ لَهُمْ فِی الدُّنْيَا وَهِیَ لَكُمْ فِی الْاٰخِرَةِ ۔ (بخاری کتاب الاشربة باب الشرب فی اٰنیة الذھب و مسلم)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم اور دیباج پہننے سے منع فرمایا۔ اسی طرح سونے اور چاندی

کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت فرمائی۔آپؐ نے فرمایا یہ چیزیں دنیا میں دوسروں کے لئے ہیں اور آخرت میں صرف تمہیں نصیب ہونگی۔

دنیا کی محبت سے اجتناب

۷۹۲ ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَصْدَقُ کَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ کَلِمَةُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ۔ (مسلم کتاب الشعر)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : مشہور شاعر لبید نے جو بات کہی، اس سے زیادہ سچّی بات کسی اور شاعر نے نہیں کہی۔یعنی اس نے یہ بڑی سچّی بات کہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز بےکار اور بےسود ہے ایک وہی سود وزیاں کا مالک ہے۔

۷۹۳ ـــــ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : نَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی حَصِیْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِیْ جَنْبِهٖ ، قُلْنَا : یَا رَسُوْلَ اللهِ ! لَوِ اتَّخَذْنَا لَكَ وِطَآءً فَقَالَ : مَالِیْ وَلِلدُّنْیَا ؟ مَا اَنَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا کَرَاکِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَهَا۔ (ترمذی کتاب الزّھد)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر سو رہے تھے۔ جب اُٹھے تو چٹائی کے نشان پہلو مبارک پر نظر آئے۔ ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! ہم آپؐ کے لئے نرم سا گدیلہ بنا دیں تو کیا اچھا نہ ہو؟ آپؐ نے فرمایا۔ مجھے دنیا اور اس کے آراموں سے کیا تعلق؟ میں اس دنیا میں اس شتر سوار کی طرح ہوں جو ایک درخت کے نیچے سستانے کے لئے اترا اور پھر شام کے وقت اس کو چھوڑ کر آگے چل کھڑا ہوا۔

۷۹۴ —— عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَنْکِبَیَّ، فَقَالَ : کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ۔

(بخاری کتاب الرقاق باب قول النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم کن فی الدنیا کانک غریب)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھوں کو پکڑا اور فرمایا تو دنیا میں ایسا بن گویا تُو پردیسی ہے یا راہ گزر مسافر ہے۔

۷۹۵ —— عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُہٗ اَحَبَّنِیَ اللّٰہُ وَاَحَبَّنِیَ النَّاسُ ۔ فَقَالَ : اِزْھَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبُّکَ اللّٰہُ وَازْھَدْ فِیْمَا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ یُحِبُّوْکَ۔

(ابن ماجہ باب الزھد فی الدنیا)

حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا کام بتایئے کہ جب میں اُسے کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبّت کرنے لگے اور باقی لوگ بھی مجھے چاہنے لگیں۔ آپؐ نے فرمایا: دُنیا سے بے رغبت اور بے نیاز ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تجھ سے محبّت کرنے لگے گا جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کی خواہش چھوڑ دو۔ لوگ تجھ سے محبت کرنے لگ جائیں گے۔

۷۹۶ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔ (مسلم کتاب الزھد)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنّت ہے۔

۷۹۷ —— عَنْ عَمْرِوبْنِ عَوْفٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَیْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَی الْبَحْرَیْنِ یَاْتِیْ بِجِزْیَتِهَا فَقَدِمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَیْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِیْ عُبَیْدَةَ فَوَافَتْ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ: اَظُنُّكُمْ

سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ ؟ فَقَالُوْا : اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللهِ ! فَقَالَ اَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ ۔ (بخاری کتاب الجهاد باب الجزية والموادعة و مسلم)

حضرت عمرو بن عوفؓ انصاری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن الجراح کو بحرین کا عامل بنا کر بھیجا تا کہ وہاں سے جزیہ کی رقم وصول کر لائیں ۔ چنانچہ وہ بحرین کے محاصل لائے تو انصار کو اس کا علم ہوا۔ وہ سویرے سویرے ہی فجر کی نماز میں پہنچ گئے ۔ جب آنحضرتؐ نے نماز پڑھ لی اور آپؐ مقتدیوں کی طرف مڑے تو لوگوں کا ایک انبوہِ کثیر اپنے سامنے دیکھا۔ آپؐ مسکرائے اور فرمایا۔ میرا خیال ہے کہ تم نے ابوعبیدہ کی آمد کے متعلق سُن لیا ہے ۔ لوگوں نے عرض کیا ۔ ہاں یا رسول اللہ ! آپؐ نے فرمایا تمہیں بشارت ہو اور اس خوشکن خبر کی امیّد رکھو خدا تعالیٰ کی قسم ، مجھے تمہارے فقر کا ڈر نہیں (اب فقر و احتیاج کے دن گئے) مجھے ڈر ہے تو اس بات کا کہ دنیا کے خزائن تمہارے لئے کھول دیئے جائیں گے جس طرح پہلے لوگوں پر کھولے گئے تھے ۔ تم دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے اور اس کی حرص کرنے لگو گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے حرص کی ۔ پس تم کو بھی یہ حرصِ دنیا ہلاک کر دے گی جس طرح کہ اس نے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا ہے۔

۷۹۸ —— قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَا رَھْبَانِیَّۃَ فِی الْاِسْلَامِ ۔
(المبسوط لسرخسی جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۱)
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں رہبانیت نہیں ہے (یعنی عیسائیت کی طرح تجرّد اور دنیا سے بے تعلّقی کی زندگی گزارنا اسلام میں درست اور پسندیدہ نہیں ۔)

خیر خواہی اور تعاون علی البرّ

۷۹۹ —— عَنْ تَمِیْمِ بْنِ اَوْسٍ الدَّارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ، قُلْنَا لِمَنْ ؟ قَالَ : لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ ۔
(مسلم کتاب الایمان باب بیان انہ لا یدخل الجنۃ الا المؤمنون)
حضرت تمیم داریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دین سراسر خیر خواہی اور خلوص کا نام ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ کس کی خیر خواہی؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اور اس کی کتاب اور اس کے رسول کی اور مسلمانوں کے ائمہ اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی اور ان سے خلوص کا تعلق رکھنا۔
۸۰۰ —— عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ثَلَاثٌ لَا يَغُلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ ، اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْاَمْرِ وَلُزُوْمُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ۔

(قشیریۃ باب الاخلاص صفحہ ۱۰۴)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تین باتیں ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ ایک اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص ، دوسرا حکّام کی خیرخواہی ، تیسرے جماعت مسلمین کے ساتھ۔

۸۰۱ —— عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَزَالُ اللهُ تَعَالٰى فِيْ حَاجَةِ الْعَبْدِ مَادَامَ الْعَبْدُ فِيْ حَاجَةِ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ۔ (قشیریہ باب الفتوۃ صفحہ ۱۱۳)

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک انسان کی ضرورتیں پوری کرتا رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے کوشاں رہتا ہے۔

۸۰۲ —— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِيْ

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ، وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ ۔

(مسلم کتاب الذکر باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القراٰنِ وعلی الذکر)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی بے چینی اور تکلیف کو دُور کیا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بے چینیوں اور تکلیفوں کو اس سے دُور کرے گا اور جس شخص نے کسی تنگدست کو آرام پہنچایا اور اس کے لئے آسانی مہیّا کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے لئے آسانیاں مہیا کرے گا جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کی مدد پر تیار رہتا ہے جو اپنے بھائی کی مدد کے لئے تیار ہو۔ جو شخص علم کی تلاش میں نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھتے ہیں اور اس کے درس و تدریس میں لگے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر سکینت اور اطمینان نازل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کو ڈھانپے رکھتی ہے، فرشتے ان کو گھیرے رکھتے ہیں۔ اپنے مقرّبین میں اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کرتا رہتا ہے۔

جو شخص عمل میں سُست رہے اس کا نسب اور خاندان اس کو تیز نہیں بنا سکتا یعنی وہ خاندانی بل بوتے پر جنّت میں نہیں جا سکے گا۔

تواضع اور خاکساری، عجز اور انکساری

۸۰۳ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَّالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب العفو والتواضع)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اسے عزّت میں بڑھاتا ہے۔ جتنی زیادہ کوئی تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔

۸۰۴ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کَانَتْ نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ اَوْ لَا تَکَادُ تُسْبَقُ فَجَآءَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰی قَعُوْدٍ لَهٗ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی عَرَفَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: حَقٌّ عَلَی اللّٰهِ اَنْ لَا

يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهٗ ـ

(بخاری کتاب الجهاد باب ناقة النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی کا نام عضباء تھا۔ وہ کسی کو آگے نہیں بڑھنے دیتی تھی۔ دوڑ میں سب سے آگے رہتی۔ ایک دفعہ ایک دیہاتی نوجوان آیا۔ اس کی اونٹنی دوڑ میں سب سے آگے نکل گئی۔ مسلمانوں کو اس کا بہت افسوس ہوا کہ ایک دیہاتی کی اونٹنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی سے آگے بڑھ گئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کے اس افسوس کو بھانپ کر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سنّت ہے کہ دنیا میں جو بلند ہوتا ہے بالآخر اللہ تعالیٰ اس کے غرور کو توڑنے کے لئے اسے نیچا دکھاتا ہے۔

حِلم اور بُردباری، رافت اور نرمی

۸۰۵ —— عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنُفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلٰى مَا سِوَاهُ ـ

(مسلم کتاب البر والصلة باب فضل الرفق)

حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے نرمی کو پسند کرتا ہے نرمی کا جتنا اجر دیتا

ہے اتنا سخت گیری کا نہیں دیتا۔ بلکہ کسی اور نیکی کا بھی اُتنا اجر نہیں دیتا۔

۸۰۶ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ۔

(مسلم کتاب البرّ والصلة باب فضل الرفق)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا۔ کسی چیز میں جتنا بھی رفق اور نرمی ہو اتنا ہی یہ اس کے لئے زینت کا موجب بن جاتا ہے اور جس سے رفق اور نرمی چھین لی جائے وہ اتنی ہی بدنما ہو جاتی ہے۔ یعنی رفق اور نرمی میں ہی حُسن ہے۔

۸۰۷ — عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَّحْرُمُ عَلَى النَّارِ ۔ اَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ ؟ تَحْرُمُ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ لَيِّنٍ سَهْلٍ۔ (ترمذی صفة القيمة)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تم کو بتاؤں کہ آگ کس پر حرام ہے؟ وہ حرام ہے ہر اس شخص پر جو لوگوں کے قریب رہتا ہے یعنی نفرت نہیں کرتا، ان سے نرم سلوک کرتا ہے۔ ان کے لئے آسانی مہیّا کرتا ہے اور سہولت پسند ہے۔

۸۰۸ ـــــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : بَالَ اَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ النَّاسُ اِلَيْهِ لِيَقَعُوْا فِيْهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دَعُوْهُ وَاَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّآءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّآءٍ ، فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ ۔

(بخاری کتاب الوضو باب صب الماء علی البول فی المسجد)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگ کھڑے ہو گئے کہ اس پر ٹوٹ پڑیں اور پکڑ لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو اور پانی کا ایک ڈول بہا دو (تا کہ پیشاب کا اثر زائل ہو جائے) کیونکہ تمہیں آسانی پیدا کرنے والے بنا کر بھیجا گیا ہے۔ تنگی کرنے والے اور سختی سے پیش آنے والے بنا کر نہیں بھیجا گیا۔

۸۰۹ ـــــ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ تَعَالٰى ثُمَّ قَرَأَ : اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ (الْمُتَفَرِّسِيْنَ)

(ترمذی کتاب التفسیر سورۃ الحجر ۔ مسند الامام الاعظم کتاب التفسیر صفحہ ۲۲۵)

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کی فراست سے بچو وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نور سے دیکھتا ہے پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ یعنی اس میں ان لوگوں کے لئے نشانات ہیں جو بات کی تہ تک پہنچتے اور صحیح صورتِ حال فوری طور پر سمجھنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

۸۱۰ ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَیْنِ۔

(بخاری کتاب الادب، مسلم کتاب الزھد باب لا یلدغ المومن من جُحر مر تین)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک سوراخ سے کبھی دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

۸۱۱ ـــــ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ فِیْ وَقْعَةِ صُلْحِ الْحُدَیْبِیَّةِ قَالَ ...... فَلَمَّا فَرِغَ مِنْ قَضِیَّةِ الْکِتَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ : قُوْمُوْا فَانْحَرُوْا ثُمَّ احْلُقُوْا، قَالَ : فَوَاللّٰهِ ! مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتّٰی قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا لَمْ یَقُمْ مِنْهُمْ اَحَدٌ قَامَ فَدَخَلَ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَذَکَرَ لَهَا مَا لَقِیَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُحِبُّ ذٰلِكَ اُخْرُجْ ثُمَّ لَا تُکَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ کَلِمَةً حَتّٰی تَنْحَرَ بُدْنَكَ وَتَدْعُوَ حَالِقَكَ فَیَحْلُقَكَ فَقَامَ فَخَرَجَ فَلَمْ یُکَلِّمْ اَحَدًا مِنْهُمْ حَتّٰی فَعَلَ ذٰلِكَ نَحَرَ هَدْیَهٗ وَدَعَا حَالِقَهٗ فَلَمَّا رَأَوْا ذٰلِكَ قَامُوْا فَنَحَرُوْا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ یَحْلُقُ بَعْضًا حَتّٰی کَادَ بَعْضُهُمْ یَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا ......

(مسند احمد بن حنبل عن المسور بن مخرمة و مروان بن الحکم)

صلح حدیبیہ کے واقعہ سے متعلق ایک لمبی حدیث میں مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ جب معاہدہ صلح لکھا جا چکا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا اٹھو اپنی قربانیاں ذبح کرو اور بال منڈوا کر احرام کھول دو لیکن صحابہؓ (صلح کی شرائط کو کمزوری پر محمول کرتے ہوئے اس قدر رنج و غم میں ڈوب گئے تھے کہ اپنے ہوش کھو بیٹھے اور حضورؐ کے فرمان کو شدّتِ غم کی وجہ سے سمجھ نہ سکے اور) تعمیلِ ارشاد کے لئے نہ اُٹھے۔ آپؐ یہ دیکھ کر اندر گئے اور اپنی زوجہ مطہرہ حضرت امّ سلمہؓ سے اس صورتِ حال کا ذکر کیا۔ اُمّ سلمہؓ نے عرض کیا (حضورؐ اس وقت صحابہؓ شدّتِ غم سے دو چار ہیں۔ آپؐ یوں کیجئے باہر جایئے اپنے عمرہ کی قربانی ذبح کیجئے حجام کو بلوایئے اور بال کٹوا کر احرام کھول دیجئے۔ (پھر دیکھئے کیا ہوتا ہے۔) چنانچہ حضورؐ نے ایسا ہی کیا۔ جب صحابہؓ نے یہ دیکھا تو تیزی سے اٹھے اپنی اپنی قربانیاں ذبح کیں اور احرام کھولنے کے لئے ایک دوسرے کے بال مونڈنے لگے جلدی اور غم کی وجہ سے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے کہ یوں لگتا تھا کہ ایک دوسرے کو مار ہی ڈالیں گے۔

۸۱۲ —— عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اِنِّيْ مَجْهُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰى بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَقَالَتْ : وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَآءٌ، ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُخْرٰى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ : لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَآءٌ ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يُّضِيْفُ هٰذَا اللَّيْلَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ : اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى رَحْلِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ : اَكْرِمِیْ ضَيْفَ

رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ : هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ ؟ قَالَتْ : لَا ، اِلَّا قُوْتَ صِبْيَانِيْ ۔ قَالَ : فَعَلِّلِيْهِمْ بِشَيْءٍ وَاِذَا اَرَادُوْا عَشَآءً فَنَوِّمِيْهِمْ وَاِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَاَطْفِئِ السِّرَاجَ وَاَرِيْهِ اَنَّا نَاْكُلُ ۔ فَقَعَدُوْا وَاَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ ۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَقَدْ عَجِبَ اللهُ مِنْ صَنِيْعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ ۔

(مسلم کتاب الاشربہ باب اکرام الضیف وفضل ایثارہ وبخاری مناقب الانصار)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ بہت بھوک لگی ہے اور سخت تکلیف ہے۔ آپؐ نے اپنی ایک بیوی کے ہاں پیغام بھجوایا کہ کچھ کھانے کو ہے تو بھیج دیں۔ وہاں سے جواب آیا کہ پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پھر ایک اور بیوی کے ہاں پیغام بھجوایا۔ وہاں سے بھی یہی جواب ملا۔ حتّٰی کہ سب ازواج مطہرات نے یہی جواب دیا کہ اس خدا کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میرے ہاں پانی کے سوا کچھ نہیں۔ اس پر آپؐ نے حاضرینِ مجلس سے فرمایا۔ آج رات کون اس کو کھانا کھلائے گا؟ ایک انصاری نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول! مجھے اس کی مہمانی کا شرف عطا فرمایا جائے۔ چنانچہ وہ اس کو لے کر گھر آیا اور اپنی بیوی سے کہا یہ اللہ کے رسول کا مہمان ہے اس کی خاطر ومدارت میں کوئی کمی نہ رہنے پائے۔ بیوی نے کہا صرف بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا ہے۔ اس پر اس

انصاری نے کہا ان کو کسی طرح بہلا کر سُلا دو اور جب مہمان کھانے کیلئے اندر آئے تو دِیا بجھا دینا اور اندھیرے میں ایسا ظاہر کریں گے جیسے ہم بھی اس کے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی انہوں نے کیا وہ مہمان کے ساتھ بیٹھے رہے۔ مہمان کھانا کھاتا رہا اور مہمان کو جتائے بغیر وہ خود میاں بیوی بھوکے رہے۔ صبح کو جب انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضورؐ نے فرمایا۔ تم دونوں نے رات کو مہمان سے جیسا عمدہ اور اچھوتا برتاؤ کیا۔ اسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ بھی خوش ہو رہا تھا۔

۸۱۳ —— عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، اِنَّ الْاَشْعَرِیِّیْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِی الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِیَالِھِمْ بِالْمَدِیْنَةِ جَمَعُوْا مَا کَانَ عِنْدَھُمْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْہُ بَیْنَھُمْ فِیْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ بِالسَّوِیَّةِ فَھُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْھُمْ ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل الاشعریین)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اشعری قبیلے کی خصوصیت بڑی قابلِ تعریف ہے کہ جب جنگ میں ان کو تنگدستی کا سامنا کرنا یا مدینے میں ان کے اہل وعیال کو خوراک کی کمی سے دوچار ہونا پڑتا ہے تو وہ اپنا سارا ذخیرہ خوراک ایک جگہ جمع کر لیتے ہیں اور پھر ایک برتن سے ماپ کر آپس میں برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ دراصل ایسے ہی لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔

حوصلہ اور جرأت، شجاعت اور بہادری

۸۱۴ ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

(بخاری کتاب الادب باب الحذر عن الغضب ومسلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے ۔ اصل میں پہلوان وہ ہے جو غصّے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔

حسنِ کردار، بشاشت اور خوش خلقی

۸۱۵ ــــ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا وَّلَوْ اَنْ تَلْقٰی اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِیْقٍ۔

(مسلم کتاب الادب باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

مجھے ارشاد فرمایا: معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو اگر چہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنے کی ہی نیکی ہو۔

۸۱۶ —— عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔ (بخاری کتاب الادب باب طیّب الکلام)

حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوزخ کی آگ سے بچنے کی کوشش کرو خواہ کھجور کا ایک آدھ حصّہ ہی دینے کی توفیق ہو۔ اگر کسی کے پاس کچھ نہیں تو وہ نرمی، خلوص اور عمدہ بات سے ہی دوسرے کا حوصلہ بڑھائے۔

شرم وحیا

۸۱۷ —— عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رُكَانَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقٌ وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ۔

(مؤطا امام مالکؒ جامع ماجاء فی اهل القدر باب ماجاء فی الحیاء)

حضرت زید بن طلحہ حضور علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہوئے

بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دین و مذہب کا ایک اپنا خاص خلق ہوتا ہے اور اسلام کا یہ خاص خلق حیاء ہے۔

۸۱۸ ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً : فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ ۔ وَالْحَیَآءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ ۔

(مسلم کتاب الایمان باب شعب الایمان)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان ساٹھ یا ستّر سے بھی کچھ زائد حصّوں میں منقسم ہے۔ ان میں سب سے افضل لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا ہے اور عام اور آسان حصّہ راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو دُور کرنا ہے۔ حیا بھی ایمان ہی کا ایک حصّہ ہے۔

۸۱۹ ـــــ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ لِأَصْحَابِهٖ : اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَیَاءِ قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْیِیْ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ ! وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ : لَیْسَ ذٰلِكَ وَلٰکِنَّ مَنِ اسْتَحْیَا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَیَآءِ فَلْیَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰی وَلْیَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰی وَلْیَذْکُرِ الْمَوْتَ وَالْبَلٰی وَمَنْ أَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِیْنَةَ الْحَیَاةِ الدُّنْیَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْیَا

مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ۔

(ترمذی صفۃ القیامۃ ۔ رسالہ قشیریہ باب الحیاء صفحہ ۱۰۷)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی شرم دل میں ہو جیسا کہ اس سے شرم کرنے کا حق ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں شرم بخشی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ یوں نہیں بلکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی شرم رکھتا ہے وہ اپنے سر اور اس میں سمائے ہوئے خیالات کی حفاظت کرے۔ پیٹ اور اس میں جو خوراک وہ بھرتا ہے اس کی حفاظت کرے موت اور ابتلاء کو یاد رکھنا چاہئے۔ جو شخص آخرت پر نظر رکھتا ہے۔ وہ دنیاوی زندگی کی زینت کے خیال کو چھوڑ دیتا ہے پس جس نے یہ طرزِ زندگی اختیار کیا اس نے واقعی اللہ تعالیٰ کی شرم رکھی۔

۸۲۰ ـــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَاكَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ ، وَمَا كَانَ الْحَيَآءُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ۔

(ترمذی کتاب البر والصلۃ باب فی الفحش)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حد سے بڑھی ہوئی بے حیائی ہر مرتکب کو بدنما بنا دیتی ہے۔ اور شرم و حیاء ہر حیادار کو حُسنِ سیرت بخشتا ہے اور اسے خوبصورت بنا دیتا ہے۔

۸۲۱ ـــــ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ ۣالْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُوْلَى : إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ ۔
(بخاری کتاب الادب باب اذالم تستحی فاصنع ماشئت)

حضرت ابومسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سابقہ انبیاء کے حکیمانہ اقوال میں سے جو لوگوں تک پہنچتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب حیاء اٹھ جائے تو پھر انسان جو چاہے کرے۔(کسی نے فارسی میں اس کا یوں ترجمہ کیا ہے :

بے حیا باش ہر چہ خواہی کن

۸۲۲ —— عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي عُتْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهٖ۔
(مسلم کتاب الفضائل باب کثرۃ حیائه)

حضرت قتادہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کنواری عورت سے بھی زیادہ حیادار تھے۔جب آپؐ کسی چیز کو ناپسند کرتے تو اس کا اثر ہم آپؐ کے چہرہ مبارک سے محسوس کرتے یعنی آپؐ کے چہرے کو دیکھ کر پتہ چل جاتا کہ یہ بات آپؐ کو پسند نہیں آئی۔بالعموم آپ اس کا اظہار زبان سے نہ فرماتے۔

رازرکھنے کی فضیلت
اور
افشائے راز کی مذمّت

۸۲۳ —— عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : اَتٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَیْنَا فَبَعَثَنِیْ فِیْ حَاجَتِہٖ فَاَبْطَأْتُ عَلٰی اُمِّیْ فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ : مَا حَبَسَكَ ؟ فَقُلْتُ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ ، قَالَتْ مَا حَاجَتُہٗ ؟ قُلْتُ : اِنَّھَا سِرٌّ ، قَالَتْ : لَا تُخْبِرَنَّ بِسِرِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَدًا ۔ قَالَ اَنَسٌ : وَاللّٰہِ لَوْ حَدَّثْتُ بِہٖ اَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ بِہٖ یَا ثَابِتُ !

(مسلم کتاب الفضائل۔فضائل انس بن مالک)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔آپؐ نے ہم سب کو سلام کیا اور مجھے اپنے ایک کام کے لئے بھیجا اور اس وجہ سے میں اپنی ماں کے پاس دیر سے پہنچا۔میری ماں نے مجھ سے دیر سے آنے کی وجہ پوچھی تو میں نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام کے

لئے بھیجا تھا۔ میری ماں نے پوچھا۔ وہ کیا کام تھا؟ میں نے جواب دیا۔ ایک راز کی بات تھی۔ میری ماں نے کہا۔ تو پھر حضورؐ کا راز کسی کو نہ بتائیو۔ حضرت انسؓ نے یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے اپنے ملازم ثابت سے فرمایا : اے ثابت! اگر وہ راز کی بات میں کسی کو بتا سکتا تو تجھے ضرور بتا دیتا۔

پردہ پوشی اور چشم پوشی

۸۲۴ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَمَنْ یَّسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ فِی الدُّنْیَا یَسَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰی مُسْلِمٍ فِی الدُّنْیَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ۔

(ترمذی کتاب البرّ والصلة باب فی الستر علی المسلمین)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی کسی کی بے چینی اور اس کے کرب کو دُور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے کرب اور اس کی بے چینی کو دُور کرے گا۔ اور جو شخص کسی تنگ دست کیلئے آسانی مہیا کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور

آخرت میں اس کے لئے آسانی اور آرام کا سامان بہم پہنچائے گا۔ اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کیلئے کوشاں رہتا ہے۔

۸۲۵ ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : كُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاهِرِیْنَ وَاِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ اَنْ یَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّیْلِ عَمَلًا ثُمَّ یُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَیَقُوْلُ : یَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَ كَذَا وَقَدْ بَاتَ یَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَیُصْبِحُ یَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَلَیْهِ۔

(بخاری کتاب الادب باب ستر المؤمن علی نفسه)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ میری ساری اُمّت کو معافی مل جائے گی لیکن کھلم کھلا گناہ کرنے والے بے حیاؤں کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ بے شرمی اور بے حیائی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ انسان رات کو کوئی بُرا کام کرے۔ اللہ تعالیٰ اسکی پردہ پوشی کرے۔ لیکن وہ صبح اُٹھ کر لوگوں کو بتاتا پھرے کہ میں نے رات کو یہ بُرا کام کیا تھا اللہ تعالیٰ تو اس کی پردہ پوشی کرتا ہے لیکن وہ خود اپنا پردہ فاش کرتا ہے۔

۸۲۶ ـــــ عَنْ مَوْلًی لِعَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُقَالُ لَهٗ اَبُوْ كَثِیْرٍ قَالَ : لَقِیْتُ عَقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ فَاَخْبَرْتُهٗ اِنَّ لَنَا جِیْرَانًا

يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ قَالَ : دَعْهُمْ ثُمَّ جَاءَهٗ فَقَالَ : اَلَا أَدْعُوْ عَلَيْهِمُ الشُّرَطَ ؟ فَقَالَ عُقْبَةُ وَيْحَكَ دَعْهُمْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ رَّأٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْءُدَةً مِنْ قَبْرِهَا ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۱۴۰ مصری والادب المفرد صفحہ ۱۱۳)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کے مولیٰ جن کا نام ابوکثیر تھا بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے آقا عقبہ کے پاس گیا اور انہیں بتایا کہ ہمارے پڑوسی شراب پی رہے ہیں۔ عقبہ نے فرمایا جانے دو۔ پھر میں انکے پاس دوبارہ گیا اور کہا۔ کیا میں پولیس کو نہ بلالاؤں؟ عقبہ نے فرمایا : تیرا بُرا ہو! کہا جو ہے جانے دو۔ کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔

حُسنِ ظن

۸۲۷ ـــــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ ۔

(مسند احمد وابوداؤد کتاب الادب باب حسن الظن)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حُسنِ ظن ایک حسین عبادت ہے۔

۸۲۸ ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : رَأٰی عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ رَجُلًا یَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِیْسٰی : سَرَقْتَ ؟ قَالَ : كَلَّا ، وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ـ فَقَالَ عِیْسٰی : اٰمَنْتُ بِاللهِ وَ كَذَّبْتُ نَفْسِیْ ، وَفِیْ رِوَایَةٍ ، عَیْنِیْ ـ

(مسلم کتاب الفضائل باب فضائل عیسیٰ علیہ السلام)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اس سے کہا کہ تم چوری کرتے ہو؟ تو وہ شخص خدا کی قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں نے چوری نہیں کی ہے۔ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہنے لگے میں تمہاری قسم پر اعتبار کرتا ہوں اور اپنے نفس کو جھٹلاتا ہوں۔

ایک اور روایت میں عَیْنِیْ کا لفظ ہے یعنی میں اپنی آنکھوں کو جھٹلاتا ہوں۔

عفو
اور
دوسروں کے قصور معاف کر دینا

۸۲۹ —— عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ : اَفْضَلُ الْفَضَائِلِ اَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطِیَ مَنْ مَنَعَكَ وَتَصْفَحَ عَمَّنْ شَتَمَكَ۔

(مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۴۳۸)

حضرت معاذ بن انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تُو قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھے اور جو تجھے نہیں دیتا ہے اسے بھی دے اور جو تجھے بُرا بھلا کہتا ہے اس سے تُو درگزر کرے۔

۸۳۰ —— عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا نَقَصَتْ صَدَقَۃٌ مِنْ مَالٍ وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَۃٍ اِلَّا زَادَہُ اللّٰہُ عِزًّا۔

(مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۳۵، جلد ۲ صفحہ ۴۳۱)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور جو شخص دوسرے کے قصور معاف

کردیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور عزّت دیتا ہے اور کسی کے قصور معاف کردینے سے کوئی بے عزّتی نہیں ہوتی۔

قرض

حُسنِ تقاضا اور حُسنِ ادا

۸۳۱ —— عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّنْجِیَهُ اللّٰهُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ یَضَعْ عَنْهُ ۔

(مسلم کتاب المساقات باب فضل انظار المعسر ۔ مشکوۃ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بے چینیوں اور پریشانیوں سے نجات دے تو اسے چاہئے کہ وہ تنگ دست مقروض کو وصولی میں سہولت دے یا قرض میں سے کچھ حصہ معاف کردے۔

۸۳۲ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ لَهٗ ، فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ

مَقَالًا ، ثُمَّ قَالَ: اَعْطُوْهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهٖ ، قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا نَجِدُ اِلَّا اَمْثَلَ مِنْ سِنِّهٖ ، قَالَ : اَعْطُوْهُ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔ (مسلم کتاب البیوع باب من استسلف شیئًا فقضی خیرًا منه)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپؐ سے قرض ادا کرنے کا تقاضا کیا اور بڑی گستاخی سے پیش آیا۔ آپؐ کے صحابہؓ کو بڑا غصّہ آیا اور اسے ڈانٹنے لگے حضوؐر نے فرمایا۔ اسے کچھ نہ کہو کیونکہ جس نے لینا ہو وہ کچھ نہ کچھ کہنے کا بھی حق رکھتا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا اسے اس عمر کا جانور دے دو جس عمر کا اسـں نے وصول کرنا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس وقت تو اس سے بڑی عمر کا جانور موجود ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہی دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنا قرض زیادہ عمدہ اور اچھی صورت میں ادا کرتا ہے۔

۸۳۳ ـــــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ خَيْرَكُمْ اَوْمِنْ خَيْرِكُمْ اُحَاسِنُكُمْ قَضَاءً۔ (ابن ماجه ابواب الصدقات باب حسن القضاء)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو لین دین قرض اور دوسری ذمّہ داریوں کے ادا کرنے میں بہت اچھا ہے۔

۸۳۴ ـــــ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ يَهُوْدِيٌّ وَكَانَ يُسْلِفُنِيْ فِيْ تَمْرِيْ اِلَى الْجِدَادِ وَكَانَتْ لِجَابِرٍ

اَلْأَرْضُ الَّتِيْ بِطَرِيْقِ رُوْمَةَ فَجَلَسَتْ فَخَلَا عَامًا فَجَاءَنِي الْيَهُوْدِيُّ عِنْدَ الْجِدَادِ وَلَمْ اَجُدَّ مِنْهَا شَيْئًا فَجَعَلْتُ اَسْتَنْظِرُهٗ اِلٰى قَابِلٍ فَيَأْبٰى فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ : اِمْشُوْا نَسْتَنْظِرْ لِجَابِرٍ مِنَ الْيَهُوْدِيِّ فَجَاءُوْنِيْ فِيْ نَخْلِيْ ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ الْيَهُوْدِيَّ فَيَقُوْلُ : أَبَا الْقَاسِمِ ! لَا أُنْظِرُهٗ ۔ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ ثُمَّ جَاءَهٗ فَكَلَّمَهٗ فَأَبٰى فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقَلِيْلِ رُطَبٍ فَوَضَعْتُهٗ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ : أَيْنَ عَرِيْشُكَ يَا جَابِرُ ؟ فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ : اُفْرُشْ لِيْ فِيْهِ ، فَفَرَشْتُهٗ فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَجِئْتُهٗ بِقَبْضَةٍ اُخْرٰى فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ الْيَهُوْدِيَّ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَقَامَ فِي الرِّطَابِ فِي النَّخْلِ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَالَ يَا جَابِرُ جُدَّ وَاقْضِ فَوَقَفَ فِي الْجِدَادِ فَجَدَدْتُ مِنْهَا مَا قَضَيْتُهٗ وَفَضُلَ مِنْهُ فَخَرَجْتُ حَتّٰى جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهٗ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔

(بخاری کتاب الاطعمہ باب الرطب والتمر)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینے کے ایک یہودی سے اپنے باغ کی کھجوریں پک جانے کے وعدہ پر قرض لیا کرتا تھا۔ جابر کا یہ باغیچہ رومہ کی طرف جانے والے راستہ پر تھا۔ ایک سال ایسا ہوا کہ کھجور کی فصل اچھی نہ ہوئی اور ادائیگی ایک سال پیچھے پڑتی ہوئی

نظر آئی۔ کھجوریں توڑنے کا جب وقت آیا تو یہودی قرض وصول کرنے کے لئے آن پہنچا لیکن میرے پاس اسے دینے کیلئے مال نہ تھا۔ میں نے آئندہ سال تک مہلت مانگی لیکن اس نے انکار کر دیا اور فوری ادائیگی پر اصرار کیا۔ یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی پہنچی۔ حضورؐ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ چلو چل کر جابر کو یہودی سے مہلت دلوائیں۔ حضور علیہ السلام مع چند صحابہ میرے نخلستان میں تشریف لائے اور اس یہودی سے مہلت دینے کے بارہ میں گفتگو فرمائی۔ لیکن وہ کہنے لگا اے ابوالقاسم! میں نے اسے مہلت نہیں دینی ہے۔ حضور علیہ السلام نے جب دیکھا کہ یہ میری سفارش نہیں مانتا تو آپؐ نے باغ کا چکّر لگا کر پھلوں کا اندازہ فرمایا اور آ کر پھر یہودی سے سفارش کی کہ اسے مہلت دے دو۔ واقعی پھل بہت کم ہیں۔ لیکن یہودی پھر بھی نہ مانا۔ جابر بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں حضور کے لئے کچھ تازہ کھجوریں توڑ کر لے آیا اور حضورؐ کے سامنے پیش کیں۔ حضور نے وہ کھائیں۔ پھر فرمایا جابر تیری ڈھاری کہاں ہے۔ اس میں میرے لئے بستر کر دو۔ حضور کے لئے میں نے بستر بچھا دیا۔ حضورؐ نے وہاں کچھ دیر آرام فرمایا۔ بیدار ہونے پر میں نے کچھ اور تازہ کھجوریں پیش کیں۔ آپ نے ان میں سے کچھ تناول فرمائیں پھر یہودی سے قرض میں مہلت دینے کے سلسلہ میں گفتگو فرمائی۔ لیکن اس نے پھر بھی بات نہ مانی۔ اس پر حضور نے باغ کا دوبارہ چکّر لگا کر فرمایا۔ جابر پھل اتارنا شروع کر دو اور اس کا قرض ادا کر دو۔ میں نے کھجوریں توڑنا شروع کیں۔ حضورؐ اس دوران

اسی جگہ چھپری میں ٹھہرے رہے۔ میں نے یہودی کا سارا قرضہ ادا کر دیا اور کافی کھجوریں بچ بھی رہیں۔ مَیں نے یہ خبر حضور علیہ السلام کو آ کر سنائی تو حضور فرطِ مسرّت سے فرمانے لگے اِشْهَدْ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللهِ کہ گواہ رہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

۸۳۵ ـــــ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ مُکَاتَبًا جَآءَهٗ فَقَالَ : اِنِّیْ عَجِزْتُ عَنْ کِتَابَتِیْ فَاَعِنِّیْ قَالَ : اَلَا اُعَلِّمُكَ کَلِمَاتٍ عَلَّمَنِیْهِنَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ کَانَ عَلَیْكَ مِثْلُ جَبَلٍ دَیْنًا اَدَّاهُ اللهُ عَنْكَ ، قُلْ : اَللّٰهُمَّ کْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب جامع الدعوات)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک مکاتب غلام آیا اور عرض کیا زرِ کتابت یعنی فدیۂ آزادی ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ آپ میری مدد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں جو مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے تھے اور فرمایا تھا کہ اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اس دُعا کی برکت سے اس کے ادا کرنے کے سامان کر دے گا تم یہ دُعا مانگا کرو۔ ''اے میرے اللہ! تیرا دیا ہوا حلال رزق میرے لئے کافی ہو حرام رِزق کی مجھے ضرورت نہ پڑے یعنی مجھے حلال رزق دے۔ حرام رزق سے بچا اور اپنے فضل سے مجھے اپنے سِوا دوسروں سے بے نیاز اور مستغنی کر دے''، یعنی کبھی دوسروں کا محتاج نہ بنوں۔

۸۳۶ ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی

اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيءٍ فَلْيَتَّبِعْ۔

(بخاری کتاب الحوالۃ باب فی الحوالۃ وھل یرجع فی الحوالۃ)

حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ استطاعت رکھنے والے کا، جبکہ سب کچھ موجود ہو، قرض ادا نہ کرنا اور ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے۔ جب تم میں سے کسی کا قرض کسی دولتمند کے ذمّہ لگایا جائے اور وہ اس بات کو مان لے کہ یہ قرض وہ ادا کردے گا تو قرض خواہ کو یہ سپردگی اور حوالگی مان لینی چاہئے اور بے جا ضد نہیں کرنی چاہئے۔

۷۸۳-(الف)- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَمَّا أَرَادَ هُدٰى زَيْدِبْنِ سَعْنَةَ قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ : مَا مِنْ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ شَيْءٌ إِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُهَا فِيْ وَجْهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَظَرْتُ إِلَيْهِ إِلَّا شَيْئَيْنِ ۔ لَمْ أَخْتَبِرْهُمَا مِنْهُ هَلْ يَسْبِقُ حِلْمُهٗ جَهْلَهٗ وَلَا تَزِيْدُهٗ شِدَّةُ الْجَهْلِ عَلَيْهِ إِلَّا حِلْمًا فَكُنْتُ أَلْطُفُ بِهٖ لِئَنْ أُخَالِطُهٗ فَأَعْرِفُ حِلْمَهٗ مِنْ جَهْلِهٖ قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمًا مِنَ الْحُجُرَاتِ وَمَعَهٗ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ كَالْبَدَوِيِّ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللهِ ! إِنَّ بَصَرٰى قَرْيَةَ بَنِيْ فُلَانٍ

قَدْ اَسْلَمُوْا وَدَخَلُوْا فِی الْاِسْلَامِ وَ کُنْتُ حَدَّثْتُهُمْ اِنْ اَسْلَمُوْا اَتَاهُمُ الرِّزْقُ رَغَدًا وَقَدْ اَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ وَشِدَّةٌ وَقُحُوْطٌ مِنَ الْنَیْتِ فَاَنَا اَخْشٰی یَا رَسُوْلَ اللهِ ! اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنَ الْاِسْلَامِ طَمَعًا کَمَا دَخَلُوْا فِیْهِ طَمَعًا فَاِنْ رَاَیْتَ اَنْ تُرْسِلَ اِلَیْهِمْ بِشَیْءٍ تُعِیْنُهُمْ بِهٖ فَمِلْتُ فَنَظَرَ اِلٰی رَجُلٍ وَاِلٰی جَانِبِهٖ اَرَاهُ عَلِیًّا رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللهِ مَا بَقِیَ مِنْهُ شَیْءٌ قَالَ زَیْدُ بْنُ سَعْنَةَ : فَدَنَوْتُ اِلَیْهِ فَقُلْتُ : یَا مُحَمَّدُ ! هَلْ لَکَ اَنْ تَبِیْعَنِیْ تَمْرًا مَعْلُوْمًا مِنْ حَائِطِ بَنِیْ فُلَانٍ اِلٰی اَجَلٍ کَذَا وَ کَذَا فَقَالَ : لَا یَا یَهُوْدِیُّ ! وَلٰکِنْ اَبِیْعُکَ تَمْرًا مَعْلُوْمًا اِلٰی اَجَلٍ کَذَا وَ کَذَا وَلَا اُسَمِّیْ حَائِطَ بَنِیْ فُلَانٍ ، فَقُلْتُ : نَعَمْ فَبَایِعْنِیْ ، فَاَطْلَقْتُ هِمْیَانِیْ فَاَعْطَیْتُهٗ ثَمَانِیْنَ مِثْقَالًا مِنْ ذَهَبٍ فِیْ تَمْرٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ کَذَا وَ کَذَا فَاَعْطَاهَا الرَّجُلَ فَقَالَ ، اِعْدِلْ عَلَیْهِمْ وَاَعِنْهُمْ بِهَا فَقَالَ زَیْدُبْنُ سَعْنَةَ : فَلَمَّا کَانَ قَبْلَ مَحِلِّ الْاَجَلِ بِیَوْمَیْنِ اَوْ ثَلَاثَةً اَتَیْتُهٗ فَاَخَذْتُ بِمَجَامِعِ قَمِیْصِهٖ وَرِدَائِهٖ وَنَظَرْتُ اِلَیْهِ بِوَجْهٍ غَلِیْظٍ فَقُلْتُ لَهٗ : اَلَا تَقْضِیْنِیْ یَا مُحَمَّدُ حَقِّیْ ؟ فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُمْ یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ شَیْءَ الْقَضَاءِ مَطْلٌ وَلَقَدْ کَانَ لِیْ بِمُخَالَطَتِکُمْ عِلْمٌ وَنَظَرْتُ اِلٰی عُمَرَ فَاِذَا عَیْنَاهُ تَدُوْرَانِ فِیْ وَجْهِهٖ کَالْفُلْکِ الْمُسْتَدِیْرِ ثُمَّ رَمَانِیْ بِبَصَرِهٖ فَقَالَ یَا عَدُوَّاللهِ ! اَتَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا اَسْمَعُ وَتَصْنَعُ بِهٖ مَا اَرٰی فَوَالَّذِیْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ لَوْ لَا مَا اُحَاذِرُ قَوْلَهٗ

لَضَرَبْتُ بِسَيْفِيْ رَأْسَكَ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ
يَنْظُرُ اِلٰى عُمَرَ فِيْ سُكُوْنٍ وَتُوْدَّةٍ وَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ اَنَا وَهُوَ كُنَّا
اَحْوَجَ اِلٰى غَيْرِ هٰذَا اَنْ تَامُرَنِيْ بِحُسْنِ الْاَدَاءِ وَتَامُرَهٗ بِحُسْنِ التَّبَاعَةِ ۔
اِذْهَبْ بِهٖ يَا عُمَرُ فَاَعْطِهٖ حَقَّهٗ وَزِدْهُ عِشْرِيْنَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَقُلْتُ :
مَا هٰذِهِ الزِّيَادَةُ يَا عُمَرُ ؟ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ
وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ اَزِيْدَكَ مَكَانَ مَا نَقِمْتُكَ ، قُلْتُ : اَتَعْرِفُنِيْ يَا عُمَرُ ؟
قَالَ : لَا مَنْ اَنْتَ ؟ قُلْتُ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ قَالَ : الْحِبْرُ ؟ قُلْتُ اَلْحِبْرُ
قَالَ : فَمَا دَعَاكَ اَنْ فَعَلْتَ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ
مَا فَعَلْتَ وَقُلْتَ لَهٗ مَا قُلْتَ ؟ قُلْتُ لَهٗ : يَا عُمَرُ ! لَمْ يَكُنْ لَهٗ مِنْ
عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ شَيْءٌ اِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُهٗ فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَظَرْتُ اِلَيْهِ اِلَّا اثْنَيْنِ لَمْ اَخْتَبِرْهُمَا
مِنْهُ هَلْ يَسْبِقُ حِلْمُهٗ جَهْلَهٗ وَلَا تَزِيْدُهٗ شِدَّةُ الْجَهْلِ عَلَيْهِ اِلَّا حِلْمًا
فَقَدْ اِخْتَبَرْتُهُمَا فَاَشْهِدُكَ يَا عُمَرُ ! اَنِّيْ قَدْ رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا
وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَبِيًّا
وَاُشْهِدُكَ اَنَّ شَطْرَ مَالِيْ، فَاِنِّيْ اَكْثَرُهُمْ مَالًا ، صَدَقَةٌ عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : اَوْ عَلٰى
بَعْضِهِمْ فَاِنَّكَ لَا تَسَعُهُمْ ؟ قُلْتُ : اَوْ عَلٰى بَعْضِهِمْ فَرَجَعَ زَيْدٌ اِلٰى
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَيْدٌ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَآمَنَ بِهٖ وَصَدَّقَهٗ وَبَايَعَهٗ

وَشَهِدَ مَعَهُ مَشَاهِدَ كَثِيْرَةً ثُمَّ تُوُفِّيَ زَيْدٌ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ وَرَحِمَ اللّٰهُ زَيْدًا ۔

(مستدرک مع التلخیص کتاب معرفۃ الصحابۃ جلد ۳ صفحہ ۶۰۵)

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے زید بن سعنہ کو ہدایت دینی چاہی تو زید بن سعنہ نے کہا (وہ تمام علامات نبوّت جو تورات میں درج تھیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف جیسا میں نے دیکھا تھا تو آپؐ میں تمام علاماتِ نبوّت مجھے نظر آئیں سوائے دو باتوں کے جن کا مجھے پتہ نہیں تھا کہ آپ میں ہیں یا نہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس نبی کا حلم اس کے غصّہ پر غالب ہوگا دوسری بات یہ ہے کہ جتنا ہی زیادہ اس کو غصّہ دلایا جائے اور اس کی گستاخی کی جائے اتنا ہی زیادہ وہ حلم اور بردباری دکھائے گا اور مَیں اس کی جستجو میں رہا کہ کبھی موقع ملے تو ان علامتوں کو بھی آزماؤں زید بن سعنہ (یہودی) کہتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر آئے آپؐ کے ساتھ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اس دوران ایک سوار آیا جو بدوی یعنی دیہاتی لگتا تھا اُس نے آپؐ سے عرض کی کہ بنوفلاں کے گاؤں بصری کے لوگ مسلمان ہوگئے ہیں اور میں نے ان سے کہا تھا کہ اگر وہ مسلمان ہوجائیں تو ان کو وافر رزق ملے گا اب وہ قحط سے دوچار ہیں کیونکہ بارشیں نہیں ہوئیں مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ حرص اور لالچ میں آکر اسلام سے نکل نہ جائیں جس طرح کہ وہ فراخیٔ رزق کی ترغیب دلانے پر مسلمان ہوئے تھے۔ اگر آپ مہربانی فرمادیں

اور مناسب سمجھیں تو ان کی طرف کچھ بھیج کر ان کی مدد اور دلداری فرماویں
آپؐ نے اس کی بات سن کر علیؓ کی طرف دیکھا تو انہوں نے عرض کیا اس وقت تو
ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو مدد کے طور پر بھیجی جا سکے۔ زید بن سعنہ کہتے ہیں کہ
میں (قریب ہی تھا) آپ کے پاس آیا اور کہا اے محمدؐ کیا بنو فلاں کے باغ کی
کھجوریں ایک طے شدہ مقدار اور طے شدہ مدّت کی شرط پر (یعنی بطور بیع
سلم) بیچ سکتے ہیں آپ نے فرمایا اے یہودی طے شدہ مقدار اور مدّت کی شرط
پر کھجوریں تو بیچ سکتا ہوں لیکن یہ شرط نہیں مان سکتا کہ یہ کھجوریں بنو فلاں کے باغ
کی ہی ہوں گی۔ میں نے کہا ٹھیک ہے چنانچہ آپ نے مجھ سے سودا طے کر لیا
اور میں نے اپنی ہمیانی کھول کر آپ کو اَسّی مثقال (بطور پیشگی قیمت) دے دیا
کہ فلاں وقت اتنی کھجوریں آپ مجھے دے دیں۔ آپ نے وہ سونا اس شخص کو
دے دیا (جو مدد مانگنے کیلئے آیا تھا) اور فرمایا یہ برابر ان مصیبت زدہ لوگوں
میں تقسیم کر دو اور ان کی مدد کرو۔ زید بن سعنہ کہتے ہیں کہ ابھی مدّت مقرّرہ طے
شدہ مدّت میں دو تین دن باقی تھے کہ میں آپ کے پاس آیا اور آپ کا گریبان
پکڑ لیا چادر کھینچی اور بڑے غصّہ کی حالت بنا کر کہا۔ اے محمد! کیا میرا حق ادا
نہیں کرو گے خدا کی قسم! تم بنو عبدالمطلب اپنی اس عادت کو اچھی طرح جانتے
ہو کہ قرض ادا کرنے میں بڑے بُرے ہو اور تمہاری ٹال مٹول کی اس عادت کو
میں بھی جانتا ہوں (اور اس کا مجھے تجربہ ہے) اس وقت میں عمرؓ کی طرف (جو
پاس ہی تھے) دیکھ رہا تھا کہ (غصّہ کے مارے) ان کی آنکھیں یوں گھوم رہی

ہیں جس طرح گھومنے والی کشتی یا پھرکی۔ آپ نے بڑی تیز غصّہ بھری نظروں سے مجھے دیکھا اور کہا اے اللہ کے دشمن! اللہ کے رسولؐ سے ایسا کہتا ہے جو میں سُن رہا ہوں اور اس طرح گستاخی سے پیش آتا ہے جسے میں دیکھ رہا ہوں۔ اس خدا کی قسم جس نے ان کو حق دے کر بھیجا اگر مجھے ان کا ڈر نہ ہوتا تو میں اپنی تلوار سے تیرا سر اڑا دیتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بڑے اطمینان اور تسلّی کے ساتھ عمرؓ کی طرف دیکھ رہے تھے اور تبسّم فرما رہے تھے اور پھر آپؐ نے فرمایا اے عمر اس غصّہ کی بجائے میں اور یہ دونوں اس بات کے زیادہ ضرورتمند ہیں کہ تُو مجھے حُسنِ ادا کیلئے کہے اور اسے حسنِ تقاضا کے لئے۔ اگرچہ ابھی ادائیگی کا وقت نہیں آیا اور کچھ دن باقی ہیں لیکن شاید یہ جلدی ادائیگی چاہتا ہے اس لئے جاؤ اسے (ذخیرہ میں سے) اس کا حق دلا دو اور بیس[۲۰] صاع زیادہ کھجوریں دے دینا۔ جب ادائیگی ہوئی تو میں نے عمرؓ سے کہا یہ زیادہ کس لئے؟ عمرؓ نے جواب دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا کہ جو سختی میں نے کی ہے اُس کے عوض میں بیس[۲۰] صاع زیادہ ادا کروں۔ مَیں نے عمرؓ سے کہا آپ جانتے ہیں میں کون ہوں؟ عمرؓ نے کہا۔ نہیں۔ آپ کون ہیں؟ میں نے کہا مَیں زید بن سعنہ ہوں عمرؓ نے پوچھا (وہ) حِبَر یعنی یہود کا عالم؟ میں نے جواب دیا۔ ہاں۔ یہود کا عالم۔ اس پر عمر نے کہا اتنے بڑے عالم ہو کر گستاخی کا یہ طریق تم نے کیوں اختیار کیا؟ میں نے جواب دیا جتنی بھی علاماتِ نبوّت (میں نے اپنی کتابوں میں پڑھیں) تھیں جب میں نے آپؐ کو دیکھا تو آپؐ میں وہ مجھے نظر

آئیں سوائے دو علامات کے ان میں ایک یہ کہ کیا اس نبی کا حلم اس کے غصّہ پر غالب ہے دوسرے یہ کہ جتنا زیادہ ان سے تلخی اور جہالت سے پیش آیا جائے اتنا ہی زیادہ وہ حلم اور بُردباری سے پیش آئیں گے (سو موقع ملنے پر) میں نے ان دونوں باتوں کی آزمائش کی ہے۔ اے عمرؓ! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اللہ کو اپنا ربّ اور اسلام کو اپنا دین۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نبی ماننے پر خوش ہوں اور آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں ایک مالدار شخص ہوں میرا آدھا مال اُمّتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے صدقہ ہے۔ اس پر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بعض امّتِ محمّدیہؐ کے لئے کہو کیونکہ ساری اُمّت (کا تو کوئی شمار ہی نہیں ان) کے لئے یہ مال کیسے پورا آسکتا ہے۔ میں نے کہا اچھا بعض کی ضرورتوں کے لئے خرچ ہو۔ اس کے بعد زیدؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں اُس پر ایمان لاتا ہوں۔ اس طرح زید نے آپؐ کی بیعت کی اور کئی جنگوں میں آپ کے ساتھ شریک رہے۔ یہاں تک کہ غزوۂ تبوک سے واپس آتے وقت راستہ میں ہی زید نے وفات پائی۔ اللہ تعالیٰ زید پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

مصائب ومشکلات اور صبر وثبات

۸۳۷ —(ب)— عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِيْ فِي الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْئَلُ عَنْهُ اَحَدًا غَيْرَكَ قَالَ : قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ ۔

(مسلم کتاب الایمان باب جامع اوصاف الاسلام)

حضرت سفیانؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول! مجھے اسلام کی کوئی ایسی بات بتایئے کہ اس کے بعد کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے یعنی میری پوری تسلّی ہوجائے حضور نے جواب دیا تم یہ کہو میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا۔ پھر اس بات پر پکّے ہوجاؤ اور استقلال کے ساتھ قائم رہو۔

۸۳۸ —— عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : شَكَوْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ ، اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اَلَا تَدْعُوا اللّٰهَ لَنَا ؟ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهَا فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ عَنْ دِيْنِهِ وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ اَوْ عَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ ، وَاللّٰهِ لَيَتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرُ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا

يَخَافُ إِلَّا اللهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۔

(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوّۃ فی الاسلام)

حضرت خباب بن ارتؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی تکلیف کا ذکر کیا۔ آپؐ کعبہ کے سایہ میں چادر کو سرہانہ بنائے لیٹے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کی کیا آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد نہیں مانگتے اور دُعا نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ سختی کے یہ دن ختم کردے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا : تم سے پہلے ایسا انسان بھی گزرا ہے جس کے لئے مذہبی دشمنی کی وجہ سے گڑھا کھودا جاتا اور اس میں اسے گاڑ دیا جاتا۔ پھر آرا لایا جاتا اور اس کے سر پر رکھ کر اسے دو ٹکڑے کردیا جاتا۔ لیکن وہ اپنے دین اور عقیدہ سے نہ پھرتا۔ اور بعض اوقات لوہے کی کنگھی سے مومن کا گوشت نوچ لیا جاتا، ہڈیاں اور پٹھے ننگے کردیئے جاتے لیکن یہ ظلم اس کو اپنے دین سے نہ ہٹا سکتا۔ اللہ تعالیٰ اس دین کو ضرور کمال اور اقتدار بخشے گا یہاں تک کہ اس کے قائم کردہ امن و امان کی وجہ سے صنعآء سے حضر موت تک اکیلا شتر سوار چلے گا۔ اللہ کے سوا اُسے کسی کا ڈر نہیں ہوگا۔ بھیڑیا بکریوں کی رکھوالی کرے گا یعنی وہ لوگ جو اس وقت وحشی ہیں، تربیت پا کر دنیا کے والی اور رکھوالے بنیں گے لیکن تم جلد بازی دکھا رہے ہو۔

۸۳۹ —— عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : کَاَنِّیْ

اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْکِیْ نَبِیًّا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِمْ ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ فَاَدْمَوْہُ وَھُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْھِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ : اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ عزوجل ام حسبت ان اصحاب الکہف)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں گویا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ گزشتہ انبیاء میں سے ایک نبی کا ذکر فرما رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا اس نبی کو اس کی قوم نے مارا اور زخمی کردیا وہ نبی اپنے چہرہ سے خون پونچھتا جاتا اور کہتا جاتا اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ نہیں جانتے اور اپنی جہالت کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔

۸۴۰ ــــ عَنْ صُھَیْبِ بْنِ سِنَانٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَہٗ کُلَّہٗ خَیْرٌ وَّلَیْسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْہُ سَرَّآءُ شَکَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ ، وَاِنْ اَصَابَتْہُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ ۔

(مسلم کتاب الزھد باب المؤمن امرہ کلہ خیر)

حضرت صہیب بن سنانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اس کے سارے کام برکت ہی برکت ہوتے ہیں۔ یہ فضل صرف مومن کے لئے مختص ہے۔ اگر اس کو کوئی خوشی ومسرّت اور فراخی نصیب ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہے اور

اس کی شکر گزاری اس کے لئے مزید خیر و برکت کا موجب بنتی ہے۔ اور اگر اسے کوئی دُکھ اور رنج، تنگی اور نقصان پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے اور اس کا یہ طرزِ عمل بھی اس کے لئے خیر و برکت کا ہی باعث بن جاتا ہے کیونکہ وہ صبر کر کے ثواب حاصل کرتا ہے۔

۸۴۱ ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا یُصِیْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حَزَنٍ وَلَا اَذًی وَلَا غَمٍّ حَتَّی الشَّوْکَةِ یُشَاکُهَا اِلَّا کَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَایَاهُ ۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب ثواب المومن فیما یصیبه من مرض او حزن)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کسی مسلمان کو کوئی مصیبت، کوئی دُکھ، کوئی رنج و غم، کوئی تکلیف اور پریشانی نہیں پہنچتی یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی نہیں چبھتا مگر اللہ تعالیٰ اس کی اس تکلیف کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

۸۴۲ ـــــ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَشَدَّ اٰیَةٍ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، قَالَ : اَیَّةُ اٰیَةٍ ؟ یَا عَآئِشَةُ! قَالَتْ : قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی ، مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَبِهٖ ، قَالَ : اَمَا عَلِمْتِ یَا عَآئِشَةُ اَنَّ الْمُسْلِمَ تُصِیْبُهُ النَّکْبَةُ اَوِ الشَّوْکَةُ فَیُکَافِیْ بِاَسْوَءِ عَمَلِهٖ ، وَمَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ ، قُلْتُ اَلَیْسَ یَقُوْلُ اللّٰهُ : فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ، قَالَ : ذَاکُمُ الْعَرْضُ یَا عَآئِشَةُ !

مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ ۔ (ابوداؤد کتاب الجنائز باب عیادۃ النساء)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے کہا مجھے قرآن کریم کی ایک سخت ترین آیت کا علم ہے۔ آپؐ نے فرمایا عائشہ وہ کون سی آیت ہے۔ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا فرمان مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ہے کہ جوکوئی برائی کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ حضورؐ نے فرمایا اے عائشہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ مسلمان کوکوئی تکلیف یا مصیبت خواہ کانٹا لگنے سے ہی کیوں نہ ہو وہ بُرے عمل کی مکافات ہے اور جس کا حساب لیا گیا وہ تو عذاب میں مبتلا ہوا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کا تو فرمان ہے فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا کہ تم سے آسان حساب لیا جائے گا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا اے عائشہ! یہ تو صرف خدا کے سامنے حساب کا پیش ہونا ہے۔ ورنہ جس کا باضابطہ حساب لیا گیا وہ تو مرا۔

۸۴۳ —— عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهٗ بِاسْمِ أَبِيْ اِبْرٰهِيْمَ ثُمَّ دَفَعَهٗ اِلٰى اُمِّ سَيْفٍ اِمْرَأَةِ قَيْنٍ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ سَيْفٍ فَانْطَلَقَ يَأْتِيْهِ وَاتَّبَعْتُهٗ فَانْتَهَيْنَا اِلٰى اَبِيْ سَيْفٍ وَهُوَ يَنْفَخُ بِكِيْرِهٖ قَدِ امْتَلَأَ الْبَيْتُ دُخَانًا فَاَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا اَبَا سَيْفٍ! أَمْسِكْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمْسَكَ

فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبِيِّ فَضَمَّهُ اِلَيْهِ وَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُوْلَ فَقَالَ اَنَسٌ : لَقَدْ رَأَيْتُهُ وَهُوَ يَكِيْدُ بِنَفْسِهٖ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاللهِ يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنَّا لَمَحْزُوْنُوْنَ۔

(مسم کتاب الفضائل باب رحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم للصبیان)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج مجھے ایک لڑکا عطا کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا ہے۔ پھر آپؐ نے بچہ کو پرورش کے لئے اُمّ سیف کے سپرد کیا جو کہ ایک لوہار ابوسیف نامی کی بیوی تھی۔ ایک روز آپ اُمِّ سیف کے گھر آئے۔ میں بھی آپؐ کے ساتھ ہولیا۔ اس وقت ابوسیف بھٹّی تپا رہا تھا اور گھر دھوئیں سے بھرا ہوا تھا۔ میں جلدی سے حضوؐر سے پہلے وہاں پہنچ گیا اور ابوسیف سے کہا۔ بھٹّی تپانا چھوڑ دو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ چنانچہ وہ رک گیا۔ حضوؐر اندر تشریف لائے اور بچّے کو منگوایا۔ اپنے گلے لگایا اور بہت پیار کیا اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے موافق بہت دعائیں دیں۔ انسؓ کہتے ہیں کہ بعد میں جب ابراہیم بیمار ہوئے اور جان کندنی کی حالت ان پر طاری ہوئی تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ بچّہ آپؐ کے سامنے آخری سانس لے رہا تھا۔ حضوؐر کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ آپؐ نے فرمایا

آنکھیں آنسو بہاتی ہیں دل غمگین ہے مگر ہم وہی کہیں گے جس پر ہمارا ربّ راضی ہے۔اے ابراہیم! ہم تیرے جانے کی وجہ سے غمگین ہیں۔

۸۴۴ —— عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوًى لَهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِيْ غَاشِيَةِ اَهْلِهٖ فَقَالَ : قَدْ قَضٰى ؟ قَالُوْا : لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ : اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ۔

(بخاری کتاب الجنائز باب البکاء عند المریض)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن عبادہ کی عیادت کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔حضور کے ہمراہ عبد الرحمٰن بن عوفؓ ،سعد بن ابی وقاصؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ بھی تھے۔ جب حضورؐ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ان کے اہل وعیال ان کو گھیرے ہوئے ہیں۔حضورؐ نے اہل خانہ سے دریافت فرمایا کہ کیا سعد فوت ہو گئے ہیں؟ ان لوگوں نے عرض کیا۔حضور ابھی نہیں لیکن حالت نازک ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تکلیف کو دیکھ کر رو پڑے اور حضور علیہ السلام کو روتا دیکھ کر دوسرے لوگ بھی رونے لگے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا تم نے

نہیں سُنا کہ اللہ تعالیٰ آنکھوں سے آنسو بہانے اور دل غمگین ہونے کی وجہ سے عذاب نہیں دے گا۔ بلکہ واویلا کرنے اور بے صبری کی باتیں کرنے کی وجہ سے عذاب دیگا۔ ہاں اگر چاہے تو رحم کردے۔

۸۴۵ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنَّ رَجُلًا شَتَمَ أَبَابَكْرٍ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ وَيَتَبَسَّمُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ فَغَضِبَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يَشْتُمُنِیْ وَاَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ غَضِبْتَ وَقُمْتَ، قَالَ : اِنَّهٗ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَنْكَ فَلَمَّا رَدَدْتَّ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ وَقَعَ الشَّيْطَانُ فَلَمْ اَكُنْ اَقْعُدُ مَعَ الشَّيْطَانِ، ثُمَّ قَالَ : يَا اَبَابَكْرٍ ! كُلُّهُنَّ حَقٌّ، مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَةٍ فَيُغْضِیْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّهُ اللّٰهُ بِهَا وَنَصَرَهٗ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيْدُ بِهَا صِلَةً اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ يُرِيْدُ بِهَا كَثْرَةً اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً۔ (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۴۳۶)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ابوبکرؓ کو بُرا بھلا کہہ رہا تھا اور ابوبکر چُپ تھے حضورؐ بیٹھے مسکراتے رہے اور تعجب کرتے رہے جب اس شخص نے گالیاں دینے میں حد کردی تو ابوبکرؓ نے بھی جواباً کچھ الفاظ کہے۔ اس پر حضور ناراضگی کے انداز میں کھڑے ہوگئے اور چل پڑے۔ ابوبکرؓ نے جا کر حضورؐ

سے عرض کیا کہ حضور جب تک وہ مجھے گالیاں دیتا رہا آپ سُنتے رہے اور بیٹھے رہے لیکن جب میں نے اس کا جواب دیا تو آپ ناراض ہو کر اُٹھ آئے اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا اے ابو بکر جب تک تم خاموش تھے فرشتے تمہاری طرف سے اسے جواب دے رہے تھے لیکن جب تم نے خود جواب دینا شروع کیا تو فرشتے چلے گئے اور شیطان آ گیا۔ میں شیطان کے ساتھ کس طرح بیٹھ سکتا تھا۔ پھر فرمایا۔ اے ابو بکر تین باتیں برحق ہیں۔ اوّل یہ کہ اگر کسی انسان سے زیادتی ہو اور وہ اللہ کی خاطر درگزر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اُسے عزّت کا مقام عطاء کرتا ہے اور اس کی مدد کرتا ہے دوسری یہ کہ جس شخص نے بخشش کا دروازہ کھولا اور اس کا مقصد صرف صلہ رحمی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مال کو زیادہ کرے گا اور اسے بہت دے گا۔ تیسری یہ کہ جس شخص نے اس غرض سے مانگنا شروع کیا ہے کہ اس کا مال زیادہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے مال کو بڑھانے کی بجائے کم کردے گا۔ یعنی تنگدستی اس کا پیچھا کرے گی۔

۸۴۶ —— عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ وَاَحَدُهُمَا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ، وَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ۔ فَقَالُوْا لَهُ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔
(بخاری کتاب الادب باب ما ینھی عن السبّاب واللّعن)

حضرت سلیمان بن صُرَدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور دو آدمی قریب ہی جھگڑ رہے تھے۔ ان میں سے ایک کا چہرہ سُرخ تھا، رگیں پُھولی ہوئی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ایسی بات جانتا ہوں کہ اگر وہ اس بات کو کہے تو اس کی یہ کیفیت جاتی رہے یعنی اگر وہ کہے مَیں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں دھتکارے ہوئے شیطان سے تو اس کا غصّہ جاتا رہے گا۔ اس پر لوگوں نے اس جھگڑنے والے شخص کو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تُو شیطان مردُود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ۔

۸۴۷ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَاَةٍ تَبْكِیْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ : اِتَّقِی اللّٰهَ وَاصْبِرِیْ فَقَالَتْ : اِلَيْكَ عَنِّیْ : فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِیْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيْلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاَتَتْ بَابَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهٗ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ : اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى۔
(بخاری کتاب الجنائز باب زیارۃ القبور)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اس عورت نے کہا۔ چلو دُور

ہو اور اپنی راہ لو جو مصیبت مجھ پر آئی ہے وہ تم پر نہیں آئی۔ دراصل اس عورت نے آپؐ کو پہچانا نہیں تھا (تبھی اس کے منہ سے ایسے گستاخانہ کلمات نکلے) جب اسے بتایا گیا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو وہ گھبرا کر آپؐ کے دروازہ پر آئی۔ وہاں کوئی دربان روکنے والا تو تھا نہیں اس لئے سیدھی اندر چلی گئی اور عرض کیا۔ حضور میں نے آپؐ کو پہچانا نہیں تھا۔ آپؐ نے فرمایا اصل صبر تو صدمہ کے آغاز کے وقت ہی ہوتا ہے۔ (ورنہ انجام کار تو سب لوگ ہی رو دھو کر صبر کر لیتے ہیں)

اخلاقِ سیّئہ

اِثم اور گناہ

۸۴۸ —— عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ ، وَهُوَ قُطْبَةُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ ، وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب جامع الدعوات)

حضرت زیاد اپنے چچا قطبہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے میرے اللہ! میں بُرے

اخلاق اور بُرے اعمال سے اور بُری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

۸۴۹ — عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِیْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ یَّطَّلِعَ عَلَیْهِ النَّاسُ۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب تفسیر البر والاثم وترمذی)

حضرت نواس بن سمعانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دِل میں کھٹکے اور تجھے ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے اور تیری اس کمزوری سے وہ واقف ہوں۔

۸۵۰ — عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلْكَبَائِرُ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ۔

(بخاری کتاب الشهادت باب شهادت الزور)

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بڑے گناہ یہ ہیں : اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔

۸۵۱ — عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ثَلَاثٌ هُنَّ أَصْلُ كُلِّ خَطِیْئَةٍ فَاتَّقُوْهُنَّ وَاحْذَرُوْهُنَّ اِیَّاكُمْ وَالْكِبْرَ فَاِنَّ اِبْلِیْسَ حَمَلَهُ الْكِبْرُ عَلٰی

اَنْ لَّا یَسْجُدَ لِاٰدَمَ وَاِیَّاکُمْ وَالْحِرْصَ فَاِنَّ اٰدَمَ حَمَلَهُ الْحِرْصُ عَلٰی اَنْ أَکَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ وَاِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ ابْنَیْ اٰدَمَ اِنَّمَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ حَسَدًا ۔ (قشیریہ باب الحسد صفحہ ۷۹)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں ہر گناہ کی جڑ ہیں ان سے بچنا چاہیئے۔ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر نے ہی شیطان کو اس بات پر اُکسایا کہ وہ آدم کو سجدہ نہ کرے۔ دوسرے حرص سے بچو کیونکہ حرص نے ہی آدم کو درخت کھانے پر اُکسایا۔ تیسرے حسد سے بچو کیونکہ حسد کی وجہ سے ہی آدم کے دو بیٹوں میں سے ایک نے اپنے دوسرے بھائی کو قتل کر دیا تھا۔

۸۵۲ —— عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مِنَ الْکَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَیْهِ قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللهِ ! وَهَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْهِ ؟ قَالَ نَعَمْ ، یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاهُ وَیَسُبُّ اُمَّهُ فَیَسُبُّ اُمَّهُ ۔

(بخاری کتاب الادب باب لا یسب الرجل والدہ)

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بڑے گناہوں میں شمار ہوتا ہے یہ گناہ کہ انسان اپنے والدین کو گالی دے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں جب ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے اور پھر وہ جواب میں اس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ اسی

طرح جب وہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے اور وہ اس کے جواب میں اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ (تو گویا اس طرح اس نے اپنے ماں باپ کو گالی دی)

۸۵۳ —— عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰو وَمُوْكِلَهٗ۔

(مسلم کتاب البیوع باب لعن آکل الربوا وموکلہ)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور سود دینے والے دونوں پر لعنت کی ہے۔

۸۵۴ —— عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ لِاَصْحَابِهٖ : هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا قَالَ فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُصَّ وَاِنَّهٗ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ ، اِنَّهٗ اَتَانِيَ اللَّيْلَةَ اٰتِيَانِ وَاِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِيْ وَاِنَّهُمَا قَالَا لِيْ : اِنْطَلِقْ ، وَاِنِّيْ انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَاِنَّا اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ ، وَاِذَا اٰخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ ، وَاِذَا هُوَ يَهْوِيْ بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهٖ ، فَيَثْلَغُ رَأْسَهٗ فَيَتَهَدْهَدُ الْحَجَرُ هٰهُنَا ، فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَأْخُذُهٗ فَلَا يَرْجِعُ اِلَيْهِ حَتّٰى يَصِحَّ رَأْسُهٗ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى - قَالَ : قُلْتُ لَهُمَا : سُبْحَانَ اللّٰهِ ! مَا هٰذَانِ ؟ قَالَا لِيْ : اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ ، فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَاِذَا اٰخَرُ قَآئِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوْبٍ مِّنْ حَدِيْدٍ ، وَاِذَا هُوَ يَأْتِيْ اَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهٖ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهٗ اِلٰى قَفَاهُ ، وَمَنْخِرَهٗ اِلٰى قَفَاهُ ، وَعَيْنَهٗ اِلٰى قَفَاهُ ، قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ اَبُوْ رَجَاءٍ فَيَشُقُّ قَالَ ثُمَّ

يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْاٰخَرِ فَيَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْاَوَّلِ فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَانِبِ حَتّٰى يَصِحَّ ذٰلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى : قَالَ : قُلْتُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هٰذَانِ ؟ قَالَا لِيْ : اِنْطَلِقْ ، اِنْطَلِقْ ، فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى مِثْلِ التَّنُّوْرِ ، فَاَحْسِبُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ : فَاِذَا فِيْهِ لَغَطٌ ، وَاَصْوَاتٌ فَاطَّلَعْنَا فِيْهِ فَاِذَا فِيْهِ رِجَالٌ وَّنِسَآءٌ عُرَاةٌ وَاِذَا هُمْ يَاتِيْهِمْ لَهَبٌ مِنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ فَاِذَا اَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَؤُا ، قُلْتُ : مَا هٰؤُلَآءِ ؟ قَالَا لِيْ : اِنْطَلِقْ ، اِنْطَلِقْ ، فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ حَسِبْتُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اَحْمَرَ مِثْلَ الدَّمِ ، وَاِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ ، وَاِذَا عَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهٗ حِجَارَةً كَثِيْرَةً وَاِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ ثُمَّ يَاتِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهٗ فَاهُ فَيُلْقِمُهٗ حَجَرًا ، فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ اِلَيْهِ فَغَرَ لَهٗ فَاهُ فَاَلْقَمَهٗ حَجَرًا ، قُلْتُ لَهُمَا : مَا هٰذَانِ ؟ قَالَا لِيْ : اِنْطَلِقْ ، اِنْطَلِقْ ، فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ كَرِيْهِ الْمَرْاٰةِ كَاَكْرَهِ مَا اَنْتَ رَآءٍ رَجُلًا مَرْاٰةً وَاِذَا عِنْدَهٗ نَارٌ يُحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا ، قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَا ؟ قَالَ لِيْ : اِنْطَلِقْ ، اِنْطَلِقْ ـ فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيْهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيْعِ وَاِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيْلٌ لَا اَكَادُ اَرٰى رَاْسَهٗ طُوْلًا فِي السَّمَآءِ وَاِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ اَكْثَرِ وِلْدَانٍ مَا رَاَيْتُهُمْ قَطُّ قَالَ

قُلْتُ لَهُمَا : مَا هٰذَا ؟ وَمَا هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَا لِيْ : اِنْطَلِقْ ، اِنْطَلِقْ ، فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ عَظِيْمَةٍ لَّمْ اَرَ رَوْضَةً قَطُّ اَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا اَحْسَنَ قَالَ قَالَا لِيْ : اِرْقَ فِيْهَا ، قَالَ فَارْتَقَيْنَا فِيْهَا فَانْتَهَيْنَا اِلٰى مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَاَتَيْنَا بَابَ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَا هَا فَتَلَقَّانَا فِيْهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِّنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَآءٍ ! وَشَطْرٌ كَاَقْبَحِ مَا اَنْتَ رَآءٍ ! قَالَ لَهُمْ : اِذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ النَّهَرِ ، قَالَ : وَاِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِيْ كَاَنَّ مَآءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ ، فَذَهَبُوْا فَوَقَعُوْا فِيْهِ ، ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْٓءُ عَنْهُمْ فَصَارُوْا فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ : قَالَا لِيْ : هٰذِهٖ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ فَسَمَا بَصَرِيْ صُعُدًا فَاِذَا قَصْرٌ مِّثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَآءِ قَالَا لِيْ : هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ : قُلْتُ لَهُمَا : بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمَا ذَرَانِيْ فَاَدْخُلَهٗ : قَالَا : اَمَّا الْاٰنَ فَلَا وَاَنْتَ دَاخِلُهٗ ـ قُلْتُ لَهُمَا : فَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا فَمَا هٰذَا الَّذِيْ رَاَيْتُ ؟ قَالَا لِيْ : اَمَا اِنَّا سَنُخْبِرُكَ : اَمَّا الرَّجُلُ الْاَوَّلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهٗ بِالْحَجَرِ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَاخُذُ الْقُرْاٰنَ فَيَرْفُضُهٗ ، وَيَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ ، وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهٗ اِلٰى قَفَاهُ وَمَنْخِرُهٗ اِلٰى قَفَاهُ وَعَيْنُهٗ اِلٰى قَفَاهُ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُوْ مِنْ بَيْتِهٖ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الْاٰفَاقَ وَاَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ الْعُرَاةُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ

مِثْلِ بِنَآءِ التَّنُّوْرِ فَاِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِيْ ، وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ
اَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهْرِ وَيُلْقَمُ الْحَجَرَ فَاِنَّهُ اٰكِلُ الرِّبَا ، وَاَمَّا
الرَّجُلُ الْكَرِيْهُ الْمَرْآةِ الَّذِيْ عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا
فَاِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ ، وَاَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيْلُ الَّذِيْ فِي الرَّوْضَةِ
فَاِنَّهُ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِيْنَ حَوْلَهُ فَكُلُّ
مَوْلُوْدٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ ، وَفِيْ رِوَايَةِ الْبَرْقَانِيْ : وُلِدَ عَلَى الْفِطْرَةِ ،
فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ! وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ : فَقَالَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ ۔ وَاَمَّا
الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا شَطْرٌ مِّنْهُمْ حَسَنًا وَّشَطْرٌ مِّنْهُمْ قَبِيْحًا فَاِنَّهُمْ
قَوْمٌ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُمْ ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لَهُ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَاَخْرَجَانِيْ اِلٰى اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ ثُمَّ
ذَكَرَهُ وَقَالَ : فَانْطَلَقْنَا اِلٰى نَقْبٍ مِّثْلَ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ
وَّاَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا فَاِذَا ارْتَفَعَتِ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادُوْا
اَنْ يَّخْرُجُوْا ، وَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا ، وَفِيْهَا رِجَالٌ وَّنِسَآءٌ عُرَاةٌ ۔
وَفِيْهَا ، حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهْرٍ مِّنْ دَمٍ وَلَمْ يَشُكَّ فِيْهِ رَجُلٌ عَلٰى وَسَطِ
النَّهْرِ وَعَلٰى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ وَبَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ ، فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ
الَّذِيْ فِي النَّهْرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهُ
حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ يَرْمِيْ فِيْ فِيْهِ ، بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ ، وَفِيْهَا ،
فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَا نِيْ دَارًا لَّمْ اَرَقَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا ، فِيْهَا

رِجَالٌ شُيُوخٌ وَشَبَابٌ ، وَفِيهَا : الَّذِيْ رَاَيْتَهٗ يُشَقُّ شِدْقُهٗ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكِذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَفِيهَا الَّذِيْ رَاَيْتَهٗ يُشْدَخُ رَأْسُهٗ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ فَيُفْعَلُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَالدَّارُ الْاُوْلٰى الَّتِيْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ ، وَاَنَا جِبْرِيْلُ ، وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ ، فَارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَاِذَا فَوْقِيْ مِثْلُ السَّحَابِ ، قَالَا : ذَاكَ مَنْزِلُكَ قُلْتُ : دَعَانِيْ اَدْخُلْ مَنْزِلِيْ ، قَالَا : اِنَّهٗ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ سْتَكْمَلْتَهٗ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ ۔

(بخاری کتاب تعبیر الرؤیاء باب تعبیر الرؤیاء بعد صلوۃ الصبح)

حضرت سمرہ بن جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے بعد عمومًا اپنے صحابہؓ سے پوچھا کرتے کہ کسی نے خواب دیکھا ہو۔ جس شخص نے کوئی خواب دیکھا ہوتا وہ بیان کر دیتا۔ ایک صبح آپؐ نے اپنا خواب سنایا کہ آج رات میرے پاس دو آدمی آئے اور کہا چلئے ہم آپ کو لینے آئے ہیں۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ چلتے چلتے ہم ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو چت لیٹا ہوا تھا اور ایک آدمی پتھر لئے اس کے پاس کھڑا تھا وہ اس کے سر پر پتھر دے مارتا اور اس کے سر کو کچل دیتا، پتھر لڑھک کر دُور جا گرتا۔ وہ آدمی اس پتھر کو لینے جاتا اتنے میں لیٹے ہوئے آدمی کا سر ٹھیک ہو جاتا۔ پھر وہ اسے پتھر مارتا اور اس کا سر کچل دیتا۔ غرض اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہا۔ مَیں نے سبحان اللہ پڑھا اور حیران ہو کر

پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے؟ میرے ساتھیوں نے کہا آگے چلئے یعنی اس وقت اس نظارہ کی تشریح کی اجازت نہیں۔ چنانچہ ہم آگے چل پڑے اور ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو گُدّی کے بَل لیٹا ہوا تھا اور ایک اَور آدمی لوہے کے آنکڑے لئے ہوئے اس کے پاس کھڑا اُسکے جبڑے چیر رہا تھا۔ وہ لیٹے ہوئے آدمی کے ایک طرف کے جبڑے میں وہ آنکڑ ڈال کر اس کو کھینچتا اور گدّی تک چیر دیتا اسی طرح اس کے ناک کے نتھنوں اور آنکھوں کو بھی پیچھے تک چیر دیتا پھر وہ دوسری طرف بھی اسی طرح کرتا اور وہ اس دوسری طرف سے ابھی فارغ نہ ہوا ہوتا کہ اس کی پہلی طرف ٹھیک ہوگئی ہوتی پھر وہ اس کو چیرنے لگتا۔ مَیں نے یہ سلسلہ جب وہاں دیکھا تو سبحان اللہ پڑھا اور حیران ہو کر پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے؟ میرے ساتھیوں نے کہا چلئے چلئے۔ چنانچہ ہم آگے چل پڑے ایک جگہ پہنچ کر ہم نے ایک بہت بڑا تنور دیکھا جس میں سے آگ کے شعلوں کی وجہ سے خوفناک دھماکوں کی آوازیں آ رہی تھیں ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو عجب نظارہ نظر آیا۔ اس میں بہت سے مرد اور عورتیں ننگے موجود ہیں۔ آگ کے شعلے جب ان کے نیچے سے اٹھتے ہیں تو وہ بھی ان کے زور سے اوپر اُٹھ آتے ہیں اور بے پناہ چیخنے چلّانے لگتے ہیں اور شور کرتے ہیں۔ مَیں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ میرے ساتھیوں نے کہا چلئے چلئے۔ چنانچہ ہم چل پڑے اور ایک نہر کے پاس پہنچے جو خون کی طرح سُرخ تھی۔ اس نہر میں ایک آدمی تیر رہا تھا اور ایک آدمی نہر کے کنارے کھڑا تھا جس نے بہت سے پتھر جمع کر رکھے تھے جب وہ آدمی تیرتے تیرتے ہانپتے کانپتے مُنہ

کھولے کنارے کے پاس پہنچتا تو کنارے پر کھڑا ہوا آدمی زور سے پتھر اس کے منہ میں دے مارتا اور وہ اس کے دھکّے سے وہیں جا پہنچتا جہاں سے وہ چلا تھا۔ یہ سلسلہ اسی طرح جاری تھا مَیں نے حیران ہو کر پوچھا۔ یہ کیا؟ میرے ساتھیوں نے کہا چلئے چلئے۔ چنانچہ ہم چل پڑے اور ایک انتہائی بدصورت آدمی کے پاس سے گزرے۔ کیا دیکھتے ہیں اس کے پاس آگ جل رہی ہے ایندھن رکھا ہے اور وہ اس آگ کے اردگرد چکّر کاٹتا جاتا ہے اور اس میں ایندھن جھونکتا جاتا ہے۔ میں نے حیران ہو کر اپنے ساتھیوں سے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے؟ انہوں نے کہا چلئے چلئے ہم چل پڑے اور ایک گھنے باغ میں پہنچے جس میں فصلِ بہار کے ہر قسم کے پھول کھِلے ہوئے تھے اور باغ کے درمیان ایک لمبے قد کا آدمی موجود تھا جو اپنے لمبے قد کی وجہ سے یوں لگتا جیسے آسمان سے چُھو رہا ہو۔ اس آدمی کے چاروں طرف اتنے بچّے جمع تھے کہ اتنی کثرت میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ مَیں نے پوچھا یہ بزرگ کون ہے اور یہ بچّے کیسے ہیں؟ میرے ساتھیوں نے کہا چلئے چلئے۔ ہم آگے چل پڑے اور ایک بہت بڑے باغ میں پہنچے اتنا بڑا اور خوبصورت باغ میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میرے ساتھیوں نے کہا آگے چلئے! چلتے چلتے ہم ایک شہر کے پاس پہنچے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں کا بنا ہوا تھا۔ جب ہم اس شہر کے دروازے پر آئے تو ہم نے دروازہ کھولنے کیلئے کہا چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا اور ہم شہر میں داخل ہو گئے۔ ہم نے وہاں ایسے آدمی بھی دیکھے جن کا آدھا جسم انتہائی خوبصورت اور آدھا انتہائی بدصورت

تھا۔ میرے ساتھیوں میں سے ایک نے ان لوگوں کو ایک نہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس نہر میں کُود جاؤ۔ وہ نہر بڑی چوڑی تیز رفتار تھی۔ پانی انتہائی سفید اور شفاف تھا چنانچہ وہ سب اس میں کود گئے اور جب واپس نکلے تو ان کے آدھے جسم کی بدصورتی جا چکی تھی۔ اور اب ہر لحاظ سے وہ بڑے خوبصورت لگ رہے تھے۔ میرے ساتھیوں نے مجھے یہ بھی بتایا کہ یہ جنّتِ عدن ہے یہیں آپ کی رہائش گاہ بھی ہے وہ آپؐ کا محل ہے۔ میری نظر اُوپر اُٹھی تو دیکھا کہ ابرِ سفید کی طرح ایک چمکتا ہوا محل ہے۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا اللہ تعالیٰ تمہارا بھلا کرے! مجھے اس کے اندر جانے کی اجازت دو۔ انہوں نے کہا ابھی نہیں، البتّہ کچھ مدّت بعد آپ اس میں ضرور جائیں گے۔ اس کے بعد میں نے اپنے دونوں ساتھیوں سے کہا آج رات تو مَیں نے عجیب و غریب نظارے دیکھے ہیں لیکن ان کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ میرے ساتھیوں نے کہا۔ پہلا آدمی جو آپؐ نے دیکھا کہ اس کے سر کو پتھر سے کچلا جا رہا ہے وہ ایسا ہے جس نے قرآن پڑھا لیکن اس کو بھُلا دیا۔ وہ سوتا رہتا اور اس پر عمل نہ کرتا تھا۔ دوسرا آدمی جسے آپؐ نے دیکھا کہ اس کے جبڑوں نتھنوں اور آنکھوں کو چیرا جا رہا ہے۔ وہ آدمی صبح گھر سے نکلتا، سخت جُھوٹی افواہیں پھیلاتا اور وہ دنیا بھر میں پھیل جاتیں۔ اور وہ ننگے مَرد اور عورتیں آپؐ نے تنور میں دیکھے وہ زنا کا ارتکاب کرنے والے تھے۔ اور وہ آدمی جو نہر میں تَیر رہا تھا اور کنارے پر کھڑا آدمی اس کے منہ پر پتّھر مارتا تھا، وہ سُود خور تھا۔ اور بدشکل آدمی جو آگ کے اردگرد گھومتا تھا اور اس

میں ایندھن جھونکتا جاتا تھا وہ جہنم کا داروغہ مالک تھا اور وہ لمبے قد کا آدمی جسے آپؐ نے باغ میں دیکھا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور بچے جوان کے اردگرد تھے وہ وہ بچّے تھے جو بچپن میں فوت ہو گئے اور دینِ فطرت پر رہے (اب ان بچّوں کی تربیت ابوالانبیاء حضرت ابراہیمؑ کے سپرد ہے) اس موقعہ پر بعض صحابہؓ نے پوچھا ۔ یا رسول اللہ ! کیا مشرکین کے بچّے بھی ان میں شامل ہیں ۔ حضورؐ نے فرمایا ۔ ہاں وہ بھی ان میں شامل ہیں ۔ میرے ساتھی فرشتوں نے (جن میں سے ایک جبریلؑ اور دوسرے میکائیلؑ تھے) کہا اور وہ لوگ جو آپؐ نے شہر میں دیکھے کہ ان کا آدھا حصہ خوبصورت اور آدھا بدصورت ہے تو یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کچھ نیک کام کئے اور کچھ بد ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی نیکیوں کے طفیل ان کی برائیوں سے درگزر فرمایا اور ان کو دھو دیا اور وہ بخشے گئے ۔ اگلی روایت وَفِیْ رَوَایَۃٍ لَہٗ رَاَیْتُ اللَّیْلَۃَ رَجُلَیْنِ ......الخ میں انہیں باتوں کو بانداز دِگر دہرایا گیا ہے ۔ بعض حصے کا ترجمہ دوبارہ اسی مفہوم کی روایت آنے کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہے ۔

تکبّر اور غُرور

۸۵۵ —— عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ کِبْرٍ ، فَقَالَ رَجُلٌ : اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَکُوْنَ

ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَّنَعْلُهٗ حَسَنَةً ، قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ ، اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ ۔ (مسلم کتاب الایمان تحریم الکبر وبیانہ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے دل میں ذرّہ بھر بھی تکبّر ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو جنّت میں نہیں داخل ہونے دے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! انسان چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو، جوتی اچھی ہو، وہ خوبصورت لگے۔ آپؐ نے فرمایا یہ تکبّر نہیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبّر دراصل یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرے لوگوں کو ذلیل سمجھے ان کو حقارت کی نظر سے دیکھے اور ان سے بُری طرح پیش آئے۔

ظلم وستم ایذارسانی اور حق تلفی

۸۵٦ ـــــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ ؟ قَالُوْا : اَلْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ ، فَقَالَ : اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلٰوةٍ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ ، فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ

خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔
(مسلم کتاب البرّ والصلة باب تحریم الظلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ ہم نے عرض کیا جس کے پاس نہ روپیہ ہو نہ سامان۔ حضورؐ نے فرمایا۔ میری اُمّت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ جیسے اعمال لے کر آئے گا لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی پر تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا۔ اور کسی کا ناحق خون بہایا ہوگا یا کسی کو مارا ہوگا۔ پس ان مظلوموں کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی یہاں تک کہ اگر ان کے حقوق ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان کے گناہ اس کے ذمّہ ڈال دیئے جائیں گے۔ اور اس طرح جنّت کی بجائے اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ یہی شخص دراصل مفلس ہے۔

۸۵۷ —— عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوْا دِمَآءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ ۔ (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۳۲۳)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں بن کر سامنے آئے گا۔ حرص، بخل اور کینہ سے بچو کیونکہ حرص بخل اور کینہ نے پہلوں کو ہلاک کیا، اس نے انکو خونریزی پر آمادہ کیا اور ان سے قابلِ احترام چیزوں کی بے حرمتی کرائی۔

۸۵۸ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَنْصُرُهٗ اِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ اَنْصُرُهٗ ؟ قَالَ : تَحْجُزُهٗ اَوْ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهٗ۔

(بخاری کتاب الاکراہ باب یمین الرجل لصاحبہ انہ اخوہ)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! میں اپنے مظلوم بھائی کی مدد کا مطلب تو سمجھتا ہوں۔ لیکن ظالم بھائی کی کس طرح مدد کروں؟ آپؐ نے فرمایا۔ اس کو ظلم سے روکو اور اس سے اس کو منع کرو، یہی اس کی مدد ہے۔

۸۵۹ —— عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يُشِرْ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِیْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِیْ يَدِهٖ فَيَقَعُ فِیْ حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ۔ (مسلم کتاب البرّ والصلة باب النھی عن الاشارۃ بالسلاح الی المسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ شیطان اسکے ہاتھ سے یہ ہتھیار بے قابو کردے اور دوسرے کو لگ جائے اور اس طرح سے وہ آگ کے گڑھے میں جا گرے۔

حسد اور بُغض و کینہ اور قطع تعلّق

۸۶۰ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ ؛ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ اَوْ قَالَ الْعُشْبَ ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الحسد و ابن ماجہ ابواب الزھد باب الحسد)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح بھسم کر دیتا ہے جس طرح آگ ایندھن اور گھاس کو بھسم کر دیتی ہے۔

۸۶۱ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا وَکَادَ الْحَسَدُ اَنْ یَّغْلِبَ الْقَدَرَ ۔

(بیھقی فی شعب الایمان و مشکوۃ باب ما ینھی عنہ من التھاجر)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریب ہے کہ فقر اور احتیاج کفر کا باعث بن جائے، حسد مقدّر پر غالب آ جائے یعنی محرومی اس کا مقدّر بن جائے۔

۸۶۲ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَبَاغَضُوْا ، وَلَا تَحَاسَدُوْا ، وَلَا تَدَابَرُوْا ،

وَلَا تَقَاطَعُوْا وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ ۔ (بخاری کتاب الادب باب ما ینهی عن التحاسد و مسلم)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے سے بُغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، بے رُخی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو، باہمی تعلقات نہ توڑو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور اس سے قطع تعلّق رکھے۔

۸۶۳ —— عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِیْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فیمن یهجر أخاه المسلم و بخاری کتاب الاستیذان باب السلام للمعرفة وغیر المعرفة)

حضرت ابوایّوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور اس وجہ سے اس سے ملنا جلنا چھوڑ دے اور جب ایک دوسرے سے سامنا ہو تو ایک اِدھر منہ موڑ لے اور دوسرا اُدھر۔ اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

جھوٹ اور کذب بیانی۔احسان جتانا

۸۶۴ ــــ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ یَهْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَهْدِیْ اِلَی الْجَنَّةِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَصْدُقُ وَیَتَحَرَّی الصِّدْقَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّیْقًا وَاِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ فَاِنَّ الْکَذِبَ یَهْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَهْدِیْ اِلَی النَّارِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکَذِبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ کَذَّابًا۔ (مسلم کتاب البرّ والصلة باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضله)

حضرت عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں سچ اختیار کرنا چاہئے کیونکہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنّت میں لے جاتی ہے۔ انسان سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔ تمہیں جھوٹ سے بچنا چاہئے کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کا باعث بن جاتا ہے اور فسق و فجور سیدھا آگ کی طرف لے جاتے ہیں۔ ایک شخص جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذّاب یعنی جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

۸۶۵ ــــ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَآئِرِ ؟ قُلْنَا :

بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ ! قَالَ : اَلْاِشْرَاكُ بِاللهِ ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَكَانَ مُتَّكِاً فَجَلَسَ فَقَالَ : اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ ! فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا : لَيْتَهٗ سَكَتَ۔ (بخاری کتاب الادب باب عقوق الوالدین)

حضرت ابوبکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں۔ہم نے عرض کیا جی حضور ضرور بتائیں۔آپؐ نے فرمایا۔اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپؐ تکئے کا سہارا لئے ہوئے تھے، جوش میں آکر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا دیکھو تیسرا بڑا گناہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔آپؐ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کاش حضور خاموش ہو جائیں۔

۸۶۶ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔

(مسلم باب النهی عن الحدیث بکل ما سمع)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے جھوٹے ہونے کے لئے یہی علامت کافی ہے کہ وہ ہر سُنی سنائی بات لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔

زبان کی حفاظت، غیبت اور چُغلخوری

۸۶۷ —— عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللهِ ! مَا النَّجَاةُ ؟ قَالَ : اَمْسِكْ عَلَیْكَ لِسَانَكَ وَلْیَسَعْكَ

بَيۡتُكَ وَابۡكِ عَلٰى خَطِيۡئَتِكَ ۔
(ترمذی ابواب الزھد باب حفظ اللّسان)

حضرت عقبہؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ نجات کیسے حاصل ہو؟ آپؐ نے فرمایا۔ اپنی زبان روک کر رکھو۔ تیرا گھر تیرے لئے کافی ہو یعنی حرص سے بچو۔ اگر کوئی غلطی ہو جائے تو نادم ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑا کر معافی طلب کرو۔

۸۶۸ —— عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ الۡعَبۡدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالۡكَلِمَةِ مِنۡ رِضۡوَانِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا يُلۡقِیۡ لَهَا بَالًا يَرۡفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ ، وَاِنَّ الۡعَبۡدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالۡكَلِمَةِ مِنۡ سُخۡطِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يُلۡقِیۡ لَهَا بَالًا يَهۡوِیۡ بِهَا فِیۡ جَهَنَّمَ ۔
(بخاری کتاب الرقاق باب حفظ اللسان)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان بعض اوقات بے خیالی میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی کوئی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے بے انتہاء درجات بلند کر دیتا ہے اور بعض اوقات وہ لاپرواہی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی بات کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے وہ جہنم میں جا گرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے ہر وقت رہنمائی اور ہدایت کی توفیق مانگتے رہنا چاہئے کہ وہ ہمیشہ بھلی اور نیک بات ہی منہ سے نکلوائے۔

۸۶۹ —— عَنِ ابۡنِ مَسۡعُوۡدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ : قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ : لَيۡسَ الۡمُؤۡمِنُ بِالطَّعَّانِ ،

وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيِّ ـ
(ترمذی کتاب البرّ والصلة باب فی اللعنة)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طعنہ زنی کرنے والا، دوسرے پر لعنت کرنے والا، فحش کلامی کرنے والا، یاوہ گوزبان دراز مومن نہیں ہوسکتا۔

۸۷۰ —— عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا ، فَاِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَاِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ ـ
(مسلم کتاب الایمان باب حال ایمان من قال لاخیه المسلم یا کافر)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے بھائی کو کافر کہتا ہے تو یہ کفر اُن میں سے کسی ایک پر ضرور آپڑتا ہے اگر تو وہ شخص جسے کافر کہا گیا ہے واقعہ میں کافر ہے تو خیر ورنہ یہ کفر اس پر لوٹ آئے گا جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا ہے۔

۸۷۱ —— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ ؟ قَالُوْا : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ، قَالَ : ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ ، قِيْلَ : أَفَرَأَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ ؟ قَالَ : اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ (مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الغیبة)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم ہے غیبت کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ

بہتر جانتے ہیں۔آپؐ نے فرمایا : اپنے بھائی کا اس کی پیٹھ پیچھے اس رنگ میں ذکر کرنا جسے وہ پسند نہیں کرتا۔عرض کیا گیا کہ اگر وہ بات جو کہی گئی ہے سچ ہو اور میرے بھائی میں وہ موجود ہو تب بھی یہ غیبت ہوگی ؟ آپؐ نے فرمایا اگر وہ عیب اس میں پایا جاتا ہے جس کا تُو نے اس کی پیٹھ پیچھے ذکر کیا ہے تو یہ غیبت ہے اور اگر وہ بات جو تو نے کہی ہے اس میں پائی ہی نہیں جاتی تو یہ اس پر بہتان ہے۔

۸۷۲ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِیْ يَأْتِیْ هٰؤُلَآءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَآءِ بِوَجْهٍ ۔

(مسلم کتاب البرّ والصلة باب ذم ذی الوجهین)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : بدترین آدمی تم اسے پاؤ گے جو دو[2] منہ رکھتا ہے۔ان کے پاس آ کر کچھ کہتا ہے، دوسروں کے پاس جا کر کچھ کہتا ہے یعنی بڑا منافق اور چغلخور ہے۔

۸۷۳ —— عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمَّا عُرِجَ بِیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ ، فَقُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَآءِ يَا جِبْرِيْلُ ؟ قَالَ : هٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ ، وَيَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِهِمْ ۔ (ابوداؤد کتاب الادب فی الغیبة)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب مجھے معراج ہوا تو حالتِ کشف میں مَیں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا۔ اے جبرائیل! یہ کون ہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں کا گوشت نوچ نوچ کر کھایا کرتے تھے اور ان کی عزّت و آبرو سے کھیلتے تھے یعنی ان کی غیبت کرتے اور ان کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔

۸۷۴ — عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ۔

(بخاری کتاب الادب باب مایکرہ من النمیمۃ)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چغل خور جنّت میں نہیں جا سکے گا۔

۸۷۵ — عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔ (بخاری کتاب الادب باب مایکرہ من النمیمۃ)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چغلخور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

زمانے اور دوسرے سماوی حوادث کو بُرا بھلا کہنا

۸۷۶ — عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ اللّٰهُ : يُؤْذِيْنِىْ ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ ، بِيَدِىَ الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۔

(مسلم کتاب الالفاظ وبخاری کتاب الادب باب لا تسبوا الدهر ، واللفظ لمسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۳۸)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے زمانہ کو بُرا بھلا کہہ کر انسان مجھے دُکھ دیتا ہے کیونکہ میں ہی زمانہ ہوں یعنی میرے ہاتھ میں ہی زمانے کے تغیّرات ہیں۔ مَیں ہی دن رات کو بدلتا ہوں اور زمانہ میری قدرتوں کا ہی مظہر ہے۔

اِحسان جتانا

۸۷۷ — عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔ قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَارٍ ۔ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ : خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ ،

وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلَفِ الْكَاذِبِ۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار والمن بالعطیۃ)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف نظرِ رحمت کرے گا اور نہ ان کا تزکیہ فرمائے گا بلکہ انہیں دردناک عذاب دے گا۔ حضورؐ نے یہ کلمات تین دفعہ دہرائے اس پر حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا۔ تو یہ لوگ سخت ناکام اور گھاٹے میں ہوں گے۔ حضورؐ! یہ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا وہ جو تکبّر سے کپڑے گھسیٹتے ہیں، بات بات پر احسان جتاتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھا کھا کر سامان فروخت کرتے ہیں۔

تجسّس، عیب جوئی اور دوسروں کی تحقیر

۸۷۸ —— عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ، وَلَا تَحَسَّسُوْا، وَلَا تَجَسَّسُوْا، وَلَا تَنَافَسُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا كَمَا اَمَرَكُمْ، اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ : لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ، اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا، اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ، بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ حَرَامٌ دَمُهٗ، وَعِرْضُهٗ، وَمَالُهٗ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ

اِلٰی اَجْسَادِکُمْ وَلَا اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ۔ لَا تَحَاسَدُوْا ، وَلَا تَبَاغَضُوْا ، وَلَا تَجَسَّسُوْا ، وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا ۔

(مسلم باب تحریم الظن وبخاری کتاب الادب)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے ۔ ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو، اپنے بھائی کے خلاف تجسّس نہ کرو، اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو، حسد نہ کرو، دشمنی نہ رکھو، بے رُخی نہ برتو۔ جس طرح اس نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور وہ اس پر ظلم نہیں کرتا، اسے رسوا نہیں کرتا، اسے حقیر نہیں جانتا۔ اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا : تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے یعنی مقامِ تقویٰ دِل ہے۔ ایک انسان کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔ ہر مسلمان کی تین چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں، اس کا خون اس کی آبرو اور اس کا مال۔ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کی خوبصورتی کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو اور نہ تمہارے اموال کو، بلکہ اس کی نظر تمہارے دلوں پر ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا ایک دوسرے سے حسد نہ کرو ، اپنے بھائی کے خلاف جاسوسی نہ کرو، دوسروں کے عیبوں کی ٹوہ میں نہ لگے رہو، ایک دوسرے کے سودے نہ بگاڑو، اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

۸۷۹ —— عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰى بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيْمَانُ اِلٰى قَلْبِهٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّتَّبِعْ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعُ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ يَّتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهٖ۔ (ترمذی ابواب البرّ والصلة باب ماجاء فی تعظیم المؤمن)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہوکر بآوازِ بلند فرمایا کہ اے لوگو! تم میں سے بعض بظاہر مسلمان ہیں لیکن انکے دلوں میں ابھی ایمان راسخ نہیں ہوا۔ انہیں میں متنبہ کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کو طعن و تشنیع کے ذریعہ تکلیف نہ دیں اور نہ ان کے عیبوں کا کھوج لگاتے پھریں ورنہ یاد رکھیں کہ جو شخص کسی کے عیب کی جُستجو میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اندر چُھپے عیوب کو لوگوں پر ظاہر کر کے اس کو ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔

۸۸۰ —— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُبْصِرُ اَحَدُكُمُ الْقَذَاةَ فِيْ عَيْنِ اَخِيْهِ وَيَنْسَى الْجِذْعَ فِيْ عَيْنِهٖ۔

(الترغیب والترهیب باب الترهیب من ان یأمر بمعروف وینهی عن المنکر وینسی نفسه جلد ۴ صفحه ۱۵ بحواله ابن حبان فی صحیح)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو انسان کو نظر آتا ہے لیکن اپنی آنکھ میں پڑا ہوا

شہتیر وہ بھول جاتا ہے۔

(بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے ......☆...... مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے)

(کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

بدنظری اور جنسی بے راہ روی

۸۸۱ — عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: أَلَا لَا یَبِیْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَۃٍ ثَیِّبٍ إِلَّا أَنْ یَّکُوْنَ نَاکِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ۔ (مسلم کتاب السلام باب تحرم الخلوۃ بالاجنبیۃ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کسی اجنبی عورت کے پاس اکیلا رات نہ بسر کرے سوائے اس کے کہ اس نے اس سے نکاح کیا ہو یا وہ محرم رشتہ دار ہو۔

۸۸۲ — عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَآءِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! أَفَرَأَیْتَ الْحَمْوَ قَالَ: اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ۔ (مسلم کتاب الاسلام باب ایضًا)

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں اجنبی اور پردہ دار عورتوں کے پاس جانے سے بچنا چاہئے۔

ایک انصاری نے عرض کیا۔ حضوؐر! دیور کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ حضوؐر نے فرمایا دیور تو موت ہوتا ہے۔ یعنی اس کا آنا بھی ناگزیر ہے لیکن احتیاط بھی ضروری ہے۔

۸۸۳ —— عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حُرْمَةُ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ ، مَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهٖ فَيَخُوْنُهٗ فِيْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَاخُذُ مِنْ حَسَنَاتِهٖ مَا شَآءَ حَتّٰى يَرْضٰى، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَا ظَنُّكُمْ ؟

(مسلم کتاب الامارة باب حرمة نسآء المجاهدین واثم من خانهم فیهن)

حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

مجاہدین کی بیویوں کا احترام اوران کی آبرو کا ایسا خیال رکھنا چاہئے جیسے اپنی ماں کی عزّت اور آبرو کا خیال رکھا جاتا ہے اور جو نگرانی کی آڑ میں کسی مجاہد بھائی کی بیوی پر بُری نظر رکھتا اور خیانت کا مرتکب ہوتا ہے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور اس رنگ میں کھڑا ہوگا کہ مجاہد اپنی مرضی کے مطابق اس کی نیکیاں لے لیگا اور اس بدکار کو انتہائی خفّت اٹھانا پڑے گی۔ یہ بات کہہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجّہ ہوئے اور فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ (کون ایسی بدبختی کے سودے کی جرأت کرسکتا ہے اور بدبخت بدکردار کو ذلیل وخوار ہونا ہی چاہئے تھا)

اسراف اور فضول خرچی

۸۸۴ —— عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِؓ قَالَ : اَمْلٰى عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِيْ كِتَابٍ اِلٰى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ : فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ : لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ . لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۔ وَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَنْهٰى عَنْ قِيْلَ وَقَالَ وَاِضَاعَةِ الْمَالِ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقُوْقِ الْاُمَّهَاتِ وَوَأْدِ الْبَنَاتِ وَمَنْعٍ وَهَاتٍ ۔ (بخاری کتاب الرّقاق رواہ مَعْنًا)

حضرت ورّاد جو حضرت مغیرہؓ کے میر منشی تھے بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت مغیرہؓ نے حضرت امیر معاویہؓ کی خدمت میں یہ خط لکھوایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ ذکر کرتے تھے : اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ سلطنت کا مالک ہے، وہی سزاوارِ حمد وثناء ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اے ہمارے خدا! جو تُو ہمیں دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تُو روکے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور کوئی صاحبِ مجد تیری بجائے بزرگی اور بڑائی نہیں دے سکتا۔ حضرت مغیرہؓ نے یہ بھی لکھوایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیل وقال اور

کثرتِ سوال سے منع فرمایا کرتے تھے۔ اسی طرح ماں کی نافرمانی سے، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے سے، حق دار کے حق کو مار لینے سے، ظلم سے کسی کی چیز ہتھیا لینے سے اور بخل وحرص سے منع فرماتے تھے۔

حرص اور بُخل

۸۸۵ —— عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ : اَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ، قَالَ : يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ : مَالِىْ مَالِىْ ، قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مِنْ مَّالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ ؟

(مسلم کتاب الزهد والرقائق)

حضرت مطرفؒ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؐ سورۂ اَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھ رہے تھے۔ آپؐ نے اس کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ ابن آدم کہتا ہے۔ میرا مال ہائے میرا مال! اے ابن آدم کیا کوئی تیرا مال ہے بھی؟ سوائے اس مال کے جو تُو نے کھایا اور ختم ہو گیا یا جو پہن لیا اور وہ پرانا اور بوسیدہ ہو گیا یا جو تُو نے صدقہ کیا کہ وہ تمہارے لئے اگلے جہان میں فائدہ کا موجب ہو گا۔ باقی سب مال تو دوسروں کے لئے ہے۔

۸۸۶ —— عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِیَّاکُمْ وَالظُّلْمَ ، فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ، وَاِیَّاکُمْ وَالْفُحْشَ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفُحْشَ ، وَاِیَّاکُمْ وَالشُّحَّ فَاِنَّہٗ اَھْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ أَمَرَھُمْ بِالْقَطِیْعَۃِ فَقَطَعُوْا وَبِالْبُخْلِ فَبَخِلُوْا وَبِالْفُجُوْرِ فَفَجَرُوْا ۔ (مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۱۹۵)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے بن کر سامنے آئے گا۔ بے حیائی اور یاوہ گوئی سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے کہ بُخل، حرص اور کینہ سے بچو کیونکہ اسی عیب نے پہلوں کو برباد کیا۔ اس نے انہیں قطع رحمی پر آمادہ کیا اس لئے انہوں نے اپنوں سے قطع تعلق کرلیا۔ اس نے ان کو بُخل پر آمادہ کیا اور وہ بخیل بن گئے اس نے ان کو فسق و فجور پر آمادہ کیا اور وہ فاسق و فاجر بن گئے۔

۸۸۷ —— عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُنْفِقِ کَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْھِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ مِنْ لَّدُنْ ثُدِیِّھِمَا اِلٰی تَرَاقِیْھِمَا فَاَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا یُنْفِقُ مِنْھَا اِلَّا اتَّسَعَتْ حَلْقَۃٌ مَکَانَھَا فَھُوَ یُوَسِّعُھَا عَلَیْہِ وَاَمَّا الْبَخِیْلُ فَاِنَّھَا لَا تَزْدَادُ عَلَیْہِ اِلَّا اسْتِحْکَامًا ۔ (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۵۶)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور سخی کی مثال ان دو آدمیوں کی سی ہے جنہوں نے سینے تک لوہے کی

قمیص پہنی ہوئی ہے جس میں وہ جکڑے ہوئے ہیں۔سخی جب کچھ خرچ کرتا ہے تو اس کی آہنی قمیص کا حلقہ کُھل جاتا ہے اور اس طرح آہستہ آہستہ وہ قمیص کُھل جاتی ہے اور آخر کار وہ اس کی جکڑ سے آزاد ہو جاتا ہے لیکن بخیل کو وہ قمیص جکڑتی چلی جاتی ہے اور اس طرح اس کی گرفت بڑھتی جاتی ہے۔

خیانت اور بددیانتی

۸۸۸ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔ (نسائی کتاب الاستعاذۃ من الخیانۃ جلد ۲ صفحہ ۳۱۳)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بھوک ننگ سے جس کا ساتھ اوڑھنا بچھونا بہت برا ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کیونکہ یہ اندرونے کو خراب کر دیتی ہے یا اس کی چاہت بُرے نتائج پیدا کرتی ہے۔

۸۸۹ —— عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا اِلَّا

الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ ۔ (مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۲۵۲)

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن میں جھوٹ اور خیانت کے سوا تمام بُری عادتیں ہوسکتی ہیں۔

۸۹۰ —— عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا ، وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا : اِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ ، وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ ، وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ ۔ (مسلم کتاب الایمان باب بیان خصال المنافق، نسائی)

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار ایسی علامتیں ہیں کہ جس میں وہ ہوں وہ پکّا منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے ایک ہو اس میں ایک خصلت نفاق کی ہوگی سوائے اس کے کہ وہ اسے چھوڑ دے۔ وہ چار باتیں یہ ہیں :- جب اسے امین بنایا جائے تو وہ خیانت کرتا ہے، جب بات کرے تو جھوٹ بولتا ہے، جب کسی سے معاہدہ کرے تو بے وفائی کرتا ہے اور جب کسی سے جھگڑ پڑے تو گالی گلوچ پر اُتر آتا ہے۔

شہرت کی طلب اور ریاکاری

۸۹۱ —— عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَمَّعَ

سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ، وَمَنْ يُرَائِيْ يُرَائِيْ اللّٰهُ بِهٖ۔
(بخاری کتاب الرقاق باب الریاء والسمعة)

حضرت جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محض شہرت کی خاطر کوئی کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس رنگ میں شہرت دے گا کہ آخرکار اس کے عیب لوگوں پر ظاہر ہوجائیں گے ان میں وہ رُسوا اور بدنام ہوجائے گا۔ اور جو شخص ریاکاری سے کام لے گا اللہ تعالیٰ اس کی ریاکاری سب پر ظاہر کردے گا۔

۸۹۲ —— عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ ! اِيَّاكُمْ وَشِرْكَ السَّرَائِرِ ۔ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَمَا شِرْكُ السَّرَائِرِ ؟ قَالَ : يَقُوْمُ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ جَاهِدًا لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ النَّاسِ اِلَيْهِ ۔ فَذٰلِكَ شِرْكُ السَّرَائِرِ ۔
(الترغیب والترھیب جلد ۱ صفحہ ۳۲ الترھیب من الریاء بحوالہ ابن خزیمہ فی الصحیح)

حضرت محمود بن لبیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ باہر نکل کر فرمایا۔ اے لوگو! شرکِ خفی سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضور شرکِ خفی کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ ایک شخص سنوار کر نماز پڑھتا ہے اور اس کی خواہش و کوشش یہ ہوتی ہے کہ لوگ مجھے اس طرح نماز پڑھتے دیکھیں اور بزرگ سمجھیں یہی دِکھاوے کی خواہش شرکِ خفی ہے۔

۸۹۳ —— عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ الْعَمَلَ

مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ۔
(مسلم کتاب البرّ والصلة باب اذا اثنی علی الصالح)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا۔ آپ کا اس آدمی کے متعلق کیا خیال ہے جو نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس وجہ سے اس کی تعریف کرتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا یہ ایک فوری بدلہ ہے جو اسی دنیا میں مومن کو بشارت کے رنگ میں عطا ہوتا ہے۔ (اور اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے نیک عمل کو قبول فرمالیا ہے)

تکلّف اور بناوٹ، نقّالی اور تشبّہ بالغَیر

۸۹۴ —— عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ، قَالَهَا ثَلَاثًا۔
(مسلم کتاب العلم باب هلک المتنطعون)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مبالغہ کرنے والے، اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالنے والے، تکلّف سے کام لینے والے ہلاک ہو گئے۔ یعنی ایسے لوگ خدا تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔

۸۹۵ —— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا: قَوْمٌ

مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَآئِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا ، وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَ كَذَا ۔ (مسلم کتاب اللباس باب النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا دوزخیوں کے ۲ دو گروہ ایسے ہیں کہ ان جیسا میں نے کسی گروہ کو نہیں دیکھا ایک وہ جن کے پاس بیل کی دُموں کی طرح کوڑے ہوتے ہیں جن سے وہ لوگوں کو مارتے پھرتے ہیں اور دوسرے وہ عورتیں جو کپڑے تو پہنتی ہیں لیکن حقیقت میں وہ ننگی ہوتی ہیں۔ ناز سے لچکیلی چال چلتی ہیں۔ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے جتن کرتی پھرتی ہیں۔ بُختی اُونٹوں کی لچکدار کوہانوں کی طرح ان کے سر ہوتے ہیں ان میں سے کوئی جنّت میں داخل نہیں ہوگی اور اس کی خوشبو تک نہ پائے گی حالانکہ اس کی خوشبو بہت دُور کے فاصلہ سے بھی آسکتی ہے۔

۸۹۶ —— عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ۔

(ابوداؤد کتاب اللباس باب فی لبس الشھرۃ، مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۵۰)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی قوم کی نقالی کرے اور اس کی چال ڈھال رکھے وہ انہی میں سے شمار ہوگا۔

وہم پرستی اور بدفالی

۸۹۷ ـــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ وَیُعْجِبُنِی الْفَالُ ۔ قَالُوْا : وَمَا الْفَالُ ؟ قَالَ : کَلِمَۃٌ طَیِّبَۃٌ ۔

(بخاری کتاب الطب باب الفال)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : بنیادی طور پر دوسرے سے بیماری کا لگ جانے اور بدفالی لینے کا خیال وہم کے سوا کچھ نہیں یعنی اس بارہ میں خواہ مخواہ کے وہم سے بچنا چاہئے ۔حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے یہ بھی فرمایا کہ نیک فال مجھے پسند ہے۔صحابہؓ نے عرض کیا نیک فال کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ پاکیزہ کلمہ۔یعنی اچھی بات کہنا اور اچھی بات سے اچھا نتیجہ نکالنا۔

۸۹۸ ـــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلطِّیَرَۃُ مِنَ الشِّرْكِ وَمَا مِنَّا وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یُذْھِبُہٗ بِالتَّوَکُّلِ ۔ (ترمذی ابواب السیر باب ماجاء فی الطیرۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بُرا فال لینا شرک اور اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔آنے والی مصیبت اور تکلیف کو اللہ تعالیٰ ہی صبر اور توکّل کرنے والے سے دُور کرتا ہے۔

۸۹۹ —— عَنْ اَبِیْ حَسَّانٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ بَنِیْ عَامِرٍ عَلٰی عَآئِشَةَ فَاَخْبَرَاهَا اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ : اَلطِّیَرَةُ مِنَ الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ فَغَضِبَتْ فَطَارَتْ شَقَّةٌ مِنْهَا فِی السَّمَآءِ وَشَقَّةٌ فِی الْاَرْضِ وَقَالَتْ : وَالَّذِیْ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) مَا قَالَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ اِنَّمَا قَالَ : کَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ یَتَطَیَّرُوْنَ مِنْ ذٰلِکَ ۔ (مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۲۴۰)

حضرت ابوحسّانؓ بیان کرتے ہیں کہ بنی عامر کے ۲ دو شخص حضرت عائشہؓ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ گھر، عورت اور گھوڑے سے نحوست کا تعلق ہوتا ہے یہ سن کر حضرت عائشہؓ غصّہ سے آگ بگولہ ہو گئیں اور کہنے لگیں خدا کی قسم جس نے محمّد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اُتارا ہے حضورؐ نے اس طرح ہرگز نہیں فرمایا تھا بلکہ آپؐ نے تو فرمایا تھا کہ اہلِ جاہلیت ان تین چیزوں کے متعلق نحوست اور بدشگونی کے قائل تھے۔

نعماءِ جنت اور مصائبِ دوزخ

ثواب اور عقاب

۹۰۰ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ اللهُ تَعَالٰى : اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : وَاقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ ، فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ تنزیل السجدہ فلا تعلم نفس ما اخفی)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ بتایا : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی ایسی نعمتیں تیار کی ہوئی ہیں کہ جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا بلکہ کسی انسان کے دل میں بھی ان کا خیال نہیں گزرا اس کی تصدیق کے لئے اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو : فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ : یعنی کوئی انسان آنکھ کو ٹھنڈک پہنچانے والی اُن نعمتوں کو نہیں جانتا جو نیک لوگوں کے لئے اس کے خزانۂ غیب میں مخفی ہیں۔

۱۰۹۔۔۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ : يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ ، فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ ! وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ ۔ فَيَقُوْلُ : هَلْ رَضِيْتُمْ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : مَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ ! وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ ! فَيَقُوْلُ : اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : يَا رَبِّ ! وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ ؟ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا ۔ (مسلم کتاب الجنۃ صفۃ نعیمها باب احلال الرضوان علی اهل الجنۃ)

حضرت ابوسعید الخدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا : اللہ تعالیٰ اہلِ جنّت کو کہے گا۔ اے جنّت کے رہنے والو! وہ جواب دیں گے۔ اے ہمارے ربّ! ہم حاضر ہیں تمام سعادتیں تیرے پاس ہیں اور سب بھلائیاں تیرے قبضے میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تم خوش ہو؟ جنّت میں رہنے والے عرض کریں گے۔ اے ہمارے ربّ! ہم کیوں نہ خوش ہوں تُو نے ہمیں وہ کچھ دیا جو اپنی مخلوقات میں سے کسی کو نہیں دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں تمہیں ان نعمتوں سے بہتر ایک اور نعمت نہ دوں ؟ جنّت والے کہیں گے ان سے بہتر اور کون سی نعمت ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تم پر اپنی رضا نازل کروں گا یعنی تم سے ہمیشہ کے لئے خوش ہو جاؤں گا اور اس کے بعد کبھی تم سے ناراض نہ ہوں گا۔

۹۰۲۔۔۔ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيُهَا تَسْقِيْ إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَوْنَ هٰذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ ؟ قُلْنَا لَا ، وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى أَنْ لَّا تَطْرَحَهُ ، فَقَالَ اللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا ۔

(بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد وتَقْبِيْلُهٗ)

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کے سامنے کچھ قیدی آئے۔ اُن میں ایک عورت تھی اس کے سینہ سے دودھ نکل رہا تھا (جیسے بچہ دودھ نہ پیئے تو دودھ پستانوں میں بھر جاتا ہے) جب

وہ کوئی بچّہ دیکھتی اسے اپنے سینہ سے لگا لیتی اور دودھ پلاتی۔(یہاں تک کہ اس تلاش میں اسے اپنا بچہ مل گیا وہ اطمینان سے بیٹھ کر اسے دودھ پلانے لگی) اس پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ یہ اپنے بچہ کو آگ میں پھینک دے گی؟ صحابہؓ نے عرض کیا جب تک اس کے لئے ممکن ہوا یہ اپنے بچّہ کو آگ میں نہیں جانے دے گی۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ وہ دوزخ میں جائیں۔

۹۰۳۔۔۔ عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : کُنْتُ رِدْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِمَارٍ فَقَالَ : یَا مُعَاذُ ! ھَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ ؟ قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ ۔ قَالَ : فَاِنَّ حَقَّ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ اَنْ یَّعْبُدُوْہُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَ مَنْ لَّا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا فَقُلْتُ، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔ اَفَلَا اُبَشِّرُ النَّاسَ ؟ قَالَ : لَا تُبَشِّرْھُمْ فَیَتَّکِلُوْا ۔

(مسلم کتاب الایمان باب من لقی اللہ بالایمان وھو غیر شاک فیہ دخل الجنۃ وحرم علی النار)

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سواری کے گدھے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم سوار تھے اور میں پیچھے بیٹھا ہوا تھا حضورؐ نے فرمایا۔ معاذ! کیا تُو جانتا ہے کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا کیا؟ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو

شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ بندوں میں سے جو شرک کا مرتکب نہ ہو اُسے سزا نہ دے۔ میں نے یہ سُن کر عرض کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سناؤں۔ آپؐ نے فرمایا رہنے دو وہ یہ بات سُن کر اس پر تکیہ کر کے بیٹھ جائیں گے اور نا سمجھی سے عمل چھوڑ دیں گے۔

۹۰۴ــــ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اٰخِرُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِيْ مَرَّةً وَيَكْبُوْ مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَاِذَا مَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ اِلَيْهَا فَقَالَ : تَبَارَكَ الَّذِيْ نَجَّانِيْ مِنْكِ لَقَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ شَيْئًا مَا اَعْطَاهُ اَحَدًا مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فَتُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ : أَيْ رَبِّ ! أَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا : فَيَقُوْلُ عَزَّ وَجَلَّ : يَا ابْنَ اٰدَمَ ! لَعَلِّيْ اِنْ اَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِيْ غَيْرَهَا ، فَيَقُوْلُ: لَا ، يَا رَبِّ ! وَيُعَاهِدُهٗ أَنْ لَّا يَسْأَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰى ، فَيَقُوْلُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ لِأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا اَسْأَلُكَ غَيْرَهَا : فَيَقُوْلُ : يَا ابْنَ اٰدَمَ ! اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ أَنْ لَا تَسْأَلَنِيْ غَيْرَهَا ؟ فَيَقُوْلُ : لَعَلِّيْ اِنْ اَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِيْ غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَّا يَسْأَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَيَيْنِ ، فَيَقُوْلُ : أَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ

هٰذِهٖ لِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لَا اَسْأَلُكَ غَيْرَهَا : فَيَقُوْلُ : يَا ابْنَ اٰدَمَ ! أَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَّا تَسْأَلَنِيْ غَيْرَهَا ؟ قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ هٰذِهٖ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهَا فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ : أَيْ رَبِّ ! اَدْخِلْنِيْهَا ، فَيَقُوْلُ : يَا ابْنَ اٰدَمَ ! مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ أَيُرْضِيْكَ اَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ : يَا رَبِّ ! أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ؟ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ : أَلَا تَسْأَلُوْنِيْ مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوْا : مِمَّ تَضْحَكُ ؟ قَالَ هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوْا : مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ مِنْ ضِحْكِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ : أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ : اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا أَشَاءُ قَادِرٌ ۔ (مسلم کتاب الایمان باب اٰخر اھل النار خروجًا)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری آدمی جو جنّت میں داخل ہوگا اس کی کچھ یُوں کیفیت ہوگی کہ وہ گرتا پڑتا چل رہا ہوگا آگ اسے جھلس رہی ہوگی۔ جب وہ اس آگ سے آگے گزر جائے گا تو آگ کی طرف مڑ کر دیکھے گا اور کہے گا : برکت والی وہ ذات ہے جس نے مجھے تم سے نجات دی ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے وہ نعمت عطا کی ہے جو نہ پہلوں کو ملی اور نہ بعد والوں کو۔ اس دوران اسے دُور ایک باغیچہ نظر آئے گا۔ وہ کہے گا : اے میرے ربّ! مجھے اس باغیچہ کے قریب

کر دے تا کہ میں اس کے درختوں کے سائے میں آرام پاسکوں اور اس کے اندر جو پانی بہہ رہا ہے وہ پی سکوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا : اے ابن آدم! اگر میں تیری یہ بات مان لوں اور تمہارا سوال پورا کر دوں تو تُو اور مانگے گا۔ وہ بندہ کہے گا اے میرے رب میں اب کچھ نہیں مانگوں گا۔ چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ اور نہ مانگنے کا پکّا عہد کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی معذوریوں کو جانتا ہے اور اسے پتہ ہے کہ انسان ایک حالت پر صبر نہیں کرسکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے اس باغیچہ کے قریب کر دے گا اور وہ اس کے سائے سے لطف اندوز ہوگا اور اس کے اندر بہنے والا پانی پیئے گا۔ پھر اسے ایک اور باغیچہ دُور سے دکھایا جائے گا جو پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت نظر آرہا ہوگا۔ اس باغیچہ کو دیکھ کر وہ بندہ کہے گا۔ اے میرے ربّ مجھے اس باغیچہ کے قریب کر دے تا کہ میں اس کے اندر سے بہنے والا پانی پی سکوں اور اس کے درختوں کے سائے سے لطف اندوز ہوسکوں، میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے ابن آدم! تُو نے مجھ سے پکّا وعدہ نہیں کیا تھا کہ تُو مجھ سے اور کچھ نہیں مانگے گا؟ اگر اب میں تجھے اس کے قریب کر دوں تو تُو اور سوال کرنے لگے گا اس پر بندہ اللہ تعالیٰ سے اور کچھ نہ مانگنے کا پھر پکّا وعدہ کرے گا۔ حالانکہ اس کا ربّ جانتا ہے کہ وہ معذور اور بے صبرا ہے بہر حال اللہ تعالیٰ اسے اس باغیچہ کے بھی قریب کر دے گا اور وہ اس کے سائے سے لطف اندوز ہوگا اور اس کا پانی پیئے گا۔ پھر اسے دُور جنّت کے دروازے کے پاس ایک اور باغیچہ دکھایا جائے گا جو پہلے دو باغیچوں سے زیادہ خوبصورت ہوگا اس پر وہ بندہ کہے گا کہ اے میرے ربّ! مجھے اس باغیچہ کے قریب

کر دے، میں اس کے درختوں کے سائے سے لطف اندوز ہونا اور اس کا پانی پینا چاہتا ہوں اب تو میں اس کے بعد کچھ نہیں مانگوں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تم نے مجھ سے پہلے پکّا وعدہ نہیں کیا تھا کہ تُو مجھ سے اور کچھ نہیں مانگے گا؟ بندہ کہے گا۔ ہاں میرے ربّ! یہ آخری سوال ہے، اس کے بعد میں کچھ نہیں مانگوں گا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ یہ فطرتاً معذور ہے اس میں صبر اور حوصلہ نہیں ہے۔ بہر حال خدا تعالیٰ اسے اس باغیچہ کے قریب کر دے گا جب وہ اس کے قریب آئے گا تو اہل جنّت کی آوازیں اسے آرہی ہونگی۔ وہ کہے گا اے میرے ربّ! مجھے جنّت میں داخل ہونے کی اجازت دے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا تمہارا صبر کہاں گیا؟ پھر اپنی رحمتِ عامہ کے تحت فرمائے گا کیا تجھے یہ پسند ہے کہ میں تجھے ساری دنیا اور اس جیسی اَور دنیا دے دوں۔ اس پر وہ بندہ کہے گا۔ اے میرے ربّ! مذاق تو نہ کیجئے تُو تو ربّ العالمین ہے۔ اس پر حضرت ابن مسعودؓ ہنس پڑے، پھر کہا اے لوگو! تم مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں کیوں ہنسا ہوں؟ لوگوں نے کہا ہاں بتائیے، آپ کیوں ہنسے ہیں۔ ابن مسعودؓ نے جواب دیا میں اس لئے ہنسا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح اس فقرے پر ہنسے تھے۔ اس وقت صحابہؓ نے حضورؐ سے پوچھا تھا آپؐ کیوں ہنسے ہیں؟ تو حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بھی بندے کی اس معصومانہ حیرت پر ہنسا تھا۔ جب اس نے کہا میرے ربّ مجھ سے مذاق تو نہ کیجئے تو اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا بلکہ میں جو کچھ کہتا ہوں اس پر قادر ہوں اور تجھے اتنی بڑی نعمت دے سکتا ہوں۔

۹۰۵ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوٰتِ ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ۔ (مسلم کتاب الجنة وصفة نعیمها واهلها وترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوزخ خواہشات سے گھری ہوئی اور جنّت مشکلات سے۔ یعنی دوزخ کے اردگرد خواہشات کی پھلواڑی ہے اور جنّت کے اردگرد مشکلات و مصائب کا خارزار ہے۔

۹۰۶ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ ...... فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهٗ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَيَقُوْمَانِ جَنَبَتَیِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ ، قُلْتُ : بِاَبِیْ وَاُمِّیْ اَیُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ ؟ قَالَ اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِیْ طُرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِیْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ : رَبِّ سَلِّمْ ! سَلِّمْ ! حَتّٰى تَعْجِزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰى يَجِیْءَ الرَّجُلُ لَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ اِلَّا زَحْفًا وَفِیْ حَافَتَیِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَاْمُوْرَةٌ بِاَخْذِ مَنْ اُمِرَتْ بِهٖ ، فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَمُكَرْدَسٌ فِی النَّارِ

وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِیَدِهٖ اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُوْنَ خَرِیْفًا ۔
(مسلم کتاب الایمان باب ادنی اهل الجنة منزلة)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا۔ مومن اپنے فرائض کی بجا آوری میں لگ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ جنّت کو ان کے قریب کر دے گا......سب لوگ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئیں گے کہ وہ اصلی اور دائمی راہِ نجات بتائیں ۔ چنانچہ آپؐ اس کے لئے کوشش کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو اِذن ملے گا۔ امانت اور انسانی تعلقات کو بھیجا جائے گا۔یعنی انہیں نشانِ نجات قرار دیا جائے گا۔اور یہ دونوں صفات پُل صراط کے دونوں جانب دائیں بائیں کھڑی ہو جائیں گی۔ پہلا گروہ اس راستہ سے یُوں گزرے گا جیسے بجلی کوند جاتی ہے۔طُرفة العین میں آتی ہے اور چلی جاتی ہے۔ پھر دوسرا گروہ تیز ہوا کی طرح گزرے گا۔اس کے بعد پرندے کی سی تیزی سے لوگوں کو ان کے اعمال لئے جا رہے ہوں گے ۔ تمہارے مقتداء نبی راستہ پر کھڑے نگرانی کر رہے ہوں گے اور دُعا میں مشغول ہوں گے کہ۔اے میرے ربّ! سلامت رکھ،سلامت رکھ۔ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ اعمال سے کام نہیں چلے گا، وہ رہ جائیں گے۔ایک آدمی گھسٹتے گھسٹتے آ رہا ہوگا۔اس پُل صراط کے دونوں طرف لوہے کے ہُک یا کُنڈے اور کرین لگے ہوئے ہوں گے جس کے بارہ میں انہیں حکم ہوگا کہ اُسے دوزخ میں کھینچ پھینکو اس کو وہ اپنی گرفت میں لے لیں گے پس جو اپنی کوشش سے ان کی گرفت سے بچ نکلا اور صرف اسے خراشیں

آئیں اسے نجات یافتہ سمجھو اور جو اس کی جکڑ میں آ گیا۔ وہ سیدھا آگ میں جا گرا۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ اس دوزخ کی گہرائی ستّر سال کی مسافت کے برابر ہے۔

فتنے اور آخری زمانہ کی علامات

۹۰۷۔۔۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَجْلِسٍ یُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَآءَهٗ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ : مَتَی السَّاعَةُ ؟ فَمَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : سَمِعَ مَا قَالَ فَکَرِهَ مَا قَالَ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : بَلْ لَمْ یَسْمَعْ ، حَتّٰی اِذَا قَضٰی حَدِیْثَهٗ قَالَ : اَیْنَ السَّآئِلُ عَنِ السَّاعَةِ ؟ قَالَ : هَا اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ کَیْفَ اِضَاعَتُهَا ؟ قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ۔

(بخاری کتاب العلم باب من سئل علمًا وھُو مشتغل فی حدیثه)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں لوگوں سے باتیں کر رہے تھے کہ آپؐ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور پوچھا قیامت کی گھڑی کب آئے گی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم اس کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور باتوں میں مصروف رہے۔ کچھ لوگوں نے دل میں خیال کیا

کہ حضورؐ نے اس دیہاتی کی بات سنی تو ہے مگر پسند نہیں فرمائی اور کچھ لوگوں نے خیال کیا کہ آپؐ نے اس کی بات سنی ہی نہیں۔ غرض جب آپؐ نے اپنی بات ختم کر لی تو دیہاتی کی طرف متوجّہ ہوئے اور فرمایا۔ قیامت کے متعلق سوال کرنے والا کہاں ہے؟ دیہاتی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا جب امانتیں ضائع کی جائیں گی تو قیامت کی گھڑی (یا زوالِ امّت کے وقت کا انتظار کرنا) اس نے پوچھا۔ امانتیں کس طرح ضائع ہوں گی۔ آپؐ نے فرمایا جب نااہل اور غیر مستحق لوگوں کے سپرد اہم کام کئے جائیں گے یعنی اقتدار بددیانت اور نااہل لوگوں کے ہاتھ آجائے گا اور وہ اپنی بددیانتی اور فرض ناشناسیوں کی وجہ سے قوم کو برباد کر دیں گے۔

۹۰۸ــــ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهٖ اَحَدٌ بَعْدِيْ. سَمِعْتُ مِنْهُ : اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَيَبْقَى النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَأَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب اشراط السّاعۃ)

حضرت انسؓ نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی حدیث نہ سناؤں جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے اور جسے میرے بعد تمہیں کوئی اور نہیں بتائے گا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم ختم

ہوجائے گا۔ جہالت کا دور دَورہ ہوگا۔ زنا بکثرت پھیل جائے گا۔ شراب عام پی جائے گی۔ مرد کم ہوجائیں گے اور عورتیں باقی بچ رہیں گی جس کی وجہ سے پچّاس پچّاس عورتوں کا ایک ہی نگران اور سرپرست ہوگا۔

۹۰۹ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ یَکُوْنُ بَیْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِیْمَةٌ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبًا مِنْ ثَلٰثِیْنَ کُلُّهُمْ یَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَکْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَیَکْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ ، وَحَتّٰی یَکْثُرَ فِیْکُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ حَتّٰی یُهِمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ یَقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰی یَعْرِضَهٗ فَیَقُوْلَ الَّذِیْ یَعْرِضُهٗ عَلَیْهِ لَا اِرَبَ لِیْ بِهٖ وَحَتّٰی یَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِی الْبُنْیَانِ وَحَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ : یَالَیْتَنِیْ مَکَانَهٗ ، وَحَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ یَعْنِیْ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذٰلِكَ حِیْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَیْنَهُمَا فَلَا یَتَبَایَعَانِهٖ وَلَا یَطْوِیَانِهٖ ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ فَلَا یَطْعَمُهٗ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ یَلِیْطُ حَوْضَهٗ فَلَا یَسْقِیْ فِیْهِ ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُکْلَتَهٗ اِلٰی فِیْهِ فَلَا یَطْعَمُهَا ۔ (بخاری کتاب الفتن باب خروج النّار)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت آئے گی جب دو بہت بڑے گروہ آپس میں جنگ عظیم کی طرح ڈالیں گی درآں حالیکہ دونوں گروہوں کا ایک ہی دعویٰ ہوگا۔ اسی طرح تیس (۳۰) کے قریب جُھوٹے دجّال پیدا ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک رسولِ خدا ہونے کا مدعی ہوگا۔ علم چِھن جائے گا۔ زلازل کی کثرت ہوگی (تیز رفتاری کی وجہ سے) وقت قریب ہوتا محسوس ہوگا (یعنی یہ آمد ورفت کے تیز رفتار ذرائع کی طرف اشارہ ہے) بڑے گھمبیر فتنوں کا ظہور ہوگا۔ قتل وغارت عام ہوگی۔ مال کی فراوانی ہوگی حتّٰی کہ مالدار آدمی سوچے گا کہ کون اس کا صدقہ قبول کرے۔ جسے وہ صدقہ دے گا وہ کہے گا مجھے ضرورت نہیں۔ لوگ بلند تر عمارات بنانے میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں گے حالات اس قدر خراب ہوں گے کہ انسان کسی قبر کے پاس سے گزرتے ہوئے تمنّا کرے گا کہ کاش میں مر کر اس قبر میں دفن ہو چکا ہوتا اور سورج مغرب سے طلوع ہوا کرے گا جسے دیکھ کر سب لوگ ایمان لے آئیں گے۔ مگر یہ وقت ایسا ہوگا کہ اس وقت ایمان لانا کوئی فائدہ نہ دے گا سوائے اس شخص کے جو اس سے پہلے ایمان لا چکا ہوگا اور ایمان کی حالت میں نیکی کر چکا ہوگا۔ اور قیامت اتنی فوری اور اچانک آئے گی کہ دو آدمیوں نے خرید وفروخت کیلئے اپنے درمیان کپڑا پھیلا رکھا ہوگا مگر نہ وہ سودا طے کر سکیں گے اور نہ ہی وہ کپڑا لپیٹ سکیں گے اور جو آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ دوہ رہا ہوگا وہ اسے پینے کا موقع نہ پا سکے گا اور جو آدمی اپنے حوض کو لیپ رہا ہوگا وہ اس میں پانی نہ بھر سکے گا اور جس آدمی نے

لقمہ منہ کی طرف اٹھایا ہوگا اسے کھانے کا موقعہ نہ مل سکے گا۔

۹۱۰—— عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَوَّلُ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى ۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب طلوع الشمس من مغربھا)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علاماتِ قیامت کے اعتبار سے یہ نشان پہلے ہوں گے۔ مغرب کی طرف سے سورج کا طلوع ہونا اور چاشت کے وقت ایک عجیب و غریب کیڑے کا لوگوں پر مسلّط ہوجانا۔ (یہ غالبًا طاعون اور دوسری وبائی بیماریوں اور جراثیمی جنگوں کی کثرت کی طرف اشارہ ہے)

۹۱۱—— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ فَيَقُوْلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ لَعَلِّيْ اَكُوْنُ اَنَا الَّذِيْ اَنْجُوْ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُوْشِكُ اَنْ يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا ۔

(مسلم کتاب الفتن باب لا تقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات عن جبل من ذھب)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت آنے سے پیشتر یہ واقعہ بھی ظہور پذیر ہوگا کہ وادیٔ فرات سے

ایک سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا[1] جس کے حصول کے لئے خونریز جنگ ہوگی ۔ فریقین کے سو۱۰۰ میں سے ننانوے۹۹ مارے جائیں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہی کہے گا شاید مَیں بچ جاؤں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا عنقریب فرات سے سونے کا خزانہ ظاہر ہوگا لیکن جو وہاں جائے گا وہ اس سونے میں سے کچھ نہ لے سکے گا (یعنی اس سے استفادہ وہاں کے رہنے والوں کے نصیب میں نہیں ہوگا)

مسلمانوں کا تنزّل اور اُنکا بگڑ جانا

۹۱۲ــــ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰى عُلَمَآءُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ ۔ رَوَاهُ الْبيهقى فى شعب الايمان۔

(مشکوٰۃ کتاب العلم الفصل الثالث صفحہ ۳۸ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۴۳)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب

---

[1] شاید اس سے مُراد تیل کی دولت ہو جسے عُرفِ عام میں Black Gold کہا جاتا ہے۔

ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان میں سے ہی فتنے اُٹھیں گے اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے یعنی تمام خرابیوں کا وہی سرچشمہ ہوں گے۔

۹۱۳ــــ تَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ فَزَعَةٌ فَيَصِيْرُ النَّاسُ اِلٰى عُلَمَآءِهِمْ فَاِذَا هُمْ قِرَدَةٌ وَخَنَازِيْرُ۔ (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمّت پر ایک زمانہ اضطراب اور انتشار کا آئے گا۔ لوگ اپنے علماء کے پاس رہنمائی کی اُمّید سے جائیں گے تو وہ انہیں بندروں اور سوٴروں کی طرح پائیں گے یعنی ان علماء کا اپنا کردار انتہائی خراب اور قابلِ شرم ہوگا۔

۹۱۴ــــ عَنْ ثَعْلَبَةَ الْبُهْرَانِيِّؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُوْشَكُ الْعِلْمُ أَنْ يُخْتَلَسَ مِنَ الْعَالَمِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ ! كَيْفَ يُخْتَلَسُ وَكِتَابُ اللهِ بَيْنَنَا نُعَلِّمُهٗ اَبْنَاءَنَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلتَّوْرَاةُ وَالْاِنْجِيْلُ عِنْدَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَمَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ ۔ (اسد الغابہ صفحہ ۲۳۶ جلد اوّل)

حضرت ثعلبہ بہرانیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب دنیا سے علم چھین لیا جائے گا یہاں تک کہ علم و ہدایت اور عقل وفہم کی کوئی بات انہیں سجھائی نہ دیگی۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضورؐ علم کس طرح

ختم ہو جائے گا جبکہ اللہ کی کتاب ہم میں موجود ہے اور ہم اسے آگے اپنی اولادوں کو پڑھائیں گے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تورات اور انجیل یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس موجود نہیں ہے لیکن وہ انہیں کیا فائدہ پہنچا رہی ہے۔

۹۱۵ — عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا یَنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰکِنْ یَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقَ عَالِمٌ اِتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَأَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا۔

(بخاری کتاب العلم باب کیف یقبض العلم)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے یکدم نہیں چھینے گا بلکہ عالموں کی وفات کے ذریعہ علم ختم ہوگا۔ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ انتہائی جاہل اشخاص کو اپنا سردار بنالیں گے اور ان سے جا کر مسائل پوچھیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے۔ پس خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

۹۱۶ — عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : لَیَأْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ مَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰی اِنْ کَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّهٗ عَلَانِیَةً لَکَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّصْنَعُ ذٰلِکَ وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ

مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّةً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ : مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ۔

(ترمذی کتاب الایمان باب افتراق ھذہ الامۃ جلد ۲ صفحہ ۸۹ جامع الصغیر جلد ۲ صفحہ ۱۰۱ مصری ابن ماجہ کتاب الفتن باب افتراق الامم صفحہ ۲۸۷)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امّت پر بھی وہ حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آئے تھے جن میں ایسی مطابقت ہوگی جیسے ایک پاؤں کے جوتے کی دوسرے پاؤں کے جوتے سے ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں سے بدکاری کا مرتکب ہوا تو میری امّت میں سے بھی کوئی ایسا بدبخت نکل آئے گا۔ بنی اسرائیل بہتّر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امّت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی۔لیکن ایک فرقے کے سوا باقی سب جہنّم میں جائیں گے۔صحابہؓ نے پوچھا یہ ناجی فرقہ کون سا ہے تو حضورؐ نے فرمایا وہ فرقہ جو میری اور میرے صحابہؓ کی سنّت پر عمل پیرا ہوگا۔

۹۱۷ــــ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مِنْ قَبْلِکُمْ شِبْرًا شِبْرًا وَذِرَاعًا ذِرَاعًا حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْھُمْ قُلْنَا : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَلْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی، قَالَ فَمَنْ؟

(بخاری کتاب الاعتصام والسنۃ باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن مَنْ کان قبلکم)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اپنے سے پہلی اقوام کے طور طریقوں کی اس طرح پیروی کروگے کہ سرِ مُو فرق نہ ہوگا۔ اس طرح جس طرح ایک بالشت دوسری بالشت کی طرح اور ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کی طرح ہوتا ہے۔ اور ان میں کوئی فرق نہیں ہوتا یہاں تک کہ اگر بالفرض وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی گوہ کے سوراخ میں داخل ہونے کی کوشش کروگے ہم نے عرض کیا حضورؐ آپ کی مراد یہود و نصاریٰ سے ہے؟ آپؐ نے فرمایا اور کس سے یعنی مسلمان یہود و نصاریٰ کی طرح بے غیرت اور اخلاقی اقدار سے دُور ہو جائیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات

۹۱۸۔۔۔۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: تُحْشَرُوْنَ حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ: کَمَا بَدَأْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِیْدُہٗ وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا کُنَّا فَاعِلِیْنَ ، فَاَوَّلُ مَنْ یُّکْسٰی اِبْرَاھِیْمُ ثُمَّ یُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِنْ اَصْحَابِیْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ: اَصْحَابِیْ، فَیُقَالُ: اِنَّھُمْ لَمْ یَزَالُوْا مُرْتَدِّیْنَ عَلٰی اَعْقَابِھِمْ مُنْذُ فَارَقْتَھُمْ ، فَاَقُوْلُ کَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِیْسَی

بْنُ مَرْيَمَ : وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ[1]
كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اِنْ
تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔
(بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ واذکر فی الکتاب مریم اذا انتبذت من اھلھا)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔تمہارا حشر ننگے پاؤں ننگے جسم ہوگا۔جیسے ابھی تمہارا ختنہ بھی نہ ہوا ہو۔پھر حضور علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی ''جس طرح ہم نے شروع میں پیدا کیا۔اسی طرح ہم انسان کو لوٹائیں گے یہ ہمارا وعدہ ہے ہم اسے ضرور پورا کریں گے'' سب سے پہلے جسے لباس پہنایا جائے گا وہ ابراہیمؑ ہوں گے۔(انہی ہنگاموں میں جب حساب کتاب کا وقت آئے گا تو میرے صحابہؓ میں سے بعض کے دائیں ہاتھ میں اور بعض کے بائیں ہاتھ میں اعمال نامے دیئے جائیں گے، بائیں ہاتھ میں اعمال نامے لینے والوں کے متعلق میں کہوں گا یہ بھی تو میرے

---

1 (۱) تَمَسَّكَ ابْنُ حَزْمٍ بِظَاهِرِ الْآيَةِ فَقَالَ بِمَوْتِهٖ (حاشیہ تفسیر جلالین زیر آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ صفحہ ۱۰۹، حاشیہ تفسیر جلالین زیر آیت اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ صفحہ ۵۰)

(۲) قَالَ مَالِكٌ مَاتَ ۔ یعنی امام مالک کا مسلک یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں (تکملہ مجمع البحار صفحہ ۲۸۶)

(۳) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُتَوَفِّيْكَ مُمِيْتُكَ ۔ یعنی حضرت ابن عباس آیت اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ مُتَوَفِّيْكَ کے معنی مُمِيْتُكَ کے ہیں یعنی میں تجھے وفات دینے والا ہوں۔(بخاری جلد ۲ صفحہ ۶۶۵)

صحابہ ہیں (انہیں کیوں بائیں ہاتھ میں اعمال نامے ملے ہیں) تو جواب ملے گا یہ آپؐ کے بعد اپنی ایڑیوں کے بل پھر گئے تھے۔ تو اس پر میں ایسا ہی کہوں گا جیسا کہ اللہ کے نیک بندے عیسٰی بن مریمؑ نے کہا تھا۔ میں ان کا نگران رہا جب تک کہ میں ان میں موجود رہا۔ پھر جب تُو نے مجھے وفات دے دی تو تُو ہی اُن کا نگران تھا اور تُو ہر چیز پر شاہد اور نگران ہے اگر تُو ان کو سزا دے تو یہ تیرے قصوروار بندے ہیں اور اگر ان کو بخش دے تو تُو غالب اور حکمت والا ہے۔

۹۱۹ ـــــ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ كَانَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ اِلَّا عَاشَ نِصْفَ عُمُرِ الَّذِىْ كَانَ قَبْلَهٗ وَاِنَّ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَاشَ عِشْرِيْنَ وَ مِائَةً وَاِنِّيْ لَا اُرَانِيْ اِلَّا ذَاهِبًا عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ۔

(کنز العمال جلد ٦ صفحہ ١٢٠ و مستدرک حاکم صفحہ ١٤٠)

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنّتِ الٰہی کے مطابق (سلسلہ کے بانی) نبی کی عمر اس سے پہلے (سلسلہ کے آخری) نبی کی عمر سے نصف ہوتی ہے۔ (اس سنّت کے مطابق) حضرت عیسٰی علیہ السلام کی عمر چونکہ ایک سو بیس ۱۲۰ سال تھی اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہوگی۔[1]

---

[1] (یہ سنت الٰہی اور قاعدۂ ربّانی غالباً پرانی شریعت کے آخری نبی اور نئی شریعت کے بانی نبی کے بارہ میں ہے۔ فَفَکِّر)

۹۲۰ــــ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ لِفَاطِمَۃَ : اِنَّ جِبْرِیْلَ کَانَ یُعَارِضُنِیْ الْقُرْاٰنَ فِیْ کُلِّ عَامٍ مَرَّۃً وَاِنَّہٗ عَارَضَنِیْ الْقُرْآنَ الْعَامَ مَرَّتَیْنِ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ اِلَّا عَاشَ نِصْفَ الَّذِیْ قَبْلَہٗ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ عَاشَ مِائَۃً وَ عِشْرِیْنَ سَنَۃً وَلَا اُرَانِیْ اِلَّا ذَاھِبًا عَلٰی رَأْسِ السِّتِّیْنَ۔

(۱- المواہب اللدنیۃ امام قسطلانی جلد اوّل صفحہ ۴۲
۲- شرح المواہب اللدنیۃ از علامہ محمد بن عبد الباقی مالکی جلد اوّل صفحہ ۴۲)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس میں آپؐ کی وفات ہوئی، اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ سے فرمایا۔ جبرائیلؑ ہر سال مجھ سے ایک بار قرآن کریم کا دَور کرتا تھا لیکن اس سال اس نے دو۲ دفعہ دَور کیا اور مجھے خبر دی کہ ہر نبی نے اپنے سے پہلے نبی سے نصف عمر پائی ہے۔ عیسیٰ ابن مریمؑ ایک سو بیس سال زندہ رہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ میں ساٹھ سال کی عمر میں اس دنیا سے جاؤں گا۔

۹۲۱ــــ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا تَقُوْلُ : کُنْتُ کَثِیْرًا مَا اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ عَاشَ نِصْفَ الَّذِیْ کَانَ قَبْلَہٗ وَاِنَّ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ عَاشَ عِشْرِیْنَ وَ مِائَۃً وَلَا اَرَانِیْ اِلَّا ذَاھِبًا عَلٰی سِتِّیْنَ سَنَۃً فَکَانَ کَمَا قَالَ وَقَدْ مَکَثَ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً۔

(کشف الغمہ کتاب الامان والصلح باب قسم الفی والغنیمۃ جلد ۲ صفحہ ۳۱۷)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اکثر سُنا کرتی تھی کہ آپ فرمایا کرتے کہ ہر نبی نے اپنے سے پہلے نبی سے نصف عمر پائی ہے اور عیسیٰ بن مریمؑ ایک سو بیس سال زندہ رہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ساٹھ سال کی عمر میں مَیں اس دنیا سے جاؤں گا چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپؐ فرمایا کرتے تھے۔ یہ بھی مشہور ہے کہ عیسیٰ بن مریم بنی اسرائیل میں چالیس سال رہے (اور اس کے بعد آپ دوسرے علاقوں کی طرف ہجرت کر گئے)

۹۲۲ —— اَمَّا عِيْسٰى رُفِعَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ هُوَ قَوْلُ النَّصَارٰى اَمَّا حَدِيْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشَ عِيْسٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ سَنَةٍ۔ (زرقانی جلد ۵ صفحہ ۴۲۱)

یہ روایت جو مشہور ہے کہ عیسیٰؑ تینتیس ۳۳ سال کی عمر میں اٹھائے گئے۔ یہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تو یہ ہے حضرت عیسیٰؑ ایک سو بیس سال زندہ رہے۔

۹۲۳ —— لَوْ كَانَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى حَيَّيْنِ لَمَا وَسِعَهُمَا اِلَّا اتِّبَاعِيْ۔

(الیواقیت والجواہر مرتبہ امام شعرانی جلد ۲ صفحہ ۲۰ تفسیر ابن کثیر برحاشیہ تفسیر فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۲۴۶)

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ زندہ رہتے تو مجھ پر ایمان لانے اور میری پیروی کرنے کے سوا ان کے لئے کوئی چارہ نہ ہوتا۔ یعنی وہ بھی میری پیروی کرتے۔

۹۲۴ـــــ اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی عِیْسٰی اَنْ یَّا عِیْسٰی ! اِنْتَقِلْ مِنْ مَکَانٍ اِلٰی مَکَانٍ لِئَلَّا تُعْرَفَ فَتُؤْذٰی فَوَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَاُزَوِّجَنَّکَ اَلْفَ حَوْرَاءَ وَلَاُوْلِمَنَّ عَلَیْکَ اَرْبَعَمِائَۃِ عَامٍ۔

(کنزل العمال جلد ۲ صفحہ ۳۴)

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اے عیسیٰ ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل مکانی کرتے رہو تا کہ تم پہچانے نہ جا سکو۔ بصورتِ دیگر تجھے لوگ دُکھ دیں گے۔ مجھے اپنی عزّت اور جلال کی قسم میں ہزار حُوروں سے تیری شادی کراؤں گا اور تیرا ولیمہ چار سو سال تک کراتا رہوں گا یعنی ہزاروں حُسنِ باطنی رکھنے والی قومیں تیری اطاعت اور پیروی کا دم بھریں گی اور چار سو سال تک تیرے ماننے والے صحیح راستہ پر گامزن رہیں گے اور تیرے ذریعہ نازل ہونے والی روحانی برکات سے حصّہ پائیں گی۔

۹۲۵ـــــ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ ذٰلِکَ قَبْلَ مَوْتِہٖ بِشَھْرٍ اَوْ نَحْوَ ذٰلِکَ: مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَۃٍ اَلْیَوْمَ تَأْتِیْ عَلَیْھَا مِائَۃُ سَنَۃٍ وَھِیَ حَیَّۃٌ یَوْمَئِذٍ۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابۃ، بخاری کتاب العلم)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قریباً ایک مہینہ قبل فرمایا کہ اس وقت جو بھی زندہ ہے اس پر ایک سو سال بھی نہیں گزرے گا کہ وہ فنا ہو جائے گا یعنی زندہ نہیں رہے گا۔

۹۲۶ــــ اِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ ۔

(کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۲۵)

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ کا بندہ خاکساری اور انکساری اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان کی طرف اٹھالیتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اسے بلندی رفعت اور بڑا اعزاز بخشتا ہے۔

دجّال کا خُروج اور یاجُوج ماجُوج کا ظہور

۹۲۷ــــ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَت : سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِيْ مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ : اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ فِيْ صَفِّ النِّسَآءِ الَّتِيْ تَلِيْ ظُهُوْرَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ : لِيَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ، ثُمَّ قَالَ : أَتَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ ؟ قَالُوْا : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ ، قَالَ : اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ

مَسِيْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِيْ اَنَّهُ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِيْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامَ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ اَرْفَئُوْا اِلٰى جَزِيْرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتّٰى مَغْرِبَ الشَّمْسِ فَجَلَسُوْا فِيْ اَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوْا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعَرِ لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقَالُوْا : وَيْلَكِ ! مَا اَنْتِ ؟ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا : وَمَا الْجَسَّاسَةُ ؟ قَالَتْ : اَيُّهَا الْقَوْمُ ! اِنْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَاِنَّهُ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ . قَالَ : لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً ، قَالَ : فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَاَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهٖ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ : قُلْنَا : وَيْلَكَ ! مَا اَنْتَ ؟ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ ؟ قَالُوْا : نَحْنُ اُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِيْنَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ اَرْفَأْنَا اِلٰى جَزِيْرَتِكَ هٰذِهٖ فَجَلَسْنَا فِيْ اَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعَرِ لَا يُدْرٰى مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ، فَقُلْنَا : وَيْلَكِ: مَا اَنْتِ ؟ فَقَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ، قُلْنَا : وَمَا الْجَسَّاسَةُ ؟ قَالَتْ : اِعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَاِنَّهُ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ . فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً ـ فَقَالَ : اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ ، قُلْنَا : عَنْ اَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ :

اَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ ؟ قُلْنَا لَهُ : نَعَمْ ! قَالَ : اَمَا اِنَّهُ يُوْشِكُ اَنْ لَا تُثْمِرَ ، قَالَ : اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ ، قُلْنَا : عَنْ اَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ : هَلْ فِيْهَا مَاءٌ ؟ قَالُوْا : هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ ، قَالَ : اَمَا اِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَّذْهَبَ ، قَالَ : اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ ـ قَالُوْا : عَنْ اَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ : هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ ؟ قُلْنَا لَهُ : نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَائِهَا ، قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَبِيِّ الْاُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ ؟ قَالُوْا : قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ : أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ ؟ قُلْنَا : نَعَمْ ! قَالَ : كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ ؟ فَاَخْبَرْنَا هُ اَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ ؟ قُلْنَا : نَعَمْ ! قَالَ : اَمَا اِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ اَنْ يُطِيْعُوْهُ وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ اِنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ وَاِنِّيْ اُوْشِكُ اَنْ يُؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجُ فَاَسِيْرُ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدَةً اَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُوْنَهَا : قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمَخْصَرَةٍ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ يَعْنِى الْمَدِيْنَةَ ، اَلَا هَلْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَاِنَّهُ اَعْجَبَنِيْ حَدِيْثُ تَمِيْمٍ اَنَّهُ وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِيْنَةِ وَمَكَّةَ اَلَا اِنَّهُ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ

الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ ، وَاَوْمَأَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ : فَحَفِظْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن باب فی خروج الدجال ومکثہ فی الارض......الخ)

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منادی کی آواز سنی کہ نماز کے لئے لوگ آجائیں۔ میں بھی مسجد جا پہنچی اور آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپؐ نماز پڑھا چکے تو منبر پر آبیٹھے اس وقت آپؐ کے چہرہ مبارک پر تبسّم تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہر شخص اپنی جگہ پر بیٹھا رہے پھر آپؐ نے کہا مَیں نے تمہیں ایک واقعہ سنانے کے لئے یہاں ٹھہرنے کے لئے کہا ہے۔ تمیم داری جو پہلے عیسائی تھے اور اب مسلمان ہوئے ہیں انہوں نے مجھے یہ واقعہ سنایا ہے جو بالکل اُن باتوں کے مطابق ہے جو مسیح الدّجال کے بارہ میں اس سے پہلے میں آپ کو بتا چکا ہوں۔ تمیم داری نے بیان کیا کہ وہ قبیلہ لخم اور جذام کے تیس ۳۰ ساتھیوں کے ساتھ ایک بحری بادبانی کشتی میں سوار ہو کر سمندری سفر پر گئے (غالباً یہ ان کا کوئی کشف تھا) طوفان کی وجہ سے ہماری کشتی لہروں میں گھر گئی اور ایک ماہ تک ہم سمندر میں بھٹکتے رہے پھر مغرب کے وقت (یا مغرب میں دُور کے) ایک جزیرے کے کنارے ہماری کشتی جا لگی۔ ہم جزیرے پر اُتر آئے وہاں ہمیں سخت غلیظ اور گھنے بالوں والی خوفناک چلتی پھرتی ایک بلا (یا عورت) نظر آئی۔ اس کے بال اتنے لمبے اور گھنے تھے کہ ہمیں یہ پتہ نہیں

چلتا تھا کہ اس کا منہ کدھر ہے اور دبر کدھر۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا میرا نام جسّاسہ ہے۔ ہم نے تشریح پوچھی کہ جسّاسہ کسے کہتے ہیں اس نے (ہمارے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا اور) کہا سامنے گرجا ہے اس میں جاؤ۔ وہاں تمہیں ایسا آدمی ملے گا جو تمہاری باتیں سننے کا شوقین ہے۔

تمیم کہتے ہیں کہ ہم اس عورت نما جانور کو دیو سمجھ کر ڈرے اور جلد ہی گرجے کی طرف چل پڑے۔ جب گرجا میں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک خوفناک شکل کا ایسا انسان ہے کہ ہم نے اس قسم کی خوفناک شکل والا بہت بڑے جسم کا انسان کبھی نہیں دیکھا تھا وہ لوہے کی مضبوط زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے۔ ہم نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ ابھی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ میں کون ہوں۔ پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو۔ ہم نے جواب دیا ہم عرب ہیں۔ سمندری سفر کے دوران طوفان کی لہروں کی وجہ سے ہم ایک ماہ تک بھٹکتے رہے اور اب اس جزیرے میں اُترے ہیں۔ یہاں ہمیں تم سے پہلے ایک خوفناک عورت نما جانور ملا جس نے اپنا نام جسّاسہ بتایا۔ ہم اسے دیو سمجھے اور بہت ڈرے بہر حال اس نے ہمیں تمہارے پاس بھیجا اور اسی کے کہنے کے مطابق ہم ادھر آئے ہیں اس خوفناک بہت بڑے قدوقامت کے انسان نے ہم سے پوچھا بیسان کے نخلستانوں کا کیا حال ہے۔ ہم نے پوچھا اس کے بارہ میں تم کیا معلوم کرنا چاہتے ہو اس نے کہا میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اب بھی اُن

نخلستانوں کی کھجوروں پر پھل آتے ہیں۔ ہم نے جواب دیا ہاں خوب پھل لگتے ہیں۔ اُس نے کہا عنقریب یہ نخلستان اُجڑ جائیں گے۔ اس نے پوچھا بحیرہ طبریہ کے بارہ میں کچھ بتاؤ کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے جواب دیا کہ وہ پانی سے بھرا ہوا ہے اس نے کہا اس کا پانی بہت جلد خشک ہو جائے گا۔ پھر اس نے پوچھا زَغَر کے چشمہ کے متعلق کچھ بتاؤ۔ کیا یہ اب بھی چلتا ہے اور لوگ اس چشمہ سے اپنے کھیت سیراب کرتے ہیں۔ ہم نے جواب دیا ہاں بہت پانی ہے اور اس کے پانی سے خوب کام لیا جاتا ہے۔ پھر اُس نے پوچھا اُمّیّین (عربوں) کے نبی کے متعلق کچھ بتاؤ۔ ہم نے جواب دیا وہ نبی مکّہ میں مبعوث ہوا ہے۔ اب یثرب یعنی مدینہ میں قیام پذیر ہے۔ اس نے پوچھا کیا عربوں نے اس نبی سے جنگ لڑی۔ ہم نے جواب دیا۔ ہاں۔ جنگیں ہوئیں لیکن عربوں کو شکست ہوئی اور اب وہ عرب کے قریبًا سارے علاقے پر قابض ہے۔ اور سب عرب اس کے مطیع ہیں۔ اس پر اس نے کہا اطاعت میں ہی عربوں کی بھلائی ہے۔ پھر اس نے کہا۔ اب میں تمہیں اپنے متعلق کچھ بتاتا ہوں۔

میں ہی دراصل المسیح (الدّجّال) ہوں اور عنقریب مجھے اس جزیرہ سے نکلنے کی اجازت مل جائے گی جب میں جزیرہ سے نکلوں گا تو ساری دنیا میں گھوم جاؤں گا۔ مکّہ اور مدینہ کے سوا کوئی شہر کوئی بستی میرے تصرّف اور قبضہ سے باہر نہیں رہے گی۔ مکّہ اور مدینہ میں داخل ہونے سے مجھے فرشتے روک دیں گے جو ان کی حفاظت پر مامور ہیں اور اس وجہ سے یہ دونوں شہران کی حفاظت میں ہیں۔ فاطمہ بنت قیسؓ بیان کرتی ہیں کہ یہ واقعہ بیان کرنے

کے بعد حضورؐ نے اپنا عصا زور سے منبر پر مارا اور فرمایا طیبہ یہ ہے طیبہ یہ ہے طیبہ یعنی یہ ہے مدینہ اور کیا اس سے پہلے دجّال کے بارہ میں یہی باتیں تمہیں بتا نہیں چکا۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں حضورؐ آپؐ نے یہ سب باتیں پہلے بھی بتائی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا یاد رکھو وہ دجّال شام اور یمن کے سمندر میں ہے یعنی بحیرہ احمر کی طرف سے ظاہر ہوگا۔ نہیں بلکہ مشرق کی طرف سے (اس کا رسوخ) بڑھے گا۔ پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ لیکن (دراصل) وہ اس مشرق کی طرف کا رہنے والا نہیں ہوگا۔

(یہ حدیث فاطمہ بنت قیسؓ کے علاوہ ابوہریرہؓ، عائشہؓ، اور جابرؓ سے بھی مروی ہے اور ابوداؤدؒ کی روایت میں جسّاسہ کے ذکر میں دَابَّۃ کے لفظ کی بجائے اِمْرَءۃٌ کا لفظ ہے)

۹۲۸ـــــ عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيْهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَآئِفَةِ النَّخْلِ ، فَلَمَّا رُحْنَا اِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِيْنَا ، فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ ؟ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيْهِ وَرَفَّعْتَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَآئِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ : غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِيْ عَلَيْكُمْ اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ دُوْنَكُمْ ، وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ ، وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ : اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهٗ طَافِيَةٌ كَاَنِّيْ اُشَبِّهُهٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ ، فَمَنْ اَدْرَكَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ

فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ، اِنَّهٗ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وعَاثَ شِمَالًا ، يَا عِبَادَ اللهِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ ! وَمَا لَبْثُهٗ فِي الْاَرْضِ ؟ قَالَ : اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا ، يَوْمٌ كَسَنَةٍ ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ ، وَسَآئِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ ؟ قَالَ : لَا اَقْدِرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا اِسْرَاعُهٗ فِي الْاَرْضِ ؟ قَالَ : كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَأْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ فَيَأْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا وَاَسْبَغَهٗ ضُرُوْعًا وَاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ اَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا : اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ، ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهٗ جِزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ يَضْحَكُ ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللهُ تَعَالٰى الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَآءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ

لہ رياض الصالحين ميں جو حضرت امام نووئؒ شارح مسلم کا ایک مشہور انتخاب ہے اس میں المسیح ابن مریم کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعائیہ کلمات ہیں اور آپؐ کے صحابہ کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے۔(رياض الصالحين صفحہ ۲۲۰ مطبوعہ المكتبه الميسريه الكائنة بمكة الحميه الطبعة الثانية ۔نیز دیکھیں رياض الصالحين صفحہ ۶۳۴، ۶۳۵ مطبوعہ امجد اکیڈمی لاہور پاکستان)

بَيْنَ مَهْزُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهٗ فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ[1] فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يَأْتِيْ عِيْسٰى قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى عِيْسٰى اِنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ، فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَآءٌ ، وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَيُرْسِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَأَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَيُرْسِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَآءَ

---

[1] موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان کتاب الفتن باب فی الکذابین والدجال

اللهُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيُغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ ، وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ ، فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللهُ تَعَالٰى رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ ، وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ۔

(مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدّجال وصفة وما معہ وابوداؤد صفحہ ۵۹۳)

حضرت نواس بن سمعانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح دجّال کے حالات بیان کئے آپؐ کی آواز کبھی آہستہ ہوجاتی اور کبھی بلند۔ آپؐ اس انداز میں حالات بیان فرمارہے تھے کہ ہم نے سمجھا شاید دجّال شاید ہمارے قریب ہی کے نخلستان میں موجود ہے۔ جب ہم شام کو حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہمارے اس تأثر کا اندازہ لگا کر آپؐ نے فرمایا۔ تمہاری یہ پریشان حالی کیوں؟ ہم نے عرض کیا آپؐ نے صبح دجّال کے حالات بیان کئے تھے آپؐ کی آواز کبھی آہستہ ہوجاتی اور کبھی بلند، اس خاص انداز سے ہم نے یوں محسوس کیا جیسے دجّال اس نخلستان کے کسی حصّہ میں اس وقت موجود ہے۔ حضورؐ نے فرمایا تمہارے متعلق مجھے دجّال

کے کسی فتنہ کا ڈر نہیں اگر وہ اب ظاہر ہوا جبکہ میں تم میں موجود ہوں تو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میں اس کا مقابلہ کروں گا اور تم تک اس کا اثر نہیں پہنچنے دوں گا اور اگر وہ میرے بعد ظاہر ہوا تو انسان کو خود اپنے بچاؤ کی تدبیر کرنی چاہئے اگرچہ اللہ تعالیٰ ہی میری بجائے ہر مسلمان کا نگران ہے وہی حفاظت کے سامان کرے گا یعنی جہاں تک ممکن ہو ہر شخص کو اس کے مقابلہ کیلئے تیار رہنا چاہئے (کیونکہ انسان کی کوشش ہی نصرتِ الٰہی کو جذب کرنے کا حقیقی ذریعہ ہے) بہرحال مجھے دجّال کا نظارہ اس رنگ میں دکھایا گیا جیسے وہ ایک گھنگریالے بالوں والا نوجوان ہے جس کی ایک آنکھ کا ڈیلا اُبھرا ہوا ہے اس کی شکل عبد العزّیٰ بن قطن سے بہت ملتی ہے اس مشابہت کو یاد رکھو اور جس سے کبھی اس کی مٹھ بھیڑ ہو وہ اس کے شر سے بچنے کیلئے سورۃ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے (ان آیات میں دجّال کی سحر کاریوں کا جواب موجود ہے) وہ شام اور عراق کے درمیان کے علاقہ سے ظاہر ہوگا دائیں بائیں جدھر رُخ کرے گا قتل و غارت اور فتنہ و فساد کا بازار گرم کرتا چلا جائے گا (ہر طرف ہاہا کاری مچا دے گا) سوائے خدا کے بندو! تم ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! وہ دنیا میں کتنا عرصہ رہے گا۔ آپؐ نے فرمایا چالیس دن۔ کہیں ایک دن سال کے برابر ہوگا کہیں ایک دن مہینہ کے برابر اور کسی جگہ ایک ہفتہ کے برابر ہوگا اور باقی علاقوں میں ایسے ہی دن ہوں گے جیسے تمہارے دن ہوتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! جہاں دن سال کے برابر ہوگا وہاں کیا اس ایک دن کی نمازیں کافی ہوں گی؟ آپؐ نے فرمایا نہیں، بلکہ اس کے لئے تمہیں اندازہ سے کام لینا ہوگا۔ ہم نے

عرض کیا یا رسول اللہ! وہ دجّال زمین میں کتنی جلدی ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچے گا؟ آپؐ نے فرمایا اس میں ایسے ابرِ باراں کی سی تیزی ہوگی جسے پیچھے سے تیز ہوا دھکیل رہی ہو۔ وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور نہیں اپنی طرف بلائے گا وہ لوگ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کا ہر حکم مانیں گے اس پر وہ بادل کو حکم دے گا کہ وہ ان پر بارش برسائے اور زمین کو کہے گا وہ ان کی فصلیں اُگائے اور ان کے کھُلے چرنے والے جانور جب شام کو واپس آئیں گے تو ان کی کوہانیں اونچی اور کھیریاں دودھ سے بھری ہوئی ہونگی اور ان کی کوکھیں خوب بھری تنی نظر آئیں گی (غرض ان کے لئے خوب فارغ البالی کے دن ہوں گے) پھر دجّال کچھ اور لوگوں کے پاس جائے گا اور انہیں اپنی طرف بلائے گا لیکن وہ اس کی دعوت کو ردّ کردیں گے اور اُس کا کہا نہیں مانیں گے۔ دجّال ان سے ناراض ہو کر واپس ہوگا تو وہ سخت قحط کی مصیبت سے دوچار ہوجائیں گے اور ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں رہے گا (ان کا سب کچھ لُٹ جائے گا) ادھر دجّال ویران مقامات سے گزرے گا تو اُن سے کہے گا اے ویرانو! اپنے خزانے اُگل دو۔ تب ان جگہوں کے خزانے اس طرح اُس کے پیچھے بھاگیں گے جس طرح شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ کے پیچھے اُڑتی ہیں۔ پھر وہ ایک جوانِ رعنا کو بلائے گا اور اُسے تلوار مار کر دو ٹکڑے کردے گا اور ان دونوں ٹکڑوں کو ایک تیر کی مسافت پر علیحدہ علیحدہ رکھ کر ان کو آواز دے گا تو وہ دونوں ٹکڑے تیزی سے آکر آپس میں جڑ جائیں گے اور وہ نوجوان ہنستا ہوا شاداں وفرحاں دجّال کے سامنے آکھڑا ہوگا۔ ابھی دجّال اس قسم کے شعبدے دکھا رہا ہوگا کہ اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ

مسیح ابن مریم کو مبعوث کرے گا جو دمشق کے مشرقی سفید منارے کے پاس دو۲ زرد رنگ کی چادریں پہنے دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے نزول فرما ہوں گے۔ وہ جب اپنا سر جھکائیں گے تو اس سے قطرے گریں گے جب وہ سر اٹھائیں گے تو وہ قطرے موتیوں کی طرح سفید نظر آئیں گے۔ جس کافر تک ان کے سانس کی گرمی پہنچے گی وہ وہیں ڈھیر ہو جائے گا اور ان کے سانس کی گرمی اتنی دُور تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی پھر وہ دجّال کی تلاش میں نکلیں گے اور باب لُد پر اس کو جالیں گے اور اس کو قتل کر دیں گے پھر عیسیٰ ایسے لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے دجّال کے اثر سے محفوظ رکھا تھا آپ ان لوگوں کے چہروں سے غبار صاف کریں گے۔ اور جنّت میں اِن کے جو درجات ہیں ان کی انہیں اطلاع دیں گے۔ اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ عیسیٰؑ کو وحی کے ذریعہ خبر دے گا کہ مَیں نے اب کچھ ایسے لوگ بھی برپا کئے ہیں جن سے جنگ کی کسی میں طاقت نہیں۔ اس لئے تم میرے بندوں کو پہاڑ کی طرف محفوظ طریق سے لے جاؤ۔ غرض ان حالات میں اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو برپا کرے گا۔ وہ ہر بلندی سے تیزی کے ساتھ اترتے دکھائی دیں گے۔ یاجوج ماجوج کی اس ٹڈّی دل فوج کے اگلے حصّے جب بحیرہ طبریہ کے پاس سے گزریں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے اور جب اس فوج کا آخری حصّہ وہاں پہنچے گا تو کہے گا یہاں کبھی پانی ہوا کرتا تھا وہ کہاں گیا۔ ان رُوح فرسا حالات میں اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰؑ علیہ السلام اپنے ساتھیوں سمیت محصور ہو جائیں گے۔ خوراک کی اس قدر قلّت ہو جائے گی کہ بیل کا ایک سر آج کے سَو۱۰۰ دینار کے مقابلے میں سستا اور اچھا لگے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰؑ اور آپ کے

ساتھی اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے یاجوج ماجوج کو ہلاک کرنے کیلئے ان کی گردنوں میں طاعون پیدا کردے گا جن کی وجہ سے وہ یکدم ہلاک ہوجائیں گے پھر اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰؑ اور آپ کے ساتھی ہموار میدانوں کی طرف اتریں گے لیکن تمام زمین میں ایک بالشت جگہ بھی یاجوج ماجوج کی لاشوں اور ان کی بدبُو سے خالی نہیں ملے گی۔ اس پر اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰؑ اور آپ کے ساتھی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ایسے پرندے بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی طرح ہوں گی وہ پرندے ان لاشوں کو اٹھا کر وہاں پھینک آئیں گے جہاں پھینکنے کا اللہ تعالیٰ ان کو حکم دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا۔ یہاں تک کہ نہ کوئی مکان بچے گا اور نہ کوئی خیمہ سب کے سب اور ساری کی ساری زمین دُھل جائے گی اور آئینہ کی طرح صاف ہوجائے گی۔ پھر زمین کو کہا جائے گا اپنے پھل اُگا اور اپنی برکت کو واپس لا۔ ایسے بابرکت زمانے میں ایک انار سے ایک پوری جماعت سیر ہوگی اور انار کا آدھا چھلکا اتنا بڑا ہوگا کہ اس کے نیچے ایک پوری جماعت آرام کرسکے گی اور دودھ میں اتنی برکت ہوجائے گی کہ دودھ دینے والی ایک اونٹنی کئی بڑی جماعتوں کے لئے کافی ہوگی اور دودھ دینے والی ایک گائے پورے قبیلہ اور بکری پورے گھرانے کو کفایت کرے گی۔ پس ایسی خوشحالی اور آرام و آسائش کے حالات میں لوگ رہ رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ اور لطیف ہوا چلائے گا جو بغلوں میں سے گزرے گی اور مومنوں کی روح قبض کرتی

چلی جائے گی ۔ صرف شریر لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح علی الاعلان بدفعلی اور بے حیائی کے مرتکب ہوں گے اور ایسے ہی بدکار اخلاق باختہ لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

۹۲۹ــــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانِيَ النَّاسِ فَقَالَ : اِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا اِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ۔ (مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدّجّال وصفة وما معه)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے دجّال کے حالات بیان کئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ ایک چشم نہیں ہے۔ یاد رکھو مسیحِ الدّجال دائیں آنکھ سے کانا ہے۔ اس کی اس آنکھ کا ڈیلا اس طرح پھُولا ہوا ہوگا جیسے انگور کا دانہ ہوتا ہے۔

۹۳۰ــــ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ بِعَيْنِ الشِّمَالِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوْبٌ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ الْاُمِّيُّ وَالْكَاتِبُ۔ (مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۳۸)

حضرت ابوبکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجّال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) کافر لکھا ہوگا جسے ان پڑھ اور پڑھا ہوا دونوں پڑھ سکیں گے۔

۹۳۱ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰى حِمَارٍ اَقْمَرَ مَا بَيْنَ اُذُنَيْهِ

سَبْعُوْنَ بَاعًا ۔[1] (مشکوٰۃ کتاب الفتن صفحہ ۴۷۷ بحوالہ بیہقی)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجّال ایک ایسے گدھے پر سوار ہوکر نکلے گا جو چاند کی طرح چمکے گا اُس کے دونوں کانوں کے درمیان ستّر ۷۰ باع کا فاصلہ ہوگا۔ (انسان کے دونوں پھیلے

---

[1] (ا) وَفِیْ رِوَایَۃٍ-اُذُنُ حِمَارِ الدَّجَّالِ لَتَظِلُّ سَبْعِیْنَ اَلْفًا۔

(تفسیر درّ منثور جلد ۵ صفحہ ۳۵۵)

ترجمہ: دجّال کے گدھے کا کان ستّر ہزار لوگوں پر سایہ کرے گا۔

ب- مَابَیْنَ حَافِرِ حِمَارِہٖ اِلَی الْحَافِرِ الْاٰخَرِ مَسِیْرَۃُ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ

(کنزل العمال جلد ۷ صفحہ ۲۹۸)

ترجمہ: اس کے گدھے کے ایک سُم سے دوسرے سُم تک کا فاصلہ ایک دن اور رات کے سفر جتنا ہوگا۔

ج- کُلُّ خُطْوَۃٍ مِنْ خُطَاہُ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَتُطْوٰی لَہُ الْاَرْضُ حَتّٰی یَسْبِقُ الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ اِلٰی مَغْرِبِہَا یَخُوْضُ الْبَحْرَ بِحِمَارِہٖ

(نُزْہَۃُ المجالس جلد ا صفحہ ۱۰۹)

ترجمہ: اس کے قدموں میں سے ہر قدم (کا فاصلہ) تین دن کا ہوگا۔ اس کے لئے زمین لپیٹ دی جائے گی۔ حتّٰی کہ وہ مغرب کی طرف جاتے ہوئے سورج سے آگے نکل جائے گا۔ دجّال اپنے گدھے سمیت سمندر میں غوطہ لگائے گا۔ (تیز رفتار ہوائی جہازوں نے عملاً یہی صورت پیدا کی ہے کہ وہ دو۲ ملکوں کے درمیان وقت کے فرق کے اندر اندر بلکہ پہلے وہاں پہنچ جاتے ہیں۔)

د- اَمَامَہٗ جَبَلُ دُخَانٍ (کنزل العمال جلد ۷ صفحہ ۲۹۸)

ترجمہ: اس کے آگے آگے دُھوئیں کا پہاڑ ہوگا۔

ھ- ذَوَاتُ السُّرُوْجِ وَالْفُرُوْجِ۔ (بحار الانوار جلد ۳ صفحہ ۶۴)

ترجمہ: دجّال کی سواری کے اندر روشنیاں ہوں گی اور اس کے بہت سے دَر اور کھڑکیاں ہوں گی۔

ہوئے ہاتھوں کے درمیان جو فاصلہ ہوتا ہے اسے ''باع'' کہتے ہیں)

۹۳۲ــــ عَنْ سَبِيْعٍ قَالَ : أَرْسَلُوْنِيْ مِنْ مَآءٍ اِلَى الْكُوْفَةِ اَشْتَرِي الدَّوَابَ فَاَتَيْنَا الْكِنَاسَةَ فَاِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ جَمْعٌ ، قَالَ : فَاَمَّا صَاحِبِيْ فَانْطَلَقَ اِلَى الدَّوَابِّ وَأَمَّا أَنَا فَاَتَيْتُهُ فَاِذَا هُوَ حُذَيْفَةُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُوْنَهُ عَنِ الْخَيْرِ وَاَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِ فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْهُ ؟ قَالَ السَّيْفُ اَحْسِبُ ...... قَالَ : قُلْتُ : ثُمَّ مَاذَا قَالَ: ثُمَّ تَكُوْنُ دُعَاةُ الضَّلَالَةِ ، قَالَ : فَاِنْ رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ فَالْزَمْهُ وَاِنْ نُهِكَ جِسْمُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاِنْ لَمْ تَرَهُ فَاهْرَبْ فِي الْاَرْضِ وَلَوْ اَنْ تَمُوْتَ وَأَنْتَ عَاضٍ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ قَالَ : قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ قَالَ : قُلْتُ : فَبِمَا يُجِيْءُ بِهٖ مَعَهُ ؟ قَالَ بِنَهْرٍ اَوْ قَالَ مَاءٌ وَنَارٌ[1] فَمَنْ دَخَلَ نَهْرَهُ حُطَّ اَجْرُهُ وَوَجَبَ وِزْرُهُ وَمَنْ دَخَلَ نَارَهُ وَجَبَ اَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ ، قَالَ : قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : لَوْ نَتَجْتَ فَرَسًا لَمْ تُرْكَبْ فَلُوْهَا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ قَالَ : قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هُدْنَةٌ عَلٰى دُخْنٍ ؟ قَالَ قُلُوْبٌ لَا تَعُوْدُ عَلٰى مَا كَانَتْ ۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۴۰۳)

---

۱ اِنَّ مَعَهٗ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهْرَ مَاءٍ ۔ (بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال)

ترجمہ : روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کا دریا اس کے ساتھ ہوں گے۔

حضرت سبیعؒ بیان کرتے ہیں کہ چند لوگوں کے ساتھ مجھے ایک آباد چشمہ سے کوفہ کی طرف بھیجا گیا تا کہ وہاں سے کچھ جانور خرید لاؤں ۔ جب ہم کناسہ کے مقام پر ایک خانقاہ پر پہنچے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی کے ارد گرد لوگ جمع ہیں ۔ میرے ساتھی تو جانوروں کی طرف چلے گئے اور میں اس آدمی کی طرف آ گیا وہاں جا کر معلوم ہوا کہ وہ شخص حضرت حذیفہؓ ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے صحابہؓ ہمیشہ اچھی ، بھلائی اور خوشخبری والی باتیں آپؐ سے پوچھا کرتے تھے لیکن میں مستقبل میں پیدا ہونے والے فتنہ و فساد کے متعلق پوچھتا رہتا تھا۔ایک دن میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا ان بھلے دنوں کے بعد بُرے دن بھی آئیں گے جس طرح پہلے بُرے دن تھے؟ آپؐ نے فرمایا۔ہاں ، میں نے عرض کیا اس فتنہ سے بچنے کی کیا صورت اختیار کی جائے گی؟ آپ نے فرمایا تلوار ، یعنی جنگ کا حربہ استعمال کیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا۔نتیجہ کیا ہوگا؟ دلی کدُورت کے باوجود صلح کی سطحی کوششیں کی جائیں گی۔ میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا گمراہی کی طرف بلانے والے لوگ کھڑے ہوں گے ، ایسے حالات میں اگر زمین میں اللہ کا کوئی خلیفہ دیکھو تو تم اس کی متابعت و مصاحبت اختیار کرو ۔ اگر چہ اس وجہ سے تمہارا جسم لہولہان کر دیا جائے اور تمہارا مال لُوٹ لیا جائے اور اگر تمہیں ایسے خلیفۃ اللہ کا قُرب میسّر نہ آئے تو زمین کے کسی کونے میں چلے جاؤ اگر چہ تم اکیلے درخت کے تنے کو پکڑے مر جاؤ۔ حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ اس نازک صورتِ حال کے اور کیا نتائج برآمد ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا پھر دجّال کا غلبہ

ہوگا۔اس پر میں نے پوچھا وہ کیا شعبدے دکھائے گا؟ آپؐ نے فرمایا وہ نہریں جاری کرے گا، آگ سے کام لے گا۔ جو شخص اس کی نہر میں داخل ہوا یعنی اس نے دنیا کو ترجیح دی اسے ثواب سے محروم کر دیا جائے گا اور گناہوں کی سزا پائے گا اور جو شخص اس کی آگ میں داخل ہوا یعنی اس کی پیدا کردہ مشکلات کا اس نے سامنا کیا اس کو اللہ تعالیٰ کے حضور سے ثواب ملے گا اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ حذیفہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اس کے بعد پھر کیا ہوگا؟ تو آپؐ نے فرمایا گھوڑی بچّہ جنے گی تو اس کا بچّہ سواری کے قابل نہیں ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول هُدْنَةٌ عَلٰى دُخْنٍ کے معنی کیا ہیں آپؐ نے فرمایا ایسے دل جو پہلی بھائی چارہ کی حالت پر واپس نہیں آئیں گے یعنی ان میں دشمنی اور کھوٹ کی آگ سُلگتی رہے گی۔

۹۳۳ــــ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اَصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ۔[1] (مسلم کتاب الفتن باب فی بقیۃ من احادیث الدّجّال)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اصبہان کے ستّر ہزار طیلسان پوش یہودی دجّال کا ساتھ دیں گے۔

۹۳۴ــــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

[1] اَلَا اِنَّ الدَّجَّالَ اَكْثَرُ اَشْبَاعِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ الْيَهُوْدُ وَاَوْلَادُ الزِّنَا (كَنْزُ الْعُمَّال جلد۷ صفحہ ۲٦۷)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَّرَآءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ اَوِ الشَّجَرُ : يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ۔

(مسلم کتاب الفتن باب لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل بقبر الرجل)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے آنے سے پہلے پہلے مسلمانوں کی یہودیوں سے ایک شدید جنگ ہوگی اس جنگ میں یوں ہوگا کہ اگر یہودی پتھر یا درخت کے پیچھے چُھپ جائے گا تو وہ پتھر یا درخت بھی کہے گا۔ اے مسلم! یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہے، آؤ اور اسے قتل کرو۔ لیکن غرقد نامی درخت اس خلوص کا مظاہرہ نہیں کرے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا خاص درخت ہے اس لئے مسلمانوں سے اس کی ہمدردی کی امید نہیں کی جاسکتی۔ (یہ بھی غالبًا ایک تعبیر طلب کشفی نظارے کا ذکر ہے)

۹۳۵ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالٌ يَخْتَلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّأْنِ مِنَ الدِّيْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّيَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : اَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ حَتّٰى حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰٓئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانَ۔

(کنز العمال کتاب القیامة من القسم الاول جلد ۷ صفحہ ۱۰۴ مطبوعہ حیدرآباد دکن)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

آخری زمانہ میں کچھ دجّال ظاہر ہوں گے جو دنیا اور پیسہ کے زور پر دین پھیلائیں گے اور لالچ کے ذریعہ لوگوں کے ضمیر خرید لیں گے۔ دنیا کے سامنے وہ بھیڑوں کا لباس پہن کر آئیں گے یعنی بظاہر بڑے نرم مزاج اور ٹھنڈی طبیعت کے ہونگے۔ ان کی زبانیں شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہوں گی اور اپنی چکنی چپڑی اور میٹھی باتوں سے لوگوں کا دین بدلنے کی کوشش کریں گے لیکن ان کے دل بھیڑیوں کے سے ہونگے یعنی اندر سے ان کی نیّتیں سخت خراب اور ان کے ارادے بڑے خطرناک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے حلم کی وجہ سے ان کو دھوکا لگا ہے اور میرے خلاف ایسی ناروا جرأت کی ہے میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ میں انہی میں سے اور ان کے اندر سے ہی ایسے فتنہ گر پیدا کروں گا کہ ان کے فتنوں اور کارستانیوں کو دیکھ کر عقلمند اور دانا حیران و ششدر رہ جائیں گے۔

۹۳۶ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقَ فَیَخْرُجُ اِلَیْهِمْ جَیْشٌ مِنَ الْمَدِیْنَةِ مِنْ خِیَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الَّذِیْنَ سُبُوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَیَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ : لَا، وَاللّٰهِ ! لَا نُخَلِّیْ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا فَیُقَاتِلُوْنَهُمْ فَیَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اَبَدًا وَیُقْتَلُ ثُلُثٌ هُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَآءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَیَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا یُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَیَفْتَتِحُوْنَ قُسْطَنْطِیْنِیَّةِ فَبَیْنَمَا هُمْ یَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَآئِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُیُوْفَهُمْ بِالزَّیْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِیْهِمُ الشَّیْطَانُ اِنَّ الْمَسِیْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِیْ

اَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَاَمَّهُمْ فَاِذَا رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِى الْمَآءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيْهِمْ دَمَهٗ فِىْ حَرْبَتِهٖ۔ (مسلم کتاب الفتن باب فی فتح قسطنطینیة)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم ہونے سے پہلے اعماق اور دابق میں روم یعنی عیسائیوں کی فوجیں اتریں گی مدینہ سے ایک لشکران کے مقابلے کیلئے جائے گا یہ لشکر زمین کے بہترین لوگوں پر مشتمل ہوگا۔ جب مقابلہ شروع ہوگا تو رومی قومیں کہیں گی تم ہمارے مقابلہ سے ہٹ جاؤ اوران لوگوں سے مقابلہ کرنے دو، جو ہمارے دین کو چھوڑ گئے ہیں لیکن مسلمان کہیں گے ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے سپرد نہیں کریں گے جب جنگ شروع ہوگی تو مسلمانوں کے لشکر کا تیسرا حصّہ بھاگ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں کرے گا۔ اس فوج کا دوسرا ثلث شہید ہوجائے گا۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین شہیدوں میں شمار ہوں گے بقیہ تیسرا حصّہ فتح حاصل کرے گا۔ جو پھر کبھی آزمائش میں نہیں ڈالا جائے گا۔ یہ لشکر قسطنطنیہ فتح کرے گا اسی اثناء میں یہ فوج اس فتح کی غنیمتیں تقسیم کررہی ہوگی اور اس نے اپنی تلواریں زیتون کے درختوں کے ساتھ لٹکائی ہوئی ہوں گی کہ شیطان چیخ کر کہے گا کہ مسیح الدّجال تمہارے پیچھے علاقہ میں گھس آیا ہے۔ جب وہ وہاں سے نکلیں گے تو معلوم ہوگا کہ خبر غلط ہے لیکن شام میں پہنچتے پہنچتے دجّال کا

خروج حقیقت نظر آنے لگے گا۔ مسلمان بھی مقابلہ میں آجائیں گے۔ اسی دوران میں جب وہ صفیں ٹھیک کر رہے ہوں گے۔ اور نماز کے لئے اقامت ہو رہی ہوگی کہ عیسیٰ بن مریم نزول فرما ہوں گے جو مسلمانوں کی امامت فرمائیں گے جب دجّال مسیحؑ کو دیکھے گا تو اس طرح گُھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گُھل جاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے ہاتھ سے دجّال کو ہلاک کرائے گا۔ اور وہ لوگوں کو اپنے خنجر میں دجّال کا خون بھی دکھائے گا (یہ سارا واقعہ دراصل تعبیر طلب اور کشفی نظارہ ہے جو حضورؐ نے اپنے صحابہ کے سامنے بیان فرمایا)

۹۳۷ —— قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ الْقُرَشِيُّ عِنْدَ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ أَكْثَرُ النَّاسِ ، فَقَالَ لَهٗ عَمْرٌو : أَبْصِرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ : اَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ اِنَّ فِيْهِمْ لَخِصَالًا أَرْبَعًا اِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَسْرَعُهُمْ اِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيْبَةٍ وَاَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَخَيْرُهُمْ لِمِسْكِيْنٍ وَيَتِيْمٍ وَضَعِيْفٍ وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيْلَةٌ وَاَمْنَعُهُمْ مِّنْ ظُلْمِ الْمُلُوْكِ ـ

(مسلم کتاب الفتن باب تقوم الساعة والروم أكثر الناس)

مستورِد قرشیؓ نے حضرت عمرو بن عاصؓ کے سامنے یہ روایت بیان کی کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جب قیامت قائم ہوگی اس وقت دنیا میں اکثریت رومیوں یعنی عیسائیوں کی ہوگی

اوران کوغلبہ حاصل ہوگا۔اس پر حضرت عمروؓ نے مستورد سے کہا خوب سوچ سمجھ لو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔اس پر مستورد نے کہا جو کچھ میں نے کہا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سُنا ہے۔اس پر حضرت عمروؓ نے فرمایا کہ اگر یہ بات درست ہے تو یادرکھو کہ اس کی وجہ یہ ہوگی کہ ان عیسائیوں میں چار باتیں امتیازی ہوں گی۔فتنہ وفساد کے زمانہ میں وہ لوگوں کے ساتھ زیادہ بردباری اور عقلمندی کا ثبوت دیں گے۔زیادہ جلدی اپنی تباہی اور بربادی کا تدارک کرنے کی کوشش کریں گے۔(ان کے پیشوا) یتیموں،مسکینوں اور کمزوروں کے ساتھ (ان کو اپنے مذہب کی طرف مائل کرنے کے لئے) اچھا سلوک کریں گے اوران کی بظاہر پانچویں خصوصیت یہ ہوگی کہ شخصی بادشاہت کے ظلموں سے وہ عوام کو محفوظ کرنے کا دعویٰ کریں گے۔

۹۳۸—— عَنْ يَسِيْرِبْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَتْ رِيْحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوْفَةِ فَجَآءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيْرَى اِلَّا يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ جَاءَتِ السَّاعَةُ ؟ قَالَ: فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا ، فَقَالَ اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ قُلْتُ : اَلرُّوْمَ تَعْنِيْ ؟ قَالَ نَعَمْ ۔ (مسلم کتاب الفتن باب قتال الروم)

حضرت یسیر بن جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ کوفہ میں ایک دن سُرخ آندھی چلی۔ایک آدمی گھبرایا ہوا پریشان حال آیا اس کی زبان سے صرف یَا عَبْدَ اللّٰه نکلا اور کہا اے عبداللہ بن مسعودؓ قیامت آگئی ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، سیدھے اُٹھ بیٹھے اور فرمایا۔ جب قیامت قائم ہوگی تو اس وقت میراث تقسیم کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوگا اور نہ غنیمت حاصل ہونے پر کوئی خوش ہوگا۔ یعنی سخت اضطراب اور مایوسی کے دن ہوں گے۔ پھر اپنے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا : دشمن مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لئے ادھر سے نکلیں گے۔ میں نے پوچھا دشمن سے مراد رومی یعنی عیسائی ہیں تو آپ نے فرمایا ہاں۔

۹۳۹۔۔۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَیَّادٍ اِلٰی مَکَّةَ فَقَالَ لِیْ مَا قَدْ لَقِیْتُ مِنَ النَّاسِ یَزْعُمُوْنَ اَنِّیْ الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اِنَّهٗ لَا یُوْلَدُ لَهٗ وَقَدْ وُلِدَ لِیْ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ هُوَ کَافِرٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَوَ لَیْسَ قَدْ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَةَ وَلَا مَکَّةَ وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِیْنَةِ وَاَنَا اُرِیْدُ مَکَّةَ ثُمَّ قَالَ لِیْ فِیْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ مَوْلِدَهٗ وَمَکَانَهٗ وَاَیْنَ هُوَ وَاَعْرِفُ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ قَالَ : فَلَبَسَنِیْ قَالَ قُلْتُ لَهٗ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْیَوْمِ قَالَ وَقِیْلَ لَهٗ : اَیَسُرُّكَ اَنَّكَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَیَّ مَا کَرِهْتُ۔

(مسلم کتاب الفتن باب ذکر ابن صیاد و مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۸)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مکّہ کی طرف جاتے ہوئے میں ابنِ صیّاد کے ساتھ تھا (اس شخص کے متعلق اس کی بعض عجیب وغریب حرکات کی وجہ سے لوگوں کا خیال تھا کہ یہ دجّال ہے) ابن صیّاد نے شکوہ کے

رنگ میں مجھ سے کہا۔ میں لوگوں سے بڑا دُکھی ہوں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ میں دجّال ہوں لیکن کیا تُو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سُنا کہ دجّال کی اولاد نہیں ہوگی اور میری اولاد ہے۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ دجّال کافر ہوگا اور میں مسلمان ہوں۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ دجّال مکّہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا اور میں مدینہ سے آرہا ہوں اور مکّہ کا ارادہ رکھتا ہوں۔ پھر اس نے مجھ سے کہا البتّہ (کچھ نسبت تو میری دجّال سے ضرور ہے) مجھے معلوم ہے کہ وہ کب اور کہاں پیدا ہوا کہاں سے اٹھے گا، اس کے ماں باپ کو بھی میں جانتا ہوں۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا خدا تجھے سمجھے! کیا تجھے اچھا لگتا ہے کہ تُو ہی دجّال ہو۔ اس پر ابن صیّاد نے کہا اگر مجھے دجّال بننے کی پیشکش کی جائے تو میں اسے ردّ نہیں کروں گا اور نہ دجّال کہلانا ناپسند کروں گا۔

۹۴۰ — عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُوْلُ : لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِاقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ ۔ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ: قَالَ:نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔

(بخاری کتاب الفتن باب قول النبیؐ ویل للعرب من شرٍ قد اقترب جلد ۲ صفحہ ۱۰۴۶)

حضرت زینب بنت جحشؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ان کے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہلاکت اور بربادی ہو عرب کے لئے اس شر اور بُرائی کی

وجہ سے جو قریب آ گئی ہے آج یاجوج ماجوج کی دیوار سے اتنا سا سوراخ کھل گیا ہے آپؐ نے (وضاحت کے لئے) اپنی دو انگلیوں یعنی انگوٹھے اور اس سے ملی ہوئی انگلی کا حلقہ بنایا۔ میں نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک ہوجائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہوں گے آپؐ نے فرمایا ہاں اس صورت میں کہ خُبث اور برائی بڑھ جائے اور وہ نیکی پر غالب آ جائے۔

دجّال اور یاجوج ماجوج کے ظہور سے تعلّق رکھنے والی احادیث پر تبصرہ

یہ اصول مسلمہ ہے کہ صُحفِ آسمانی اور کلام الٰہی میں پیشگوئیوں کی زبان تمثیل، مجاز اور استعارہ پر مشتمل ہوتی ہے اور اس انداز سے بکثرت کام لیا جاتا ہے۔ دجّال کی پیشگوئی میں بھی یہی اندازِ بیان اختیار کیا گیا ہے۔ چنانچہ خروجِ دجّال کے باب میں جو احادیث درج ہیں ان پر مجموعی نظر ڈالنے سے یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ دجّال اور یورپی عیسائی طاقتیں اسی طرح یاجوج ماجوج اور دہریہ قوّتیں ایک ہی گروہِ انسانی کے مختلف صفاتی نام ہیں ۔ کیونکہ بعض احادیث میں آخری زمانہ میں دجّال اور یاجوج ماجوج کے غلبہ کا ذکر ہے کہ وہ ساری دنیا پر مسلّط ہو جائیں گے اور بعض دوسری احادیث میں اسی دَور میں رومیوں یعنی یورپی اور روسی عیسائیوں اور دہریوں کے تسلّط اور غلبہ کا ذکر ہے۔ اور وہ احادیث جن میں حضرت عیسیٰؑ اور مہدیؑ کے کارناموں کا بیان ہے ان میں اگر ایک طرف دجّال کے قتل کا ذکر ہے تو دوسری طرف عیسائیوں کے عقائد صلیب و کفّارہ کے بطلان اور ان کے مٹانے کا اظہار ہے جس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ دجّالیت اور عیسائیت ایک ہی فتنہ کے دو[۲] نام ہیں۔

غرض ایک ہی وقت میں ایک طرف دجّال اور یاجوج ماجوج کا غلبہ اور دوسری طرف یورپین اقوام کا غلبہ خواہ وہ یورپین عیسائیت کے عقائد رکھنے والے ہوں یا دہریہ صفت اشترا کی ہوں اور ان فتنوں کے استیصال کیلئے مسیح و مہدی کا ظہور اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ ان پیشگوئیوں میں ایسی قوموں کی طرف ہی اشارہ ہے جن کو بعض صفات کے لحاظ سے کبھی دجّال یا یاجوج ماجوج کہا گیا ہے اور کبھی روم کا نام دیا گیا ہے۔

لُغت میں دجّال کے معنی تاجروں کا وہ گروہ جو اپنا تجارتی سامان اِدھر سے اُدھر دنیا کے کونے کونے میں بڑی تیزی کے ساتھ پہنچانے کا ماہر ہو نیز دجل وفریب کا شاہکار ہو اور یہ تمام

صفات یورپی عیسائی اقوام میں بھی بطریقِ اتم موجود ہیں۔

یاجوج ماجوج کے معنے ہیں وہ قومیں جو آگ اور حرارت سے حیرت انگیز کام لینے میں ماہر ہوں اور ان کی ساری ترقیات اور صنعت وحرفت کا دارومدار آگ اور حرارت پر ہو یا بھوک اور پیٹ کی آگ بھڑکا کر اقتصادی مساوات کے کرنے کے زور پر برسرِ اقتدار آئیں یہ اوصاف بھی انہی اقوام کا خاصہ ہیں۔

پس سیاسی اور اقتصادی نظریات کی آگ بھڑکانے کی طرف بھی اس نام میں اشارہ ہے جس کی وجہ سے قوموں کی اجتماعی اور انفرادی زندگی بھسم ہو کر رہ گئی ہے۔

دجّال کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ یہودی اس کی حمایت کریں گے اور اس کی ترقّی کی بنیاد یہودی نظریات اور ان کی ایجادات پر ہوگی اس طرح تمام دنیا پر تسلّط قائم رکھنے کیلئے یہ ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔

دجّال کے فتنہ سے بچنے کیلئے سورۃ کہف کی ابتدائی آیات بکثرت تلاوت کرنے کی ہدایت ہے دیکھیں حدیث نمبر ۹۲۸۔ جب ہم اس ہدایت پر غور کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ سورۃ کہف کی ان آیات میں باتفاق مفسّرین عیسائیوں اور ان کے باطل عقائد اور ان کی دنیاوی ترقّی کا ہی ذکر ہے۔ پس اس ہدایت میں اسی طرف اشارہ ہے کہ دجّال اور عیسائی اقوام ایک ہی طاقت کے دو مختلف صفاتی نام ہیں اور ان کے شر سے بچنے کا علاج ان آیات میں بتایا گیا ہے۔

حدیث نمبر ۹۲۷ سے ظاہر ہے کہ دجّال مغرب کے کسی سمندر کے کسی جزیرہ یا جزیرہ نما علاقوں کے گرجے میں قید ہے اور اپنے وقت پر وہاں سے اسے نکلنے اور دنیا پر مسلط ہو جانے کی اجازت ملے گی۔ اور اس کے خطرناک نظامِ جاسوسی میں عورتوں کا بکثرت عمل دخل ہوگا۔ پس اس حدیث میں بھی اسی طرف اشارہ ہے کہ دجّال اور کلیسا کا آپس میں گہرا تعلق ہے اور عیسائیت کی موجودہ شکل وصورت کو ہی دجّالیت کا نام دیا گیا ہے۔

حدیث نمبر ۹۴۴ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کشف کا ذکر ہے جس میں آپؐ

کو دکھایا گیا ہے کہ دجّال اور مسیحؑ دونوں بیت اللہ کے اردگرد چکّر لگا رہے ہیں اور اس کا طواف کر رہے ہیں یہ اس طرف اشارہ ہے کہ اس وقت دجّال بیت اللہ یعنی اسلام کو مٹانے میں کوشاں ہوگا اور مسیحؑ اس کی ان کوششوں کو ناکام بنانے اور اسلام کی حفاظت کرنے پر مامور ہوں گے۔

حدیث نمبر ۹۳۱ اور اس کے حاشیہ میں درج کئے گئے مختلف احادیث کے اقتباسات سے ظاہر ہے کہ دجّال کے گدھے سے مُراد دجّالی اقوام کے ایجاد کردہ انتہائی تیز رفتار ذرائع آمد و رفت ہیں اس طرح مختلف احادیث میں ان کی دوسری حیرت انگیز ایجادات اور نظامِ صنعت کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔

حدیث نمبر ۹۲۸ اور ۹۴۰ قابل غور ہیں جن میں ان آیاتِ قرآنی کی مختصر تفسیر ہے جو سورۃ کہف کی آیت نمبر ۸۴ تا ۱۰۱ ہیں اور جن میں ذوالقرنین اس کی بنا کردہ دیوار اور یاجوج و ماجوج کے حملوں کی روک تھام کا ذکر ہے اسی طرح سورۃ انبیاء کی آیات نمبر ۹۶ تا ۹۸ جو یاجوج و ماجوج کے خروج اور ان کے بلندیوں اور پستیوں (بحر و برّ) پر تسلّط کے مضمون کو بیان کر رہی ہیں اکثر محقّقین جن میں البیرونی کے علاوہ مولانا حفظ الرحمٰن سہواروی، دارالعلوم دیوبند کے سابق شیخ الحدیث مولانا انور شاہ کاشمیری اور ترجمان القرآن کے مصنّف مولانا ابوالکلام آزاد بھی شامل ہیں۔ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ یاجوج ماجوج سے مراد وہ قدیم منگولین اور آرین قبائل ہیں جو قدیم زمانہ میں منگولیا اور چینی ترکستان سے ہجرت کر کے یورپ کے علاقوں میں جا بسے۔ موجودہ روسی، انگریز اور بعض دوسری یورپین اقوام انہی قدیم قبائل کی نسل سے تعلّق رکھتی ہیں۔[1]

---

[1] ۱۔ الآثار الباقیہ صفحہ ۴۱ مطبوعہ جرمنی ۱۸۷۸ء ۲۔ جواہر القرآن جلد ۹ صفحہ ۱۹۸، ۳۔ فیض الباری شرح صحیح بخاری جلد ۳ صفحہ ۴۳۷ مطبوعہ دارالمامون ۱۹۳۸ء ۴۔ ترجمان القرآن جلد ۳ صفحہ ۴۲۳، ۵۔ تفصیل کے لئے دیکھئے ''مسیح دجّال اور یاجوج ماجوج کا ظہور'' مصنّف مولانا محمد اسد اللہ قریشی کاشمیری مطبوعہ ۱۹۷۳ء

عیسیٰ بن مریم

یعنی

مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کا ظہور

۱۹۴۱ ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ : وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ، قَالَ رَجُلٌ مَّنْ هٰؤُلَآءِ یَارَسُوْلَ اللهِ؟ فَلَمْ یُرَاجِعْهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی سَأَلَهُ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَلٰی سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ : لَوْ كَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ[1] مِنْ هٰؤُلَآءِ۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ جمعہ و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اس کی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ پڑھی جس کے معنے یہ ہیں کہ ”کچھ بعد میں آنے

---

[1] ایک روایت میں رجلٌ کا لفظ بھی آیا ہے اس حدیث سے ظاہر ہے کہ آخری زمانہ میں جس رہنما کے متبعین صحابہ کا درجہ پائیں گے وہ فارسی الاصل ہوگا اور مثیلِ عیسیٰ۔

والے لوگ بھی ان صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے'' تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ حضورؐ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے تین دفعہ یہی سوال دہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریّا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اُٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے (یعنی آخرین سے مراد ابنائے فارس ہیں جن میں سے مسیح موعود ہوں گے اور ان پر ایمان لانے والے صحابہؓ کا درجہ پائیں گے۔

۹۴۲۔۔۔۔عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِأَتَیْنِ۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب الایات)

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی علامات کا ظہور دو سَو سال بعد ہوگا۔[1]

۹۴۳۔۔۔۔عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ یَمَانٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِذَا مَضَتْ اَلْفٌ وَ مِائَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ سَنَۃً یَبْعَثُ اللّٰہُ الْمَھْدِیَّ۔ (النجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

حضرت حذیفہ بن یمانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] مراد یہ ہے کہ ہجری سنہ کے ایک ہزار پر جب سو سال اور گزریں گے تو علاماتِ قیامت کے ظہور کا آغاز ہوگا۔

نے فرمایا ۱۲۴۰ کے بعد اللہ تعالیٰ مہدی کو مبعوث فرمائے گا۔

۹۴۴ــــ عَنْ نَافِعٍ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ : ذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا بَیْنَ ظَھْرَانَیِ النَّاسِ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا اِنَّ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی کَأَنَّ عَیْنَہٗ عِنَبَۃٌ طَافِئَۃٌ وَأَرَانِیَ اللَّیْلَۃَ عِنْدَ الْکَعْبَۃِ فِی الْمَنَامِ فَاِذَا رَجُلٌ اٰدَمُ کَاَحْسَنِ مَا یُرٰی مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُہٗ بَیْنَ مَنْکِبَیْہِ رَجِلُ الشَّعَرِ یَقْطُرُ رَأْسُہٗ مَاءً وَاضِعًا یَدَیْہِ عَلٰی مَنْکِبَیْ رَجُلَیْنِ وَھُوَ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقَالُوْا ھٰذَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ ثُمَّ رَاَیْتُ رَجُلًا وَرَاءَہٗ جَعْدًا قِطَطًا اَعْوَرَ عَیْنِ الْیُمْنٰی کَاَشْبَہِ مَنْ رَأَیْتُ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا یَدَیْہِ عَلٰی مَنْکِبَیْ رَجُلٍ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقَالُوْا ھٰذَا الْمَسِیْحُ الدَّجَّالُ۔ (بخاری کتاب الانبیاء باب واذکر فی الکتاب مریم اذانتبذت من اھلھا وسسند احمد جلد ۲ صفحۃ ۳۹)

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بتایا ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے مسیح دجّال کا ذکر کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ یک چشم نہیں لیکن مسیح دجّال کانا ہوگا۔ مسیح دجال کی دائیں آنکھ کانی اور یوں اُبھری ہوئی ہوگی جیسے انگور کا دانہ ہوتا ہے۔ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کعبہ مکرّمہ کے پاس ہوں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک گندمی رنگ کا خوبصورت آدمی ہے زلفیں کندھوں تک پہنچ رہی ہیں، بال سیدھے شفاف ہیں جن سے پانی کے قطرے ٹپکتے نظر آتے ہیں وہ اپنے ہاتھ دو آدمیوں کے

کندھوں پر رکھے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے۔ لوگوں نے بتایا مسیح ابن مریم ہے[1]۔ پھر میں نے ان کے پیچھے ایک اور آدمی دیکھا گھنگھریالے بال، سخت جلد، دائیں آنکھ کانی، ابن قطن سے ملتی جلتی شکل ہے اور ایک آدمی کے دونوں کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھے کعبہ کے گرد گھوم رہا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مسیح الدّجال ہے۔ (خواب میں حضورؐ کو جو نظارہ دکھایا گیا اس میں طواف کعبہ سے مراد یہ ہے کہ مسیح بیت اللہ کی حفاظت اور اس کی شان کو بلند کرنے کیلئے کوشاں ہوں گے اور دجّال کعبہ کی تخریب کے درپے ہوگا)

۹۴۵— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلْاَنْبِیَآءُ اِخْوَةُ الْعَلَّاتِ اَبُوْهُمْ وَاحِدٌ وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰی وَاَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ لِاَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ نَبِیٌّ وَاِنَّهٗ نَازِلٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْهُ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ اِلَی الْحُمْرَةِ وَالْبَیَاضِ سَبْطٌ کَاَنَّ رَأْسَهٗ یَقْطُرُ وَاِنْ لَمْ یُصِبْهُ بَلَلٌ بَیْنَ مُمَصَّرَتَیْنِ فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیُعَطِّلُ الْمِلَلَ حَتّٰی

---

[1] نیز دیکھیں حدیث نمبر ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷، ان احادیث پر مجموعی نظر ڈالنے سے ثابت ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کے نبی عیسٰی ابن مریم علیہ السلام اور اُمّت محمدؐیہ میں آنے والے مسیح موعود علیہ السلام کے حلیہ اور شکل میں اختلاف ہے اس لئے دونوں کی شخصیتیں بھی الگ الگ ہونی چاہئیں کیونکہ ایک شخص کے دو۲ حلیے نہیں ہو سکتے۔

يُهْلِكَ اللهُ فِيْ زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا غَيْرَ الْإِسْلَامِ وَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ الْكَذَّابَ وَتَقَعُ الْاَمَنَةُ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى تَرْتَعَ الْاِبِلُ مَعَ الْاَسَدِ جَمِيْعًا وَالنُّمُوْرُ مَعَ الْبَقَرِ وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ وَيَلْعَبَ الصِّبْيَانُ وَالْغِلْمَانُ بِالْحَيَّاتِ لَا يَضُرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيَمْكُثُ مَا شَآءَ اللهُ اَنْ يَّمْكُثَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَيَدْفِنُوْنَهٗ۔ (ابوداؤد کتاب الملاھم باب خروج الدجال صفحہ ۵۹۴ مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۳۷)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انبیاء کا باہمی تعلق علّاتی بھائیوں کا سا ہے جن کا باپ ایک اور مائیں الگ الگ ہوں۔ میرا لوگوں میں سے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ سے سب سے قریبی تعلق ہے کیونکہ میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ (اس قربِ رُوحانی کی وجہ سے میرا مثیل بن کر وہ ضرور نازل[1] ہوگا) جب تم دیکھو تو اس حُلیے سے اسے پہچان لینا کہ وہ

---

[1] قَالَ الشَّيْخ مُحْيِ الدِّيْنِ ابْنُ الْعَرَبِيِّ الْمُلَقَّبُ بِالشَّيْخِ الْاَكْبَرِ وَجَبَ نُزُوْلُهٗ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ بِتَعَلُّقِهٖ بِبَدَنٍ اٰخَرَ (حاشیہ تفسیر عرائس البیان جلد ا صفحہ ۲۶۲)

ترجمہ : حضرت شیخ اکبر محی الدّین ابن عربی نے فرمایا ہے کہ عیسیٰ ابنِ مریم کا آخری زمانہ میں نزول ان کے دوسرے بدن سے تعلق کی صورت میں واجب ہے۔

قَالَتْ فِرْقَةٌ اَلْمُرَادُ مِنْ نُزُوْلِ عِيْسٰى خُرُوْجُ رَجُلٍ يُشْبِهُ عِيْسٰى فِي الْفَضْلِ وَالشَّرَفِ كَمَا يُقَالُ لِلرَّجُلِ الْخَيْرِ اَلْمَلَكُ وَلِلشَّرِيْرِ اَلشَّيْطَانُ تَشْبِيْهًا بِهِمَا وَلَا يُرَادُ الْاَعْيَانُ۔

(خریدۃ العجائب صفحہ ۲۱۴ مصنفہ امام سراج الدین ابن الوردی)

ترجمہ : ایک گروہ نے کہا ہے کہ عیسیٰ کے نُزول سے مُراد یہ ہے کہ ایک شخص مبعوث ہوگا جو عیسیٰ علیہ السلام سے فضل اور شرف میں مشابہ ہوگا۔ جس طرح نیک آدمی کو فرشتہ اور شریر کو شیطان کہہ دیا جاتا ہے تشبیہ کی وجہ سے حقیقی شخصیات مُراد نہیں ہوتیں۔

درمیانے قد کا ہوگا۔ سرخ وسفید رنگ، سیدھے بال اس کے سر سے بغیر پانی استعمال کئے قطرے گر رہے ہوں گے یعنی اس کے بال چمک کی وجہ سے تر تر لگتے ہوں گے۔ وہ مبعوث ہو کر صلیب کو توڑے گا یعنی صلیبی عقیدے کا اِبطال کرے گا خنزیر قتل کرے گا یعنی خبیث النفس لوگوں کی ہلاکت کا موجب ہوگا پس اس کے ذریعہ صلیبی غلبے کا انسداد اور خنزیر صفت لوگوں کا قلع قمع ہوگا۔ جزیہ ختم کرے گا یعنی اس کا زمانہ مذہبی جنگوں کے خاتمہ کا زمانہ ہوگا۔ اس کے زمانے میں اسلام کے سوا اللہ تعالیٰ باقی ادیان کو روحانی لحاظ سے بھی اور شوکت کے لحاظ سے بھی مٹا دے گا اور جھوٹے مسیح دجّال کو ہلاک کرے گا اور ایسا امن وامان کا زمانہ ہوگا کہ اُونٹ شیر کے ساتھ، چیتے گائیوں کے ساتھ، بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ اکٹھے چریں گے۔ بچّے اور بڑی عمر کے لڑکے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق جتنا عرصہ اللہ چاہے گا مسیح دنیا میں رہیں گے۔ پھر وفات پائیں گے مسلمان اُن کا جنازہ پڑھیں گے اور ان کی تدفین عمل میں لائیں گے۔

۹۴۶ــــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ عِيْسٰى وَمُوْسٰى وَإِبْرَاهِيْمَ فَأَمَّا عِيْسٰى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيْضُ الصَّدْرِ وَأَمَّا مُوْسٰى فَآدَمُ جَسِيْمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ۔ (بخاری کتاب الانبیاء باب واذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اھلھا)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک کشفی نظارہ میں عیسیٰ موسیٰ اور ابراہیم کو دیکھا۔ عیسیٰ سُرخ رنگ کے گھنگھرالے بالوں والے چوڑے سینے والے تھے۔ لیکن موسیٰ گندمی رنگ والے

اور بھاری جسم کے تھے ان کے بال سیدھے تھے جیسے زط قبیلہ کے لوگ ہوتے ہیں۔

۹۴۷ـــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَاَمَّکُمْ مِنْکُمْ۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریمؑ و مسلم و مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۳۶)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری حالت کیسی نازک ہوگی جب ابن مریم یعنی مثیلِ مسیح مبعوث ہوگا جو تمہارا امام اور تم میں سے ہوگا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ تم میں سے ہونے کی وجہ سے وہ تمہاری امامت کے فرائض انجام دے گا۔

۹۴۸ـــ یُوْشَكُ مَنْ عَاشَ مِنْکُمْ اَنْ یَّلْقٰی عِیْسَى بْنَ مَرْیَمَ اِمَامًا مَهْدِیًّا حَکَمًا عَدْلًا یَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ۔

(مسند احمد جلد ۲، صفحہ ۱۵۶)

تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ (انشاء اللہ تعالیٰ) عیسیٰ بن مریم کا زمانہ پائے گا وہی امام مہدی اور حکم وعدل ہوگا جو صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔

۹۴۹ـــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى یَنْزِلَ عِیْسَى بْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا مُقْسِطًا وَاِمَامًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب فتنۃ الدجال وخروج عیسی بن مریمؑ وخروج یاجوج وماجوج)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک عیسیٰ بن مریم جو منصف مزاج حاکم اور امام عادل ہوں گے مبعوث ہو کر نہیں آتے قیامت نہیں آئے گی۔ (جب وہ مبعوث ہوں گے تو) وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ کے دستور کو ختم کریں گے اور ایسا مال تقسیم کریں گے جسے لوگ قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں گے۔

۹۵۰۔۔۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَنْزِلَ فِیْکُمْ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْحَرْبَ وَیُفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ، ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْهُرَیْرَةَ وَاقْرَؤُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَکُوْنُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا (النسآء:۱۵۹)

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسی بن مریم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے عنقریب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے صحیح فیصلہ کرنے والے، عدل سے کام لینے والے ہونگے وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے۔ لڑائی کو ختم کریں گے یعنی اس کا زمانہ مذہبی جنگوں کے خاتمہ کا زمانہ ہوگا۔ اسی طرح وہ مال بھی لٹائیں گے لیکن کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ ایسے وقت میں ایک سجدہ دُنیا و مافیہا سے بہتر

ہوگا یعنی مادیت کے فروغ کا زمانہ ہوگا۔ یہ روایت بیان کرتے ہوئے ابوہریرہؓ کہتے ہیں اگر تم چاہو تو یہ آیت وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا پڑھ کر اس سے سمجھ سکتے ہو کہ اہلِ کتاب میں سے کوئی نہیں مگر وہ اپنی موت سے پہلے اس مسیح پر ایمان لائے گا۔ اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوگا۔

۹۵۱ــــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَمْحُو الصَّلِيْبَ وَتُجْمَعُ لَهُ الصَّلٰوةُ وَيُعْطِي الْمَالَ حَتّٰى لَا يُقْبَلَ وَيَضَعُ الْخَرَاجَ وَيَنْزِلُ الرَّوْحَا فَيَحُجُّ مِنْهَا اَوْ يَعْتَمِرُ اَوْ يَجْمَعُهُمَا ۔

(مسند احمد جلد ۲، صفحہ ۲۹۰ مصری)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسیٰؑ اتریں گے خنزیر کو قتل کریں گے۔ صلیب کو توڑیں گے یعنی عیسائیت کا ابطال کریں گے ان کی خاطر نمازیں جمع کی جائیں گی، وہ مال دیں گے لیکن کوئی قبول نہیں کرے گا، خراج ختم کر دیں گے۔ الروحاء نامی مقام پر اتریں گے اور وہاں سے حج اور عمرہ کا احرام باندھیں گے۔ (یعنی آپ کا مقصدِ بعثت اور قبلۂ توجّہ کعبہ کی عظمت اور اس کی حفاظت ہوگا۔)

۹۵۲ ــــ اَلَا اِنَّ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ نَبِيٌّ وَلَا رَسُوْلٌ، اَلَا اِنَّهٗ خَلِيْفَتِيْ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ ، اَلَا اِنَّهٗ يَقْتُلُ الدَّجَّالَ وَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ، اَلَا مَنْ

اَدْرَکَہٗ فَلْیَقْرَأْ عَلَیْہِ السَّلَامَ ۔ (طبرانی الاوسط والصغیر)

خبردار رہو کہ عیسیٰ بن مریم (مسیح موعود) اور میرے درمیان کوئی نبی یا رسول نہیں ہوگا۔ خوب سن لو کہ وہ میرے بعد امّت میں میرا خلیفہ ہوگا۔ وہ ضرور دجّال کو قتل کرے گا۔ صلیب (یعنی صلیبی عقیدہ) کو پاش پاش کردے گا اور جزیہ ختم کردے گا (یعنی اس کا رواج اُٹھ جائے گا کیونکہ) اس وقت میں (مذہبی) جنگوں کا خاتمہ ہوجائے گا۔ یادرکھو جسے بھی اُن سے ملاقات کا شرف حاصل ہو وہ انہیں میرا اسلام ضرور پہنچائے۔

۹۵۳ــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : یَنْزِلُ[1] عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ وَیَمْکُثُ خَمْسًا وَاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً ثُمَّ یَمُوْتُ فَیُدْفَنُ مَعِیَ فِیْ قَبْرِیْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ فِیْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَیْنَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ ۔ (مشکوۃ باب نزول عیسی صفحہ ۴۸۰)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسیح جب نزول فرماہوں گے تو شادی کریں گے، ان کی (بشارتوں کی حامل) اولاد ہوگی، (دعویٰ ماموریت کے بعد) ۴۵ سال کے قریب رہیں گے پھر فوت

---

[1] عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ یَنْزِلُ فِیْنَا مِنْ غَیْرِ تَشْرِیْعٍ وھُوَ نَبِیٌّ بِلَا شَكٍّ ۔
(فتوحات مکّیہ جلد ا صفحہ ۵۷، و مسلم جلد ا صفحہ ۸۷ و مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۳۴۵)

ترجمہ : عیسیٰ علیہ السلام ہم میں نازل ہوں گے بغیر کسی شریعت کے لیکن وہ بلا شک نبی ہیں۔

ہوں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوں گے۔ پس مَیں اور مسیح ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان ایک قبر سے اٹھیں گے (یعنی روحانیت اور مقصدِ بعثت کے لحاظ سے ہم چاروں کا وجود متّحد الصفات اور ایک ہوگا۔)

۹۵۴—— عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَزْدَادُ الْاَمْرُ اِلَّا شِدَّةً وَلَا الدُّنْيَا اِلَّا اِدْبَارًا وَلَا النَّاسُ اِلَّا شُحًّا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ وَلَا الْمَهْدِیُّ اِلَّا عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ ۔

(ابن ماجه باب شدة الزمان صفحه ۲۵۷ مصری مطبع علمیه ۱۳۱۳ھ کنز العمال جلد ۷ صفحه ۱۸۶)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : معاملات شدّت اختیار کرتے جائیں گے دنیا پر ادبار چھاجائے گا لوگ بخیل ہوجائیں گے شریر لوگ قیامت کا منظر دیکھیں گے۔ ایسے ہی نازک حالات میں اللہ تعالیٰ کا مامور ظاہر ہوگا۔ عیسیٰؑ کے سوا اور کوئی مہدی نہیں۔ (یعنی مسیحؑ ہی مہدی ہوں گے کیونکہ مہدی کا کوئی الگ وجود نہیں ہے)

۹۵۵—— عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْمَهْدِیُّ مِنِّیْ أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْاَنْفِ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ ۔ (سنن ابوداؤد کتاب المهدی)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی کا مجھ سے قریبی تعلّق ہوگا اس کی پیشانی روشن اور ناک بلند ہوگی (یعنی کشادہ پیشانی اور کھڑی ناک والا ہوگا) وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر

دے گا جس طرح کہ وہ اس سے پہلے ظلم و تعدی سے اَٹی پڑی تھی۔ وہ سات برس مالک رہے گا۔[1]

۹۵۶۔۔۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ حزءِ الزُّبَيْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ فَيُوَطِّئُوْنَ لِلْمَهْدِيِّ يَعْنِيْ سُلْطَانَهٗ ۔ (ابن ماجه باب خروج المهدی)

حضرت عبداللہ بن حارثؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : مشرق سے کچھ لوگ ظاہر ہوں گے جو مہدی علیہ السلام کی راہ ہموار کریں گے یعنی اس کی ترقی اور اس کے تسلّط کیلئے کوشش کریں گے۔

۹۵۷۔۔۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۔ (سنن دارقطنی باب صفة صلٰوة الخسوف والکسوف وهيئتهما جلد ۱ صفحه ۱۸۸ مطبع انصاری دہلی ۱۳۱۰ھ)

حضرت محمّد بن علیؒ (یعنی حضرت امام باقر) نے فرمایا پیشگوئی کے مطابق ہمارے مہدی کی صداقت کے دو[2] نشان ایسے ہیں کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے وہ کسی کی صداقت کے لئے اس طرح ظاہر نہیں ہوئے۔ اوّل یہ کہ اس کی

---

[1] غالباً رسالہ ''ایک غلطی کا ازالہ'' کی اشاعت کی طرف اشارہ ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے دعویٰ کی وضاحت کی ہے اور ایک کھلا مؤقف پیش کیا ہے۔ یہ رسالہ ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا تھا۔

بعثت کے وقت رمضان میں چاند گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ یعنی تیرہ[۱۳] رمضان کو چاند گرہن لگے گا اور سورج گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ یعنی اٹھائیس[۲۸] رمضان کو سورج گرہن لگے گا اور یہ دونشان اس رنگ میں پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔[۱]

۹۵۸ــــ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : یَخْرُجُ الْمَهْدِیُّ مِنْ قَرْیَةٍ یُقَالُ لَهَا کَدْعَهْ وَیُصَدِّقُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَیَجْمَعُ اَصْحَابَهٗ مِنْ اَقْصَی الْبِلَادِ عَلٰی عِدَّةِ اَهْلِ بَدْرٍ بِثَلَاثِ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا وَمَعَهٗ صَحِیْفَةٌ مَخْتُوْمَةٌ فِیْهَا عَدَدُ اَصْحَابِهٖ بِاَسْمَائِهِمْ وَبِلَادِهِمْ وَخِلَالِهِمْ ۔

(کذافی الاربعین، جواہر الاسرارقلمی صفحہ ۵۲ مصنفہ حضرت شیخ علی حمزہ بن علی الملک الطوسی، ارشادات فریدی جلد ۳ صفحہ ۷۰، مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ ۱۳۲۰ھ)

صاحبِ جواہر الاسرار لکھتے ہیں کہ اربعین میں یہ روایت بیان ہوئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہدی ایک ایسے گاؤں سے مبعوث ہوگا جس کا نام ''کدعہ''[۲] ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق میں نشان دکھائے گا۔ اور بدری صحابہ کی طرح مختلف علاقوں کے رہنے والے تین سو تیرہ[۳۱۳] جلیل القدر صحابہ اسے عنایت فرمائے گا۔ جن کے نام اور پتے ایک مستند کتاب میں درج ہوں گے۔

۹۵۹ــ(ا)ــ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : یَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ یُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ

---

[۱] یہ دونوں نشان ۱۸۹۴ء میں ظاہر ہو چکے ہیں۔

[۲] غالبًا قادیان کی طرف اشارہ ہے۔

حَرَّاثٍ عَلٰى مُقَدَّمَتِهٖ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ مَنْصُوْرٌ يُوْطِئُ اَوْ يُمَكِّنُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهٗ اَوْ قَالَ اِجَابَتُهٗ۔ (ابوداؤد کتاب المھدی)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ماوراءالنہر (ترکستان) کے علاقہ سے ایک شخص مبعوث ہوگا جسے الحارث بن حرّاث کے لقب سے پکارا جائے گا اس کے مقدمۃ الجیش کے سردار کا نام منصور ہوگا۔ وہ آلِ محمدؐ کے لئے تمکنت حاصل کرنے کا ذریعہ ہوگا۔ جس طرح قریش کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمکنت حاصل ہوئی۔ ہر مومن پر اس کی مدد کرنا یا اس کی پکار کا جواب دینا فرض ہے۔

۹۵۹۔۔۔ (ب) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَأَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ : اَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِيْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ فَاِنَّهٗ شَهْرُ اللّٰهِ فِيْهِ يَوْمٌ تَابَ اللّٰهُ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ وَيَتُوْبُ فِيْهِ قَوْمٌ اٰخَرِيْنَ۔ [1]

(ترمذی ابواب الصوم باب صوم المحرم)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ رمضان کے بعد مَیں کس مہینہ میں روزے رکھا کروں؟ حضورؐ

---

[1] يَوْمٌ تَابَ اللّٰهُ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ هُمْ قَوْمُ مُوْسٰى بَنُوا اِسْرَائِيْلَ نَجَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فِرْعَوْنَ وَاَغْرَقَهٗ۔

ترجمہ : جس دن اللہ تعالیٰ ایک قوم پر رجوع برحمت ہوا یعنی موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے فرعون سے نجات دی اور فرعون کو غرق کیا۔

نے فرمایا اگر ماہِ رمضان کے بعدتم روزے رکھنا چاہوتو محرم کے مہینہ میں رکھا کرو کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک بابرکت مہینہ ہے اس میں ایک دن ایسا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم (یعنی بنی اسرائیل) کو ظالم حکمران سے نجات دی اور آئندہ بھی اسی ماہ ایک دوسری قوم (یعنی مسیح موعود پر ایمان لانے والوں کو ایسے ہی ظالم حکمران سے نجات دے گا)

۹۶۰ــــ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِيْ أَحْرَزَهُمَا اللهُ تَعَالٰى مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُوْنُ مَعَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامِ۔

(نسائی کتاب الجہاد، مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۲۷۸، کنزل العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۲)

حضرت ثوبانؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے ایک دفعہ فرمایا۔ میری اُمّت کی دو جماعتیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ فتنہ و فساد کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔ ایک وہ جماعت ہے جو ملک ہند میں جنگ لڑے گی اور دوسری جماعت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے مددگاروں کی ہوگی۔

۹۶۱ــــ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمَّتِيْ أُمَّةٌ مُبَارَكَةٌ لَا يُدْرٰى أَوَّلُهَا خَيْرٌ أَوْ اٰخِرُهَا۔

(جامع الصغیر جلد ۱ صفحہ ۵۴ مصری، کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۲)

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمّت ایک مبارک اُمّت ہے۔ یہ نہیں معلوم ہو سکے گا کہ اس کا اوّل زمانہ بہتر ہے یا آخری یعنی دونوں زمانے شان و شوکت والے ہوں گے۔

نزولِ مسیحؑ اور ظہورِ مہدیؑ سے متعلق احادیث پر تبصرہ

(۱) حدیث نمبر ۹۱۸، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے رسول تھے ایک سو بیس سال کی عمر پا کر فوت ہو گئے۔ حضرت ابن عباسؓ، حضرت امام مالکؒ، امام ابن حزم اور بعض اور علماء کا یہی مسلک ہے کہ حضرت عیسیٰ کی وفات ہو چکی ہے۔

اور جو فوت ہو جائے وہ قیامت سے پہلے دوبارہ نہیں اٹھایا جائے گا۔ پس اس کے لازمی معنے یہ ہیں کہ آنے والے ابنِ مریم سے مراد خود عیسیٰ نہیں بلکہ ان کا مثیل ہے جو اپنی صفات اور اپنے کام کے لحاظ سے عیسیٰ ابن مریمؑ سے مشابہ ہوگا۔ اور اس وجہ سے اس کا نام پا کر مسیح موعود کہلائے گا۔ امام سراج الدین نے بھی اپنی کتاب خریدة العجائب صفحہ ۲۱۴ پر لکھا ہے کہ آنے والا موعود خود عیسیٰ نہ ہوگا بلکہ اس کا مثیل اور ظلّ ہوگا۔ شیخ محیّ الدّین ابنِ عربیؒ نے بھی یہی لکھا ہے۔ دیکھیں حاشیہ حدیث نمبر ۹۴۴، ۹۴۵۔

(۲) حدیث ۹۲۸، میں اس بات کا ذکر ہے کہ جب مسیحؑ مبعوث ہوگا تو وہ دجّال کو قتل کرے گا اور اقوام یاجوج ماجوج اس کی دُعا سے ہلاک ہونگی۔ دوسری طرف حدیث ۹۴۵ تا ۹۶۰ سے ظاہر ہے کہ مسیحؑ صلیب کو توڑے گا۔ صلیب عیسائی مذہب کا بنیادی نشان ہے اس کے صاف معنے ہیں کہ وہ عیسائیت کے مذہبی غلبہ کا خاتمہ کرے گا۔ اس سے جہاں یہ ظاہر ہے کہ عیسائی، دجّال اور یاجوج ماجوج ایک ہی طاقت کے صفاتی نام ہیں وہاں یہ بھی واضح ہے کہ مسیح اور مہدی ایک ہی وجود کے دو مختلف صفاتی نام ہیں۔

(۳) حدیث ۹۴۷، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵ سے ظاہر ہے کہ عیسیٰ ہی مسلمانوں کا امام اور مہدی ہے اور مہدی کے متعلق مسلّم ہے کہ وہ امّتِ محمدیہ کا فرد ہے اس لئے عیسیٰ سے مراد بھی

ایسا ہی شخص ہے جو اُمّتِ محمدیہ میں پیدا ہوگا۔ اس سے عیسیٰ رسول الی بنی اسرائیل مراد نہیں گویا عیسائیوں کی اصلاح کے لئے مبعوث ہونے کی وجہ سے آنے والے موعود کو عیسیٰ کہا گیا ہے اور مسلمانوں کی اصلاح کی ذمہ داری سنبھالنے کی وجہ سے اس کا نام مہدی رکھا گیا ہے۔

(۴) حدیث ۹۵۳ سے ظاہر ہے کہ مسیح موعودؑ بعثت کے بعد پینتالیس ۴۵ سال رہیں گے لیکن اگر غیر احمدیوں کے عقیدہ کے مطابق یہ مانا جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی آسمان سے نازل ہوں گے تو اس مسلّمہ کے مطابق کہ رفع کے وقت ان کی عمر ۳۰ سال تھی، وفات کے وقت ان کی عمر پچھتّر سال کے قریب بنتی ہے حالانکہ حدیث کی رُو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس ہے۔ دیکھیں حدیث ۹۲۳ پس ثابت ہوا کہ آنے والا مسیح خود اُمّت محمدؐیہ میں پیدا ہوگا اور الہام پانے کے بعد ۴۵ سال کے قریب عمر پائے گا۔ بعثت کے بعد شادی کرے گا۔ اس کے مبشر اولاد ہوگی اور فنا فی الرسول ہونے کی وجہ سے اسے اپنے آقا کے ساتھ اتحادِ کامل ہوگا اور اس کا دعویٰ ہوگا۔ مَنْ فَرَّقَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْمُصْطَفٰى فَمَا عَرَفَنِيْ وَمَا رَاٰى اسی طرح حدیث ۹۶۰ سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود کا ہندوستان سے خاص تعلق ہوگا۔

(۵) آنے والا مسیح موعود جہاں امام مہدی ہوگا وہاں امّتی نبی بھی ہوگا یعنی وہ کمالاتِ نبوّت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اطاعتِ کامل کی برکت سے حاصل کرے گا۔ آپؐ کا ظلّ اور بروز ہوگا اور آپ کے دین کی خدمت اور تبلیغ کے لئے مبعوث ہوگا۔ نیز دیکھیں حدیث ۹۲۸، ۹۵۲، ۹۵۵ مستدرک حاکم جلد ۱ صفحہ ۸۷ مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۲۴۵

(۶) لَا مُنَافَاةَ بَيْنَ اَنْ يَّكُوْنَ نَبِيًّا وَاَنْ يَّكُوْنَ مُتَابِعًا لِّنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيَانِ اَحْكَامِ شَرِيْعَتِهٖ وَاِتْقَانِ طَرِيْقَتِهٖ وَلَوْ بِالْوَحْيِ اِلَيْهِ۔ (سرقاۃ شرح مشکوۃ جلد ۵ صفحہ ۵۶۴)

ترجمہ : ان دونوں باتوں میں کوئی تضاد نہیں ہے کہ وہ نبی بھی ہو اور اس کے ساتھ

ہی وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیروکار بھی ہو، احکامِ شریعت کے بیان کرنے اور حضورؐ کی طریقت کی مضبوطی کے لئے، خواہ ان مقاصد کے لئے اس طرف وحی بھی ہو۔

(۷) فَهُوَ (اَی الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ) عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاِنْ کَانَ خَلِیْفَةً فِی الْاُمَّةِ الْمُحَمَّدِیَّةِ فَهُوَ رَسُوْلٌ وَنَبِیٌّ کَرِیْمٌ عَلٰی حَالِهٖ

(حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۶ مصنفہ نواب صدیق حسن خان)

ترجمہ : پس وہ (مسیح علیہ السلام) اگر اُمّتِ محمدؐیہ میں خلیفہ بن جائے تو بھی وہ رسول اور نبی رہے گا۔

(۸) قَالَ الشَّیْخُ الْاَکْبَرُ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ یَنْزِلُ فِیْنَا مِنْ غَیْرِ تَشْرِیْعٍ وَهُوَ نَبِیٌّ بِلَا شَكٍّ. (فتوحات مکّیہ جلد ۱ صفحہ ۵۷)

ترجمہ : شیخ اکبر محی الدّین ابن عربی نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام ہم میں بغیر شریعت کے نازل ہوں گے لیکن وہ بلاشبہ نبی ہوں گے۔

رؤیا اور کشوف کی اہمیت

۹۶۲ — عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ رُؤْیَا یُحِبُّهَا فَاِنَّمَا هِیَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَیْهَا وَلْیُحَدِّثْ بِهَا ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَلَا یُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا مَنْ یُّحِبُّ ۔ وَاِذَا رَاٰی غَیْرَ ذٰلِكَ مِمَّا یَکْرَهُ فَاِنَّمَا هِیَ مِنَ الشَّیْطَانِ فَلْیَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا یَذْکُرْهَا لِاَحَدٍ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ ۔ (بخاری کتاب التعبیر باب الرؤیا من اللہ)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جب تم میں سے کوئی ایسی خواب دیکھے جو اس کو اچھی لگے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خوشخبری ہے اس لئے وہ اس خواب کو دیکھنے پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور لوگوں کو اپنا خواب بتائے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ایسی خواب صرف اپنے دوستوں کے پاس بیان کرے اور جب وہ کوئی بُرا خواب دیکھے تو وہ شیطانی خواب ہوگا۔ اس کے شر سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگے اور کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔

۹۶۳ — عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اُرَاهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : رَأَیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اُهَاجِرُ مِنْ مَکَّةَ اِلٰی اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِیْ اِلٰی اَنَّهَا الْیَمَامَةُ اَوِالْحَجَرُ فَاِذَا هِیَ

الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ بِاُخْرَى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَآءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَأَيْتُ فِيْهَا بَقَرًا وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَاِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ اُحُدٍ وَاِذَا الْخَيْرُ مَا جَآءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِيْ اٰتَانَا اللّٰهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ۔ (بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوّة فی الاسلام ومسلم کتاب الرؤیا باب رؤیا النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکّہ سے ایک ایسے علاقہ کی طرف ہجرت کر گیا ہوں جس میں بکثرت کھجوروں کے درخت ہیں۔ میرے خیال میں اس کی تعبیر یہ آئی کہ یہ یمامہ یا حجر کا علاقہ ہے۔ لیکن بعد کے واقعات سے معلوم ہوا کہ اس سے مراد یثرب یعنی مدینہ منوّرہ تھا۔ پھر میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ مَیں نے اپنی تلوار ہلائی ہے اور اس کا اگلا حصّہ ٹوٹ گیا ہے۔ اس کی تعبیر یہ ظاہر ہوئی کہ جنگِ اُحد میں بہت سے مسلمان شہید ہوگئے۔ میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا کہ میں نے دوبارہ تلوار کو ہلایا تو وہ پہلے سے زیادہ اچھی ہوگئی۔ اس کی تعبیر یہ ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح مکّہ کی عظیم الشان نعمت عطا کی اور تمام مسلمانوں کو اپنے فضل سے اکٹھا کر دیا میں نے خواب میں کچھ گائیں دیکھیں اور ساتھ کچھ خیر بھی نظر آئی۔ ان گائیوں سے مراد تو وہ مؤمن تھے جو جنگِ اُحد میں شہید ہوئے اور بھلائی اور خیر سے مراد وہ سچائی کا بدلہ تھا جو اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے بعد مختلف صورتوں میں عطا کیا۔

۹۶۴—— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : حِیْنَ اُسْرِیَ بِیْ لَقِیْتُ مُوْسٰی قَالَ : فَنَعَتُّهٗ فَاِذَا رَجُلٌ قَالَ حَسِبْتُهٗ ، قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّأْسِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شُنُوْءَةَ، قَالَ : وَلَقِیْتُ عِیْسٰی قَالَ فَنَعَتُّهٗ قَالَ : رَبْعَةٌ اَحْمَرُ كَاَنَّهٗ خَرَجَ مِنْ دِیْمَاسٍ یَعْنِی الْحَمَّامَ وَرَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ : وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ قَالَ وَاُتِیْتُ بِاِنَائَیْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْاٰخَرُ فِیْهِ خَمْرٌ فَقِیْلَ لِیْ خُذْ اَیَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ فَقِیْلَ لِیْ هُدِیْتَ الْفِطْرَةَ اَوْاَصَبْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ۔ (ترمذی کتاب التفسیر سورہ بنی اسرائیل)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معراج کے موقع پر میری ملاقات حضرت موسیٰؑ سے ہوئی جن کے بال لمبے اور بکھرے ہوئے تھے۔ میں نے ان کی شکل کا جائزہ لیا تو مجھے ایسا لگا کہ جیسے شنوءہ کے قبیلہ کا کوئی فرد ہو۔ اسی طرح میری ملاقات حضرت عیسیٰؑ سے بھی ہوئی مَیں نے ان کی شکل کا جائزہ لیا وہ درمیانہ قد سُرخی مائل رنگ۔ یوں لگتا جیسے ابھی ابھی حمام سے نکلے ہوں۔ میں نے حضرت ابراہیمؑ کو بھی دیکھا میری شکل وصورت اُن سے بے حد ملتی تھی۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کہ میرے سامنے دو۲ برتن لائے گئے۔ ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی اور مجھے سے کہا گیا کہ جو پسند ہے وہ لے لیں۔ میں نے دودھ لیا اور اسے پی لیا۔ اس پر مجھے بتایا گیا کہ تمہاری صحیح فطرت کی طرف رہنمائی ہوئی ہے اگر آپؐ شراب پسند کرتے تو عیسائیوں کی طرح آپ کی امّت بھی

گمراہ ہوجاتی اور بھٹکتی پھرتی۔

۹۶۵۔۔۔۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِيْ رَأْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ: فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: نَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ، شَكَّ اِسْحٰقُ، قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! اُدْعُ اللهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهٗ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: نَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ كَمَا قَالَ فِي الْاُوْلٰى قَالَتْ: فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اُدْعُ اللهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ: اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِيْ زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔ (بخاری کتاب التعبیر باب الرؤیا بالنهار)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اُمّ حرام بنت ملحانؓ کے گھر جایا کرتے تھے۔ یہ حضرت عبادہ بن صامتؓ کی بیوی تھیں۔ ایک دن جب آپؐ وہاں تشریف لے گئے تو حضرت اُمّ حرامؓ نے کھانا پیش کیا۔ اس کے بعد آرام سے لیٹ گئے اور حضورؐ کی آنکھ لگ گئی۔ اُمّ حرامؓ حضور کا سر سہلانے لگیں۔ کچھ دیر کے بعد حضورؐ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔

حضرت اُمّ حرام نے پوچھا۔ حضوؐر کیوں ہنس رہے ہیں۔ حضوؐر نے فرمایا میں نے خواب میں اپنی اُمّت کے کچھ لوگ دیکھے ہیں جو اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے نکلے ہیں اور بحری جہازوں میں سوار تختوں پر بیٹھے یوں لگتے ہیں جیسے بادشاہ۔ حضرت اُمّ حرامؓ نے عرض کیا حضور دُعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے بھی اس گروہ میں شامل کرے۔ چنانچہ حضوؐر نے ان کے لئے دُعا کی پھر آپؐ سو گئے۔ پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے تو اُمّ حرامؓ نے پوچھا۔ حضوؐر اب کیوں ہنس رہے ہیں۔ حضوؐر نے فرمایا اب پھر میں نے اُمّت کے کچھ مجاہد دیکھے ہیں جو بحری مہم کیلئے جا رہے ہیں حضرت اُمّ حرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان غازیوں میں بھی مجھے شامل کرے حضوؐر نے فرمایا نہیں تم پہلے گروپ میں شامل ہوگی۔ چنانچہ امیر معاویہؓ کے زمانہ میں (یہ خواب حرف بحرف پوری ہوئی) حضرت اُمِّ حرامؓ (قبرص کی بحری مہم میں شامل تھیں لیکن) جب جہاز سے اُتر کر جزیرہ میں داخل ہوئیں اور سواری پر سوار ہونے لگیں تو گر گئیں اور ایسی چوٹ آئی کہ شہید ہو گئیں۔

٩٦٦ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَيَرَانِیْ فِی الْيَقَظَةِ اَوْ لَكَاَنَّمَا رَآنِیْ فِی الْيَقَظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِیْ ۔ (مسلم کتاب الرؤیا)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا جس نے مجھے خواب میں دیکھا ایسا ہی ہے جیسے اُس نے مجھے بیداری میں دیکھا کیونکہ شیطان میرا تمثّل اختیار نہیں کرسکتا۔

٩٦٧ــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَؓ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَرَى اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطِفُ مِنْهَا السَّمَنُ وَالْعَسَلُ فَاَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَاَرٰى سَبَبًا وَّاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَاَرَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ بِهٖ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَعَلَا بِهٖ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَعَلَا بِهٖ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وَصَلَ فَعَلَا بِهٖ۔

قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ لَتَدَعْنِيْ فَلَاُعَبِّرَنَّهَا فَقَالَ عَبِّرْهَا، فَقَالَ اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمَنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْاٰنُ لِيْنُهٗ وَحَلَاوَتُهٗ وَاَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِيْ اَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهٖ فَيُعْلِيْكَ اللهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهٖ بَعْدَكَ رَجُلٌ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ فَيَنْقَطِعُ ثُمَّ يُوْصَلُ لَهٗ فَيَعْلُوْ بِهٖ اَيْ رَسُوْلَ اللهِ لَتُحَدِّثُنِيْ اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَأْتُ؟ فَقَالَ اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَأْتَ بَعْضًا، فَقَالَ اَقْسَمْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَتُحَدِّثُنِيْ مَا الَّذِيْ اَخْطَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ۔ (ابوداؤد کتاب السنة باب فی الخلفاء)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کیا کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اپنا یہ خواب

بیان کیا کہ میں نے ایک بادل کا ٹکڑا دیکھا اس میں سے گھی اور شہد برس رہا ہے اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ ہاتھوں میں بھر رہے ہیں کوئی زیادہ لے رہا ہے اور کوئی کم، پھر میں نے دیکھا کہ آسمان سے زمین تک ایک رسّی نما سیڑھی ہے اور حضور اس پر اوپر کی طرف چڑھ گئے ہیں پھر ایک اور شخص نے اُس کو پکڑ لیا ہے اور وہ بھی اوپر چڑھ گیا ہے اس کے بعد ایک اور شخص نے اس کو پکڑا ہے اور اوپر چڑھ گیا ہے پھر تیسرے شخص نے اسے پکڑا لیکن وہ ٹوٹ گئی پھر رسّی جڑ گئی اور وہ شخص بھی اوپر چڑھ گیا۔

حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ حضورؐ مجھے اجازت دیں کہ مَیں اس کی تعبیر بیان کروں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اچھا بتاؤ۔ ابوبکرؓ نے کہا کہ بادل سے مراد اسلام ہے۔ سمن اور عسل سے مُراد قرآن کریم اور اس کی تلاوت ہے اور مستکثر سے مراد وہ ہے جو قرآن کریم کثرت سے پڑھتا ہے اور مستقلّ سے مراد وہ ہے جو کم پڑھتا ہے اور کم فائدہ اٹھاتا ہے اور وہ سیڑھی جو آسمان سے زمین کو ملاتی ہے وہ حق وصداقت کی سیڑھی ہے جس پر آپ ہیں پھر اللہ تعالیٰ آپؐ کو اس کے ذریعہ بلند کرے گا اور آپ کی وفات کے بعد ایک اور شخص کے ذریعہ یہ سلسلہ ترقّی کرے گا۔ پھر ایک اور شخص اس رسّی کو پکڑ کر اوپر چڑھ جائے گا اس کے بعد ایک اور شخص اس کو پکڑے گا تو رسّی ٹوٹ جائے گی لیکن پھر جڑ جائے گی اور وہ بھی اوپر جانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ پھر پوچھا حضور کیا میں نے صحیح تعبیر کی ہے؟ آپؐ نے فرمایا تعبیر کا ایک حصّہ درست ہے اور ایک غلط ہے۔ ابوبکرؓ نے حضورؐ کو قسم دیتے ہوئے عرض کیا کہ غلط کون سا حصّہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا قسم نہ دو۔

۹۶۸ــــ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ : اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یَکْرَھُھَا فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلَاثًا ، وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثَلَاثًا ، وَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِہِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ ۔ (مسلم کتاب الرؤیا)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بُری خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی تین بار پناہ چاہے اور جس پہلو پر لیٹا ہو وہ بدل لے۔

وحی والہام اور اُمّتِ محمّدیہ

۹۶۹ــــ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ، قَالُوْا : وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ ؟ قَالَ : الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ ۔

(بخاری کتاب التعبیر باب المبشرات جلد ۲ صفحہ ۱۰۳۵ ، ترمذی کتاب الرؤیا)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ نبوّت کا صرف مبشّرات والا حصّہ باقی رہ گیا ہے لوگوں نے پوچھا۔ مبشّرات کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اچھا اور سچّا خواب (بھی مبشّرات کا حصّہ ہے)

۹۷۰ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَکَدْ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ تَکْذِبُ وَرُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَاَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّۃِ۔

(مسلم کتاب الرؤیا ص۴۸ ۲-۴)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زمانہ ختم ہونے کے قریب ہوگا یا فاصلوں کے سمٹ آنے کی وجہ سے قُرب کا تصوّر بدل جائے گا۔ تو مؤمن کا خواب بہت کم غلط ثابت ہوگا۔ یعنی مؤمن کو سچی خوابیں آئیں گی۔ مؤمن کا خواب نبوّت کا چھیالیسواں حصّہ ہے۔ (حضور علیہ السلام دعویٰ نبوّت کے بعد ۲۳ سال زندہ رہے اور وحی کا آغاز بصورت رؤیا چھ ماہ کا عرصہ رہا۔ گویا چھیالیس ششماہیاں نبوّت کی ہوئیں اس طرح رؤیا چھیالیسواں نبوّت کا بنا۔)

وحی والہام سے متعلق احادیث پر تبصرہ

(۱) حَدِيْثُ "لَا وَحْيَ بَعْدَ مَوْتِيْ" بَاطِلٌ وَمَا اشْتُهِرَ اَنَّ جِبْرِيْلَ لَا يَنْزِلُ اِلَى الْاَرْضِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ لَا اَصْلَ لَهٗ

(رُوح المعانی جلد ۷ صفحہ ۶۵)

ترجمہ : حدیث ''لَا وَحْيَ بَعْدَ مَوْتِيْ'' باطل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ جبریلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زمین پر نازل نہیں ہوگا۔ اس کی بھی کوئی اصل بنیاد نہیں ہے۔

(۲) اِنَّ كَلَامَهٗ سُبْحَانَهٗ (وَتَعَالٰى) مَعَ الْبَشَرِ قَدْ يَكُوْنُ شِفَاهًا وَذٰلِكَ الْاَفْرَادُ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَقَدْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ لِبَعْضِ الْكُمَّلِ مِنْ مُّتَابِعِيْهِمْ ...... وَاِذَا اَكْثَرَ هٰذَا الْقِسْمُ مِنَ الْكَلَامِ مَعَ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ سُمِّيَ مُحَدَّثًا۔

(مکتوبات امام ربّانی مجدد الف ثانی مکتوب ۵۱، جلد ۲، صفحہ ۹۹)

ترجمہ : اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا بشر سے کلام کرنا کبھی تو رُوبرو ہوتا ہے اور یہ افراد انبیاء میں سے ہوتے ہیں اور کبھی یہ انبیاء کے متّبعین میں سے کامل افراد کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جب کسی شخص کے ساتھ اس نوعیت کے کلام میں کثرت پیدا ہو تو وہ محدّث کہلاتا ہے۔

(۳) اَلنَّبِيُّ الَّذِيْ لَا شَرْعَ لَهٗ فِيْمَا يُوْحٰى اِلَيْهِ بِهٖ هُوَ رَأْسُ الْاَوْلِيَاءِ ......
...... وَهٰؤُلَاءِ هُمُ الْاَنْبِيَاءُ الْاَوْلِيَاءُ وَاَمَّا الْاَنْبِيَاءُ الَّذِيْنَ لَهُمُ الشَّرَائِعُ فَلَا بُدَّ مِنْ تَنَزُّلِ الْاَرْوَاحِ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ بِالْاَمْرِ وَالنَّهْيِ۔

(فتوحات مکّیہ باب ۷۳، سوال نمبر ۵۷)

ترجمہ : اور وہ نبی جن کے ساتھ ان کے الہامات میں شریعت نہیں ہوتی وہ رأس الاولیاء ہوتے ہیں ...... یہ لوگ انبیاء الاولیاء ہوتے ہیں۔ اور جن انبیاء کے ساتھ شریعت ہوتی ہے۔ ضروری ہے کہ ان کے قلوب پر جبریل اور فرشتے امر و نہی لے کر نازل ہوں۔

(۴) يَسۡتَحِيۡلُ اَنۡ يَّنۡقَطِعَ خَبۡرُ اللّٰهِ وَاَخۡبَارُهٗ مِنَ الۡعَالَمِ اِذۡ لَوِ انۡقَطَعَ لَمۡ يَبۡقَ لِلۡعَالَمِ غِذَاءٌ يَتَغَذّٰى بِهٖ بَقَاءُ وَجُوۡدِهٖ۔

(فتوحات مکیہ باب ۷۳ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰)

ترجمہ : یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عالم کیلئے اخبار منقطع ہوجائیں۔ کیونکہ اگر یہ منقطع ہوجائیں تو کائنات کے وجود کی بقاء کے لئے (رُوحانی) غذا باقی نہیں رہے گی۔

(۵) اَلۡمُرَادُ مِنۡ حَدِيۡثِ لَمۡ يَبۡقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الۡمُبَشِّرَاتُ اَنَّهَا لَمۡ تَبۡقَ عَلَى الۡعُمُوۡمِ وَاِلَّا فَالۡاِلۡهَامُ وَ كَشۡفُ الۡاَوۡلِيَاءِ مَوۡجُوۡدٌ۔

(حاشیہ علامہ سندھی بر ابن ماجہ صفحہ ۲ ۲۳۲ مصری)

ترجمہ : حدیث لَمۡ يَبۡقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الۡمُبَشِّرَاتُ سے مُراد یہ ہے کہ نبوّت عمومی طور پر باقی نہ رہے ورنہ الہام اور کشف الاولیاء تو موجود رہتے ہیں۔

(۶) مَا ارۡتَفَعَتِ النُّبُوَّةُ بِالۡكُلِّيَّةِ وَلِهٰذَا قُلۡنَا اِنَّمَا ارۡتَفَعَتۡ نُبُوَّةُ التَّشۡرِيۡعِ۔

(فتوحات مکیہ باب ۷۳ جلد ۲ صفحہ ۲۴)

ترجمہ : نبوّت مکمل طور پر نہیں اُٹھی۔ اسی لئے ہم نے کہا ہے کہ صرف نبوّتِ تشریعی ہی اُٹھ گئی ہے۔

(۷) فَاِنَّ النُّبُوَّةَ الَّتِيۡ انۡقَطَعَتۡ بِوُجُوۡدِ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هِيَ نُبُوَّةُ التَّشۡرِيۡعِ

(فتوحات مکیہ باب ۷۳ جلد ۲ صفحہ ۳)

ترجمہ : جو نبوّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی وجہ سے منقطع ہوئی ہے وہ تشریعی نبوت ہے۔

(۸) فَالنُّبُوَّةُ سَارِيَةٌ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيَامَةِ فِي الۡخَلۡقِ وَاِنۡ كَانَ التَّشۡرِيۡعُ قَدِ انۡقَطَعَ فَالتَّشۡرِيۡعُ جُزۡءٌ مِنۡ اَجۡزَاءِ النُّبُوَّةِ

(فتوحات مکیہ باب ۷۳ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰)

ترجمہ : نبوّت قیامت کے دن تک مخلوق میں جاری ہے اگرچہ تشریعی نبوّت منقطع ہوگئی

ہے۔تشریعی نبوّت،نبوّت کا ایک جُزء ہے۔

(۹) پس حدیث ۹۶۹ کا مطلب یہ ہے کہ نبوّت کے دوؔ حصّے ہوتے ہیں ایک حصّہ احکام شریعت پر مشتمل ہوتا ہے جو ختم ہو چکا ہے اور دوسرا حصّہ مبشّرات اور اخبار غیبیہ پر مشتمل ہوتا ہے جو قیامت تک اُمّتِ محمّدؐیہ میں جاری ہے۔ حدیث میں رؤیا کا ذکر بطور مثال ہے اور صرف سمجھانے کیلئے ہے کیونکہ یہ عام ہے پس اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ صرف رؤیاءِ صالحہ ہی باقی رہ گئے ہیں اور اخبارِ غیبیہ اور مبشرات کی دوسری اقسام اب باقی نہیں رہیں۔ الہام، کشف، وحی، فرشتوں کا نزول اور بالمشافہ کلام یہ سب قسمیں اب بھی باقی ہیں جو خواص امّت کا نصیبہ ہیں شیخ ابن عربی نے ایسے خواصِ امّت کا نام انبیاء اولیاء رکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امّتی نبی کی اصطلاح استعمال فرمائی ہے نیز حدیث ۹۶۹ سے بھی یہ ثابت ہے کہ رؤیا صالحہ کے علاوہ مبشرات اور وحی کی دوسری اقسام بھی باقی ہیں۔ اسی طرح حدیث نمبر ۹۲۸ میں بھی یہ وضاحت موجود ہے کہ آنے والے مسیح کو وحی ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے امور غیبیہ کا علم دیا جائے گا۔ پس وحی کا صرف شریعت والا حصّہ ختم ہوا ہے۔ باقی اقسام حسبِ سابق ہیں۔

اُمّت محمدؐیہ اور اُمّتی نبی

۱۷۹ــــــ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَغَرِّ مَوْلَی الْجُھَنِیِّیْنَ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّھُمَا سَمِعَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ : صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ الْاَنْبِیَآءِ وَاِنَّ مَسْجِدَہٗ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ، قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ : لَمْ نَشُکَّ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ کَانَ یَقُوْلُ عَنْ حَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا ذٰلِکَ أَنْ نَسْتَثْبِتَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ عَنْ ذٰلِکَ الْحَدِیْثِ حَتّٰی اِذَا تُوُفِّیَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ تَذَاکَرْنَا ذٰلِکَ وَتَلَاوَمْنَا أَنْ لَّا نَکُوْنَ کَلَّمْنَا أَبَا ھُرَیْرَۃَ فِیْ ذٰلِکَ حَتّٰی یُسْنِدَہٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَ سَمِعَہٗ مِنْہُ فَبَیْنَا نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ جَالَسَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَکَرْنَا ذٰلِکَ الْحَدِیْثَ وَالَّذِیْ فَرَّطْنَا فِیْہِ مِنْ نَّصِّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْہُ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ : أَشْھَدُ أَنِّیْ سَمِعْتُ أَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : فَاِنِّیْ آخِرُ الْاَنْبِیَآءِ وَاِنَّ مَسْجِدِیْ آخِرُ الْمَسَاجِدِ۔

(مسلم کتاب الحج باب فضل الصلٰوۃ بمسجدی مکۃ والمدینۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھنا مسجد الحرام کے سوا باقی مساجد میں ہزار نماز پڑھنے سے افضل ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء میں سے آخری نبی ہیں اور آپؐ کی مسجد تمام مساجد میں سے آخری مسجد ہے یعنی آئندہ تمام مساجد آپؐ کی مسجد کے تابع ہوں گی۔

۹۷۲۔۔۔۔(ل)عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَآءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْيَانُهٗ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهٖ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ فَكُنْتُ اَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِیَ الْبُنْيَانُ وَخُتِمَ بِیَ الرُّسُلُ وَفِیْ رِوَايَةٍ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ۔ (بخاری کتاب المناقب باب خاتم النبیین ۔ مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۲۸ ۔ ترمذی جلد ۲ صفحہ ۵۴۴ ۔ مشکوۃ صفحہ ۵۱۱)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور سابقہ نبیوں کی مثال اس محل کی طرح ہے جس کی تعمیر بڑے خوبصورت انداز میں ہوئی لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ۔ لوگ اس محل کو گھوم پھر کر دیکھتے اور اس کی خوبصورتی پر حیران ہوتے لیکن دل میں کہتے یہ اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی گئی پس میں ہوں جس نے اس اینٹ کی جگہ کو پُر کیا۔ میرے ذریعہ یہ عمارت تکمیل میں اعلیٰ اور حُسن میں بے مثال ہوگئی ہے اسی لئے مجھے رسولوں کا خاتم بنایا گیا ہے ۔ ایک اور روایت ہے کہ حضور نے فرمایا وہ اینٹ میں ہوں اور نبیوں کا خاتم ہوں۔

۹۷۲—(ب) كُنْتُ مَكْتُوْبًا عِنْدَ اللهِ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَاَنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ طِيْنِهٖ۔ (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۱۲۷، کنزل العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس وقت سے خاتم النبیین لکھا گیا ہوں جبکہ ابھی آدم کو گارے اور پانی سے ٹھوس شکل دی جارہی تھی یعنی اس کی ساخت کی تیاریاں ہورہی تھیں۔

۹۷۳— عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔ (ابوداؤد کتاب الفتن)

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امّت میں تیس[۳۰] جھوٹے خروج کریں گے وہ سب کے سب دعویٰ کریں گے کہ وہ نبی ہیں حالانکہ مَیں خاتم النبیین ہوں (میرے بعد میری پیروی سے آزاد مستقل یا نئی شریعت لانے والا) کوئی نبی نہیں۔

۹۷۴—فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ وَدَجَّالُوْنَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ مِنْهُمْ اَرْبَعَةٌ نِسْوَةٌ وَاِنِّيْ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔ (کنزل العمال جلد ۷، صفحہ ۱۷۰)

میری امّت میں ستائیس[۲۷] جھوٹے دجّال ہوں گے جن میں سے چار[۴] عورتیں ہوں گی حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۹۷۵— عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ مُسَيْلَمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلَ

يَقُوْلُ: إِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدُ نِالْاَمْرَ مِنْ بَعْدِهٖ تَبِعْتُهٗ فَقَدِمَهَا فِيْ بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِنْ قَوْمِهٖ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِيْ يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيْدَةٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلَمَةَ فِيْ اَصْحَابِهٖ قَالَ: لَوْ سَأَلْتَنِيْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ أَتَعَدّٰى أَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَاِنِّيْ لَأَرَاكَ الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْكَ مَا اُرِيْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيْبُكَ عَنِّيْ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ أُرَى الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْكَ مَا اُرِيْتُ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِيْ يَدَيَّ سُوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِيْ شَأْنُهُمَا فَأُوْحِيَ اِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِيْ فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَالْاٰخَرُ مُسَيْلَمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ۔ (مسلم کتاب الرؤیا باب الرؤیا النبیؐ صفحہ ۵۳ جلد ۲-۲) وبخاری)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ مسیلمہ کذّاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مدینہ آیا اور آ کر کہا اگر محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے بعد مجھے حکومت سونپ جائیں تو میں آپ کی متابعت کروں گا۔ اس کے قبیلے کے کافی لوگ اس کے ساتھ تھے (اور بڑے رُعب داب سے وہ مدینہ میں ٹھہرا ہوا تھا)۔ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے۔ ثابت بن قیس بن شماس آپؐ کے ساتھ تھے۔ حضورؐ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک پتلی سی چھڑی تھی اس وقت

مسیلمہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ حضوؐر نے مسیلمہ سے کہا اگر تُو مجھ سے یہ پتلی چھڑی مانگے تو یہ بھی میں تجھے نہیں دوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے بچ نہیں سکے گا اور اگر پیچھے ہٹے گا تو اللہ تعالیٰ تیری کونچیں کاٹ ڈالے گا۔ مجھے تیرے انجام کے بارہ میں بہت کچھ دکھایا گیا ہے۔ یہ ثابتؓ میری طرف سے تیرے سوالوں کا جواب دیں گے۔ اس کے بعد آپؐ واپس چلے گئے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہؓ سے حضوؐر کے اس ارشاد کے بارہ میں پوچھا کہ ''مجھے تیرے بارہ میں بہت کچھ دکھایا گیا ہے'' اس کے کیا معنی ہیں۔ ابوہریرہؓ نے مجھے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا یہ خواب بیان کیا تھا کہ ایک دفعہ جب میں سویا ہوا تھا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہیں۔ مجھے اس کی فکر ہوئی تو میری طرف خواب میں ہی وحی کی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ اُڑ گئے۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ میرے بعد دو[۲] جھوٹے کذّاب بغاوت کریں گے۔ چنانچہ راوی وضاحت کرتے ہیں کہ بعد میں یہ حقیقت کھلی کہ ان میں سے ایک اَسوَد عنسی تھا جس نے صنعاء یمن میں خروج کیا اور دوسرا مسیلمہ کذّاب جس نے یمامہ میں بغاوت کی طرح ڈالی۔

۹۷۶۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ : اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيْ اِلَّا اَنَّهٗ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْنَدٍ اِلَّا اَنَّكَ لَسْتَ

بِنَبِيٍّ ۔ (بخاری کتاب الفضائل باب فضائل علی بن ابی طالب۔ مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل علی بن ابی طالب، کتاب المغازی باب غزوۃ تبوک۔ مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۱۳۳۔ طبقات ابن سعد صفحہ ۱۵)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت علیؓ سے فرمایا میرے ہاں تیری منزلت وہی ہے جو موسیٰؑ کے ہاں ہارون کی تھی لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ایک اور روایت میں ہے البتہ تُو نبی نہیں ہے۔

۹۷۷۔۔۔۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهٗ نَبِيٌّ وَاِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِیْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَآءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اَوْفُوْا بِبَيْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَآئِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ ۔

(بخاری کتاب المناقب باب ما ذکر عن بنی اسرائیل۔ مسلم و مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۹۷)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل کی سرداری اور حکومت انبیاء کے سپرد ہوتی تھی۔ جب بھی کوئی نبی فوت ہوتا تو اس کا قائم مقام دوسرا نبی بھیج دیا جاتا (جو اپنے احکام جاری کرتا) لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں (جو اپنے احکام جاری کرے) بلکہ میرے بعد (میرے ہی احکام کی پیروی کرنے والے) خلفاء ہوں گے اور فساد کے زمانہ میں بعض اوقات ایک سے زیادہ لوگ خلافت کا دعویٰ کرنے والے ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا ایسی صورت میں آپؐ کا کیا حکم ہے۔ آپؐ نے فرمایا

جس کی پہلے بیعت کرو اس کی بیعت کے عہد کو نبھاؤ اور اُسے اُسکا حق دو۔ خود خلفاء اللہ تعالیٰ کے حضور ذمّہ دار ہیں وہ ان سے ان کے فرائض کے متعلق پوچھے گا کہ انہوں نے اپنی ذمہ داریوں کو کس طرح ادا کیا ہے۔

۹۷۸ــــ عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : تَکُونُ النُّبُوَّۃُ فِیْکُمْ مَا شَآءَ اللہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللہُ تعالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ مَا شَآءَ اللہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللہُ تَعالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا عَاضًّا فَتَکُوْنُ مَا شَآءَ اللہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللہُ تعالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیَّۃً فَیَکُوْنُ مَا شَآءَ اللہُ اَنْ یَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللہُ تَعالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ

(مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۲۷۳، مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ قائم ہوگی پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اُٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دَور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دَور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

٩٧٩ــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَيْهِ وَقَالَ : اِنَّ لَهٗ مَرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيْقًا نَبِيًّا وَلَوْ عَاشَ لَعُتِقَتْ اَخْوَالُهُ الْقِبْطُ وَمَا اسْتَرَقَّ قِبْطِيٌّ۔

(ابن ماجه کتاب الجنائز باب ماجاء فی الصلٰوۃ علی ابن رسول الله صلی الله علیه وسلّم وذکر وفاته جلد ١ صفحه ٢٣٧ مطبع علمیه ١٣١٣ھ)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیمؑ فوت ہوئے تو آپؐ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور فرمایا اگر میرے بیٹے ابراہیم زندہ رہتے تو وہ صدیق (یعنی سچ کا پرچار کرنے والے) نبی ہوتے اوران کے ننھیال جو مصری قبطی ہیں (کفر کی) غلامی سے رہائی پاتے۔

٩٨٠ــــ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُمِّهٖ مَارِيَّةَ فَجَآءَتْهُ وَغَسَلَتْهُ وَ كَفَّنَتْهُ وَخَرَجَ بِهٖ وَخَرَجَ النَّاسُ مَعَهٗ فَدَفَنَهٗ وَاَدْخَلَ النَّبِيُّ يَدَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ فَقَالَ : اَمَا وَاللهِ اِنَّهٗ لَنَبِيٌّ اِبْنُ نَبِيٍّ۔

(تاریخ الکبیر لابن عساکر جلد ١ صفحه ٢٩٥، الفتاوی الحدیثیة لابن حجر الهیثمی صفحه ١٢٥)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیمؑ فوت ہوئے تو آپؐ نے ان کی والدہ ماریہؓ کو جنازہ تیار کرنے کا پیغام بھیجا۔ چنانچہ انہوں نے صاحبزادہ ابراہیمؑ کو غسل دیا، کفن پہنایا، حضور علیہ السلام اپنے صحابہؓ کے ساتھ جنازہ باہر لائے۔ قبرستان میں دفن کیا اور

پھر قبر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا خدا کی قسم یہ نبی ہے نبی کا بیٹا ہے۔

۹۸۱۔(الف)۔ اَبُوْبَکْرٍ خَیْرُ النَّاسِ بَعْدِیْ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیٌّ۔

(جامع الصغیر صفحہ ۵ وکنوز الحقائق حاشیہ جامع الصغیر صفحہ ۷ مصری، کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۳۷، ۱۳۸)

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوبکرؓ اس اُمّت میں سب سے افضل ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی مبعوث ہو۔

(ب) قَالَ عَلِیٌّ اِنِّیْ لَمْ اَرَ زَمَانًا خَیْرَ الْعَامِلِ مِنْ زَمَانِکُمْ هٰذَا اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ زَمَانٌ مَعَ نَبِیٍّ۔ (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۲۷)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ تمہارے اس زمانہ سے بہتر زمانہ اچھے اثرات کے لحاظ سے مجھے نظر نہیں آتا البتہ اگر کوئی نبی آئے تو اس کے زمانہ کی برکات کی اور بات ہے۔

۹۸۲۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فِیْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللهَ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا۔ (ابوداؤد کتاب الملاحم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایسا مجدّد بھیجے گا جو اس اُمّت کے دین کی تجدید کرے گا۔ یعنی امّت میں جو بگاڑ پیدا ہو گیا ہوگا اس کی اصلاح کرے گا اور دین کی رغبت اور اس کے لئے قربانی کے جذبہ کو بڑھا دے گا۔

۹۸۳۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ کَانَ نَبِیٌّ بَعْدِیْ لَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (ترمذی کتاب المناقب مناقب عمرؓ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے بعد کسی نبی کے آنے کی ضرورت ہوتی تو عمرؓ نبی ہوتے (یعنی حضرت عمرؓ میں ملکاتِ نبوّت اور فیضِ رسالت موجود ہیں۔ بعض نے بعدی کے معنے ''میری بجائے'' کئے ہیں)

۹۸۴—— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِّنَ الْاُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَّكُ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ۔ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: مُحَدَّثُوْنَ: اَيْ مُلْهَمُوْنَ۔ (بخاری کتاب المناقب باب مناقب عمرؓ جلد ۱ صفحہ ۵۲۱)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلی اُمّتوں میں محدَّث ہوا کرتے تھے یعنی وہ الہام الٰہی سے سرفراز ہوتے تھے۔ میری امّت میں جو محدَّث ہوں گے ان میں حضرت عمرؓ بھی شامل ہیں ابن وہب کہتے ہیں کہ محدَّث سے مراد ملہم یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام پانے والے ہیں۔

۹۸۵—— عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُوْنَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنُوْا اَنْبِيَآءَ فَاِنْ يَّكُنْ مِنْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَعُمَرُ۔ (بخاری کتاب المناقب مناقب عمر جلد ۱ صفحہ ۵۲۱)

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے

بنی اسـرائیل میں ایسے لوگ تھے جن سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا تھا۔ بغیر اس کے کہ وہ (مستقل) نبی ہوتے۔ میری اُمّت میں حضرت عمرؓ اسی درجہ کی شخصیت ہیں۔

۹۸۶ --- قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِيَآءِ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ ۔ (۱ - المقاصد الحسنه فِیْ بیان کثیر من الاحادیث المشتهرة علی الْاَلسِنَة صفحه ۲۸۶۔ ۲ - مکتوبات امام ربّانیؒ دفتر اوّل حصه چهارم صفحه ۱۲ مطبع مجددی منشی نبی بخش واقع امر تسر ۱۳۲۹ھ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امّت کے علماء (جو ربّانی ہیں) بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح (بلند مقام رکھتے) ہیں۔

۹۸۷ ـــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَيْنَمَا مُوْسٰى يَمْشِیْ ذَاتَ يَوْمٍ فِی الطَّرِيْقِ فَنَادَاهُ الْجَبَّارُ يَا مُوْسٰى ! فَالْتَفَتَ يَمِيْنًا وَشِمَالًا ثُمَّ نَادَاهُ الثَّانِيَةَ يَا مُوْسَى بْنَ عِمْرَانَ ! فَالْتَفَتَ فَلَمْ يَرَ اَحَدًا فَارْتَعَدَتْ فَرَائِصُهٗ ثُمَّ نُوْدِیَ الثَّالِثَةَ يَا مُوْسَى بْنَ عِمْرَانَ ! اِنِّیْ اَنَا اللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَقَالَ : لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ فَخَرَّ لِلّٰهِ سَاجِدًا فَقَالَ ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُوْسٰى ! فَرَفَعَ رَأْسَهٗ ، فَقَالَ يَا مُوْسٰى اَحْبَبْتُ اَنْ تَسْكُنَ فِیْ ظِلِّ عَرْشِیْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ يَا مُوْسٰى كُنْ لِلْيَتِيْمِ كَالْاَبِ الرَّحِيْمِ وَكُنْ لِلْاَرْمَلَةِ كَالزَّوْجِ الْعَطُوْفِ يَا مُوْسَى بْنَ عِمْرَانَ اِرْحَمْ تُرْحَمْ يَا مُوْسَى بْنَ عِمْرَانَ كَمَا تُدِيْنُ تُدَانُ يَا مُوْسَى بْنَ عِمْرَانَ نَبِّئْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ لَقِيَنِیْ وَهُوَ جَاحِدٌ بِاَحْمَدَ اَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَلَوْ كَانَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِیْ وَمُوْسٰى كَلِيْمِیْ قَالَ وَمَنْ اَحْمَدُ قَالَ يَا مُوْسٰى وَعِزَّتِیْ

وَجَلَالِیْ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَکْرَمَ عَلَیَّ مِنْہُ کَتَبْتُ اسْمَہٗ مَعَ اسْمِیْ فِی الْعَرْشِ قَبْلَ اَنْ اَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ بِاَلْفَیْ اَلْفِ سَنَۃٍ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ اِنَّ الْجَنَّۃَ لَمُحَرَّمَۃٌ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِیْ حَتّٰی یَدْخُلَھَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُمَّتُہٗ قَالَ مُوْسٰی: وَمَنْ اُمَّتُہٗ؟ قَالَ: اَلْحَمَّادُوْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ صُعُوْدًا وَھُبُوْطًا وَعَلٰی کُلِّ حَالٍ یَشُدُّوْنَ اَوْسَاطَھُمْ وَیُطَھِّرُوْنَ اَطْرَافَھُمْ صَآئِمُوْنَ بِالنَّھَارِ رُھْبَانٌ بِاللَّیْلِ اَقْبَلُ مِنْھُمُ الْیَسِیْرَ وَاُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ بشَھَادَۃِ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ قَالَ مَوْسٰی: یَارَبِّ اجْعَلْنِیْ نَبِیَّ تِلْکَ الْاُمَّۃِ، قَالَ نَبِیُّھَا مِنْھَا، قَالَ: فَاجْعَلْنِیْ مِنْ اُمَّتِہٖ، قَالَ: اسْتَقْدَمْتَ وَاسْتَأْخَرَ سَاَجْمَعُ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ فِیْ دَارِ الْجَلَالِ۔

(الخصائص الکبرٰی للسیوطی جلد ۱ صفحہ ۱۲ بحوالہ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم المواھب اللدنیۃ صفحہ ۴۲۵، المھداۃ الی من یزید العلم علی احادیث المشکٰوۃ صفحہ ۳۳۷، مؤلفہ مولوی سید نور الحسن خان ابن نواب صدیق حسن خان۔ نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صفحہ ۲۶۳ مؤلفہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن حضرت موسیٰؑ کہیں جا رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آواز دی۔ اے موسیٰ! حضرت موسیٰؑ نے آواز سن کر دائیں بائیں دیکھا انہیں کوئی نظر نہ آیا۔ پھر دوسری دفعہ ان کو آواز آئی۔ اے موسیٰ بن عمران! اس پر پھر انہوں نے دوبارہ ادھر اُدھر دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ اس سے موسیٰؑ ڈر گئے۔ کندھے کا گوشت کانپنے لگا یعنی جسم میں جھرجھری سی محسوس ہوئی کہ نہ معلوم کہاں

سے یہ آواز آرہی ہے۔ تیسری دفعہ پھر آواز آئی۔ اے موسیٰ! میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس پر موسیٰؑ لبّیک لبّیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! اپنا سر اٹھا۔ حضرت موسیٰؑ نے سجدے سے سر اٹھایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰ! میں چاہتا ہوں کہ تُو میرے عرش کے سایہ کے نیچے آرام کرے جس دن میرے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔ اس لئے تم یتیم کے لئے مہربان باپ کی طرح بن جاؤ بیوہ کے لئے محبّت کرنے والے خاوند کی طرح ہو جاؤ۔ اے موسیٰ! رحم کرتا کہ تجھ پر رحم کیا جاوے۔ اے موسیٰ! جیسا تو کرے گا ویسا بھرے گا۔ اے موسیٰ بنی اسرائیل کو بتادو کہ جو بھی میرے پاس اس حال میں آئے گا کہ اس نے حضرت احمد علیہ السلام کا انکار کیا ہوگا تو میں اسے دوزخ میں ڈالوں گا۔ خواہ وہ میرے خلیل ابراہیم ہی کیوں نہ ہوں یا میرے کلیم موسیٰ ہی کیوں نہ ہوں۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا یہ احمد کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰ! مجھے اپنی عزّت اور جلال کی قسم! مخلوق میں سے مجھے اس سے زیادہ پیارا کوئی نہیں لگتا میں نے اس کا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھ لکھ دیا ہے۔ میں نے آسمان و زمین، شمس و قمر کے پیدا کرنے سے بیس لاکھ سال پہلے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ لکھ دیا تھا۔ مجھے اپنی عزّت و جلال کی قسم! محمد اور اس کی امّت سے پہلے کسی کو جنّت میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دوں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا اس عظمت اور جلال والے نبی کی امّت میں کیسے لوگ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ حمد کرنے والے ہوں گے۔ وہ بلندیوں پر چڑھتے اور

اترتے اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے، دین کی خدمت کے لئے ہر وقت کمربستہ رہیں گے۔ ان کے پہلو پاکیزہ ہوں گے، دن کو روزہ رکھیں گے اور راتیں رہبانیت کی حالت میں گزاریں گے میں ان سے تھوڑا عمل بھی قبول کرلوں گا۔صرف لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کی شہادت دینے پران کو جنّت میں لے جاؤں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا۔اے میرے ربّ! مجھے اس اُمّت کا نبی بنادے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس امّت کا نبی اسی اُمّت میں سے ہوگا۔پھر موسیٰؑ نے کہا مجھے اس اُمّت کا ایک فرد ہی بنادیجئے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔تیرا زمانہ پہلے ہے، وہ نبی بعد میں آئے گا۔اس لئے تو اس نبی کا امّتی بھی نہیں بن سکتا۔البتہ اگلے جہان میں دارالجلال اور جنّت الفردوس میں اس نبی کی معیّت تجھے عطا کروں گا۔

۹۸۸۔۔۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَتَنْفِقَنَّ كُنُوْزَهُمَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

(بخاری کتاب الایمان والنذر باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد ۲ صفحہ ۹۸۱)

حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہ قیصر روم ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد اس شان کا کوئی اور قیصر نہیں ہوگا۔اور جب یہ کسریٰ شاہِ ایران ہلاک ہوگا تو اس کے بعد اس شان کا کوئی اور کسریٰ نہیں ہوگا۔یعنی تمہارے ذریعہ ان سلطنتوں کی شان وشوکت مٹادی جائے گی۔اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم ان بادشاہوں کے خزانوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کروگے۔

۹۸۹ــــ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : خَيْرُكُمْ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ، قَالَ عِمْرَانُ : فَمَا أَدْرِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ، ثُمَّ يَكُوْنُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ ، وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ ، وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فضل الصحابہ ثم الّذین یلونہم ثم الذین یلونہم)

حضرت عمرانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر لوگ میرے زمانہ کے ہیں پھر وہ جواُن کے بعد آئیں گے۔عمرانؓ کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ آپؐ نے دو دفعہ یا تین دفعہ فرمایا۔بہر حال آپؐ نے اس کے بعد فرمایا ان لوگوں کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو بن بلائے گواہی دیں گے۔خیانت کے مرتکب ہوں گے دینداری چھوڑ دیں گے، نذریں مان کر پوری نہیں کریں گے عہد کے پابند نہ رہیں گے اور عیش وآرام کی وجہ سے موٹا پا ان پر چڑھ جائے گا۔ یا رہبانیت اور ترکِ فرائض کی طرف ان کا رجحان بڑھ جائے گا اور آہستہ آہستہ تقاضۂ حالات سے غافل ہو جائیں گے۔

۹۹۰ــــ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : سَأَلْتُ رَبِّيْ عَنِ اخْتِلَافِ أَصْحَابِيْ مِنْ بَعْدِيْ فَأَوْحٰى اِلَيَّ : يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَكَ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَآءِ بَعْضُهَا اَقْوٰى مِنْ بَعْضٍ وَلِكُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَيْءٍ مِمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِيْ عَلٰى هُدًى ، قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمْ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ ۔ (مشکوٰۃ کتاب المناقب مناقب الصحابۃ صفحہ ۵۵۴ بحوالہ زرین)

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ میں نے اپنے صحابہ کے اختلاف کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی۔ اے محمّد! تیرے صحابہ کا میرے نزدیک ایسا مرتبہ ہے جیسے آسمان میں ستارے ہیں۔ بعض بعض سے روشن تر ہیں۔ لیکن نُور ہر ایک میں موجود ہے۔ پس جس نے تیرے کسی صحابی کی پیروی کی۔ میرے نزدیک وہ ہدایت یافتہ ہوگا۔ حضرت عمرؓ نے یہ بھی کہا کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں۔ ان میں سے جس کی بھی تم اقتداء کرو گے، ہدایت پا جاؤ گے۔

۹۹۱۔۔۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِيْ وَمَنْ آذَانِيْ فَقَدْ آذَى اللّٰهَ مَنْ آذَى اللّٰهَ يُوْشِكُ اَنْ يَّأْخُذَهٗ ۔ (ترمذی کتاب المناقب عن رسول اللہ)

حضرت عبد اللہ بن مغفلؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے کام لینا، انہیں طعن وتشنیع کا نشانہ نہ بنانا۔ جو شخص ان سے محبت کرے گا تو وہ دراصل میری محبّت کی وجہ سے کرے گا۔ اور جو شخص ان سے بُغض رکھے گا دراصل وہ مجھ سے بغض کی وجہ سے اُن سے بُغض رکھے گا۔ جو شخص ان کو دُکھ دے گا اس نے مجھ کو دُکھ دیا اور جس نے مجھے دُکھ دیا اُس نے اللہ کو دکھ دیا۔ اور جس نے اللہ کو دُکھ دیا اور ناراض کیا تو ظاہر ہے وہ اللہ کی گرفت میں ہے۔

۹۹۲ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَ کُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیْفَهٗ۔

(ابن ماجہ باب فضل اهل بدر صفحہ ۱۵)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب کو بُرا بھلا مت کہنا نہ ان کے کسی اقدام پر تنقید کرنا۔ خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خیرات کرو تو بھی تمہیں اتنا ثواب واجر نہیں ملے گا جتنا انہیں ایک مُد یا اس کے نصف کے برابر خرچ کرنے پر ملا تھا۔

۹۹۳ــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَیْنِ فَحِزْبٌ فِیْهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِیَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ اُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ قَدْ عَلِمُوْا حُبَّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيْدُ أَنْ يُّهْدِيَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَهَا حَتّٰى اِذَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَكَلَّمَ حِزْبُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُّهْدِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِهٖ إِلَيهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ بُيُوْتِ نِسَائِهٖ فَكَلَّمَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَاقَالَ لِيْ شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا فَكَلِّمِيْهِ قَالَتْ فَكَلَّمَتْهُ حِيْنَ دَارَ اِلَيْهَا اَيْضًا فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَاقَالَ لِيْ شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيْهِ حَتّٰى يُكَلِّمَكِ فَدَارَ اِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِيْ وَاَنَا فِيْ ثَوْبِ امْرَأَةٍ اِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَالَتْ : اَتُوْبُ اِلَى اللهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ اِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللهَ الْعَدْلَ فِيْ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ اَلَا تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى فَرَجَعَتْ اِلَيْهِنَّ فَاَخْبَرَتْهُنَّ فَقُلْنَ ارْجِعِيْ اِلَيْهِ فَاَبَتْ اَنْ تَرْجِعَ فَاَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ فَأَغْلَظَتْ وَقَالَتْ اِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللهَ الْعَدْلَ فِيْ بِنْتِ ابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتّٰى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا حَتّٰى اِنَّ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَنْظُرُ اِلٰی عَائِشَۃَ ھَلْ تَکَلَّمُ قَالَ فَتَکَلَّمَتْ عَائِشَۃُ تُرَدُّ عَلٰی زَیْنَبَ حَتّٰی اَسْکَتَتْھَا قَالَتْ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی عَائِشَۃَ وَقَالَ اِنَّھَا بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ۔

(بخاری کتاب الھبۃ باب من اھدی الی صاحبہ وتحرّی بعض نسائہ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے دو گروہ تھے ایک گروہ میں مَیں حفصہ، صفیہ اور سودہ اور دوسرے گروہ میں امّ سلمہ، زینب وغیرہ دوسری ساری بیویاں تھیں اور تمام مسلمانوں کو علم تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے زیادہ محبّت کرتے ہیں۔ اس وجہ سے جب کسی نے حضوؐر کو تحفہ دینا ہوتا تو وہ انتظار کرتا کہ حضوؐر کی باری عائشہ کے ہاں کب ہے۔ جب آپؐ میرے گھر ہوتے تو لوگ تحفے تحائف حضوؐر کو بھیجتے یہ باتیں دوسرے گروہ کو بُری لگتیں۔ آخر انہوں نے صلاح مشورہ کر کے یہ طے کیا کہ حضوؐر سے عرض کیا جائے کہ وہ لوگوں کو تلقین کریں کہ آپ جس بیوی کے گھر میں بھی ہوں تم وہاں تحائف بھیج سکتے ہو (عائشہ کے گھر کی کوئی خصوصیت نہیں) حضور علیہ السلام سے بات چیت کرنے کیلئے ان سب نے اُمّ سلمہ کو منتخب کیا کہ جب تمہارے یہاں حضوؐر کی باری ہو تو عرض کرو۔ جب اُمّ سلمہ نے حضوؐر سے اس سلسلہ میں گفتگو کی تو حضوؐر خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ دوسرے دن اُمّ سلمہ سے سب نے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حضوؐر سے بات ہوئی تھی لیکن حضوؐر نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس پر ان سب نے کہا کہ پھر عرض کرنا۔ حضوؐر کی باری جب اُمّ سلمہ کے ہاں آئی تو انہوں نے دوبارہ

عرض کیا لیکن حضوؐر نے پھر بھی کوئی جواب نہ دیا۔ جب انہوں نے ان سب کو بتایا
کہ حضوؐر نے کوئی جواب نہیں دیا تو ان سب نے مشورہ دیا کہ تم حضوؐر سے کہتی رہو
جب تک کہ حضور جواب نہ دیں۔ جب اُمّ سلمہ نے یہ باتیں سہ بارہ کیں تو حضوؐر
نے فرمایا اُمّ سلمہ عائشہ کی وجہ سے تم مجھے تکلیف کیوں دیتی ہو عائشہ کی شان ایسی
ہے کہ اس کے بستر کے علاوہ کسی اور بیوی کے بستر میں مجھے وحی نہیں ہوتی۔ یہ
جواب سن کر امّ سلمہ اپنی غلطی پر پچھتائیں اور حضوؐر سے معافی مانگی۔ پھر اس گروہ
نے حضرت فاطمہ کو اپنا نمائندہ بنا کر حضوؐر کے پاس بھیجا کہ جا کر کہو کہ آپؐ دوسری
بیویوں کے ساتھ بھی انصاف کیا کریں۔ جب فاطمہ نے یہ پیغام پہنچایا تو حضوؐر
نے فرمایا۔ اے بیٹی جس سے میں محبت کرتا ہوں کیا تم اس سے محبت نہیں کرتی؟
فاطمہ کہنے لگیں کیوں نہیں۔ میں اس سے محبّت کرتی ہوں جس سے آپؐ محبّت
کرتے ہیں۔ جب فاطمہ نے ان سب کو واپس جا کر بتایا تو انہوں نے کہا کہ تم
حضوؐر کی خدمت میں دوبارہ جاؤ۔ لیکن وہ آمادہ نہ ہوئیں۔ پھر ان سب نے زینب
کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا۔ زینب نے حضوؐر کے سامنے پُر زور طریقے سے
مطالبات پیش کئے اور کہا آپؐ کی بیویاں آپ کو خدا کا واسطہ دیکر انصاف کا
مطالبہ کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ صرف بنت ابن ابی قحافہ کو فوقیت نہ دیں اور باقیوں
کے ساتھ بھی اسی طرح محبّت کریں جس طرح اس کے ساتھ کرتے ہیں۔ زینب
نے اتنے جوش سے گفتگو کی کہ ان کی آواز بلند ہوگئی اور انہوں نے مجھے بھی اپنی
ملامت میں شامل کرلیا اور خوب بُرا بھلا کہا۔ حضور خاموشی سے یہ سب کچھ سنتے
رہے آخر میں نے زینب کو ایسا مسکت جواب دینا شروع کیا کہ وہ خاموش

ہو گئیں اور کچھ نہ بول سکیں۔ اس پر حضور نے مسکرا کر فرمایا آخر ابو بکر کی ہی تو بیٹی ہے یعنی کوئی اس کے حسن فہم اور دلائل کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

۹۹۴ــــ عَنْ اُمِّ هَانِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عَائِشَةُ لِيَكُنْ شَعَارُكِ الْعِلْمَ وَالْقُرْاٰنَ۔ (مسند الامام الاعظم کتاب العلم صفحہ ۲۰)

حضرت اُمّ ہانیؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ تمہارا شعار قرآن کریم اور علم ہو یعنی قرآن اور علم کے ساتھ تمہیں اس قدر محبّت ہونی چاہئے کہ اس سے زیادہ قریب اور پیاری چیز تمہیں کوئی نہ ہو۔ شعار اس لباس کو کہتے ہیں جو جسم کے ساتھ لگا رہے۔

۹۹۵ــــ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۔ (الاحزاب:۳۴) فِیْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِیٌّ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَجَلَّلَهٗ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ : اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلُ بَيْتِیْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا۔

قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ ؟ قَالَ اَنْتِ عَلٰى مَكَانِكِ وَاَنْتِ عَلٰى خَيْرٍ۔ (ترمذی ابواب التفسیر سورۃ الاحزاب جلد ۲ صفحہ ۱۵۲)

حضرت عمر بن ابی سلمہؓ جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب ہیں بیان کرتے ہیں کہ جب آیت کریمہ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ

الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَیۡتِ نازل ہوئی۔ اسوقت آپ اُمّ سلمہ کے گھر تھے حضور علیہ السلام نے حضرت فاطمہ، حسن، حسین کو بلوایا اور ان کو ایک چادر سے ڈھانپ دیا اور حضرت علیؓ حضور علیہ السلام کے پیچھے تھے حضورؐ نے ان کو بھی چادر کے نیچے لے لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھۡلُ بَیۡتِیۡ فَاذۡھِبۡ عَنۡھُمُ الرِّجۡسَ یعنی اے میرے اللہ یہ بھی میرے اہلِ بیت ہیں ان سے بھی ہر طرح کی رِجس دور فرما اور انہیں پاک وصاف فرما۔

حضرت امّ سلمہؓ کہنے لگیں۔ حضور میں بھی ان کے ساتھ ہولوں۔ اس پر حضور نے فرمایا تم تو پہلے ہی اس بہترین مقام پر فائز ہو (یعنی آیت کے مفہوم میں پہلے سے شامل ہو کیونکہ یہ آیت ازواج مطہرات کے ذکر کے ضمن میں ہی نازل ہوئی اور سیاق وسباق سے ظاہر ہے کہ ازواج مطہرات بطریقِ اولیٰ اور بلحاظ مفہوم بادِرالی الفہم اس آیت کی مصداق ہیں۔)

۹۹۶ــــ عَنۡ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ سُئِلَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مَنۡ آلُکَ[1] فَقَالَ : کُلُّ تَقِیٍّ ، وَتَلَا رَسُوۡلُ

---

[1] قِیۡلَ ھُمُ الۡاُمَّۃُ جَمِیۡعًا قَالَ النَّوَوِیُّ فِیۡ شَرۡحِ مُسۡلِمٍ وَھُوَ أَظۡھَرُھَا .... وَاِلَیۡہِ ذَھَبَ نِشۡوَانُ الۡحُمَیۡرِیۡ اِمَامُ اللُّغَۃِ وَمِنۡ شِعۡرِہٖ فِیۡ ذٰلِکَ۔

اٰلُ النَّبِیِّ ھُمۡ اَتۡبَاعُ مِلَّتِہٖ مِنَ الۡاَعَاجِمِ وَالسُّوۡدَانِ وَالۡعَرَبِ
لَوۡ لَمۡ یَکُنۡ آلُہٗ اِلَّا قَرَابَتُہٗ صَلَّی الۡمُصَلِّیۡ عَلَی الطَّاغِیۡ اَبِیۡ لَھَبٍ

ویدل علیٰ ذٰلک ایضا قول عبد المطلب من ابیات

وَانۡصُرۡ عَلٰی آلِ الصَّلِیۡبِ وَعَابِدِیۡہِ الۡیَوۡمَ آلَکَ - المراد بآل الصلیب اتباعہ

(نیل الاوطار باب ما یستدل بہ علی تفسیر الہ المصلی علیہم جلد ۲ صفحہ ۲۸۵)

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ۔
(المعجم الصغیر للطبرانی باب الجیم من اسم جعفر صفحہ۱۱۵ ودر منثور جلد۳ صفحہ ۱۸۳ الشفاء لقاضی عیاض، فصل فی الاختلاف فی الصّلٰوۃ علی غیر النبی۔ نیل الاوطار جلد۲ صفحہ۲۸۵، کشف الغمہ باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد۱ صفحہ۱۹۶)

حضرت انسؓ کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپؐ کی آل سے کیا مُراد ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہر نیک اور متّقی آدمی میری آل میں شامل ہے۔

۹۹۷ــــ(ل) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشَرَۃَ رَھْطٍ عَیْنًا سَرِیَّۃً وَاَمَّرَ عَلَیْھِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالْھَدَأۃِ بَیْنَ عُسْفَانَ وَمَکَّۃَ ، ذُکِرُوْا لِحَیٍّ مِنْ ھُذَیْلٍ یُقَالُ لَھُمْ بَنُوْ لِحْیَانَ فَنَفَرُوْا لَھُمْ بِقَرِیْبٍ مِّنْ مِائَۃِ رَجُلٍ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا اٰثَارَھُمْ۔ فَلَمَّا اَحَسَّ بِھِمْ عَاصِمٌ وَّاَصْحَابُہٗ لَجَئُوْا اِلٰی مَوْضِعٍ ، فَاَحَاطَ بِھِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوْا : اَنْزِلُوْا فَاَعْطُوْا بِاَیْدِیْکُمْ وَلَکُمُ الْعَھْدُ وَالْمِیْثَاقُ اَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْکُمْ اَحَدًا : فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ : اَیُّھَا الْقَوْمُ اَمَّا اَنَا فَلَا اَنْزِلُ عَلٰی ذِمَّۃِ کَافِرٍ۔ اَللّٰھُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِیَّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَرَمَوْھُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوْا عَاصِمًا ، وَنَزَلَ اِلَیْھِمْ ثَلَاثَۃُ نَفَرٍ عَلَی الْعَھْدِ وَالْمِیْثَاقِ، مِنْھُمْ خُبَیْبٌ ، وَزَیْدُ بْنُ الدَّثِنَۃِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْکَنُوْا مِنْھُمْ أَطْلَقُوْا اَوْتَارَ قِسِیِّھِمْ فَرَبَطُوْھُمْ : قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ : ھٰذَا اَوَّلُ

الْغَدْرِ وَاللّٰهِ لَا اَصْحَبُكُمْ اِنَّ لِیْ بِھٰٓؤُلَآءِ اُسْوَةً، یُرِیْدُ الْقَتْلٰی فَجَرُّوْهُ وَعَالَجُوْهُ
فَاَبٰی اَنْ یَّصْحَبَھُمْ فَقَتَلُوْهُ وَانْطَلَقُوْا بِخُبَیْبٍ ، وَزَیْدِ بْنِ الدَّثْنَةِ ، حَتّٰی
بَاعُوْھُمَا بِمَکَّةَ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ
عَبْدِ مَنَافٍ خُبَیْبًا ، وَکَانَ خُبَیْبٌ ھُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ یَوْمَ بَدْرٍ
فَلَبِثَ خُبَیْبٌ عِنْدَھُمْ اَسِیْرًا حَتّٰی اَجْمَعُوْا عَلٰی قَتْلِهٖ فَاسْتَعَارَ مِنْ
بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوْسٰی یَسْتَحِدُّ بِھَا فَاَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَیٌّ لَھَا وَھِیَ
غَافِلَةٌ حَتّٰی اَتَاهُ فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهٗ فَخِذِهٖ وَالْمُوْسٰی بِیَدِهٖ فَفَزِعَتْ فَزْعَةً
عَرَفَھَا خُبَیْبٌ فَقَالَ اَتَخْشَیْنَ اَنْ اَقْتُلَهٗ مَا کُنْتُ لِاَفْعَلَ ذٰلِكَ! قَالَتْ :
وَاللّٰهِ مَا رَاَیْتُ اَسِیْرًا خَیْرًا مِّنْ خُبَیْبٍ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُهٗ یَوْمًا یَاْکُلُ
قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِیْ یَدِهٖ وَاِنَّهٗ لَمُوْثَقٌ بِالْحَدِیْدِ وَمَا بِمَکَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ وَکَانَتْ
تَقُوْلُ : اِنَّهٗ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ خُبَیْبًا فَلَمَّا خَرَجُوْا بِهٖ مِنَ الْحَرَامِ لِیَقْتُلُوْهُ
فِی الْحِلِّ قَالَ لَھُمْ خُبَیْبٌ : دَعُوْنِیْ اُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ فَتَرَکُوْهُ فَرَکَعَ
رَکْعَتَیْنِ فَقَالَ : وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنْ تَحْسَبُوْا اَنَّ مَا بِیْ جَزَعٌ لَزِدْتُ : اَللّٰھُمَّ
اَحْصِھِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْھُمْ بِدَدًا ، وَلَا تُبْقِ مِنْھُمْ اَحَدًا ۔ وَقَالَ :

فَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِیْ
وَذٰلِكَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ یَّشَاْ
یُبَارِكْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِ

وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلٰوةَ ، وَاَخْبَرَ يَعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ يَوْمَ اُصِيْبُوْا اَخْبَرَهُمْ وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ حِيْنَ حُدِّثُوْا اَنَّهُ قُتِلَ اَنْ يُّؤْتُوْا بِشَيْءٍ مِّنْهُ يَعْرِفُ ، وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ عُظَمَآئِهِمْ ، فَبَعَثَ اللّٰهُ لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا اَنْ يَقْطَعُوْا مِنْهُ شَيْئًا ۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع ورعل وذکوان)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں پر مشتمل ایک جاسوسی مہم بھیجی۔ اور عاصم بن ثابت انصاریؓ کو ان کا سردار مقرّر کیا۔ یہ پارٹی روانہ ہوکر جب ہداۃ نامی مقام پر جو عسفان اور مکّہ کے درمیان ہے پہنچی تو بنو ہذیل کے ایک قبیلہ بنولحیان کو اس پارٹی کی اطلاع مل گئی۔ انہوں نے ایک۱۰۰سو تیر انداز ان مجاہدین کے تعاقب میں بھیجے جنہوں نے قدموں کے نشانات سے راہنمائی حاصل کرتے ہوئے ان کو جالیا جب حضرت عاصمؓ اور ان کے ساتھیوں کو اس تعاقب کا علم ہوا تو انہوں نے ایک اونچی پہاڑی پر پناہ لی۔ تعاقب کرنے والوں نے اس پہاڑی کا محاصرہ کرلیا اور آواز دی کہ تم سب نیچے اتر آؤ۔ اور اپنے آپ کو ہمارے حوالے کردو۔ ہم تم سے پکّا وعدہ کرتے ہیں کہ کسی کو کچھ نہیں کہیں گے۔ حضرت عاصمؓ نے کہا میرے ساتھیو! میں ان کافروں کے وعدے کا اعتبار کرکے اپنے آپ کو ان کے حوالے نہیں کروں گا۔ پھر حضرت عاصمؓ نے دعا مانگی اے میرا خُدا! تُو ان نازک حالات کی خبر اپنے نبیؑ پاک کو پہنچا دینا۔ بہر حال جب دشمن نے دیکھا

کہ یہ محصور ان کے کہنے پر نہیں اتریں گے تو انہوں نے تیروں کی بوچھاڑ شروع کردی۔ عاصمؓ اوران کے کچھ ساتھی شہید ہو گئے۔صرف تین آدمی ان کے عہد و پیمان پر اعتبار کر کے نیچے اُتر آئے اور اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دیا۔ان میں ایک حضرت خبیبؓ دوسرے حضرت زید بن دثنہ اور ایک اور صحابی تھے جن کا نام راوی کو یاد نہیں رہا۔جب دشمن نے ان تینوں پر قابو پالیا تو اپنی کمانوں کی تانتوں سے ان کو باندھنے لگے تو اس تیسرے صحابی نے جس کا نام راوی کو یاد نہیں ۔دشمن سے کہا یہ تمہاری پہلی غدّاری اور بدعہدی ہے۔خدا کی قسم! میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ یہ شہید ہونے والے صحابہؓ میرے لئے نمونہ اور اُسوَہ ہیں، میں انہی کی راہ پر چلوں گا۔دشمن نے اس صحابی کو گھسیٹا اور زبردستی اسے ساتھ لے جانے کی کوشش کی لیکن اس نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے اس کو شہید کر دیا اور خبیبؓ اور زیدؓ کو وہ اپنے ساتھ لے گئے اور انہیں مکّہ والوں کے پاس بیچ دیا۔ یہ واقعہ جنگِ بدر کے بعد کا ہے۔حضرت خبیبؓ نے اس جنگ میں مکّہ کے ایک سردار حارث کو قتل کیا تھا چنانچہ اس کا بدلہ لینے کیلئے حارث کے بیٹوں نے حضرت خبیبؓ کو خریدا۔خبیبؓ ان کے پاس کافی عرصہ قید رہے آخر انہوں نے ان کو شہید کر دینے کا فیصلہ کیا۔انہی دنوں کی بات ہے کہ حضرت خبیبؓ نے حارث کی بیٹی سے اپنی ضرورت کے لئے اُسترا مانگا تھا۔ اُسترا ان کے ہاتھ میں تھا کہ اس عورت کا دودھ پیتا بچہ گھسٹتا ہوا پاس چلا گیا اور ان کی گود میں جا کر بیٹھ گیا۔حارث کی بیٹی نے اچانک جو دیکھا کہ اس کا بیٹا

خبیبؓ کی گود میں ہے تو وہ سخت گھبرا گئی جسے حضرت خبیبؓ نے بھانپ لیا اور کہا کیا تجھے ڈر ہے کہ میں اس بچّہ کو مار ڈالوں گا۔ اس بزدلی کے فعل کی مجھ سے امید نہ رکھو۔ بعد میں حارث کی بیٹی یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتی۔ خدا کی قسم میں نے خبیبؓ سے بہتر قیدی کوئی نہیں دیکھا۔ خدا کی قسم! میں نے ایک دن دیکھا کہ وہ انگوروں کا ایک خوشہ ہاتھ میں پکڑے کھا رہے ہیں حالانکہ وہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے اور ان دنوں مکّہ میں اس پھل کا موسم بھی نہ تھا۔ یہ دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا رزق تھا جو خبیبؓ کو مِلا۔ غرض جب حارث کے بیٹے حضرت خبیبؓ کو قتل کرنے حرم سے باہر مقتل میں لے گئے تو خبیبؓ نے کہا مجھے دو۲ رکعت نماز پڑھ لینے دو چنانچہ انہوں نے اجازت دے دی۔ خبیبؓ نے دو۲ رکعت نماز پڑھی۔ پھر کہا۔ خدا کی قسم اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ مجھے قتل کے خوف سے گھبراہٹ ہے تو میں اور زیادہ لمبی نماز پڑھتا۔ پھر حضرت خبیبؓ نے یہ دعا مانگی کہ اے میرے خدا ان لوگوں کو گن رکھ ان کو ایک ایک کر کے ذلّت کی موت مارنا اور کسی کو باقی نہ چھوڑنا۔ پھر خبیبؓ نے یہ شعر پڑھے۔

”جب مَیں مسلمان ہونے کی حالت میں بے قصور قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونے کے بعد میں کس پہلو گرتا ہوں۔ میرا مارا جانا خدا کی راہ میں اور اس کی رضا کی خاطر ہے اور اگر میرا خدا چاہے تو ان کٹے ہوئے اور ٹکڑے ٹکڑے کئے

ہوئے جوڑوں پر اپنی برکت نازل فرمائے‘‘

حضرت خبیبؓ ہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے گرفتار ہوکر ظلمًا مارے جانے والے مسلمانوں کے لئے نماز پڑھنے کی سنّت جاری کی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاکر اپنے صحابہؓ کو اس دردناک واقعہ کی اسی دن خبر دے دی تھی جس دن اس مہم میں شریک صحابی شہید ہوئے تھے۔اس واقعہ میں ایک یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ قریش کو جب معلوم ہوا کہ حضرت عاصمؓ شہید ہوگئے ہیں تو قریش کے کچھ لوگ ان کی نعش یا اس کا کوئی حصّہ اٹھانے کے لئے وہاں گئے۔حضرت عاصمؓ نے قریش کے ایک بڑے سردار کو جنگ بدر میں قتل کیا تھا اور اس غصہ میں قریش حضرت عاصمؓ کی نعش کی بے حرمتی کرنا چاہتے تھے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے عاصمؓ کی حفاظت کے لئے سایہ کی مانند کثرت کے ساتھ شہد کی مکھیاں یا بھڑیں بھیج دیں جنہوں نے نعش کی بے حرمتی کی نیت سے آنے والوں کو کاٹ کھایا اور نعش کے قریب نہ پہنچنے دیا اور وہ خائب و خاسر ناکام واپس بھاگنے پر مجبور ہوگئے۔

۹۹۷ــــ (ب)۔ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ شَهِدْتُّ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ مَشْهَدًا لِاَنْ اَكُوْنَ صَاحِبَهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِه اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُوْ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَا نَقُوْلُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَقَ وَجْهُهٗ

وَسَرَّهُ۔ (بخاری کتاب المغازی قصۃ غزوۃ بدر باب قول اللہ تعالیٰ اذ تستغیثون ربکم)

طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے مقداد بن اسود کا ایک ایسا کارنامہ دیکھا ہے کہ اس کے مقابلہ میں میری ساری نیکیاں کچھ بھی وزن نہیں رکھتیں اور میری تمنّا ہے کہ کاش یہ کام میں نے کیا ہوتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (جنگ بدر کے موقع پر) مشرکین کے خلاف لڑنے کی دعوت دے رہے تھے (اور اپنے صحابہؓ سے پوچھ رہے تھے کہ وہ جنگ کیلئے تیار ہیں یا نہیں) اس وقت مقداد بن اسود اُٹھے اور حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضورؐ ہم ایسا نہیں کہیں گے جیسا کہ موسیٰ کی قوم نے کہا تھا کہ جا تُو اور تیرا رب لڑیں (ہم تو یہاں بیٹھیں گے اور دشمن کے مقابلہ میں نہیں جائیں گے) بلکہ حضورؐ ہم آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور آپؐ کے بائیں بھی۔ آگے بھی اور پیچھے بھی (ہر حال میں آپ کا ساتھ دیں گے یہ سن کر) حضور اس قدر خوش ہوئے کہ آپ کا چہرہ مبارک خوشی کی وجہ سے تمتما اٹھا۔

۹۹۸ —— عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : شَكَا أَهْلُ الْكُوْفَةِ سَعْدًا، يَعْنِيْ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَعَزَلَهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكَوْا حَتّٰى ذَكَرُوْا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيْ ۔ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ ، إِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُوْنَ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّيْ ۔ فَقَالَ أَمَّا أَنَا وَاللهِ فَإِنِّيْ كُنْتُ أُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُخْرِمُ عَنْهَا أُصَلِّيْ

صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَاَرْكُدُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاُخِفُّ فِي الْاُخْرَيَيْنِ قَالَ : ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا اَبَا اِسْحَاقَ وَاَرْسَلَ مَعَهٗ رَجُلًا اَوْرِجَالًا ، اِلَى الْكُوْفَةِ ، يَسْأَلُ عَنْهُ اَهْلَ الْكُوْفَةِ فَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا اِلَّا سَأَلَ عَنْهُ ، وَيُثْنُوْنَ مَعْرُوْفًا حَتّٰى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِيْ عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهٗ اُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنٰى اَبَا سَعْدَةَ ، فَقَالَ اَمَّا اِذْ نَشَدْتَنَا فَاِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيْرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ ، وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ ، قَالَ سَعْدٌ : اَمَا وَاللّٰهِ لَاَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَآءً وَسُمْعَةً ، فَاَطِلْ عُمْرَهٗ ، وَاَطِلْ فَقْرَهٗ وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا سُئِلَ يَقُوْلُ: شَيْخٌ كَبِيْرٌ مَفْتُوْنٌ : اَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ الرَّاوِيْ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ : فَاَنَا رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ ، وَاِنَّهٗ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِيْ فِي الطُّرُقِ فَيَغْمِزُهُنَّ ۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب وجوب القرأۃ الامام)

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ اہلِ کوفہ نے حضرت عمر بن خطّاب کے پاس حضرت سعد بن ابی وقاص کی شکایت کی۔آپ نے حضرت سعد کومعزول فرمادیا اور حضرت عمار کوان پر والی مقرّر کر دیا۔حضرت سعد کے خلاف انہوں نے یہاں تک شکایت کی تھی کہ وہ نماز بھی اچھی طرح نہیں پڑھا سکتے ۔ اس پر آپ نے حضرت سعد کو بلایا اور مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے ابو اسحاق ان لوگوں کا تو خیال ہے کہ تم نماز بھی ٹھیک طرح نہیں پڑھا سکتے ہو۔اس پر

حضرت سعد نے جواب دیا۔ امیر المؤمنین! میں اسی طرح نماز پڑھاتا ہوں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھاتے تھے۔ اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کرتا۔ میں مغرب وعشاء کی نماز پڑھاتا ہوں، پہلی دو رکعتیں لمبی اور دوسری دو ہلکی۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ میرا آپ کے متعلق یہی گمان ہے۔ پھر حضرت سعدؓ کے ساتھ کچھ اور آدمی تحقیقِ حال کے لئے کوفہ بھیجے جنہوں نے وہاں کے لوگوں سے ان کی شکایات کے متعلق تحقیق کی۔ وہ کوفہ کی ہر مسجد میں گئے حالات پوچھے۔ سب نے حضرت سعدؓ کی تعریف کی البتہ مسجد بنی عبس میں گئے تو موجود لوگوں میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا جس کا نام اسامہ بن قتادہ تھا۔ اس نے کہا جب تم ہمیں قسم دے کر پوچھتے ہو تو میں صحیح حالات بتانے پر مجبور ہوں۔ حضرت سعد کے متعلق ہمیں یہ شکایت ہے کہ وہ خود لشکروں کی قیادت نہیں کرتے، اموال کی تقسیم میں عدل و مساوات کو ملحوظ نہیں رکھتے فیصلوں میں انصاف سے کام نہیں لیتے۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے جب یہ باتیں سنیں تو آپ نے کہا میں اس شکایت کرنے والے کے حق میں تین دعائیں کروں گا کہ اے میرے خدا! اگر تیرا یہ بندہ صرف دکھاوے اور شہرت کی غرض سے شکایت کیلئے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر لمبی کردے اس کی غربت اور احتیاج کو بڑھادے، مصائب و بلّیات کا یہ نشانہ بنے۔ پھر خدائے قادر وتوانا نے ایسا ہی کیا اور اس شخص کی پچھلی عمر میں جبکہ وہ بہت بوڑھا ہو گیا تھا۔ جب بھی اس سے پوچھا جاتا کہ بڑے میاں کیا حال ہے، تو وہ کہتا بہت بوڑھا ہو گیا ہوں، مختلف آزمائشوں سے دوچار ہوں، لوگوں کے استہزاء

کا نشانہ بنا ہوا ہوں۔ مجھے تو حضرت سعد کی بددعا لگی ہے۔ جابر بن سمرہؓ جو اس واقعہ کے راوی ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس بدبخت انسان کو دیکھا تھا۔ بڑھاپے کی وجہ سے ابروؤں کے بال بڑھ کر آنکھوں کے سامنے آئے ہوئے تھے۔ راستہ چلتے لڑکیوں کو چھیڑتا اور وہ اسے تنگ کرتیں یعنی بچوں کی چھیڑ چھاڑ اور ان کے مخول کا نشانہ بنا ہوا تھا اور اس کی بہت بُری حالت تھی۔

۹۹۹ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِشْتَرٰی رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا فَوَجَدَ الَّذِیْ اشْتَرٰی الْعَقَارَ فِیْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِیْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِیْ اشْتَرَی الْعَقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ اِنَّمَا اشْتَرَیْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَشْتَرِ الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِیْ لَهُ الْاَرْضُ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِیْهَا ، فَتَحَاكَمَا اِلٰی رَجُلٍ ، فَقَالَ الَّذِیْ تَحَاكَمَا اِلَیْهِ : اَلَكُمَا وَلَدٌ ؟ قَالَ اَحَدُهُمَا لِیْ غُلَامٌ ، وَقَالَ الْاٰخَرُ لِیْ جَارِیَةٌ : قَالَ اَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِیَةَ ، وَاَنْفِقَا عَلٰی اَنْفُسِهِمَا مِنْهُ فَتَصَدَّقَا ۔

(بخاری کتاب الانبیاء، مسلم کتاب الاقضیہ باب استحباب اصلاح الحاکم بین الخصمین)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے کچھ جائیداد خریدی۔ خریدنے والے کو اس زمین سے سونے سے بھرا ہوا ایک گھڑا ملا۔ اس پر خریدنے والے نے بیچنے والے کے پاس جا کر کہا تم نے جو زمین میرے پاس بیچی ہے اس میں سے یہ

سونا ملا ہے اس سونے پر تمہارا حق ہے۔ کیونکہ میں نے تو صرف زمین خریدی ہے یہ سونا نہیں خریدا۔ اس لئے یہ تمہیں واپس کرنے آیا ہوں۔ جس نے جائیداد بیچی تھی اس نے جواب دیا میں نے تو تمہارے پاس زمین اور جو کچھ اس میں ہے تمام حقوق کے ساتھ بیچ دی ہے اس لئے یہ سونا واپس نہیں لوں گا۔ آخر یہ تنازعہ وہ دونوں ایک بزرگ کے پاس لے گئے۔ اس نے حالات سن کر پوچھا کیا تمہارا کوئی بچّہ ہے ان میں سے ایک نے کہا میرا لڑکا ہے دوسرے نے کہا میری لڑکی ہے۔ اس پر ثالث نے تجویز کیا کہ تم ان دونوں کی آپس میں شادی کردو اور شادی کا خرچ اس سونے سے پورا کرو۔ چنانچہ اس فیصلہ پر وہ راضی ہو گئے اور شادی کے ذریعہ اخلاق کے یہ انمول نمونے روحانی قرب کے ساتھ ساتھ دنیاوی رشتہ میں بھی ایک دوسرے کے قریب ہو گئے۔

۱۰۰۰ —— جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَیْھَا وَبُغْضِ مَنْ اَسَاءَ اِلَیْھَا۔

(جامع الصغیر جلد ۱ صفحہ ۱۲۰ بحوالہ ابن عدی فی الکامل، ۲- البیھقی فی شعب الایمان)

انسانی دِل کی سرشت اور جبلت میں یہ بات شامل ہے کہ وہ محسن سے محبّت اور بُرا سلوک کرنے والے سے نفرت کرے۔

وہ احادیث جن میں لا نبی بعدی کے الفاظ آئے ہیں

ان کی مختصر تشریح

(۱) لَانبی بعدی کے یہ معنی کسی ثقہ اور مستند عالم نے نہیں کئے کہ آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا بلکہ اس کی تشریح میں مندرجہ ذیل آراء کا اظہار کیا گیا ہے۔

(۲) اَمَّا الْحَدِیْثُ لَا وَحْیَ بَعْدَ مَوْتِیْ بَاطِلٌ لَا اَصْلَ لَہٗ نَعَمْ وَرَدَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَمَعْنَاہُ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ لَا یَحْدُثُ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ بِشَرْعٍ یَنْسَخُ شَرْعَہٗ۔

(الاشاعۃ فی اشراط الساعۃ، صفحہ ۲۲۱، ۲۴۶ مصنفہ ملا علی قاری مکی)

ترجمہ : حدیث ''لَا وَحْیَ بَعْدَ مَوْتِیْ'' باطل ہے۔ اور اس کی کوئی بنیاد نہیں۔ ہاں۔ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ آیا ہے اور علماء کے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی شریعت کے ساتھ نہیں مبعوث ہوگا جو آپؐ کی شریعت کو منسوخ کرے۔

(۳) اَلْمَعْنٰی لَا نَبِیَّ نُبُوَّۃَ التَّشْرِیْعِ بَعْدِیْ (حاشیہ نبراس شرح عقائد نسفی صفحہ ۴۴۵)

ترجمہ : لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ میں نبی سے مراد تشریعی نبی ہے۔

(۴) لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا رَسُوْلَ اَیْ مَا ثَمَّ مَنْ یَشْرَعُ بَعْدِیْ شَرِیْعَۃً خَاصَّۃً۔ (الیواقیت والجواھر جلد ۲ صفحہ ۳۹ للشعرانی)

ترجمہ : لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا رَسُوْلَ کے معنی یہ ہیں کہ ایسا کوئی شخص نہیں آئے گا جو میرے بعد اپنی خاص شریعت نافذ کرے۔

(۵) اَلْمَعْنٰی لَا یَاْتِیْ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ یَنْسَخُ مِلَّتَہٗ وَلَمْ یَکُنْ مِنْ اُمَّتِہٖ۔

(موضوعات کبیر صفحہ ۵۸)

ترجمہ : معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جو آپؐ کی

ملّت کومنسوخ کرے۔ اور وہ خود آپؐ کی امّت میں سے نہ ہو۔

(۶) لَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ اَیْ یَکُوْنُ عَلٰی شَرْعٍ یُخَالِفُ شَرْعِیْ اِذَا کَانَ یَکُوْنُ تَحْتَ حُکْمِ شَرِیْعَتِیْ۔ (فتوحات مکّیہ جلد ۲ صفحہ ۳)

ترجمہ : لَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ کے معنی یہ ہیں کہ ایسا نبی اور رسول نہیں آئے گا جو ایسی شریعت پر ہو جو میری شریعت کے مخالف ہو۔ (بلکہ) جب ہوگا تو میری شریعت کے حکم کے تحت ہوگا۔

(۷) لَا یُوْجَدُ مَنْ یَاْمُرُہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ بِالتَّشْرِیْعِ عَلَی النَّاسِ۔

(تفہیمات الٰہیہ صفحہ ۷۷)

ترجمہ : ایسا شخص نہیں پایا جائے گا جس کو اللہ سبحانہٗ لوگوں پر شریعت جاری کرنے کا حکم دے۔

(۸) چونکہ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ سے غلط فہمی پیدا ہوسکتی تھی اسی لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بطور احتیاط تنبیہہ فرمایا کرتی تھیں کہ تم خاتم النبیین تو کہو لیکن لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ نہ کہو یعنی اس سے تمہیں یہ غلط فہمی نہ ہو کہ آپؐ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اسی قسم کی روایت حضرت مغیرہ ابن شعبہؓ سے بھی ہے۔

(۹) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قُوْلُوْا خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

(تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵)

ترجمہ : حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو) خاتم الانبیاء تو کہو لیکن یہ نہ کہو کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(۱۰) عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَةَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ فَقَالَ الْمُغِیْرَۃُ حَسْبُكَ اِذَا قُلْتَ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ فَاِنَّا کُنَّا نُحَدِّثُ اَنَّ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ خَارِجٌ فَاِنْ ھُوَ خَارِجٌ فَقَدْ کَانَ قَبْلَہٗ وَبَعْدَہٗ۔ (تفسیر دُرّ منثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴)

ترجمہ : شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مُغیرہؓ بن شعبہ رضی اللہ عنہ

کے پاس کہا اللہ تعالیٰ محمدؐ خاتم الانبیاء۔جن کے بعد کوئی نبی نہیں، پر درُود و سلام بھیجے۔اس پر مُغیرہؓ نے کہا۔تمہارے لئے اتنا صرف خاتم الانبیاء کہنا کافی تھا۔کیونکہ ہم آپس میں یہ کہا کرتے تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ظاہر ہونا ہے پس اگر وہ آئے تو وہ آپؐ سے پہلے بھی تھے اور بعد میں بھی ہوں گے۔

(۱۱) سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَاَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ اِلَّا مَاشَاءَاللّٰهُ وَالْمَعْنٰى لَا نَبِيَّ نُبُوَّةَ التَّشْرِيْعِ بَعْدِيْ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْبِيَاءُ الْاَوْلِيَاءِ۔ (نبراس شرح العقائد نسفی صفحہ ۴۴۵)

ترجمہ : ''عنقریب میری اُمّت میں تیس۳۰ (شخص ایسے ہونگے) جن میں سے ہر شخص سمجھے گا کہ میں نبی ہوں (جبکہ) میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ اللہ چاہے'' یہاں نبی کے معنی تشریعی نبی کے ہیں۔اور اِلَّا مَاشَآءَاللّٰهُ کے تحت انبیاء الاولیاء آتے ہیں۔

(۱۲) دعویٰ نبوّت کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ مستقل نبی ہونے، نئی شریعت لانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرنے کا دعویٰ کریں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی سے اپنے آپ کو آزاد سمجھیں گے اور آپؐ کے تاقیامت نبی متبوع ہونے کا انکار کریں گے۔

(۱۳) مسیلمہ کذّاب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل تشریعی نبوّت کا دعویٰ کیا اور شراب اور زنا کو حلال قرار دیا۔فریضہ نماز کو ساقط کر دیا۔قرآن مجید کے مقابلہ میں سورتیں بنائیں پس شریر اور مفسد لوگوں کا گروہ اس کے تابع ہو گیا۔ (حجج الکرامہ صفحہ ۳۳۴)

(۱۴) حدیث نمبر ۹۷۶ کا مدلول غزوۂ تبوک میں حضرت علیؓ کا مدینہ میں نائب یا مقامی امیر بنایا جانا اور حضرت ہارون سے تشبیہہ دیا جانا ہے۔جبکہ حضرت موسیٰؑ نے طُور کی جانب سفر کیا اور بعدی کے معنی اس جگہ غیری (میرے سوا کوئی نبی نہ ہونے) کے ہیں نہ بعدیت زمانی جیسا کہ آیت فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ میں کہتے ہیں کہ بَعْدِ اللّٰهِ کے معنی اللہ تعالیٰ کے سوا کے ہیں۔

(قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین صفحہ ۲۰۶ مصنّفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ)

(۱۵) مسجد نبوی کے آخری مسجد ہونے کے یہ معنی نہیں کہ آئندہ کوئی مسجد ہی نہیں بنے گی بلکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ مسجد آئندہ دوسری بننے والی مساجد کے لئے مکمل اور دائمی نمونہ کے طور پر ہوگی اور اسی کی اتباع میں دوسری مساجد تعمیر ہوں گی اور اس مسجد کے تابع ہوں گی۔ پس اسی طرح آخر الانبیاء کے معنی یہ ہیں کہ آئندہ جو بھی نبی یا ولی ہوگا وہ آپؐ کے تابع ہوگا اور آپؐ کی اتباع اور آپؐ ہی کے فیضان سے اسے یہ مقام حاصل ہوگا۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ آئندہ کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہوگا۔

وہ احادیث جن میں خاتم النبیین کے الفاظ آئے ہیں
ان کی مختصر تشریح

(۱) يُفَسِّرُوْنَ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ بِاللَّبِنَةِ حَتّٰى اَكْمَلَتِ الْبُنْيَانُ وَمَعْنَاهُ اَلنَّبِيُّ الَّذِيْ حَصَلَتْ لَهُ النُّبُوَّةُ الْكَامِلَةُ (مقدمہ ابن خلدون صفحہ ۲۷۱)

ترجمہ: خاتم النّبیین کی تفسیر اس حدیث سے کی جاتی ہے جس میں ذکر ہے کہ ایک عمارت کی تعمیر ایک اینٹ کے ذریعہ مکمل ہوگئی اس سے مُراد ایسا نبی ہے جس کو کامل نبوّت حاصل ہوئی ہو۔

(۲) مَعْنٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اَنَّهٗ لَا يَأْتِيْ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ يَنْسَخُ مِلَّتَهٗ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ اُمَّتِهٖ (موضوعات کبیر صفحہ ۵۹)

ترجمہ: خاتم النبیّین کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو اس کی ملّت کو منسوخ قرار دے اور وہ آپ کی اُمّت میں سے نہ ہو۔

(۳) خُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ اَيْ لَا يُوْجَدُ مَنْ يَّاْمُرُهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِالتَّشْرِيْعِ عَلَى النَّاسِ (تفہیمات الٰہیہ صفحہ ۵۳ مصنفہ شاہ ولی اللہ دہلویؒ)

ترجمہ: مجھ پر نبی ختم کئے گئے کا مطلب یہ ہے کہ ایسا کوئی شخص نہیں آئے گا جس کو اللہ

سبحانہٗ لوگوں کے لئے شریعت دیکر بھیجے۔

(۴) اَنْبِيَاءُ الْاَوْلِيَاءِ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ نُبُوَّةَ الْقُرْبِ وَالْاِعْلَامِ وَالْحِكَمِ الْاِلٰهِيِّ لَا نُبُوَّةَ التَّشْرِيْعِ لِاَنَّ نُبُوَّةَ التَّشْرِيْعِ انْقَطَعَتْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (الانسان الکامل جلد ۲ صفحہ ۱۰۹، سید عبدالکریم جیلانیؒ)

ترجمہ: انبیاء الاولیاء سے ان کی مُراد قرب واعلام وحکمت ہائے الٰہیہ پر مشتمل نبوّت ہے نہ کہ تشریعی نبوّت۔ کیونکہ تشریعی نبوّت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر منقطع ہوگئی ہے۔

(۵) اِنَّ كَثِيْرًا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نُبُوَّتُهٗ نُبُوَّةُ الْوِلَايَةِ كَالْخَضِرِ فِيْ بَعْضِ الْاَقْوَالِ وَ كَعِيْسٰى اِذَا نَزَلَ اِلَى الدُّنْيَا فَاِنَّهٗ لَا يَكُوْنُ لَهٗ نُبُوَّةُ التَّشْرِيْعِ۔

(الانسان الکامل صفحہ ۸۴)

ترجمہ: نبیوں میں سے اکثر کی نبوّت نبوّتِ ولایت ہے۔ جیسے بعض اقوال کے مطابق خضر علیہ السلام ہیں یا عیسیٰ علیہ السلام جب دنیا میں نازل ہوں گے تو ان کے پاس نبوّت تشریعی نہیں ہوگی۔

(۶) لَا مُنَافَاةَ بَيْنَ اَنْ يَّكُوْنَ نَبِيًّا وَاَنْ يَّكُوْنَ تَابِعًا لِنَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيَانِ اَحْكَامِ شَرِيْعَتِهٖ وَاِتْقَانِ طَرِيْقَتِهٖ وَلَوْ بِالْوَحْيِ اِلَيْهِ۔

(مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صفحہ ۵۶۴)

ترجمہ: ان دو باتوں میں کوئی منافات نہیں کہ (ایک پہلو سے) وہ نبی ہوں۔ اور دوسری طرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوں۔ حضوؐر کی شریعت کے احکام کے بیان میں اور حضوؐر کی طریقت کی مضبوطی قائم کرنے میں خواہ ان معاملات میں ان کی طرف وحی ہی کیوں نہ ہو۔

(۷) اِنَّمَا النُّبُوَّةُ الَّتِيْ انْقَطَعَتْ بِوُجُوْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هِيَ نُبُوَّةُ التَّشْرِيْعِ لَا مَقَامُهَا فَلَا شَرْعَ يَكُوْنُ نَاسِخًا لِشَرْعِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا مَعْنٰى قَوْلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ اَيْ لَا نَبِيَّ يَكُوْنُ عَلٰى شَرْعٍ يُخَالِفُ شَرْعِيْ اِذَا

كَانَ يَكُوْنُ تَحْتَ حُكْمِ شَرِيْعَتِيْ ۔ (فتوحات مکیہ باب ۷۳، جلد ۲، صفحہ ۱۰۰)

ترجمہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ وَلَا نَبِيَّ کے یہی معنی ہیں۔ یعنی کوئی نبی ایسی شریعت پر نہیں آئے گا جو میری شریعت کے مخالف ہو۔ جب بھی (کوئی نبی) ہوگا تو وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت ہوگا۔

(۸) فَالنُّبُوَّةُ سَارِيَةٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي الْخَلْقِ وَإِنْ كَانَ التَّشْرِيْعُ قَدِ انْقَطَعَ فَالتَّشْرِيْعُ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ (ایضًا)

ترجمہ : نبوّت قیامت کے دن تک مخلوق میں جاری ہے۔ اگرچہ شریعت منقطع ہو چکی ہے۔ کیونکہ شریعت نبوّت کے اجزاء میں سے ایک جُزء ہے۔

(۹) قَالَ الْإِمَامُ مُلَّا عَلِيُّ الْقَارِيْ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَوْ عَاشَ إِبْرَاهِيْمُ وَصَارَ نَبِيًّا وَكَذَا لَوْ صَارَ عُمَرُ نَبِيًّا لَكَانَ مِنْ أَتْبَاعِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَعِيْسٰى وَخِضَرَ وَالْيَاسَ فَلَا يُنَاقِضُ قَوْلَهٗ تَعَالٰى خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ إِذِ الْمَعْنٰى أَنَّهٗ لَا يَأْتِيْ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ يَنْسَخُ مِلَّتَهٗ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِهٖ ۔ (موضوعات کبیر صفحہ ۵۸،۵۹)

ترجمہ : امام مُلّا علی قاری نے اس حدیث کی تفسیر میں بیان فرمایا ہے کہ اگر ابراہیمؑ زندہ رہتے اور نبی بن جاتے اور اسی طرح اگر عمرؓ نبی بن جاتے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں میں سے ہوتے۔ جس طرح عیسیٰ، خضر اور الیاس (علیہم السلام) ہیں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبیّین سے متناقض نہیں ہے جبکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپؐ کے بعد ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپؐ کی ملّت کو منسوخ کرے اور آپؐ کی اُمّت میں سے نہ ہو۔

(۱۰) انبیاء کے کامل تابعین ان کی کمال فرمانبرداری اور ان سے انتہائی محبّت کی بناء پر محض خدا تعالیٰ کی عنایت اور موہبت سے اپنے متبوع انبیاء کے تمام کمالات کو جذب کر لیتے ہیں اور پورے طور پر ان کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ متبوع انبیاء اور ان کے کامل تابعین میں سوائے اصل اور تبعیّت اور اوّلیت اور آخریت کے کوئی فرق نہیں رہتا۔

(مکتوبات مجدد الف ثانی جلد ۱ مکتوب ۲۴۸)

(۱۱) سو اسی طور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصوّر فرمایئے یعنی آپ موصوف بوصفِ نبوّت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوّت بالعرض ہیں اوروں کی نبوّت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوّت کسی اور کا فیض نہیں۔ (تحذیر النّاس صفحہ ۴)

(۱۲) غرض خاتمیتِ زمانی یہ ہے کہ دینِ محمدی بعد ظہور منسوخ نہ ہوا اور علوم نبوّت انتہا کو پہنچ جائیں۔ کسی اور نبی کے دین یا علم کی طرف بنی آدم کو احتیاج نہ رہے۔

(مناظرہ عجیبہ صفحہ ۴۰، ۴۱ مصنفہ مولانا محمد قاسم نانوتوی)

(۱۳) بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہوا تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔[1] (تحذیر الناس صفحہ ۲۸)

(۱۴) خاتم النبیین کے معنی ہیں متصف بوصف النبوۃ بالذات اور کامل نبی کے دوسرے انبیاء اسی کا نقش ہوں اور سارے فیضان اسی کے واسطہ سے حاصل کریں اور جو آپؐ کے بعد آئیں وہ آپ ہی کی پیروی اور اطاعت سے سب کچھ پائیں، انبیاء میں جو کچھ ہے وہ ظل اور عکس محمدی ہے کوئی ذاتی کمال نہیں۔ (تحذیر الناس صفحہ ۲۹)

(۱۵) کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی مقام عزّت وقرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلّی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۸)

---

[1] مزید تشریح کے لئے دیکھیں فتوحات مکّیہ باب ۷۳ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰، الیواقیت والجواہر جلد ۱ صفحہ ۲۸، نبراس شرح عقاید نسفی صفحہ ۴۴۵، بحر المحیط جلد ۲ صفحہ ۲۸۷